تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

حلیۃ الاولیاء اردو
و
طبقات الاصفیاء

اہل کوفہ کے تبع تابعین، اہل شام کے تابعین، امام مالکؒ اور سفیان الثوریؒ وغیرہ ۱۰۵ عبادت گذار و مقدس شخصیات کے سوانح اور علم وزُہد کا تذکرہ۔

امام حافظ علامہ ابو نُعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی

دار الاشاعت
اُردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون 32631861

تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

حلیۃ الاولیاء اردو

و

طبقات الاصفیاء

حصہ پنجم

اہل کوفہ کے تبع تابعین کرام اور اہل شام کے تابعین کرام کا تذکرہ

حضرت محمد بن سوقہ تا کعب احبار رحمہما اللہ

امام حافظ علامہ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی

مترجم
مولانا عامر شہزاد علوی فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی
استاد مدرسہ تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : جنوری ۲۰۰۶ء علمی گرافکس
ضخامت : 509 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو از راہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
ادارۂ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Azhar Academy Ltd.
At Continenta (London) Ltd.
Cooks Road, London E15 2PW

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

امریکہ میں ملنے کے پتے

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

حلیۃ الاولیاء

حصہ پنجم و ششم

حلیۃ الاولیاء

حصہ ششم

حلیۃ الاولیاء

حصہ پنجم

(۲۸۵) محمد بن سوقہؒ [1]

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ آپؒ بزرگوں میں سے ایک ڈرنے والے بزرگ، مہربان اور آگے بڑھنے والے تھے، مشہور ہوئے تو ان کی تعظیم کی گئی۔ انہوں نے لوگوں پر مہربانی کی تو انہیں مقدم کیا گیا۔ آپ کا اسم گرامی ابوعبداللہ محمد بن سوقہ ہے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف نام ہے تخویف سے تعظیم اور تخفیف کے لئے تقدیم کا۔

۶۱۰۱- احمد بن اسحاق، محمد بن العباس بن ایوب، علی بن مسلم، عبید بن اسحق عطار، ابواسحاق وہ سچے آدمی تھے جو کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن سوقہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ مؤمن جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ موٹا تازہ نہیں ہوتا اور اسکا رنگ متغیر ہی رہتا ہے۔

۶۱۰۲- عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن شیبہ، تحویل، ابوبکر بن مالک، حاجب بن احمد، احمد، یعقوب دورقی ان کہتے ہیں کہ ہمیں یعلی بن عبید نے بتایا کہ ہم محمد بن سوقہ کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں ایسی بات سناتا ہوں شاید اللہ تعالیٰ اس سے تمہیں نفع پہنچائے، کیونکہ مجھے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے فائدہ پہنچایا ہے۔ ایک دفعہ ہم عطار رحمہ اللہ کے پاس گئے تو انہوں نے ہمیں بتایا کہ تم سے پہلے جو لوگ تھے وہ فضول گفتگو کو ناپسند کرتے تھے اور تین باتوں کے علاوہ ہر بات کو فضول و بیہودہ سمجھتے تھے، کتاب اللہ کہ بس اس کی تلاوت کی جائے، امر بالمعروف، نہی عن المنکر ہو اور یہ کہ انسان اپنی انتہائی ضروری حاجت کے بارے میں گفتگو کرے، کیا تم اس آیت کا انکار کرتے ہوئے بے شک تم پر نگہبان ہیں معزز لکھنے والے: (سورۂ انفطار) دائیں بائیں بیٹھے، انسان جو بات بھی کرتا ہے اس کے پاس ایک راہ دیکھتا تیار فرشتہ ہوتا ہے (سورۂ قٓ)

---

[1] طبقات ابن سعد ۶/۳۴۰. التاريخ الكبير ۱/رت ۴۹۶۷. والجرح ۷/رت ۱۵۲۰. والكاشف ۳/رت ۴۹۶۷. وتهذيب الكمال ۵۲۷۵(۲۵/۳۴۳). وتهذيب التهذيب ۹/۲۰۹. والخلاصة ۲/رت ۶۲۸۸.

کیا تم میں سے کوئی اس بات سے نہیں شرماتا کہ اگر اس کا نامۂ اعمال دن کی آخری گھڑی میں کھولا جائے جسے اس نے دن کی پہلی گھڑی میں لکھوایا تھا اور اس میں دنیا اور آخرت کی کوئی ضرورت کی بات نہ ہو؟ ابو بکر فرماتے ہیں کہ جس نامۂ اعمال کے دن کا اکثر حصہ اس نے گفتگو کر کے لکھوایا تو اس میں دنیا و آخرت کی کوئی بات نہیں۔

۶۱۰۳- عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن علی رازی، احمد بن منصور مروزی، حاتم بن عطاء، عمرو بن حمزہ، سعید بن عامر، نیز، حدثنا ابی، محمد بن جعفر، اسمٰعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ ہمیں محمد بن سوقہ نے بتایا کہ دو کام ایسے ہیں کہ اگر ہمیں صرف انہی کی وجہ سے عذاب دیا جائے تو ہم عذاب کے حقدار ہیں، ہم میں سے کوئی شخص اپنی دنیا میں ترقی کرتا ہے تو وہ انتہائی خوش ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اتنی زیادہ خوشی اس کے دین کی وجہ سے نہیں دیکھی کہ وہ کبھی دین میں ترقی کی وجہ سے اتنا خوش ہوا ہو، اور ہم میں سے کوئی دنیا کے نقصان پر اتنا غمگین ہوتا ہو کہ اگر اتنا نقصان دین کا ہو جاتا تو وہ کبھی اتنا غمگین ہوا ہوتا۔

۶۱۰۴- ابوبکر مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، نیز احمد بن اسحاق، احمد بن عمرو بزاز، عبدالرحمٰن بن [illegible] کندی، عبدالرحمٰن بن محمد محاربی فرماتے ہیں کہ محمد بن سوقہ اور ضرار بن مرہ ابوسنان جب جمعہ کا دن ہوتا دونوں ایک دوسرے کا پوچھتے، جب دونوں اکٹھے ہو جاتے تو بیٹھ کر روتے۔

۶۱۰۵- ابوبکر بن خلاد، حسن بن علی بن معمری، تحویل، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن عمر بن ابان، ابوغسان، مالک بن اسماعیل، موسیٰ بن اشیم، جعفر احمر سے روایت ہے کہ ہمارے ساتھیوں میں سے رونے والے چار شخص تھے، مطرف بن طریف، محمد بن سوقہ، عبدالملک بن ابجر اور ابوسنان ضرار بن مرہ۔

۶۱۰۶- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوعبداللہ ازدی، مسدد، سفیان ثوری سے مروی ہے کہ اہل کوفہ کے پانچ اشخاص ایسے تھے جو دن بدن بھلائی میں بڑھتے رہے اور انہوں نے ابن ابجر، ابوحیان التیمی، محمد بن سوقہ، عمرو بن قیس اور ابوسنان ضرار بن مرہ کا تذکرہ کیا۔

۶۱۰۷- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسین بن جنید، سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ ''رقبہ'' نے مجھے کہا چلو! محمد بن سوقہ کے پاس چلیں، اس لئے کہ میں نے طلحہ سے سنا تھا وہ فرماتے تھے کہ کوفہ میں میرے علم کے مطابق اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے والے صرف دو آدمی ہیں محمد بن سوقہ اور عبدالجبار بن وائل۔

۶۱۰۸- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوکریب، ابوبکر بن عیاش فرماتے ہیں کہ محمد بن سوقہ ابواسحاق کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور ان سے کوئی بات کہی، اس وقت ابواسحاق طاق میں بیٹھے تھے، پھر دونوں گفتگو کرتے کرتے رونے لگے۔

۶۱۰۹- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن عیسیٰ بن ماھان، عباس بن عبدالعظیم، بشیر بن الحارث، ابن یمان، سفیان فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ اس شہر سے مصائب صرف محمد بن سوقہ کی وجہ سے ہٹا دیئے جاتے ہیں، وہ اپنے والد کی طرف سے ایک لاکھ دینار کے وارث ہوئے سب کے سب صدقہ کر دیئے۔

۶۱۱۰- ابومحمد بن حیان، احمد بن الحسن بن عبدالملک، محمد المثنی، بشر بن الحارث، سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ محمد بن سوقہ کی وجہ سے اہل شہر کی مصیبتیں دور ہوتی تھیں، ان کے پاس ایک لاکھ بیس ہزار دینار تھے جو انہوں نے صدقہ کر دیئے۔

۶۱۱۱- محمد بن احمد بن ابراہیم (فی کتابہ قال) محمد بن ایوب، علی بن عبدالمؤمن فرماتے ہیں کہ میں نے مسعود بن سہل کو فرماتے ہوئے سنا کہ محمد بن سوقہ رحمہ اللہ نے اپنے مال کو دیکھا تو ان کے پاس ایک لاکھ درہم جمع ہو گئے، پھر وہ فرمانے لگے جو مال بھی جمع ہو جائے تو وہ آزمائش ہے اگر وہ صاحب مال کے پاس باقی رہے، فرماتے ہیں کہ ابھی ایک جمعہ بھی نہ گزرا تھا کہ ان کے پاس صرف سو درہم باقی رہ

گئے، راوی کا بیان ہے کہ محمد بن سوقہ رحمہ اللہ نے غزوان سے وزن کر کے ریشم خریدا، جس وزن سے خریدا اسے دکاندار کو دیدیا، جب اس نے وزن کیا تو اسے تین سو دینار زائد پایا، تو محمد بن سوقہ نے غزوان سے کہا ہم نے تم سے اتنا خریدا اور تم نے ہم سے اتنا میں نے اسے اتنا پایا اور تم نے اسے ہم سے اتنا پایا، میں نے جس وزن سے خریدا اسی سے تمہیں دیدیا، وہ اسی طرح باتیں کرتے رہے، محمد بن سوقہ زائد حصہ غزوان کو دینا چاہتے تھے اور غزوان اسے لینے سے انکار کر رہے تھے تو غزوان نے کہا ارے بھائی! اگر یہ میرا حصہ ہے تو وہ تمہارا ہوا، اور اگر تمہارا ہے تو وہ تمہارا ہی رہے گا۔

۶۱۱۲-عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ بن مندہ، ھناد بن سری فرماتے ہیں کہ میں نے ابوالاحوص سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ محمد بن سوقہ کو اپنے والد کی میراث میں ایک لاکھ درہم ملے، تو کسی نے کہا حلال کی کمائی سے تو ایک لاکھ جمع نہیں ہو سکتے۔ راوی کا کہنا ہے کہ انہوں نے سب صدقہ کر دیئے اور ابن ابی لیلیٰ سے زکوٰۃ لیتے تھے۔

۶۱۱۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر، سلم بن عصام، ابراہیم بن عمر، حسین بن حفص فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم سے محمد بن سوقہ نے بیان کیا اور میں نے کوفہ میں ان سے بہتر شخص نہیں دیکھا، ان کے پاس مال تھا جس سے وہ حج کرتے اور غزوات میں خرچ کرتے تھے۔

۶۱۱۴-محمد بن احمد جرجانی، محمود بن محمد واسطی، زکریا بن یحییٰ رحمویہ سیف بن ہارون برجمی فرماتے ہیں کہ میں نے ابوحنیفہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم محمد بن سوقہ رحمہ اللہ کے جنازہ میں تھے، وہ مکہ میں اسی بار حج اور عمرہ کے لئے داخل ہوئے۔

۶۱۱۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، سلم بن عصام، عبداللہ بن زہری، سفیان، ابن سوقہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حج کرنے گئے اور اس وقت ان پر قرض تھا، لوگوں نے کہا آپ پر قرض ہے اور آپ حج کر رہے ہیں؟ تو فرمایا، حج قرض کو ختم کرنے والا ہے۔

اسی طرح سلم نے ابن سوقہ سے روایت کی ہے، ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، اسمٰعیل بن ابراہیم قطان، اسحاق بن موسیٰ خطمی، سفیان بن عیینہ، محمد بن سوقہ سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن منکدر پر قرض ہوتا، اس کے باوجود وہ حج کرتے، کسی نے کہا آپ پر قرض ہے اور آپ حج کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا حج قرض کو ادا کرنے والا ہے۔

۶۱۱۶-ابومحمد بن حبان، احمد بن محمد بن حکیم، ابوحاتم، علی بن میمون الرقی، سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ محمد بن منکدر محمد بن سوقہ کے پاس کوفہ میں آئے، انہوں نے محمد بن منکدر کو دراز گوش پر سوار کیا، راستہ میں لوگوں نے ان سے پوچھا، ابوعبداللہ! کون سا عمل آپ کو زیادہ پسند ہے؟ تو انہوں نے فرمایا مسلمان کو خوش کرنا، لوگوں نے کہا اس کے بعد کونسی چیز زیادہ لذید ہے؟ فرمایا بھائیوں پر احسان کرنا۔

۶۱۱۷-محمد بن علی، علی بن حفص حصیری، محمد بن زکریا، مہدی بن سابق نے فرمایا کہ محمد بن سوقہ کے بھتیجے نے ان سے کوئی چیز مانگی تو وہ رونے لگے، اس پر اس نے کہا اے چچا! اگر مجھے پتہ ہوتا کہ میرے سوال سے آپ کی یہ کیفیت ہوگی تو میں آپ سے سوال نہ کرتا، تو محمد بن سوقہ نے فرمایا، میں تمہارے سوال کی وجہ سے نہیں رویا بلکہ میں اس وجہ سے رویا ہوں کہ میں نے تمہارے مانگنے سے پہلے ہی دینے میں ابتدا کیوں نہیں کی۔

۶۱۱۸-ابومحمد بن حیان، عبدان بن احمد، عبدالرحمٰن بن عیسیٰ، یعلیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن سوقہ کو دیکھا کہ ان کے سامنے ایک برتن پڑا ہے اور وہ آٹا گوندھ رہے ہیں اور برابر آنسو بہے جا رہے ہیں اور وہ فرما رہے تھے کہ جب میرا مال کم ہو گیا تو میرے دوستوں نے مجھ سے جفا کی۔

۶۱۱۹-(حدثنا ابی) وعبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن الحسن، عبدالجبار بن العلاء، سفیان بن عیینہ، ابن سوقہ سے نقل کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوفہ کے محل میں داخل ہوا، میں نے ان سے کہا مجھے یاد ہے کہ ہم حجاج بن یوسف کے

زمانے میں یہاں لائے گئے تھے اور ہم اس جگہ قید تھے اور انتہائی خوف وہراس کی حالت میں مبتلا تھے تو انہوں نے فرمایا تو تم ایسے گزرے جیسا کہ تمہیں مصیبت پہنچی اور تم نے اس ذات سے دعا نہیں کی، اس جگہ واپس جاؤ اور دعا کرو اور اس ذات کی حمد بیان کرو اور جو کچھ اس نے عطا کیا اس پر شکر ادا کرو۔

۶۱۲۰ -عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوالعباس الجمال، یحییٰ بن اسحاق، علی بن قادم، مسعر، محمد بن سوقہ سے روایت کرتے ہیں: فرماتے ہیں کہ جب تم چھینک کی آواز سنو تو الحمدللہ کہو، اگرچہ تمہارے اور اس کے درمیان دریا حائل ہو۔

۶۱۲۱ -عبداللہ، ابو جارود، عمرو بن سعید جماز، کثیر بن ہشام، فرات فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن سوقہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے اللہ کی رضا کے لئے کسی بھائی کو فائدہ پہنچایا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا درجہ بلند کرے گا۔

محمد بن سوقہ رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور ان دونوں سے روایات سنیں، ان کی اکثر روایات عالیشان تابعین سے ہیں، مثلاً عمرو بن میمون اودی، زر بن حبیش، شقیق بن وائل، شعبی، ابراہیم نخعی، سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم اور حجازین میں سے نافع بن جبیر، محمد بن المنکدر اور نافع مولیٰ بن عمر وغیرہ۔

۶۱۲۲ -محمد بن الفتح، محمد بن مخلد، عباس بن یزید، سفیان بن عیینہ، فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن سوقہ رحمہ اللہ سے کہا، کیا آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے؟ تو انہوں نے کہا ہاں میں نے انہیں انتہائی بڑھاپے کے عالم میں دیکھا ان کی دونوں آنکھیں درست تھیں۔

۶۱۲۳ -ابوبکر بن محمد بن احمد بن عقیل وراق نیشاپوری، ابوالفضل محمد بن احمد، عبدالسلمی، ابوالقاسم حماد بن احمد بن حماد بن ابی رجاء المروزی (قال وجدت فی کتاب جدی، حماد بن ابی الرجاء سلمی بخطه) ابی حمزہ سکری، محمد بن سوقہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے کی دونوں چوکھٹوں کو ہاتھ میں پکڑ کر فرمایا: ائمہ قریش سے ہونگے، ان کا تم پر اور تمہارا ان پر حق ہے جب تک وہ تین باتوں پر عمل پیرا ہیں، جب وہ بادشاہ بنیں تو احسان کریں اور جب ان سے مہربانی کی درخواست کی جائے تو رحم کریں اور جب تقسیم کریں تو عدل کا پیمانہ ہاتھ سے نہ جانیں دیں، سواگر وہ ایسا نہ کریں تو ان پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، ان سے کوئی فرض ونفل قبول نہ ہوگا۔[1]

یہ حدیث محمد کی روایت سے غریب ہے، حماد اس کی روایت میں منفرد ہیں، ان کے دادا کی کتاب میں موجود ہے۔

۶۱۲۴ -سلیمان بن احمد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن الحسن، تغلبی، عبداللہ بن بکیر، محمد بن سوقہ، ابوطفیل اور حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ اس امت میں ۷۳ فرقے ہوں گے، سب سے بدترین فرقہ وہ ہوگا، جو ہماری محبت کا تو دم بھرے گا، لیکن ہمارے دین کا مخالف ہوگا۔

ابونعیم نے عبداللہ بن بکیر سے اسی طرح نقل کیا ہے، ابن سلمہ حرانی، محمد بن عبداللہ فزاری نے محمد بن سوقہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۱۲۵ -محمد بن احمد بن الحسن، سلیمان بن احمد، احمد بن حنبل، نیز محمد بن عبداللہ بن سعید، عبدان بن احمد، زکریا بن یحییٰ، تحویل، محمد بن المظفر، قاسم بن یحییٰ بن نصر، عبداللہ بن محمد اذرمی نیز محمد بن عبداللہ بن سعید، عبدان بن احمد، محمد بن بکار، زیاد بن عبداللہ بکائی، محمد بن سوقہ نے عمرو بن میمون سے روایت کیا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان سے سنا حضرت عثمان بہت کم احادیث احتیاط کی وجہ سے بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: "جس نے ایسے وضو کیا جیسا کہ وضو کا حکم

---

[1] مسند الامام أحمد ۳/۱۸۳، ۱۲۹، ۴/۴۲۱. والسنن الکبری للبیهقی ۳/۱۲۱. الکبیر للطبرانی ۱/۲۲۴. والکنی للدولابی ۱/۱۰۲. وفتح الباری ۷/۳۲، ۱۹/۱۱، والمعجم الصغیر للطبرانی (۱) ۱۵۲. ومجمع الزوائد ۵/۱۹۲، ۱۹۴. والسنة لابن أبی عاصم ۲/۵۳۱، ۵۳۳. وکشف الخفا ۱/۳۱۸، والدرر المنتثرة ۵۶.

ہے اور پھر نماز بھی ایسے پڑھی جیسا کہ نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے تو وہ گناہوں سے ایسے نکلے گا جیسا کہ آج ہی اس کی والدہ نے اسے جنا'' پھر اصحاب رسول کی ایک جماعت کو گواہ بنا کر کہا، کیا تم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے فرماتے سنا ہے؟ تو سب نے کہا جی ہم نے سنا ہے، یہ حدیث زیاد بن محمد سے منفرد ہے۔

۶۱۲۶- محمد بن الفتح حنبلی، حسن بن ابراہیم بن عبدالحمید، محمد بن ہارون، علی بن داؤد، محمد بن عبدالعزیز الرملی، ہشام بن سلیمان الکوفی، عبد الاعلی الکوفی، محمد بن سوقہ، زر بن حبیش سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ ہم صفوان بن عسال کے پاس موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں پوچھنے کے لئے حاضر ہوئے۔ انہوں نے فرمایا کیا تم زیارت کے لئے آئے ہو؟ ہم نے کہا جی ہاں، تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا جو اللہ کی رضا کے لئے اپنے بھائی کی زیارت کرے تو وہ جنت میں غوطہ لگانے والا ہے، یہاں تک کہ واپس ہو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمارہے تھے کہ مغرب میں ایک دروازہ توبہ کے لئے کھلا ہے یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔ ہم نے عرض کیا ہم تو کسی اور کام کے لئے حاضر ہوئے تھے، ہم موزوں پر مسح کے متعلق پوچھنے کے لئے آئے تھے تو انہوں نے فرمایا میں اس لشکر میں تھا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روانہ فرمایا تھا، آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم تین دن اور تین راتیں موزے نہ اتاریں۔[1]

یہ محمد بن سوقہ کی غریب حدیث ہے، ہمیں اسی طریق سے پہنچی ہے جس میں کچھ اضافہ کے ساتھ حضرت ذر کے شاگردوں میں وہ منفرد ہیں جبکہ مسح علی الخفین اور طلوع شمس والی حدیث مشہور ہے، جسے عاصم، زبیدہ، طلحہ، حبیب اور ابن ابی لیلیٰ نے زر سے روایت کیا ہے۔

۶۱۲۷- محمد بن الحسن بن علی یقطینی، وصیف بن عبداللہ انطاکی، محمد بن عیسیٰ مدائنی، محمد بن الفضل بن عطیہ، محمد بن سوقہ، ابی وائل اور عبداللہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ستر سورتیں یاد کیں۔

یہ حدیث محمد بن سوقہ کی غریب حدیث ہے، مدائنی اس میں منفرد ہیں۔

۶۱۲۸- محمد بن حمید، عبداللہ بن ناجیہ، حسن بن علی صدائی، حماد بن الولید، سفیان ثوری، محمد بن سوقہ، ابراہیم، اسود، عبداللہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی مصیبت زدہ کی غمگساری کی تو اسے اس جیسا اجر ملے گا۔[2]

۶۱۲۹- حسن بن علی الوراق، (فی جماعۃ) محمد بن خلف، وکیع، یحییٰ بن ابی طالب، نصر بن حماد، شعبہ، محمد بن سوقہ، ابراہیم، الاسود، عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی دردمند کی ہمدردی کی تو اسے اس جیسا اجر ملے گا۔

شعبہ کی حدیث کو ان سے روایت کرنے میں نصر اور سفیان ثوری کی حدیث کو ان سے روایت کرنے میں حماد منفرد ہیں، عبد الرحمن بن مالک بن مغول عن محمد بن سوقہ، عن ثوری عن محمد بن سوقہ، رواہ عن محمد بن سوقہ معمر، اسرائیل، عبدالحکیم بن منصور، حارث بن عمران جعفری، خالد بن یزید قشیری، محمد بن الفضل بن عطیہ، ان سب کی روایات میں اختلاف ہے، بعض نے عن الاسود عن عبداللہ کہا اور بعض نے عن علقمہ والاسود کہا ہے۔

۶۱۳۰- احمد بن عبیداللہ بن محمود، محمد بن احمد کرابیسی دینوری، محمد بن عبدالعزیز بن المبارک، بشر بن عیسیٰ بن مرحوم، یحییٰ بن مسلمہ بن قعنب، محمد بن سوقہ، ابراہیم بن الاسود، عبداللہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو اتنے میں ایک سائل آیا

---

[1] مسند الامام أحمد ۴/۲۴۰. وصحیح ابن خزیمة ۱۹۳. ومصنف لعبد الرزاق ۷۹۳. وسنن الدارقطني ۱/۱۹۷. والکامل لابن عدی ۴/۱۴۰۷. وفتح الباري ۱/۱۹۷.

[2] سنن الترمذی ۱۰۷۳ وسنن ابن ماجه ۱۶۰۲. وتاریخ بغداد ۴/۲۵، ۱۱، ۴۵۱. ومشکاة المصابیح ۱۷۳۷، ۳۳۷. والموضوعات لابن الجوزی ۳/۲۲۳. واللآلي المصنوعة ۲/۲۲۵. وعمل الیوم واللیلة لابن السني ۵۷۹.

جسے سوال کرنے پر کسی آدمی نے ایک درہم دیا، تو دوسرے آدمی نے وہ درہم لے کر اس سائل تک پہنچا دیا، اس پر آپ نے فرمایا جس نے ایسا کیا تو اسے دینے والے کی طرح اجر ملے گا، دینے والے کا اجر کچھ بھی کم نہ ہوگا۔[1]

محمد بن سوقہ کی غریب حدیث ہے جسے یحییٰ سے بشر نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۱۳۱- محمد بن حمید، مخلد بن جعفر، الحسن بن علان، ان سب کا کہنا ہے کہ عبداللہ بن ناجیہ، احمد بن محمد تابعی، قاسم بن الحکم، عبید اللہ الرصافی، محمد بن سوقہ، الحارث، حضرت علی سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص جنت کا مشتاق ہوتا ہے وہ نیکیوں میں جلدی کرتا ہے اور جو جہنم سے خوفزدہ ہوتا ہے وہ خواہشات سے لاپرواہ ہو جاتا ہے اور جو موت کا مراقبہ کرتا ہے لذتیں اس سے چھوٹ جاتی ہیں اور جو دنیا سے بے رغبتی اختیار کرتا ہے تو اس پر مصائب ہلکے ہو جاتے ہیں۔[2]

محمد بن سوقہ کی غریب حدیث ہے، رصافی اس میں منفرد ہیں ان سے رصافی سے مسلمہ بن علی اور میتب بن شریک نے روایت کیا ہے۔

۶۱۳۲- محمد بن سلیمان بزاز، ابو ہریرہ انطاکی، ابن نجدہ، (حدثنا ابی) محمد بن خالد، عبید اللہ بن الولید الرصافی، محمد بن سوقہ، الحارث، حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار چیزیں جہاد کا حکم رکھتی ہیں، نیکی کا حکم، برائی سے روکنا، صبر کے مقامات میں سچائی سے کام لینا اور منافقین سے دشمنی، (جس نے نیکی کا حکم دیا اس نے مسلمانوں کا بازو مضبوط کیا اور جس نے برائی سے روکا اس نے فاسقین کی ناک خاک آلود کی۔[3]

جس نے صبر کے مقامات میں سچائی سے کام لیا تو اس نے اپنا فریضہ انجام دیدیا اور بعض نے یہ اضافہ کیا ہے کہ جس نے فاسقوں سے دشمنی رکھی تو اس نے اللہ کے لئے غصہ کیا اور اللہ ہی اس کی خاطر غضبناک ہوگا۔

محمد بن سوقہ کی غریب حدیث ہے، رصافی اس کو روایت کرنے میں منفرد ہیں، اس کا مشہور حصہ وہی ہے جو پہلے حضرت علیؓ سے روایت ہو گیا۔

۶۱۳۳- محمد بن علی بن مسلم عقیلی، حسین بن علی بن الولید الفسوی، سعید بن سلیمان، ابو اسحاق بن حمزہ، ابو بکر بن الجعد، ابو احمد محمد بن احمد جرجانی، حسن بن سفیان، محمد بن بکار، اسمٰعیل بن زکریا، محمد بن سوقہ، نافع بن جبیر بن مطعم فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک فوج کعبہ پر لشکر کشی کرے گی، یہاں تک کہ جب یہ لوگ کھلے میدان میں پہنچیں گے تو ان کے اگلے پچھلوں سمیت زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے، ان میں اشراف لوگ بھی ہوں گے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کے اگلے پچھلوں کے ساتھ کیسے دھنسا دیئے جائیں گے جبکہ ان میں اشراف لوگ اور کچھ ایسے ہوں گے جو ان میں سے نہیں ہوں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب کو دھنسا دیا جائیگا، پھر ہر ایک کو اس کی نیت پر اٹھایا جائے گا۔[4]

یہ محمد بن سوقہ کی متفق علیہ صحیح حدیث ہے جسے ثوری اور ابن عیینہ نے محمد بن سوقہ سے اور انہوں نے نافع عن ام سلمہ سے روایت کیا ہے۔

۶۱۳۴- ابو القاسم ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، ابو الہیثم احمد بن محمد بن غوث، محمد بن عبد اللہ بن بکیر نخعی، محمد بن سوقہ، محمد بن المنکدر، جابر بن عبد اللہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں قتل کیا گیا

---

[1] مسند الامام أحمد ۳/۴۳، ۳۴۳، ومجمع الزوائد ۲/۷۷، ۲۸۸/۶، ۲۸۱/۸، وتفسیر القرطبی ۲۷۴/۱۲.

[2] اتحاف السادۃ المتقین ۳۳۴/۹، ۲۲۸، ۴۳۹/۱۰، والکامل لابن عدی ۱۹۴/۳، وکنز العمال ۴۳۴۴۰. وتاریخ بغداد ۳۰۱/۶. والموضوعات لابن الجوزی ۱۸۰/۳. وتنزیہ الشریعۃ ۲۴۱/۲.

[3] کنز العمال ۵۵۱۳. والکامل لابن عدی ۱۶۳۱/۴.

[4] صحیح البخاری ۱۸۳/۲، ۸۶/۳. وفتح الباری ۱۹۲/۴، ۳۳۸. والترغیب والترہیب ۵۷/۱.

تو اللہ تعالیٰ اسے عذاب نہیں دیں گے۔[1]

یہ محمد بن سوقہ کی غریب حدیث ہے، اسے عبداللہ بن بکیر روایت کرنے میں منفرد ہیں، اسے ابوزید بن طریف اور کثیر بن محمد نے عبدالرحمٰن بن فضل سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی فرمایا۔

۶۱۳۵ - ابوعلی محمد بن احمد الحسین، محمد بن عمر بن سلم، یوسف بن الحکم، محمد بن خالد ختلی، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، محمد بن سوقہ، محمد بن المنکدر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وفد عبدالقیس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وفد میں سے کسی شخص نے گفتگو کی اور انتہائی مبہم کلام کیا، حضور ﷺ حضرت ابوبکر صدیق کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ابوبکر! تم نے سنا جو کچھ ان لوگوں نے کہا، تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا جی میں نے سنا، اور میں ان کی گفتگو سمجھ بھی گیا ہوں، آپ نے فرمایا انہیں جواب دو، چنانچہ حضرت ابوبکرؓ نے انہیں جواب دیا اور بڑا شاندار جواب دیا، جس پر خوش ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر اللہ تعالیٰ تمہیں "رضوان اکبر" عطا فرمائے، مجلس میں سے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! رضوان اکبر کیا ہے؟ وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آخرت میں اپنے مؤمن بندوں کے لئے عام جلوہ فرمائیں گے اور ابوبکرؓ کے لئے خصوصی جلوہ فرمائیں گے۔[2]

یہ حدیث ثابت ہے، اس کے راوی عالیشان ہیں، کثیر سے روایت کرنے میں ختلی منفرد ہیں۔

۶۱۳۶ - احمد بن محمد بن احمد بن ابراہیم القاضی، محمد بن عاصم بن یحییٰ الکاتب، عبدالرحمٰن بن القاسم قطان الکوفی، حارث بن عمران جعفری، محمد بن سوقہ، محمد بن المنکدر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو رکن اور مقام ابراہیم یا باب اور مقام ابراہیم کے درمیان دیکھا، جو اس طرح دعا کر رہا تھا اے اللہ! فلاں بن فلاں کی مغفرت فرما، تو آپ نے فرمایا یہ کیا دعا ہے تو اس نے عرض کیا کہ فلاں شخص نے مجھے اس مقام پر دعا کرنے کی امانت دی تھی، پھر آپ نے فرمایا جاؤ تمہارے دوست کی مغفرت ہو گئی۔[3]

كذا رواه عبد الرحمن عن الحارث عن محمد عن جابر، وانما يعرف عن حديث الحارث، عن محمد، عن عكرمه، عن ابن عباس.

۶۱۳۷ - ابوبکر محمد بن جعفر بن ہیثم، جعفر بن محمد الصائغ، محمد بن سابق، تحویل، عبدالرحمٰن بن العباس، محمد بن یونس، ابوعلی الحنفی، (قالا) مالک بن مغول، (سمعت) محمد بن سوقہ، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں شریک ہوتے تھے کہ آپ سو مرتبہ "رب اغفرلی وتب علی انک انت التواب الرحیم" کہتے تھے۔[4]

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے، حدیث محمد بن سوقہ عن نافع۔

۶۱۳۸ - ابواسحاق بن حمزہ، احمد بن موسیٰ بن داؤد جوہری، ابوحمید احمد بن محمد بن المغیرۃ الحمصی، معاویہ بن حفص الشعبی الکوفی، ابومعاویہ، محمد بن سوقہ، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حضرت ابوبکر، پھر حضرت عمر اور پھر حضرت عثمان کو شمار کرتے تھے پھر خاموش ہو جاتے تھے۔

صحيح ثابت من حديث الزهري، عن سالم عن ابن عمر، ورواه عن نافع عدة، وحديث محمد بن سوقه تفرد به حميد الحمصي.

۶۱۳۹ - محمد بن المظفر، احمد بن یحییٰ بن بکیر، عبدالرحمٰن بن خالد بن نجیح، عبدالغفار بن الحسن، ثوری، محمد بن سوقہ، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے

---

[1] مجمع الزوائد ٥/٢٩٥.

[2] المستدرک ٣/٧٨. والموضوعات لابن الجوزی ١/٣٠٥. واللآلی المصنوعة ١/١٤٨.

[3] تاريخ أصبهان ٢/٢٣٣.

[4] فتح الباری ١١/١٠١.

روایت کرتے ہیں کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جہاد میں شرکت کے لئے پیش کیا گیا، اس وقت میری عمر چودہ سال تھی، آپ نے مجھے شرکت کی اجازت نہیں دی۔

صحیح عن حدیث نافع، عن ابن عمر، متفق علیه، غریب من حدیث ثوری عن محمد تفرد به عبد الغفار.

٦١٤٠ - سلیمان بن احمد، احمد بن رشیدین، احمد بن عبدالمؤمن المصری، ابراہیم بن الحجاج المکی، یحییٰ بن عقبہ بن ابی العیزار، محمد بن سوقہ، فرماتے ہیں کہ مجھے نافع نے حضرت ابن عمرؓ کے حوالہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی دن میں کئی بار اپنے بھائی سے ملے تو اسے سلام کرے۔[1]

محمد بن سوقہ کی غریب حدیث ہے، ہم نے صرف اسی طریق سے اسے لکھا ہے۔

٦١٤١ - عبداللہ بن محمد، احمد بن عمرو بن عبدالخالق، الجراح بن مخلد، قریش بن اسماعیل، الحارث بن عمران، محمد بن سوقہ، نافع عن ابن عمر، (ابن نافع) روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس نے سرخ خضاب لگا رکھا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ کتنا اچھا ہے اور دوسرے شخص کو دیکھا جس نے زرد خضاب لگایا تھا آپ نے فرمایا یہ اچھا ہے۔[2]

محمد بن سوقہ کی غریب حدیث ہے، جسے حارث سے قریش نقل کرنے میں متفرد ہیں۔

٦١٤٢ - سلیمان بن احمد، الحسن بن المعمری، ہارون بن محمد بن بکار تحویل الحسن بن سعید بن جعفر، جعفر بن محمد بن فریابی، محمد بن عبداللہ بن بکار تحویل عبداللہ بن محمد بن الحسن، بکار بن عبداللہ قرشی، (قالوا) مروان بن محمد الطاطری، الولید بن عتبہ، محمد بن سوقہ، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جس نے کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر الحمد لله الذی عافانی مما ابتلاک به هذا وفضلنی علیه وعلی کثیر ممن خلق تفضیلا" پڑھا تو اللہ تعالیٰ اسے اس مصیبت سے جب تک وہ زندہ رہا محفوظ رکھیں گے۔[3]

محمد بن سوقہ کی غریب حدیث ہے جسے الولید سے مروان نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

٦١٤٣ - محمد بن اسحاق الاهوازی، احمد بن ہارون، روح بن بردی، محمد بن یحییٰ بن کثیر الحرانی، محمد بن المظفر، احمد بن عمیر، بشر بن عبد الوهاب (قالا) مؤمل بن الفضل الحرانی، مروان بن معاویہ، محمد بن سوقہ، سعید بن جبیر، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو ایک ساتھ پڑھا۔

محمد بن سوقہ کی غریب حدیث ہے، جسے مروان سے مؤمل روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

٦١٤٤ - ابویعلی الحسین بن محمد زبیری، محمد بن عمر بن علی، الحسین بن علی بن مصعب، سوید بن سعید، علی بن مسہر، محمد بن سوقہ، ابوزبیر، جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے۔[4]

غریب عن حدیث محمد، عن ابی الزبیر، لم نكتبه الا من هذا الوجه.

---

١ - كنز العمال ٢٥٢٨٥. ومجمع الزوائد ٨/٣٤. والمجروحين ٣/١١٧.

٢ - سنن أبي داود ٤٢٥٨، ٤٢١١. وسنن النسائي ٨/١٥٢. وسنن ابن ماجة ٣٦٢٢، ٣٦٢٧. والسنن الكبرى للبيهقي ٧/٣١٠. والمعجم الكبير للطبراني ١١/٢٤. وصحيح ابن حزيمة ١٢٩٦.

٣ - سنن الترمذي ٣٤٣١، ٣٤٣٢. ومجمع الزوائد ١٠/١٣٨. والشكر لابن أبي الدنيا ٨٥. وكنز العمال ٣٥١١، ٣٥١٥. والكامل لابن عدي ٢/٦٧٤، ٤/١٣٦١، ٥/١٧٨٦.

٤ - سنن النسائي ١/١٢٥. وسنن ابن ماجة ٣٤٤. وانظر أيضاً: صحيح البخاري ١/٦٩. وصحيح مسلم، كتاب الطهارة باب ٢٨.

۲۸۶۔ طلحہ بن مصرف ا

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا: انہی میں سے ایک انتہائی پرہیز گار، بہترین قاری قرآن ابو محمد طلحہ بن مصرف تھے جو سچے، وفادار، بااخلاق اور صاف دل آدمی تھے۔ کہا گیا ہے کہ تصوف نام ہے خلوت میں سچائی اور وفاشعاری کا۔

۶۱۴۵- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوسعید الاشج ابن غنیۃ، (حدثنی ھذا الشیخ) جدّتہ، فرماتی ہیں کہ طلحہ بن مصرف نے میرے پاس دیوار میں کیل ٹھونکنے کی اجازت کے لئے ایک آدمی بھیجا تو میں نے ہاں میں جواب بھیجا، تو انہوں نے دیوار میں ایک شگاف لگایا۔

۶۱۴۶- احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ابوسعید الاشج، ابن ابی غنیہ، (حدثنی ھذا الشیخ) عن جدّتہ، فرماتی ہیں کہ ہماری خادمہ طلحہ بن مصرف کے گھر گئی، تاکہ کہیں سے کچھ آگ مل جائے، (ماچس اس وقت ہوتی نہ تھی، چقماق سے لوگ آگ جلاتے تھے) طلحہ نماز پڑھ رہے تھے تو خادمہ سے ان کی بیوی نے کہا اری! تو یہاں ٹھہر، اور اپنی سیخ مجھے دے تاکہ میں اس پر طلحہ کے لئے گوشت بھون لوں، جس سے وہ افطار کریں گے، نماز سے فارغ ہوکر طلحہ نے پوچھا کیا معاملہ ہے؟ میں یہ گوشت اس وقت تک نہ چکھوں گا جب تک کہ تم اس کی مالکن کے پاس پیام بھیجتی کہ میں نے آپ کی خادمہ کو گوشت بھوننے کے لئے اس کی سیخ لے کر روکے رکھا ہے اور یوں اس سے اجازت مانگتی۔

احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر، ابن غنیہ، علاء بن عبدالکریم فرماتے ہیں کہ طلحہ یامی نے فرمایا، اگر میں باوضو نہ ہوتا تو میں تمہیں مختار (بن ابی عبید ثقفی) کی کرسی کے بارے میں بتاتا۔

۶۱۴۷- محمد بن علی بن جیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن یونس، ابوشہاب، الحسن بن عمرو، فرماتے ہیں کہ مجھے طلحہ بن مصرف نے کہا میں اگر باوضو نہ ہوتا تو تمہیں رافضیوں کی باتیں سناتا۔

۶۱۴۸- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین (تحویل) ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد الرازی، موسیٰ بن نصیر، جریر، فضیل بن غزوان، فرماتے ہیں کہ طلحہ بن مصرف سے کسی نے کہا: آپ اگر اناج بیچیں تو اس میں کافی نفع کما سکتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ اللہ تعالیٰ کو میرے دل میں مسلمانوں کے لئے مہنگائی کا علم ہو۔

۶۱۴۹- عبداللہ بن محمد، مسلم بن سعید، مجاشع بن عمرو، حماد بن شعیب، حصین بن عبدالرحمٰن، طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ بندہ کہے اے اللہ! میری خاموشی، غوروفکر پر مبنی ہو میری نظر عبرت کی نگاہ ہو اور میری گفتگو ذکر ہو، اچھی دعا ہے۔

۶۱۵۰- عبداللہ بن محمد، محمد بن علی (قالا) ابویعلیٰ، عبدالصمد بن یزید، فضیل بن عیاض فرماتے ہیں کہ مجھے طلحہ بن مصرف کے متعلق یہ بات پہنچی کہ وہ ایک دن ہنسے، پھر اپنے نفس پر برس پڑے اور فرمایا کیسا ہنسنا' ہنسے تو وہ جس نے گھبراہٹ کی گھاٹیاں طے کر لی ہوں اور پل صراط سے گزر گیا ہو پھر فرمایا: مجھے قسم ہے کہ میں اس وقت تک نہیں ہنسوں گا جب تک کہ مجھے واقعہ کا علم نہ ہو جائے، چنانچہ پھر انہیں موت تک کبھی ہنستے نہیں دیکھا گیا، یہاں تک کہ جوار باری تعالیٰ میں پہنچ گئے۔

۶۱۵۱- ابوبکر بن علی، عبداللہ بن معبد، اسحاق بن زریق، عبیداللہ بن معاذ، شعیب بن العلاء، العلاء بن کریز فرماتے ہیں کہ سلیمان بن عبدالملک بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس سے ایک شخص گزرا، جس کے عمدہ کپڑے تھے اور وہ متکبرانہ چال چل رہا تھا تو سلیمان نے کہا یہ شخص عراقی معلوم ہوتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ کوفی ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ ہمدان سے ہو، پھر کہا اس شخص کو میرے پاس لاؤ، چنانچہ اس آدمی کو لایا گیا تو سلیمان نے پوچھا کون ہو؟ تو اس نے کہا رہنے دو تیرا ناس ہو، اپنے نفس کی خبر لے، چنانچہ سلیمان نے کچھ دیر تو اسے

ا۔ طبقات ابن سعد ۳۰۸/۶. والتاریخ ۴/ت ۳۶۰۰. والجرح ۴/ت ۲۰۲۰، ۲۸۲. والکاشف ۲/ت ۲۵۰۰. وتھذیب الکمال ۲۹۶۲ (۱۳/۴۳۳). وتھذیب التھذیب ۲۵/۵.

کچھ نہیں کہا پھر پوچھا تم کون ہو؟ تو اس نے کہا میں اہل عراق سے ہوں، تو سلیمان نے کہا، عراق میں کس علاقے سے ہو؟ تو اس نے کہا کوفہ سے، پھر سلیمان نے کہا کوفہ میں سے کس قبیلہ سے ہو؟ تو اس نے کہا ہمدان سے، تو سلیمان بہت متعجب ہوا، پھر پوچھا بتاؤ ابوبکر کے متعلق تم کیا کہتے ہو؟ تو اس شخص نے کہا، بخدا میں نے ان کا زمانہ پایا اور نہ انہوں نے میرا زمانہ دیکھا، البتہ لوگوں نے ان کے متعلق اچھی باتیں کہیں ہیں اور وہ انشاء اللہ ایسے ہی ہوں گے۔ پھر پوچھا حضرت عمرؓ کے متعلق کیا کہتے ہو؟ تو ان کے متعلق بھی وہی بات کہی، سلیمان نے پوچھا حضرت عثمانؓ کے متعلق؟ تو اس نے کہا بخدا نہ انہوں نے میرا زمانہ پایا اور نہ میں نے ان کا دور دیکھا، لوگوں نے ان کے متعلق اچھی باتیں کہیں ہیں، بعض لوگوں نے ان کے متعلق بری باتیں بنائی ہیں جس کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔ سلیمان نے پوچھا، حضرت علیؓ کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ تو اس نے کہا بخدا وہ بھی ایسے ہی ہیں، سلیمان نے کہا علی کو گالی دو تو اس نے کہا میں حضرت علیؓ کو گالی نہیں دے سکتا، سلیمان نے کہا بخدا تمہیں گالی دینی ہوگی، اس نے کہا بخدا میں حضرت علیؓ کو گالی نہیں دوں گا، سلیمان نے کہا اللہ کی قسم تم علی کو گالی دو، ورنہ میں تمہاری گردن اڑا دوں گا۔

راوی کا بیان ہے کہ سلیمان نے اس کی گردن اڑانے کا حکم دے دیا تو اس وقت ایک شخص اٹھا جس کے ہاتھ میں تلوار تھی، اس نے تلوار کو حرکت دی، یہاں تک کہ اس نے اسے لہرا کر چمکایا، گویا کہ وہ کھجور کا پتا ہے، پھر اس نے کہا یا تو تم علی کو گالی دو ورنہ میں تمہاری گردن اڑاتا ہوں، تو اس نے کہا مجھے اللہ کی قسم! میں حضرت علیؓ کو گالی نہیں دوں گا، پھر اس نے کہا سلیمان تمہارا ناس ہو میرے قریب آؤ، تو سلیمان نے اسے بلا بھیجا تو اس نے کہا اے سلیمان کیا تو مجھ سے اس بات پر راضی نہیں ہوتا جس پر وہ شخص جو تجھ سے بہتر تھا اس سے راضی ہوا جو مجھ سے بہتر تھا، اس شخص کے بارے میں جو حضرت علیؓ سے بدتر تھا؟ سلیمان نے پوچھا وہ کیا ہے؟ تو اس نے کہا عیسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ راضی ہوا اور وہ مجھ سے بہتر ہیں، جب انہوں نے بنی اسرائیل کے بارے میں جو حضرت علیؓ سے بدتر ہیں، کہا کہ اے اللہ! اگر آپ انہیں عذاب دیں تو وہ آپ کے بندے ہیں اور اگر ان کی مغفرت کریں تو بیشک آپ غالب حکمت والے ہیں۔

اس آدمی کا کہنا ہے کہ میں نے دیکھا کہ سلیمان کے چہرے سے غیظ وغضب کے آثار ختم ہو رہے ہیں یہاں تک کہ انکا غصہ ناک کے بانسہ میں رہ گیا، پھر اس نے کہا اسے چھوڑ دو، چنانچہ وہ شخص پھر اسی طرح مٹک مٹک کر چلنے لگا راوی کا کہنا ہے کہ میں نے ہزار آدمیوں میں سے بھی اس سے بہتر آدمی نہیں دیکھا اور وہ طلحہ بن مصرف تھے۔

۶۱۵۲ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوسعید، العلاء بن عمرو الحنفی، عقبہ بن خالد، حریش بن سلیم فرماتے ہیں کہ طلحہ بن مصرف اپنی دعا میں یوں کہتے تھے اے اللہ! میری ریاء وشہرت (کی مغفرت فرما) کو معاف فرما۔

۶۱۵۳ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابوسعید، محمد بن فضیل، (عن ربیعہ) فرماتے ہیں کہ ہم لوگ طلحہ بن مصرف کی عیادت کرنے کے لئے ان کے پاس آئے تو ابوکعب نے کہا، اللہ تعالیٰ آپ کو شفا دیں تو انہوں نے کہا میں بھی اللہ تعالیٰ سے خیر کا طلب گار ہوں۔

۶۱۵۴ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن بدیل، اسمٰعیل بن محمد بن جحادہ، السری بن مصرف فرماتے ہیں کہ طلحہ بن مصرف نے ایک آدمی کو دیکھا جو کسی کے سامنے معذرت کر رہا تھا تو آپ نے سن کر فرمایا کہ اپنے بھائی کے سامنے زیادہ معذرت نہ کرو، مجھے خوف ہے کہ کہیں تمہاری جانب سے جھوٹ شامل ہو جائے۔

۶۱۵۵ - ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عبدالعزیز بن ابی رزمہ، عبداللہ بن ادریس، لیث فرماتے ہیں کہ میں طلحہ کے ساتھ جا رہا تھا آپ نے فرمایا اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ آپ مجھ سے ایک رات بھی عمر میں بڑے ہیں تو میں آپ کے آگے نہ چلتا۔

۶۱۵۶ - ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ابوسعید الاشج، جابر بن نوح، علاء بن عبدالکریم فرماتے ہیں کہ میں ہنسا تو حضرت طلحہ بن مصرف نے مجھے کہا، تم اس شخص کی طرح ہنستے ہو جو جنگ جماجم میں حاضر نہیں ہوا تو انہوں نے پوچھا ابومحمد! آپ بتائیے کہ کیا آپ اس جنگ میں

شریک ہوئے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا میں نے اس میں تیر چلائے ہیں اور میری خواہش ہے کہ میرا ہاتھ کہنی سے کٹ جاتا اور میں اس جنگ میں شریک نہ ہوتا۔

۶۱۵۷-ابوحامد، محمد بن اسحاق، محمد بن الصباح، سفیان، ابی جناب فرماتے ہیں کہ میں نے طلحہ سے سنا، وہ فرمار ہے تھے میں جنگ جماجم میں شریک ہوا اور نہ میں نے تیر چلائے اور نہ نیزہ مارا اور نہ تلوار سے کسی کو قتل کیا، کاش میرا ہاتھ یہاں سے کٹ جاتا اور میں اس جنگ میں شریک نہ ہوتا۔

۶۱۵۸-ابوحامد، محمد بن اسحاق، محمد بن الصباح، سفیان بن مالک فرماتے ہیں کہ طلحہ بن مصرف نے فرمایا کونسی چیز فراوانی اور قحط سالی میں موٹا تازہ رکھتی ہے اور کونسی چیز فراوانی اور خشک سالی میں فضول بناتی ہے اور کونسی چیز شہد سے زیادہ میٹھی ہے؟

پھر فرمایا کہ جو چیز فراوانی اور قحط سالی میں تروتازہ رہتی ہے وہ مؤمن ہے، جب وہ کسی نعمت سے نوازا جاتا ہے تو شکر کرتا ہے اور جب مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے تو صبر کرتا ہے اور جو چیز فراوانی وقحط سالی میں فضول بناتی ہے تو وہ فاجر یا کافر ہے کہ جب اسے کچھ ملتا ہے تو شکر بجانہیں لاتا اور جب کسی مصیبت میں پھنستا ہے تو صبر نہیں کرتا، اور جو چیز شہد سے زیادہ شیریں ہے تو وہ الفت ومحبت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان پیدا کرتا ہے پھر طلحہ نے مجھ سے کہا تمہاری ملاقات شہد سے زیادہ میٹھی ہے۔

۶۱۵۹-محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، ابوسعید، ابن ابی غنیۃ، عبدالملک بن حانیؒ فرماتے ہیں کہ زبید نے حضرت طلحہ بن مصرف کے پاس ان کی بیٹی کی خاطر پیام نکاح بھیجا، تو انہوں نے فرمایا وہ تو بدصورت ہے، زبید نے کہا مجھے منظور ہے، حضرت طلحہ نے فرمایا اس کی آنکھوں میں کچھ خرابی ہے تو زبید نے کہا میں اس پر بھی راضی ہوں۔

۶۱۶۰-عبداللہ بن محمد، احمد بن علی بن جارود، ابوسعید الاشج، ابوخالد فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر دی گئی کہ طلحہ قرأت میں مشہور تھے۔ چنانچہ انہوں نے اس شہرت کو ختم کرنے کے لئے اعمش کے پاس قرأت کی۔

۶۱۶۱-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عبید اللہ بن جریر بن جبلہ، ابویعلیٰ محمد بن صلت، سفیان فرماتے ہیں کہ امام اعمش نے فرمایا کہ میں نے طلحہ جیسا آدمی نہیں دیکھا، کھڑے کھڑے جب میں بیٹھ جاتا تو وہ قرأت ختم کردیتے اور جب میں گھٹنوں پر باندھ کر بیٹھے بیٹھے اپنا پٹکا کھول کردیتا تو وہ پڑھنا بس کردیتے، یہ سب وہ اس وجہ سے کرتے تھے کہ وہ اس بات کو ناپسند سمجھتے کہ مجھے اکتاہٹ وملال میں ڈالیں۔

۶۱۶۲-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، (حدثنی ابی) ابومعاویہ، امام اعمش فرماتے ہیں کہ طلحہ میرے پاس آتے اور میرے سامنے قرأت کرتے، وہ مجھے بلاتے نہ تھے بلکہ میں جب بھی نکل آتا وہ سناتے اور دوران قرأت اگر میں کھنگارتا یا کھانستا تو وہ اٹھ کر چل دیتے۔

۶۱۶۳-ابوبکر، عبداللہ، ابوسعید، ابن ادریس، اعمش سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ طلحہ میرے سامنے قرأت کرتے، جب میں ان کے سامنے کوئی قرأت کرتا تو فرماتے ہم نے اسی طرح پڑھا، فرماتے ہیں کہ اگر میں اپنا پاؤں یا ہاتھ ہلاتا تو وہ مجلس ختم کرنے کے لئے کہتے السلام علیکم۔

۶۱۶۴-ابوبکر بن مالک، عبداللہ، ابوسعید، خالد الاحمر فرماتے ہیں کہ میں نے امام اعمش سے سنا وہ فرمار ہے تھے کہ طلحہ آتے اور دروازے کے پاس بیٹھ جاتے، خادمہ آتی جاتی لیکن وہ اس سے کچھ نہ کہتے کہ میں یہاں بیٹھا ہوں اندر اطلاع کرو، یہاں تک کہ میں باہر آتا، پھر وہ بیٹھ جاتے اور قرأت کرتے تو اس آدمی کے بارے میں کیا بدگمانی کرسکتے ہو، جو نہ خطا کرتا ہے اور نہ لفظی غلطی کرتا اور میں جب دیوار سے ٹیک لگالیتا تو وہ کہتے اچھا بھئی السلام علیکم اور چل دیتے۔ ابوخالد کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ طلحہ قرأت میں مشہور تھے اور اس شہرت کو ختم کرنے کی تدبیر یہ سوچی کہ انہوں نے امام اعمش کے پاس قرأت کی۔

۶۱۶۵-ابوبکر، عبداللہ بن احمد، ابی یحیٰی بن آدم، قطبہ، امام اعمش نے فرمایا کہ ہم نے رمضان کی ۲۷ ویں شب مسجد ایامین میں طلحہ اور زبید کے ساتھ گزاری، سوز بید نے ایک رات میں قرآن مجید ختم کر کے گھر کا رخ کیا، البتہ طلحہ نے بار بار پڑھا یہاں تک کہ صبح یا فجر کے ساتھ ختم کیا۔

۶۱۶۶-ابوبکر، عبداللہ، ابی، الاشج، ابن ادریس، لیث فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ کے سامنے یہ بات اس وقت بیان کی جب وہ بیمار تھے اور اسی بیماری میں ان کا انتقال ہوا، کہ طاؤس آہیں بھرنے کو ناپسند سمجھتے تھے، پھر فرماتے ہیں کہ طلحہ کو موت تک آہیں بھرتے نہیں سنا گیا۔

۶۱۶۷-ابواحمد محمد بن احمد، احمد بن العباس، اسمٰعیل بن سعید، حسین بن علی، موسیٰ جہنی فرماتے ہیں کہ طلحہ کے سامنے جب اختلاف کا ذکر کیا جاتا تو وہ فرماتے اختلاف نہ کہو بلکہ وسعت کہو۔

۶۱۶۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابوعامر بن براد اشعری، اسحاق بن منصور، ابن حیان اسدی، عقبہ بن اسحاق، مالک بن مغول فرماتے ہیں کہ ابومشعر نے طلحہ سے اپنے بیٹے کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا اس کے مقابلہ میں اس آیت سے مدد حاصل کرو، اے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں آپ کی اس نعمت کا شکر ادا کروں جو آپ نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی اور یہ کہ میں وہ نیک عمل کروں جو آپ کو پسند ہوں اور میری اولاد کی درستگی فرما۔

۶۱۶۹-عبداللہ بن محمد، ابویعلیٰ موصلی، الحسن بن حماد، ابن ادریس، مالک بن مغول، ابی حصین، طلحہ فرماتے ہیں ان دونوں میں سے کسی نے کہا کہ میں نے ایسی قوم پائی ہے کہ اگر تم انہیں دیکھ لیتے تو تمہارا جگر جل جاتا، دوسرے نے کہا میں نے ایسی قوم کا زمانہ پایا ہے کہ ہم ان کے پہلو میں چوروں کی مانند ہیں۔

۶۱۷۰-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن الصباح، جریر، ابی سنان طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں کہ ابلیس مؤمن کے مقابلہ میں اتنے شیاطین کو کھینچ کر لاتا ہے جو قبیلہ ربیعہ اور مضر سے زیادہ ہوتے ہیں۔

۶۱۷۱-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ابوکریب، ہارون بن عبداللہ، حسین، موسیٰ جہنی نے فرمایا کہ میں نے طلحہ بن مصرف کو فرماتے سنا ہے کہ میں نے حضرت عثمان کے متعلق کوئی بات کہی تھی مگر میرا دل اس بات سے انکار کرتا ہے اور فقط ان کی محبت کرنے کو کہتا ہے۔

۶۱۷۲-ابوحامد، محمد بن اسحاق، محمد بن الصباح، سفیان فرماتے ہیں کہ مجھے ان کے پڑوسی نے بتایا کہ جب حضرت طلحہ کی بیماری کا زمانہ تھا تو ہم ان کے پاس تھے اتنے میں زبید ان کے پاس آئے اور کہا اٹھئے! نماز پڑھئے، مجھے معلوم نہیں کہ آپ نماز سے محبت کرتے ہیں چنانچہ وہ اٹھے اور نماز پڑھنے لگے۔

۶۱۷۳-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، الاشج، مخلد بن خداش فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی کہ طلحہ اور سلمہ بن کہیل ایک کھانے کی دعوت میں جمع تھے۔ اتنے میں میزبان نبیذ لائے، جسے سلمہ نے تو پی لیا، پھر انہوں نے طلحہ کو جو ان کی دائیں جانب بیٹھے تھے دیا، انہوں نے لے کر اسے سونگھا اور اپنے برابر میں بیٹھے شخص کو دیدیا، تو سلمہ نے ان سے کہا آپ اسے کس وجہ سے نہیں پی رہے ہیں؟ تو طلحہ نے فرمایا مجھے بدہضمی کا اندیشہ ہے اس پر سلمہ نے کہا دنیا کی بدہضمی یا آخرت کی بدہضمی؟

۶۱۷۴-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوسعید الاشج، ابن ادریس، حریش بن مسلم فرماتے ہیں کہ طلحہ ان کی مسجد میں داخل ہوئے جس میں کوئی خوشبودار چھڑکاؤ کیا گیا تھا تو انہوں نے فرمایا ہماری مسجد میں کس نے شراب چھڑک دی ہے؟

۶۱۷۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، فرماتے ہیں کہ میں نے اسے اپنے والد کی لکھی ہوئی کتاب میں پایا میرا گمان ہے کہ میں نے اس کے سامنے اس کی تلاوت کی ہے، بزید بن الحباب، ہارون بن ابی اسحاق الکلبی، کندہ کا کوئی شخص طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا جب ہم قرض لے کر

کھائیں تو سرکے سے شروع کرتے ہیں اور جب قرض لے کر نہ کھائیں تو سالن سے ابتدا کرتے ہیں۔

۶۱۷۶-ابوبکر بن مالک، عبداللہ قرأت علی ابی فرماتے ہیں کہ اسے میں نے اپنے والد کو پڑھ کر سنایا، عبداللہ بن نمیر، مالک بن مغول، طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھے نوروز کے دن باہر نکلنا ناپسند ہے کیونکہ میرے نزدیک یہ مجوسیت کی ایک قسم ہے اسی طرح میں اس دن کسی انسان یا جھولے کو دیکھوں یہ بھی مجھے ناپسند ہے۔

۶۱۷۷-ابوبکر، عبداللہ، ابی، محمد بن اسحاق، مالک بن مغول، طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ ہر آدمی کے لئے ہر روز کچھ نہ کچھ عبرت کا سامان ہوتا ہے تو ان کے غلام نے ان سے کہا، اگر آپ کی یہی عادت رہی تو آپ کی نظر چلی جائے گی اور آپ کے لئے کسی قائد اور راستہ بتلانے والے کی ضرورت پڑے گی۔

۶۱۷۸-سلیمان بن احمد، محمد بن نضر ازدی، شہاب بن عباد، عبدالرحمن بن عبدالملک بن ابجر، (ابی) فرماتے ہیں کہ میں نے جب بھی طلحہ بن مصرف کو کسی مجمع میں دیکھا تو انہیں ان لوگوں میں سے ایک خاص شان میں پایا۔

طلحہ بن مصرف نے بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دور پایا، حضرت انس بن مالک، عبداللہ بن ابی اوفی، عبداللہ بن زبیرؓ اور کبار تابعین اور مخضرمین کی ایک جماعت سے سماع کیا، جن میں سوید بن غفلہ، زر بن حبیش، خیثمہ، علقمہ، مسروق، ابومعمر، زید بن وھب، ھزیل بن شرحبیل، مرہ الھمذانی، ھلال بن سیاف، سعید بن جبیر، ابوبردہ بن ابی موسیٰ، مصعب بن سعد بن ابی وقاص، عمیرہ بن سعد، عبدالرحمن بن عوسجہ شامل رہیں، اور اہل حجاز میں سے مجاہد، ابوصالح، کریب، مولیٰ ابن عباس، اور یحییٰ بن سعید شامل ہیں۔

۶۱۷۹-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، حریش بن سلیم کوفی، فرماتے ہیں کہ ہمیں طلحہ الیامی نے بتایا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا نہیں۔ تو میں نے عرض کیا کہ حضور ﷺ نے وصیت کا حکم کیوں دیا اور خود وصیت نہیں فرمائی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب اللہ کی وصیت فرمائی تھی۔

۶۱۸۰-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، تحویل، ابواسحاق بن حمزہ، حبیب بن حسن، (قالا) یوسف القاضی، عمرو بن مرزوق، مالک بن مغول، حضرت طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا نہیں، تو میں نے عرض کیا پھر آپ نے لوگوں پر وصیت کیوں فرض فرمائی یا اس کا حکم کیوں دیا اور خود وصیت نہیں فرمائی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب اللہ کے بارے میں وصیت فرمائی تھی، ھزیل بن شرحبیل فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت پر کاربند تھے۔ انہوں نے اس بات کو پسند کیا کہ انہوں نے حضور سے ایک عہد پایا ہے لہٰذا انہوں نے اپنے آپ کو اس کا تابع بنا دیا۔

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے جسے امام مالک نے طلحہ سے اور ان سے ایک بڑی جماعت نے نقل کیا ہے، جن میں سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، ابواسامہ، وکیع، یونس بن بکیر، محمد بن طلحہ، سلم بن قتیبہ، علی بن ثابت، جریر، ابن مھدی، ابن المبارک، الحجاج، عثمان بن عمر خالد بن الحارث، ابوعاصم، عبداللہ بن داؤد الخریبی، ابوسعید مولیٰ بن ہاشم، ابوقطن، فرات بن خالد، وغیرہ شامل ہیں۔

۶۱۸۱-سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، نیز، سلیمان بن احمد، ابونعیم، نیز، سلیمان بن احمد، حفص بن عمر، قبیصہ بن عقبہ، سفیان ثوری، منصور، طلحہ بن مصرف، حضرت انس بن مالکؓ سے نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ راستے میں پڑی کسی کھجور کے پاس سے گزرتے تو فرماتے، اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی کھجور ہے تو میں اسے اٹھا کر کھالیتا، حضرت ابن عمرؓ ایک کھجور کے پاس سے گزرے تو آپ نے اسے اٹھا کر کھا لیا۔[۱] اس حدیث کو زائد نے اسی طرح منصور سے روایت کیا ہے اور یہ

[۱] صحیح البخاری ۳/۱۲۴ . وفتح الباری ۵/۸۶.

منصور عن طلحہ کی سند لے سے صحیح اور متفق علیہ حدیث ہے

۶۱۸۲-حسن بن علان وراق، محمد بن احمد کاتب، احمد بن عبید، ابوبدر شجاع بن ولید، محمد بن طلحہ بن مصرف، ابی وہ حضرت انس بن مالکؓ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حنین کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گدھے پر سوار دیکھا جس کی لگام کھجور کے بالوں سے بنی ہوئی تھی۔

مؤمن کتاب فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت انسؓ کے طریق سے مشہور اور ثابت ہے اور حضرت طلحہؓ کی سند سے غریب ہے ہم نے اسے حضرت طلحہؓ کے طریق سے جانا۔

۶۱۸۳-حسن بن علان الوراق، محمد بن احمد کاتب، سفیان بن زیاد، عباد بن صہیب، شعبہ، مسعر، ابی عبداللہ طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن زبیرؓ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے پیشاب کر کے اسے دھویا، حضرت عبداللہ نے فرمایا ہم تو ایسا نہیں کرتے تھے۔

مؤلف لکھتے ہیں کہ یہ آیت مشبہ عن مسعر عن طلحہ کے طریق سے غریب ہے ہم نے اسے صرف اسی طریق سے لکھا ہے

۶۱۸۴-عبداللہ بن محمد، ابن الباغندی، عبداللہ بن محمد المدائنی، حسن بن عمارہ، طلحہ، سوید بن غفلہ حضرت بلالؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں اس وقت تک اذان نہ دوں یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جائے۔

یہ حدیث طلحہ عن سوید عن بلال کے طریق سے غریب ہے اس حدیث کو طلحہ ﷺ سے روایت کرنے میں حسن متفرد ہیں، نیز اس حدیث کو ابو جابر محمد بن عبدالملک نے عن الحسن عن طلحہ عن سوید عن ابن ابی لیلیٰ عن بلال کے طریق سے روایت کیا ہے۔

۶۱۸۵-سلیمان بن احمد، محمد بن احمد بن اسحاق تستری، حسن بن علی بن عفان، یحییٰ بن فضیل، حسن بن صالح، ابی خباب الکلبی، طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں کہ زر بن حبیش، صفوان بن عسال کے پاس آئے تو انہوں نے پوچھا کہ کونسی چیز تمہیں صبح اٹھا کر لے آئی؟ تو انہوں نے کہا علم کی طلب و جستجو، تو حضرت صفوان نے فرمایا جو شخص بھی تم جیسا کام کرے تو فرشتے اس کی رضامندی کے لئے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ اس پر زر بن حبیش نے عرض کیا کہ میں صبح سویرے اس وجہ سے آپ کے پاس حاضر ہوا تا کہ آپ سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق دریافت کرسکوں، حضرت صفوان نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! کیا موزوں پر مسح کیا جا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں تین دن مسافر مسح کرے، پیشاب، پاخانے کی وجہ سے انہیں نہ اتارے، اور مقیم ایک دن اور ایک رات کی مقدار مسح کرے۔

اس حدیث کو ایک بڑی جماعت نے عن عاصم عن ذر کے طریق سے روایت کیا ہے نیز کتاب میں موجود طلحہ کے طریق میں یحییٰ اور حسن کی طرف سے تفرد ہے۔

۶۱۸۶-محمد بن عمر بن سلم، محمد بن جریر، نیز، نصر بن ابی نصر طوسی، احمد بن محمد بن سعید، (قالا) یعقوب بن یوسف ابونصر، علی بن قادم، ابی الجارود، طلحہ بن مصرف، علقمہ بن قیس، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال کی وجہ سے قتل کر دیا گیا تو وہ شہید (کے حکم میں) ہے۔[1]

۶۱۸۷-ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن حمزہ، محمد بن عمر بن سلم، (قالا) عبداللہ بن ابراہیم الحرمی، سعید بن محمد الجرمی، عبدالرحمٰن بن عبدالملک بن ابجر، (ابی) طلحہ بن مصرف، حضرت خیثمہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں ہم حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے استنے میں ان کے پاس ان کا ایک منتظم آیا آپؓ نے فرمایا کیا تم نے غلام کو اس کا کھانا دے دیا ہے؟ اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا جاؤ، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ گناہ کافی ہے کہ تم اپنے مملوک غلام کا کھانا روک کر رکھو۔[2]

۱۔ صحیح البخاری ۱۷۹/۳۔ وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۲۲۶۔ وفتح الباری ۱۲۳/۵، ۹/۱۶۱۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ ۴۰۔ وسنن ابی داؤد ۱۶۹۲۔ والمستدرک ۱/۴۱۵، ۵۰۰۔ ومسند الامام احمد ۱۶۰/۲، ۱۹۵۔ والسنن الکبری للبیھقی ۴۶۷/۷، ۹/۲۵۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۸۲/۱۲۔ ومشکاۃ المصابیح ۳۳۳۶۔ وکشف الخفا ۱۶۵/۲۔

یہ حدیث غریب ہے کہ اس کی سند میں سعید جرمی راوی متفرد ہیں نیز اس سے قبل علقمہ کی روایت میں علی بن قادم کی طرف سے تفرد ہے۔

۶۱۸۸-عبداللہ بن محمد، ابن سعید الواسطی، محمد بن حرب الواسطی، نصر بن حماد، ہمام، محمد بن جحادہ، طلحہ بن مصرف فرماتے ہیں کہ میں نے خثیمہ بن عبدالرحمٰن سے سنا وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی موت رمضان کے اختتام کے موافق ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس کی موت عرفہ کے اختتام کے ساتھ ہو تو وہ بھی جنت میں جائے گا اور جسے صدقہ دینے کے بعد موت آئے تو وہ بھی جنت میں جائے گا۔[1]

یہ حدیث طلحہ کے طریق سے غریب ہے نیز ہم نے اسے صرف نصر ہمام کے طریق سے لکھا ہے۔

۶۱۸۹-سلیمان بن احمد، جبیر بن عرفہ، عروہ بن مروان الرقی، اسمٰعیل بن عیاش، لیث بن ابی سلیم، طلحہ بن مصرف، مسروق، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا سخت گناہ کا کام ہے اور اسے قتل کرنا کفر کا باعث ہے۔[2] یہ حدیث طلحہ کے طریق سے غریب ہے اسے اسماعیل سے نقل کرنے میں عروہ متفرد ہیں۔

۶۱۹۰-محمد بن اسحاق بن ابراہیم، موسیٰ بن اسحاق، قاضی انصاری عیسیٰ بن عثمان، عمی یحییٰ بن عیسیٰ، اعمش، طلحہ، مسروق حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ہمارے ہاں ایک بھنی ہوئی بکری ہدیہ میں پیش کی گئی۔ میں نے ساری بکری تقسیم کردی، صرف اس کی دستی (بازو) باقی رہنے دیا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ کو اس کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا تمہارے لئے صرف اس کا بازو باقی رہ گیا ہے۔[3]

یہ حدیث اعمش عن طلحہ کے طریق سے غریب ہے کہ اس طریق میں یحییٰ بن عیسیٰ کی طرف سے تفرد ہے۔

۶۱۹۱-ابوبکر آجری، جماعت جعفر فریابی، ابوایوب سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی، الحکم بن یعلی، عطا بن المحاربی، محمد بن طلحہ بن مصرف، عن ابی، ابو معمر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بنوائی اگرچہ وہ قطا پرندے کے گھونسلے کی طرح ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔[4]

یہ حدیث طلحہ کے طریق سے غریب ہے کہ اس میں "حکم" کی طرف سے تفرد ہے نیز اس حدیث کو ابوایوب دمشقی سے حکم کی طرح ابوزرعہ رازی نے بھی روایت کیا ہے

۶۱۹۲-سلیمان بن احمد، احمد بن خلید حلبی، ابونعیم، مالک بن مغول، طلحہ، زید بن وھب نے فرمایا کہ حضرت حذیفہؓ نے ایک آدمی کو دیکھا جو نقصان کے ساتھ نماز کی ادائیگی میں مصروف تھا تو حضرت حذیفہؓ نے ان سے پوچھا کہ یہ نماز تم کتنے عرصے سے پڑھ رہے ہو؟ اس نے کہا چالیس سال سے، حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: تو گویا تم نے چالیس سال سے نماز پڑھی ہی نہیں اور اگر تمہارا اسی طرح نماز پڑھتے پڑھتے انتقال ہوا تو تم فطرت (دین) محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نہیں مروگے۔

---

[1] كنز العمال ۴۲۷۰۱.

[2] صحيح مسلم، كتاب الايمان باب ۲۸. وصحيح البخارى ۱۹/۱. ۱۸/۸، ۶۳/۹. وفتح البارى ۱۱۰/۱، ۴۶۴/۱۰، ۲۱۱/۱۲، ۲۷/۱۳.

[3] سنن الترمذى ۲۴۷۰. والترغيب والترهيب ۶/۲.

[4] مسند الامام أحمد ۲۴۱/۱. وصحيح ابن حبان ۳۰۱. والسنن الكبرى للبيهقى ۴۳۷/۲. والمصنف لابن أبى شيبة ۳۱۰/۱. والمعجم الصغير للطبرانى ۳۰/۱، ۱۲۰/۲. والمطالب العالية ۴۵۲. ومجمع الزوائد ۷/۲. وفتح البارى ۸۴/۱۲. وتاريخ بغداد ۳۷/۲۰، ۹۵/۹. وكشف الخفا ۴۲۷/۲.

یہ حدیث طلحہ کے طریق سے غریب ہے جسے ان سے مالک نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۱۹۳ - ابراہیم، عبداللہ، ابواحمد محمد جرجانی، جماعت احمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش طلحہ، ھزیل بن شرجیل نے فرمایا کہ حضرت سعد بن معاذ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اندر آنے کی اجازت مانگی جبکہ وہ دروازے کے سامنے کھڑے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا سعد اجازت تو دیکھنے کی ہے (یعنی جب جھانک لیا تو پھر اجازت کاہے کی۔)

اس حدیث کو ثوری اور ابوحمزہ سکری نے اعمش سے اسی طرح روایت کی ہے نیز یہ حدیث قیس بن ربیع عن منصور طلحہ عن ھزیل عن قیس سعد بن عبادہ کے طریق سے بھی مروی ہے۔

۶۱۹۴ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابی ابن نمیر، مالک بن مغول، زبیر بن عدی، مرہ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات آسمانی سیر کرائی گئی تو جب آپ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے جو ساتویں آسمان میں ہے، زمین سے جو چیز آسمان کی طرف چڑھتی ہے تو وہاں سے قبض کر لی جاتی ہے اور اس کے اوپر سے جو چیز نازل ہوتی ہے وہ اس تک آکر ٹھہر جاتی ہے اور وہاں سے قبض کر لی جاتی ہے، ''اذ یغشی السدرۃ مایغشی'' جب چھارہا تھا اس بیری کے درخت پر جو چھارہا تھا، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ وہ سونے کی ٹڈیاں تھیں۔

پھر فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین چیزیں دی گئیں پانچ نمازیں، سورۂ بقرہ کا آخری حصہ اور آپ کی امت میں داخل ہر اس شخص کی بخشش کر دی جائے گی جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو۔

یہ حدیث حضرت طلحہ کیطریق سے متفق علیہ ہے ہم نے اسے صرف مالک عن الزبیر کے طریق سے لکھا ہے اور ابن عیینہ نے مالک سے اور انہوں نے بجائے زبیر کے خود حضرت طلحہ سے روایت کی ہے۔

۶۱۹۵ - ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، مسلم بن ابراہیم، نیز حبیب بن الحسن، عمر بن حفص، عاصم بن علی، نیز محمد بن اسحاق بن ایوب ابراہیم بن سعید بن سعدان، بکر بن بکار، ان سب نے کہا ہے کہ ہم سے محمد بن طلحہ بن مصرف نے اپنے والد کے حوالہ سے بتایا انہوں نے ہلال بن سیاف سے نقل کیا، وہ حضرت سعید بن زید بن عمروؓ سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ مجھ سے کہتے ہیں کہ میں اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہوں، لوگوں سے مراد بادشاہ ہے (حالانکہ مجھے اچھی طرح یاد ہے) کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جبل احد پر چڑھے اور آپ کے ساتھ آپ کے یہ صحابہ تھے۔ یہ حضرات پہاڑ پر تھے کہ پہاڑ میں جنبش آئی تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اے احد تھم جا، کیونکہ تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور ایک شہید ہے۔ نیز آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ابوبکر بھی جنت میں، عمر بھی جنت میں عبدالرحمٰن بھی جنت میں، سعد بھی جنت میں سعید بھی جنت میں یعنی خود سعید مراد ہیں۔[1]

یہ حدیث ہلال عن سعید کے طریق سے مشہور ہے اور طلحہ کے طریق سے غریب، کہ اس میں طلحہ کے بیٹے محمد کی طرف سے تفرد ہے۔

۶۱۹۶ - سلیمان بن احمد، احمد بن علی تربھاری، محمد بن سابق، مالک بن مغول، طلحہ، حضرت سعید بن جبیرؒ، حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری میں جس میں آپ کا وصال ہوا، ارشاد فرمایا کہ میرے پاس ایک اونٹ کا شانہ اور دوات لاؤ تاکہ میں تمہیں کچھ تحریر لکھ دوں، جس کی وجہ سے تم بعد میں کبھی گمراہ نہ ہونے پاؤ۔[2]

۱۔ صحیح البخاری ۵/۱۹۱. والسنة لابن ابی عاصم ۱۲۲۲. وکنز العمال ۳۳۱۰۰.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الوصیة ۲۱. وسنن الترمذی ۳۰۳۱. ومسند الامام احمد ۲۹۰/۴، ۲۹۹. وفتح الباری ۲۰۸/۱.

یہ حدیث سعید عن ابن عباس کے طریق سے صحیح اور ثابت ہے اور طلحہ کے طریق سے غریب ہے نیز اسے ادریس الاودی نے طلحہ سے اس طرح روایت کی ہے۔

۶۱۹۷ - احمد بن جعفر بن حمدان، محمد بن یونس کدیمی، اسمٰعیل بن یسار ابو عبید عصفوری، نیز مالک بن مغول طلحہ سعید بن جبیر، ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابوبکر غار میں میرے ساتھی اور میرے لئے انس پیدا کرنے والے تھے، اس مسجد میں کھلنے والا ہر دریچہ بند کردو سوائے ابوبکر کے دریچہ کے اسے کھلا رہنے دو۔[۱]

یہ حدیث دوسرے طریق یعنی (یعلی بن حکیم عن سعید عن ابن عباسؓ) سے ثابت ہے جب کہ مذکورہ بالا طریق (طلحہ عن سعید...) سے غریب ہے کہ جسے امام مالک سے اسماعیل نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۱۹۸ - عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، حریش، طلحہ یامی، ابو بردہ، وہ ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

یہ حدیث طلحہ کی سند سے غریب ہے جسے طلحہ سے نقل کرنے میں حریش منفرد ہیں اور یہ حریش بن ابی الحریش کوفہ کے رہنے والے ہیں، ابوالحریش کا نام سلیم ہے، عمرو بن علی اور بکار نے ابوداؤد سے اسی جیسی روایت نقل کی ہے۔

۶۱۹۹ - حبیب بن حسن، عمرو بن حفص دوسی، عاصم بن علی، محمد بن طلحہ، طلحہ بن مصرف، مصعب بن سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ حضرت سعدؓ نے دیکھا کہ انہیں ان سے کمتر لوگوں پر فضیلت حاصل ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس امت کی مدد اس کے کمزور لوگوں کی وجہ سے کی جاتی ہے جو ان کی دعاؤں اور ان کے اخلاص کی بدولت کی جاتی ہے۔[۲]

یحییٰ نے ابوزائدہ سے اور انہوں نے محمد بن طلحہ سے یہی روایت نقل کی ہے اور طلحہ سے لیث بن ابی سلیم، زہیر، مسعر، الحسن بن عمارہ اور معاویہ بن سلمہ نصری نے نقل کی ہے۔

۶۲۰۰ - عبداللہ بن محمد، محمد بن شعیب تاجر، محمد بن عاصم رازی، ہشام بن عبیداللہ، محمد یعنی ابن جابر، الیث، طلحہ بن مصرف، مصعب بن سعد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص دن کے ابتدائی حصہ میں قرآن مجید ختم کرلے تو شام تک فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور جو شخص دن کی آخری گھڑی میں ختم کرے تو فرشتے صبح تک اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں۔[۳]

یہ طلحہ کی سند سے غریب ہے کہ ہشام محمد سے لینے میں اکیلا ہے۔

۶۲۰۱ - سلیمان بن احمد، احمد بن ابراہیم بن کیسان، اسمٰعیل بن عمر البجلی، مسعر بن کدام، طلحہ بن مصرف، عمیرہ بن سعد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو منبر پر دیکھا کہ اصحاب رسول کو قسم دیکر پوچھ رہے ہیں، جن میں حضرت ابوسعید الخدری، ابوہریرہؓ اور انس بن مالک بھی تھے۔ یہ لوگ منبر کے ارد گرد بیٹھے تھے اور حضرت علیؓ منبر پر اور منبر کے

۱۔ فتح الباری ۱۱/۷. و مجمع الزوائد ۴۲/۹. و کشف الخفا ۲۲/۱. و کنز العمال ۳۲۵۴۹، ۳۲۵۹.

۲۔ سنن النسائی ۴۵/۶. والسنن الکبری للبیهقی ۳۳۱/۶. والترغیب والترهیب ۵۴/۱. والاحادیث الصحیحة ۴۲۳/۲. والدر المنثور ۲۳۷/۲. و کشف الخفا ۲۶۰/۱.

۳۔ اتحاف السادة المتقین ۴۹۳/۳. ص: ۳۱(۱) انظر الحدیث فی :

آس پاس کل بارہ آدمی تھے یہ تین صحابہ بھی انہی میں سے ہیں، حضرت علیؓ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کیا تم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کا میں محبوب تو علی بھی اس کو محبوب ہونا چاہئے؟ تو یہ سب لوگ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے اللہ کی قسم جی ہاں، امیر المومنین ہم نے سنا ہے لیکن ان میں ایک آدمی بیٹھا رہا حضرت علیؓ نے فرمایا تجھے کس چیز نے کھڑے ہونے سے روکا؟ اس نے کہا امیر المومنین میں بوڑھا کھوسٹ ہو چکا ہوں اور اب بھول بھلا چکا ہوں تو حضرت علیؓ نے فرمایا اے اللہ! اگر یہ شخص جھوٹا ہے تو اسے اچھی بھلی مصیبت میں گرفتار فرما، فرماتے ہیں کہ جب اس شخص کی وفات ہوئی تو ہم نے دیکھا کہ اس کی آنکھوں کے درمیان میں ایک سفید نکتہ ہے جسے پگڑی نہیں چھپا سکتی تھی۔

یہ حدیث طلحہ کی ایک دوسری سند سے غریب ہے کہ جسے ان سے مسعود انتہائی طوالت سے نقل کرنے میں منفرد ہیں، نیز ابن عائشہ نے اسماعیل سے اسی طرح روایت کی ہے اور اجلح اور ہانی بن ایوب نے طلحہ سے مختصراً نقل کی ہے۔

۶۲۰۲ - محمد بن عبداللہ الکاتب، محمد بن عبداللہ الحضرمی، محمد بن علی بن جیش، حسین بن محمد، عبید العجلی، محمد بن العلاء، ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحاق، ابیہ ابی اسحاق، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں کہ مجھ سے طلحہ نے بیان کیا کہ انہوں نے عبدالرحمٰن بن عوسجہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازبؓ سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے دودھ کا جانور بطور نفع دیا یا گلی ہدیہ میں دی تو یہ اس کے لئے گردن آزاد کرنے کی طرح ثواب کا باعث ہے، نیز وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فرشتے پہلی صفوں والوں کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں، اور جب وہ لوگ نماز کے لئے کھڑے ہوتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے کندھے اور سینوں کو ہاتھ سے (صف درست کرنے کے لئے) چھوتے تھے اور فرماتے سیدھے ہو جاؤ اور آگے پیچھے نہ رہو ورنہ تمہارے دل بھی آگے پیچھے ہو جائیں گے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے، قرآن مجید کو اپنی آوازوں سے مزین کرو۔[1]

طلحہ بن مصرف سے اس حدیث کو ایک جم غفیر نے روایت کیا ہے، جن میں زبیر، منصور، اعمش، جابر جعفی، ابن ابی لیلیٰ، الحکم بن عیینہ، محمد بن سوقہ، رقبہ بن مصقلہ، حماد بن ابی سلیمان، ابو جناب کلبی، ابن ابجر، الحسن بن عبیداللہ نخعی، لیث بن ابی سلیم، مالک بن مغول، مسعر، فطر بن خلیفہ، زید بن ابی انیسہ، علقمہ بن مرثد، عبدالغفار بن القاسم، اشعث بن سوار، الحجاج بن ارطاۃ، عیسیٰ بن عبدالرحمٰن السلمی، الحسن بن عمارۃ، القاسم بن الولید الھمدانی، محمد بن عبیداللہ قدومی، محمد بن طلحہ، شعبہ، ابو ہاشم رمانی، ابان بن صالح، معاذ بن مسلم، محمد بن جابر، سب سے آخر میں شامل ہیں ان میں سے بعض نے لمبی حدیث اور بعض نے مختصر نقل کی ہے۔

۶۲۰۳ - سلیمان بن احمد، عبیداللہ بن محمد بن عزیز الموصلی، غسان بن الربیع، ابو اسرائیل الملائی، ان کے سلسلہ سند میں طلحہ عبدالرحمٰن بن عوسجہ سے اور وہ حضرت براءؓ سے نقل کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ حضور جب صبح کرتے تو یہ دعا پڑھتے " اصبحنا واصبح الملک للہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ، اللّٰھم انی اسئلک خیر ھذا الیوم وخیر مابعدہ، واعوذ بک من شر ھذا الیوم وشر ما بعدہ اللھم انی اعوذ بک من الکسل والکبر وعذاب القبر" اس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم نے اور ربوبی بادشاہت نے اللہ تعالیٰ کے لئے ہی صبح کی، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے واسطے ہیں اس کے سوا کوئی قابل عبادت نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اے اللہ! میں آپ سے اس دن کی اور اس کے بعد والے دن کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس دن کے اور اس کے بعد والے دن کے شر سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں سستی، تکبر، اور عذاب قبر سے۔[2]

---

[1] مسند الامام أحمد ۲۸۵/۴ وفتح الباری ۱۱۲/۱۱.

[2] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء ۷۵. وکشف الخفا ۱۷۸/۱.

یہ طلحہ اور عبدالرحمن کے طریق سے غریب ہے، ہم نے اسے صرف اسی طریق سے لکھا ہے۔

۶۲۰۴ - ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبدالرحمن بن عبدالوهاب، الصیر فی، اسحاق الازرق، ابی جناب کلبی، ان کے سلسلہ سند میں طلحہ سے مروی ہے، وہ عبدالرحمن بن عوسجہ سے اور وہ حضرت براءؓ سے نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ایک دن روزہ رکھا اور اسے توڑا نہیں تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔[1]

یہ حدیث طلحہ کے طریق سے غریب ہے، کہ اس میں اسحاق الازرق کی طرف سے تفرد ہے۔

۶۲۰۵ - سلیمان بن احمد، علی بن سعید الداری، عبدالمؤمن بن علی الزعفرانی، عبدالسلام بن حرب، الحجاج، قاسم بن ابی بردہ، قاسم بن الولید، طلحہ بن مصرف، مجاہدؒ، حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رمی جمار کے ثواب کے بارے میں پوچھا تو میں نے سنا آپ فرمارہے تھے، اس کا ثواب اپنے رب کے پاس اس طرح پاؤ گے کہ تمہیں اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہوگی۔

یہ حدیث طلحہ کی سند سے غریب ہے، عبدالمؤمن اس میں منفرد ہیں۔

۶۲۰۶ - ابراہیم بن محمد یحییٰ، محمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی النضر ابوالنضر، اشجعی، مالک بن مغول، طلحہ، ابی صالح، حضرت ابوہریرۃؓ نے فرمایا کہ ہم ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اشهد ان لاالٰه الا الله وحده لاشریک له وانی رسول الله، ان کلمات کو لیکر جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے کہ ان میں کسی قسم کا شک و شبہ نہ کرتا ہو بلکہ پورا یقین رکھتا ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔

یہ طلحہ اور مالک کی سند سے صحیح متفق علیہ ہے ہم نے اس حدیث کو اشجعی کی طرف اسی سند سے لکھا ہے۔

۶۲۰۷ - ابواحمد محمد بن احمد، عبدوس بن احمد بن محمد همدانی، نوح بن میمون المضروب، ابوعصمہ نوح بن ابی مریم، الحجاج بن ارطاۃ طلحہ بن کریب، کریب، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جود و سخا کرنے والی ذات ہے اور جود و سخا کو پسند کرتی ہے، عمدہ اخلاق اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں جبکہ برے اخلاق اللہ تعالیٰ کے ہاں مبغوض ہیں۔[2]

یہ طلحہ و کریب کی سند سے غریب ہے جسے ابوعصمہ سے نقل کرنے میں نوح منفرد ہیں۔

۲۸۷ زبید بن الحارث الایامی[3]

انہی بزرگوں میں خشیت و ہیبت، توکل وقناعت والے زبید ہیں جو دنیا اور اس کے ساز و سامان کو حقیر سمجھتے تھے اور قرآن مجید اور اس کے احکام کو ظاہر کرنے والے تھے، ان کی کنیت ابوعبدالرحمن نام زبید بن الحارث الایامی تھا۔

تصوف نام ہے عاجزی وانکساری کو اپنانے اور توقع وتوکل کو لازم پکڑنے کا۔

۶۲۰۸ - الحسن بن علی الوراق، هیثم بن خلف، ابراہیم بن سعید، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعبد، ابواحمد محمد بن احمد، محمد بن

۱ - مجمع الزوائد ۳/ ۱۸۱. وأمالي الشجري ۱/ ۲۷۴. وكنز العمال ۲۳۵۲۸.

۲ - أمالي الشجري ۱/ ۱۷۷، ۲/ ۲۴۰. اللآلئ المصنوعة ۱/ ۷۹. وكشف الخفا ۱/ ۲۸۵. وفتح الباري ۱/ ۳۰. واتحاف السادة المتقين ۸/ ۱۷۴. والأحاديث الصحيحة ۴/ ۱۲۹. والدر المنثور ۱/ ۱۹۵.

۳ - تهذيب الكمال ۱۹۵۷ (۹/ ۲۸۹) وطبقات ابن سعد ۶/ ۳۰۹. والتاريخ الكبير ۳/ت ۱۴۹۹. والجرح ۳/ت ۲۸۱۸. والميزان ۲/ت ۲۸۲۹.

علی بغوی، ابوسعید الاشج، ابواسامہ، اسماعیل بن حماد کے سلسلۂ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میں جب زبید کو بازار سے واپس آتے ہوئے دیکھتا تو میرا دل کانپ اٹھتا۔

۶۲۰۹- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، اسود بن عامر، آن کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں حسن یعنی ابن صالح نے فرمایا کہ زبید نے فرمایا کہ میں نے ایک کلمہ سنا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تیس سال تک نفع پہنچایا ہے۔

۶۲۱۰- عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن راشد، الفضل بن سھل، قراد ابونوح کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میں نے امام شعبہ کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے زبید سے افضل اور بہتر شخص نہیں دیکھا۔

۶۲۱۱- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، اسماعیل بن ابی الحارث، علی بن سفیان، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انہوں نے فرمایا کہ میں اپنے والد کی کتاب میں ان کے ہاتھ سے لکھا ہوا پایا کہ مجھے سفیان کے ذریعے یہ بات پہنچی ہے، فرماتے ہیں کہ زبید کی ایک عجمی کنیز تھی، جب زبید نماز سے فارغ ہوتے تو کہتے سبحان الملک القدوس، پاک ہے وہ بادشاہ ذات جو انتہائی پاک ہے، تو وہ کنیز کہتی: روز ماہ (یعنی دن نکل آیا ہے)۔

۶۲۱۲- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ابوکریب، غنام بن علی، عمران بن ابی رباب کے سلسلۂ سند میں ہے کہ فرماتے ہیں کہ زبید سے کسی نے کہا، کیا آپ زید بن علی کے ساتھ خروج نہیں کریں گے؟ تو انہوں نے کہا میں صرف اپنے نفس کے ساتھ خروج و بغاوت کروں گا۔

۶۲۱۳- عبدالرحمٰن بن العباس، ابراہیم بن اسحاق الحربی، عبداللہ بن عمر، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، الاشج، محاربی، سفیان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ہم زبید کے پاس گئے تو ہم نے ان سے کہا: آپ اللہ تعالیٰ سے شفا طلب کریں یا فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو شفا بخشے تو جواب میں زبید نے کہا میں اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرتا ہوں۔

۶۲۱۴- احمد بن محمد بن الفضل، ابوالعباس السراج، ابوغسان محمد بن عمرو، جریر کے سلسلۂ سند میں فضیل سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں زبید ایامیؒ کے پاس آیا جبکہ وہ بیمار تھے، میں نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو شفا دے، انہوں نے کہا میں اللہ تعالیٰ سے بھلائی کا سوال کرتا ہوں۔

۶۲۱۵- عبداللہ ابویعلی الموصلی، ابوھمام بن شجاع، ابی، عمران بن عمر والایامی بن اخ زبید ان کی روایت میں ہے کہ زبید ایامی حج کے لئے نکلے تو انہیں وضو کے لئے پانی کی ضرورت پیش آئی، چنانچہ وہ ذرا علیحدہ ہوگئے، قضائے حاجت کے بعد آئے تو انہیں ایک جگہ پانی ملا جبکہ ان لوگوں کے پاس پانی نہ تھا، آپ نے وضوء کیا اور آکر اپنے ساتھیوں کو آگاہ کیا تو انہوں نے وہاں سے پانی لیا اور وضو کیا پھر انہوں نے زبید کو نہ پایا اور وہ جا چکے تھے۔

۶۲۱۶- احمد بن محمد بن عبداللہ، محمد بن اسحاق السراج، ابوہمام سکونی، ابی، عمران بن عمرو جو زبید ایامی کے برادر زادے ہیں، ان کی روایت میں ہے کہ معاویہ ابن خدیج یعنی ابوزھیر بن معاویہ نے خارجی خاندان کی ایک عورت سے شادی کرلی یہ شادی اس کے ایک بھائی نے کرائی، جبکہ دوسرا بھائی ناراض تھا وہ حاکم کے پاس گیا، فرماتے ہیں کہ والی نے یوسف بن عمر کی طرف خط لکھا کہ اسکے گواہوں کو دیکھو اور طلب کرکے گرفتار کرو، فرماتے ہیں کہ ان گواہوں میں سے ایک زبید تھے، فرماتے ہیں کہ پھر وہ روپوش ہوگئے اور اس کے بعد حج میں حاضر ہوئے انہوں نے دعا کی اور کہا اے اللہ! مجھے اس سال کا حج نصیب فرما، اس کے بعد یوسف مجھے کبھی بھی نہ دیکھے راوی کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ حج نصیب فرمایا اور حج سے واپسی پر وہ فوت ہوئے مقام نقرہ میں دفن ہوئے۔

۶۲۱۷- عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن سوار، عبدہ بن عبدالرحیم کی سند میں ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے وکیع سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا کہ زبیدؒ نے گھر میں ایک مینگنی پڑی دیکھی تو فرمایا مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے لئے ہر مینگنی کی جگہ ایک

دراہم ملے۔

۶۲۱۸-احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع، ان کی سند میں ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو فرماتے سنا کہ حضرت زبید نے فرمایا کہ گھر میں مینگنیاں پڑی ہیں، مجھے اس بات سے کوئی خوشی نہ ہوگی کہ ہر مینگنی کی تعداد میں ایک درہم ملے۔

۶۲۱۹-ابو محمد بن حیان، ابوبکر بن معدان، ابراہیم الجوہری ؒان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت زبید نے فرمایا ہزار مینگنیاں مجھے ہزار دینار سے زیادہ پسند ہیں۔

۶۲۲۰-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، علی بن مسلم، ابوداؤد، شعبہ، ان کی سند میں حصین سے روایت ہے کہ ایک گورنر نے حضرت زبید کو کچھ دراہم دیئے تو آپ نے قبول نہ فرمائے۔

۶۲۲۱-احمد بن محمد بن الفضل، محمد بن اسحاق الثقفی، احمد بن سعید الرباطی، یونس بن محمد، ان کی سند میں ہے فرماتے ہیں کہ مجھے زیاد نے خبر دی، فرماتے ہیں کہ زبید ایامی ان کی مسجد کے مؤذن تھے، وہ بچوں سے کہتے، بچو! آؤ نماز پڑھو، میں تمہیں اخروٹ دوں گا۔ فرماتے ہیں کہ بچے آتے اور نماز پڑھ کر ان کے گرد جمع ہو جاتے، ایک دفعہ ہم نے ان سے کہا آپ یہ کیا کرتے ہیں؟ تو وہ کہنے لگے کہ اس میں میرا کیا جاتا ہے کہ میں پانچ دراہم کے اخروٹ خرید کر ان کو دیدوں اور وہ نماز کے عادی بن جائیں۔

۶۲۲۲-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، نوح بن حبیب، وکیع، سفیان ان کی سند میں زبید سے مروی ہے، لوگوں نے ان سے کہا اے ابوسفیان! آپ نے کس کا تذکرہ کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا میں نے زبید کا ذکر کیا ہے کیا تم لوگ جانتے ہو زبید کون تھے؟ وہ ایام خاندان کے ایک فرد تھے، ان کے گھر میں ایک پالتو بکری تھی جس کی بہت زیادہ مینگنیاں تھیں تو حضرت زبید نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ مجھے ہر مینگنی کے عوض ایک درہم ملے اور ان کی عادت تھی کہ جب کسی رات بارش ہوتی تو آگ سلگا کر محلہ کی بوڑھی عورتوں کی خبر گیری کرتے پھرتے، ان سے کہتے کیا تمہاری چھت نہیں ٹپکی، تمہیں آگ کی ضرورت تو نہیں؟ جب صبح ہوتی تو محلہ کی بوڑھی عورتوں کے ہاں جاتے۔ ان سے کہتے کیا تمہیں بازار میں سے کوئی ضرورت تو نہیں، تمہیں کوئی چیز تو نہیں چاہیئے؟

۶۲۲۳-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، نوح بن حبیب، وکیع، ان کی سند میں ہے فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت زبید کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں ان کے پاس ایک نابینا شخص آیا جو ان سے کچھ سوال کرنا چاہتا تھا تو زبید نے ان سے کہا، اگر تم کچھ سوال کرنا چاہتے ہو تو اس وقت میرے ساتھ میرے علاوہ ایک اور شخص بھی ہے (ابھی مناسب نہیں)

۶۲۲۴-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، الاشج، ان کے سلسلہ سند میں اشعث بن عبدالرحمٰن بن زبید سے روایت ہے، وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت زبید نے رات کو ہمارے لئے تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا ایک ثلث (تہائی) ان کا تھا، ایک تہائی میرا اور ایک تہائی میرے بھائی کا، حضرت زبید ابتدا فرماتے اور ایک تہائی حصہ قیام فرماتے، پھر مجھے پاؤں سے ہلا کر اٹھاتے جب دیکھتے کہ میں سست پڑ رہا ہوں تو فرماتے بیٹا! سو تا رہ میں تیری طرف سے قیام کرتا ہوں، فرماتے ہیں کہ پھر میرے بھائی کو جگانے آتے، جب انہیں بھی کسلمندی میں دیکھتے تو فرماتے بیٹا! سو تا رہ میں تیری طرف سے قیام کرتا ہوں، راوی کا بیان ہے کہ وہ قیام فرماتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔

۶۲۲۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عمرو الناقد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ سفیان نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ زبید نے رات کو اپنے اور اپنے بیٹوں کے درمیان تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا، ان دونوں میں سے جب کوئی بیمار پڑ تا تو زبید اس کی طرف سے قیام کرتے۔ سفیان فرماتے ہیں کہ زبید کے گھر والوں کو زبید کی مکہ سے آمد کا علم اس وقت ہوتا جب انہیں گھر میں داخل ہونے کی اجازت

دی جاتی۔

۶۲۲۶ - عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن تمیم، محمد بن حمید، نعیم بن میسرہ، ان کے سلسلۂ سند میں ایک آدمی سے روایت ہے کہ وہ حضرت سعید بن جبیرؒ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اگر میں کسی آدمی کو اللہ تعالیٰ کے لئے اختیار کرتا اور میں اس کے بوجھ خانہ میں ہوتا تو میں زبید ایامی کو اختیار کرتا۔

۶۲۲۷ - محمد بن علی، عبداللہ بن محمد البطوی، حدثنا جدی، اشعث بن عبدالرحمٰن بن زبید، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا کو دیکھا کہ ان کی ایک باندی پر نظر پڑی جس کے پاس بانسری تھی، آپ نے اس سے لیکر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے، اسی طرح ایک اور باندی دیکھی جس کے پاس بانسری تھی چنانچہ اس کو آپ نے لیکر توڑ دیا۔

۶۲۲۸ - ابواحمد محمد بن احمد، محمد بن عبدالرحمٰن بن منصور الحارثی، (حدثنا ابی) علی بن قادم، ابومحمد بن حیان، ابن الظہرانی، رمادی، سھل بن عامر، عطا بن مسلم، یحییٰ بن کثیر ضریر، ان کی سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زبید کو خواب میں دیکھا، میں نے پوچھا ابوعبد الرحمٰن! آپ کہاں پہنچے؟ تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف، پھر میں نے پوچھا آپ نے کونسا عمل افضل پایا؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا، نماز اور حضرت علی بن ابی طالبؓ کی محبت۔

۶۲۲۹ - عبداللہ بن محمد، محمد بن العباس، الحسن بن عرفہ، اشعث بن عبدالرحمٰن بن زبید، (عن ابیہ عن جدہ) ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے قیامت کی نشانیوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا یہ بھی قیامت کی نشانی ہے کہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت تمام لوگوں سے ہلکی عقل والی ہوگی اور تمام لوگوں سے اللہ تعالیٰ کے قریب ہوگی، لوگوں نے پوچھا اے اللہ کے نبی! ان کی عقلوں کی خفت اور اللہ تعالیٰ کے ہاں قرب کیسے ہوگا؟ آپ نے فرمایا رہی ان کی عقلوں کی خفت تو ان میں کا کوئی جانور پر لعنت کرے گا، اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا قرب یہ ہے کہ جب ان کے سامنے کھانا دستر خوان پر رکھے جانے سے اٹھائے جانے تک بسم اللہ اور الحمد للہ کی وجہ سے ان کی بخشش کر دی جائے گی۔

۶۲۳۰ - محمد بن احمد (نے اپنی کتاب میں نقل کیا) علی بن العباس، ازھر بن جمیل، ابوقتیبہ، مالک بن مغول، ان کی سند میں ہے فرماتے ہیں، میں نے زبید کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نصیحت کی بات سنتے تو ایسے چیخ پڑتے جیسے کسی گم شدہ بچہ کی ماں چیختی ہے۔

۶۲۳۱ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع۔ ان کی سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان بن عیینہ کو فرماتے سنا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ زبید ایامی نے فرمایا کہ غنیٰ (دل کی مالداری) نفع سے زیادہ ہے اور نفع اس کا مقابلہ کہاں کر سکتا ہے؟ مراد ان کی قلبی مالداری سے ہے۔

زبید بن الحارث نے مندرجہ ذیل صحابہ کرام سے ملاقات کی ہے، حضرت ابن عمرؓ، انس بن مالک، ایک اور شخص ہیں جن کا سلسلۂ نسب بیان نہیں کیا گیا ہے، ابووائل شعبی، اور مرۃ ھمدانی سے سماع کیا اور زبید سے مندرجہ ذیل تابعین نے روایت کی ہے منصور بن معتمر، اعمش، اسماعیل بن ابی خالد، محمد بن جحادہ۔

۶۲۳۲ - ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم، ابوعمرو احمد بن محمد الحیری، ابواحمد محمد بن محمد الحافظ، سفیان بن محمود، (قالا) علی بن الحسن بن ابی عیسیٰ، ابوجابر، حسن بن ابی جعفر، محمد بن جحادہ کی سند میں زبید سے روایت ہے، وہ حضرت انس بن مالکؓ سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس شخص نے ''سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم'' کہا تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے چاہے وہ سمندر کی جھاگ کی مانند ہوں، فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں

تمہیں اس سے آسان چیز نہ بتادوں؟ جو شخص "استغفر اللّٰہ العظیم الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ" تین مرتبہ پڑھے، اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے چاہے وہ جنگ کا بھگوڑہ ہو۔

حضرت انسؓ سے زبید کی غریب حدیث ہے ہم نے اسے اسی سند سے لکھا ہے۔

۶۲۲۳-محمد بن یعقوب نے اپنے مکتوب میں مجھے لکھا جس کی سند یوں ہے ربیع بن سلیمان، اسد بن موسیٰ، ابوبکر زھرانی، عمرو بن قیس ملائی، وہ زبید سے اور آپ حضرت ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں سے لا الٰہ الا اللہ کے ذریعے مصائب و آلام دور کئے جاتے رہیں گے جب تک کہ وہ اپنے دنیوی نقصان کی پرواہ نہیں کریں گے، (لیکن) جب وہ اس کی پرواہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر وہی مصائب لوٹا دیں گے پھر آپ نے فرمایا تم ان کے (مخصوص) اہل میں سے نہیں ہو۔
اسی طرح انہوں نے زبید سے اور آپ نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے میری رائے کے مطابق یہ روایت منقطع ہے۔

۶۲۲۴-محمد بن علی، الحسین بن محمد الحرانی، زیاد بن یحییٰ، ابوعتاب، ابومکین، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ زبید ایامیؒ فرماتے ہیں کہ ہم ایک صحابی کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے ہم سے کہا کیا تم اس بات سے خوش ہو گے کہ میں تمہیں (نماز پڑھ کر) دکھاؤں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے نماز پڑھا کرتے تھے تو ان لوگوں نے کہا جی ہاں چنانچہ انہوں نے رکوع کیا اور اپنے ہاتھوں سے دونوں گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑا۔

۶۲۲۵-ابوبکر بن خلاد، الحارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، سفیان، ان کے سلسلۂ سند میں زبید سے وہ ابووائل سے وہ عبداللہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔
اس روایت کو شعبہ، قیس، محمد بن طلحہ، عبدالرحمٰن بن زبید نے حضرت زبید سے اسی طرح نقل کیا ہے جبکہ اسحاق ازرق نے سفیان ثوری کے شاگردوں کے خلاف روایت کیا ہے۔ ان کی روایت عن زبید عن ابی وائل، عن مسروق عن عبداللہ ہے۔

۶۲۲۶-الحسن بن علی الوراق، عبداللہ بن صالح، ابن کاسب، محمد بن خالد المخزومی، سفیان، ان کے سلسلۂ سند میں زبید سے وہ ابووائل سے وہ حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صبر آدھا ایمان اور یقین پورا ایمان ہے۔[1]
مخزومی، سفیان سے اس سند میں متفرد ہیں اور سفیان ثوری، ابواسحاق جریر نہدی، وہ بنی سلیم کے ایک آدمی سے وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۶۲۲۷-محمد بن المظفر ایک جماعت سمیت نقل کرتے ہیں، یحییٰ بن محمد بن مولی بنی ہاشم، احمد بن محمد بن ابی برہ، مؤمل بن اسماعیل، سفیان ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ ابووائل سے وہ عبداللہ سے نقل کرتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ فلاں جگہ میں ایک جنتی آدمی پر حملہ کرو گے جو لوگوں سے بیعت لے رہا ہوگا، تو فرماتے ہیں ہم لوگ اس جگہ میں حضرت عثمان پر حملہ آور ہوئے۔[2]
یہ روایت صرف مؤمل، ثوری سے نقل کرنے میں اکیلے ہیں۔

۶۲۲۸-ابوبحر محمد بن الحسن، ابوالسری، موسیٰ بن الحسن بن عباد الفامی، عفان، شعبہ، ان کے سلسلۂ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ مجھ سے زبید،

---

[1] امالی الشجری ۱/۱۲۷، ۲/۱۹۴. ومسند الشھاب ۱۵۸. وتاریخ بغداد ۱۳/۲۲۶. واتحاف السادة المتقین ۱۸۴، ۹/۵، ۱۲۵، ۲۱۱. والترغیب والترھیب ۴/۲۷۷. وفتح الباری ۱۰/۵۱۲. والعلل المتناھیة ۲/۲۳۱. ومجمع الزوائد ۱/۵۷. والأحادیث الضعیفة ۴۹۹.

[2] تاریخ ابن عساکر ۷/۳۷۷.

منصور، داؤد، ابن عون اور مجالد نے بیان کیا، شعبہ نے کہا یہ زبید کی حدیث ہے جوانہوں نے حضرت شعبی سے نقل کی ہے بھی وہ کہتے مجھ سے شعبی نے بیان کیا۔ہم سے حضرت براء بن عازبؓ نے اس مسجد کے ستون کے پاس حدیث بیان کی، اور اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں وہ جگہ دکھاتا۔ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۹ ذی الحجہ کو ہم سے خطاب کیا پھر آپ نے فرمایا آج ہم سب سے پہلے نماز پڑھیں گے پھر قربانی کریں گے، سو جس نے نماز کے بعد قربانی کی تو وہ ہمارے طریقے کو پہنچا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ گوشت ہے جسے اس نے اپنے گھر والوں کے لئے پیش کیا۔ اس میں قربانی کا کچھ بھی دخل نہیں، حضرت براء نے فرمایا پھر میرے ماموں ابو برزہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے تو نماز سے پہلے ذبح کیا جبکہ میرے پاس ایک سالہ بکری کا بچہ ہے جو دو سالہ سے بہتر ہے تو آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا اس ایک سالہ کو ذبح کر دو اور تمہارے بعد ہرگز کسی کے لئے یہ کفایت نہیں کریگا۔[۱]

ثوری، الحسن بن صالح، بکر بن وائل اور محمد بن طلحہ نے زبید سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۲۳۹- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ابراہیم بن عبداللہ بن ابی العزائم، احمد بن موسیٰ ابونعیم، حبیب بن الحسن، عبدالملک بن الحسن، (قالا) یوسف القاضی، سلیمان بن حرب، حبیب بن الحسن، عمر بن حفص، عاصم بن علی، ان سب نے فرمایا کہ محمد بن طلحہ بن مصرف زبید سے نقل کرتے ہیں۔ وہ مرہ سے وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان مشرکوں نے ہمیں درمیانی نماز یعنی نماز عصر سے غافل کر دیا، اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔[۲]

۶۲۴۰- سلیمان بن احمد، عباس بن محمد الجوہری، احمد بن خباب المصیصی عیسیٰ، ابن یونس، سفیان ان کے سلسلۂ سند میں ہے وہ زبید سے وہ مرہ سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے اخلاق ایسے ہی تقسیم کئے ہیں جیسے تمہارے رزق تقسیم کئے ہیں اور بے شک اللہ تعالیٰ دنیا تو ہر چاہنے نہ چاہنے والے کو دیتے ہیں جبکہ آخرت صرف آخرت چاہنے والے کو دیتے ہیں۔[۳]

عبدالرحمن بن زبید نے اپنے والد زبید سے اسی طرح مرفوعاً نقل کیا ہے اور محمد بن طلحہ نے زبید سے موقوفاً نقل کیا ہے جس میں اس کا اضافہ کیا ہے کہ جو شخص مال خرچ کرنے سے بزدل ہو رہا ہو اور دشمن کا مقابلہ کرنے سے ڈر رہا ہو اور رات (میں عبادت کر کے) مشقت سے جی چراتا ہو اس کو چاہیے کہ وہ "سبحان اللّٰہ والحمدللّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر" کی کثرت کرے۔

۶۲۴۱- عبدالملک بن الحسن، یوسف القاضی، سلیمان بن حرب، محمد بن طلحہ زبید سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۶۲۴۲- محمد بن الحسن، محمد بن احمد بن النضر، معاویہ بن عمرو، زائدہ منصور، ان کے سلسلۂ سند میں زبید سے وہ مرہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں۔ فرمایا رات کی نماز کی فضیلت دن کی (نفل) نماز پر ایسے ہی ہے جیسے خفیہ صدقہ کی فضیلت بظاہر صدقہ کرنے پر ہوتی ہے۔ اسے شعبہ، مسعر اور ثوری نے اسی طرح موقوفاً نقل کیا ہے اور مخلد بن یزید الحرانی نے ثوری سے نقل کیا ہے وہ اس کے مرفوع نقل کرنے میں تنہا ہیں۔

۶۲۴۳- احمد بن اسحاق، ابراہیم بن محمد بن الحسن، عبدالحمید بن محمد بن ہشام، مخلد بن یزید، سفیان وہ زبید سے وہ مرہ سے وہ عبداللہ بن

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الأضاحی ۷. وصحیح البخاری ۲/۲۴.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۶. وفتح الباری ۲/۷۰.

۳۔ المستدرک ۱/۳۳، ۲/۴۴۷، ۴/۱۶۵. ومسند الامام أحمد ۱/۳۸۷. والکنی للدولابی ۱/۱۴۱. والترغیب والترھیب ۲/۵۴۹، ۳/۳۵۴. والعلل المتناھیۃ ۲/۳۵۲.

مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رات کی نماز کی دن کی نماز پر ایسے ہی فضیلت ہے جیسے خفیہ صدقہ کی اعلانیہ صدقہ پر فضیلت ہے۔[1]

۶۲۴۴- محمد بن احمد بن الحسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، مسعر ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ مرہ سے وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں" واتی المال علی حبہ ذوی القربی و الیتامیٰ" (بقرہ ۱۷۷) اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ تم وہ مال ایسی حالت میں دو کہ تم صحیح تندرست اور بخیل ہو زندگی کی تمہیں فکر ہو اور فقر و فاقہ کا خوف رکھتے ہو۔

اسے ثوری نے زبید سے اسی طرح موقوفاً نقل کیا ہے اور سلام نے محمد بن طلحہ عن زبید کی سند سے مرفوعاً نقل کیا ہے۔

۶۲۴۵- سلیمان بن احمد، عبدان بن احمد، محمد بن زیاد البرجی، عبیداللہ بن موسیٰ، مسعر ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ مرہ سے وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک شخص مہمان ہوا، آپ نے اپنی ازواج مطہرات کے پاس کھانے کے لئے کسی کو بھیجا، تو ان میں سے کسی کے ہاں کچھ نہ ملا، آپ نے فرمایا اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل اور تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں، جس کا تیرے سوا کوئی مالک نہیں اسی اثنا میں آپ کے پاس ایک بھونی ہوئی بکری ہدیہ میں پیش کی گئی، آپ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت کے منتظر ہیں۔[2]

مسعر اور زبید کی سند سے غریب حدیث ہے جسے عبیداللہ سے برجی نقل کرنے میں تنہا ہے۔

۶۲۴۶- محمد بن جعفر بن محمد الوراق، محمد بن احمد بن محمد بن عبداللہ، محمد بن احمد، بن علی بن خلف، فضیل بن عبدالوھاب، روح بن مسافر، ان کے سلسلہ سند میں زبید سے روایت ہے وہ مرہ سے، وہ عبداللہؓ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چھپ کر جو چاہے مرضی کرلو اللہ کی قسم! جو بندہ اور بندی چھپ کر جو کام بھی کرے اللہ تعالیٰ اسے اس کا لباس پہنائیں گے۔ اگر اچھائی ہوگی تو اچھائی کا لباس اور برائی ہوگی تو برائی کا لباس' یہاں تک کہ جس نے تم میں سے کوئی نیک عمل ستر پردوں کے پیچھے بھی چھپ کر کیا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی بھلائی کو ظاہر فرمادیں گے بالآخر لوگوں میں اس کی اچھی تعریف ہوگی، اور جس نے تم میں سے ستر پردوں کے پیچھے کوئی برا عمل کیا ہوگا تو اسے بھی اللہ تعالیٰ لوگوں کے سامنے ظاہر فرمادیں گے یہاں تک کہ لوگوں میں اس کا براذکر ہوگا۔[3]

زبید کی غریب حدیث ہے اسے ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔

۶۲۴۷- ابوعلی محمد بن احمد بن بابویہ، ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیسابوریان، (قالا) محمد بن اسحاق، الفضل بن اسحاق الدوری، اشعث بن عبد الرحمن بن زبید عن ابیہ ان کے سلسلہ سند میں زر بن حبیشؒ وہ حضرت صفوان بن عسالؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا اور کہنے لگا اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہو لیکن ابھی تک ان سے نہ ملا ہو؟ آپ نے فرمایا آدمی جس سے محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ ہوگا۔[4]

زبید کی سند سے غریب حدیث ہے جسے ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمن نقل کرنے میں اکیلے ہیں اور محمد بن اسحاق نے فرمایا کہ مسلم بن

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۲۱. والآمالی الشجری ۱/۲۰۶. والترغیب والترهیب ۱/۴۲۹. واتحاف السادة المتقین ۴/۴۹۳.

۲۔ صحیح مسلم ۴۹۴. وسنن ابن ماجة ۲۷۷. الامام أحمد ۳/۴۹۷. وأمالی الشجری ۱/۲۳۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۲۰.

۳۔ أمالی الشجری ۲/۲۲۱.

۴۔ صحیح البخاری ۸/۴۸، ۴۹. وصحیح مسلم. کتاب البر والصلة ۱۶۵. وفتح الباری ۱۰/۵۵۷، ۵۵۹، ۵۶۰.

الحجاج نے ایک زمانہ ہو گیا یہ حدیث مجھ سے سن کر لکھی تھی۔

۶۲۴۸ - ابوبکر بن خلاد، الحارث بن ابی اسامہ، مسلم بن ابراہیم، محمد بن طلحہ، ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب ؓ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن نماز کی دو رکعتیں ہیں اسی طرح عید الفطر کے دن بھی دو، ۹ ذی الحجہ کے دن بھی دو، سفر کی نماز بھی دو رکعت ہیں اور یہی پوری نماز ہے قصر نہیں اللہ تعالیٰ کے نبی کی زبانی یہی حکم ہے۔

عبدالرحمٰن بن مہدی اور یحییٰ بن السکن نے محمد بن طلحہ سے اسی طرح نقل کیا ہے اور زبید سے جن لوگوں نے یہ حدیث روایت کی ہے وہ سماک بن حرب، عمرو بن قیس، ملائی، ثوری، شعبہ، جراح، ابووکیع، عبداللہ بن عیسیٰ بن عبدالرحمٰن، یزید بن زیاد بن ابی الجعد، علی بن صالح، قاسم بن الولید، قیس بن ربیع، عمار بن رزیق، عبدالرحمٰن بن زبید، عبداللہ بن میمون الطہری، یحییٰ بن ابی انیسہ، یاسین الزیات ہیں۔ اور معاذ بن معاذ، ابن مہدی نے ثوری، زبید، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن ابیہ عن عمر رضی اللہ عنہ کی سند سے نقل کیا ہے۔

۶۲۴۹ - سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، محمد بن عمار الموصلی، عبدالرحمٰن بن مہدی، سلیمان بن احمد، معاذ بن المثنیٰ بن معاذ، ابی (قالا) سفیان، ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ عبدالرحمٰن وہ اپنے والد سے، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم الکندی، احمد بن ابی عون، ابوبکر الطلحی، احمد بن حماد بن سفیان (قالوا) محمد بن سلیمان الاسدی، الحسن بن محمد اعین، عمر بن سالم الافطس عن ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے وہ حضرت ابی بن کعب ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ اس وقت بنی غفار کے محلہ میں تھے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ قرآن مجید کو ایک حرف پر پڑھیں، پھر آپ اس میں زیادہ کرتے رہے یہاں تک کہ سات حرفوں تک پہنچ گئے۔

زبید کی غریب حدیث ہے ابن سالم۔ ہے ابن اعین نقل کرنے میں اکیلے ہیں۔

۶۲۵۰ - عبدالوھاب بن العباس ہاشمی، احمد بن الحسین الصوفی، محمد بن خلف بن عبدالعزیز المقری، حسین الاشقر، قیس بن ربیع، ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے انس! علی عرب کے سردار ہیں تو حضرت عائشہ ؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ عرب کے سردار نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا میں تو اولاد آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کے سردار ہیں۔[1]

زبید کی غریب حدیث ہے قیس نقل کرنے میں اکیلے ہیں۔

۶۲۵۱ - عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ سعد بن عبیدہ، وہ ابی عبدالرحمٰن سلمی سے آپ حضرت علی ؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور ایک آدمی کو ان پر امیر مقرر کیا اور آپ نے فرمایا اس شخص کی بات ماننا (پھر بعد میں اس امیر نے ایک جگہ) آگ جلائی اور لوگوں سے کہا اس میں کودو، چنانچہ وہ لوگ کودنے کے لئے تیار ہو گئے ان میں سے کچھ نے کہا ہم تو (جہنم کی) آگ سے بھاگے تھے، سو انہوں نے کودنے سے انکار کر دیا اس کے بعد یہ لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر یہ لوگ اس آگ میں داخل ہو جاتے تو قیامت تک اسی میں رہتے، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے کسی کی فرمانبرداری درست نہیں جبکہ فرمانبرداری تو نیکی کے کام میں ہوتی ہے۔[2]

---

[1] المستدرک ۳/۱۲۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۳/۹۰. والتاریخ الکبیر ۷/۲۰۰. وتاریخ أصبهان ۱/۳۰۸. وکنز العمال ۳۳۰۰۶: ۳۶۴۴۸. ولسان المیزان ۴/۸۲۶.

[2] صحیح البخاری ۹/۷۹، ۱۰۹، ۲۰۴/۵، وصحیح مسلم، کتاب الامارة باب ۸. وفتح الباری ۱۳/۲۳۳.

صحیح متفق علیہ حدیث ہے ثوری اور عبدالغفار بن القاسم نے زبید سے اسی طرح نقل کیا ہے اور اعمش ومنصور نے سعد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۶۲۵۲ - سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، ابواسحاق بن حمزہ، ابواحمد محمد بن احمد الجرجانی (قالا) ابوخلیفہ، محمد بن کثیر، (قالا) سفیان، ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ ابراہیم نخعی سے آپ مسروق سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو رخسار پیٹے، سینہ چاک کرے اور جاہلیت کا نعرہ بلند کرے۔[1]

ثوری کی زبید سے یہ روایت صحیح متفق علیہ ہے۔

۶۲۵۳ - ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن عبداللہ، (قالا) محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، عبدالواحد بن زیاد، الحسن بن عبیداللہ النخعی، ابراہیم بن سوید النخعی، عبدالرحمن بن یزید حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شام کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے "امسینا وامسی الملک للہ، والحمد للہ ولا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ "حسن فرماتے ہیں کہ مجھ سے زبید نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم کی اس دعا کی (برکت کی) وجہ سے حفاظت کی گئی اور وہ دعا یہ ہے "لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر اللھم انی اسئلک خیر ھذہ اللیلۃ وخیر ما بعدھا واعوذ بک من شر ھذہ اللیلۃ ومن شر ما بعدھا اللھم انی اعوذ بک من عذاب النار وعذاب القبر" صحیح متفق علیہ روایت ہے، شریک اور زائدہ نے حسن بن عبیداللہ سے انہوں نے زبید سے نقل کیا ہے اور ابراہیم بن مہاجر نے ابراہیم بن سوید کی حدیث کے بعد زبید سے نقل کیا ہے۔

۶۲۵۴ - ابواحمد محمد بن احمد، صالح بن احمد، یوسف القطان، جریر، فضیل ان کے سلسلہ سند میں زبید ایامی سے وہ ابراہیم تیمی سے وہ اپنے والد سے انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا ہم اپنے لئے خاص صرف دومتعوں کو ہی جانتے ہیں ان کی مراد متعۃ النساء اور متعۃ الحج تھی۔

ابراہیم کی سند سے صحیح اور ثابت حدیث ہے جو انہوں نے اپنے والد اور انہوں نے حضرت ابوذرؓ سے نقل کی ہے، زبید کی سند سے غریب حدیث ہے جسے ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔

۶۲۵۵ - محمد بن عمر بن سلم محمد بن الحسین بن حفص، محمد بن عبید المحاربی، معلی بن ھلال، ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ ابوبردہ، وہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں اور معاذ بن جبل اہل یمن کی طرف ان لوگوں کو دین کی تعلیم دینے کے لئے بھیجے گئے۔

یہ حدیث زبید کی سند سے غریب جسے زبیدہ سے نقل کرنے میں معلی بن ہلال تنہا ہیں، اور محمد بن عمر نے کہا یہ حدیث میں نے صرف محمد بن الحسین سے لکھی ہے۔

۲۸۸۔ منصور بن المعتمر[2]

انہی محترم ہستیوں میں سے صیام وقیام کے حلیف، کم کھانے اور کم سونے والے، سوچ وبچار میں رہنے والے حالات

---

[1] صحیح البخاری ۲/۱۰۲، ۱۰۴، ۲۲۳/۴. وصحیح مسلم کتاب الھبات باب ۴۴. وفتح الباری ۷/۱۶۱.

[2] طبقات ابن سعد ۶/۳۳۷. والتاریخ الکبیر ۷/رت ۱۴۹۱. وتھذیب الکمال ۶۲۰۱ (۲۸/۵۴۶) والکاشف ۳/رت ۵۷۴۱.

وواقعات سے عبرت حاصل کرنے والے ابوغیاث منصور بن معتمر ہیں۔

۶۲۵۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، الاشج، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میں نے ابوبکر بن عیاش کو فرماتے سنا کہ میں نے منصور بن معتمر کو دیکھا جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنی داڑھی کو سینے پر باندھ لیتے۔

۶۲۵۷- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابومعاویہ الغلابی، یحییٰ بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں ثوری سے روایت ہے فرماتے ہیں اگر میں منصور کو نماز پڑھتے دیکھ لیتا تو میں کہتا کہ وہ ابھی مرنے والے ہیں۔

۶۲۵۸- حبیب بن الحسن، عبداللہ بن محمد بغوی، احمد بن عمران اخنسی، ابوبکر بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں ہے انہوں نے فرمایا اگر میں منصور بن معتمر، عاصم اور ربیع بن ابی راشد کو نماز میں دیکھ لیتا جبکہ ان لوگوں نے اپنی داڑھیاں سینوں پر رکھی ہوتی تھیں تو میں پہچان لیتا کہ یہ لوگ سب سے اچھی نماز پڑھنے والے ہیں۔

۶۲۵۹- محمد بن علی، عبداللہ بن محمد، ابن زنجویہ فرمایا میں نے ابراہیم بن مھدی کو فرماتے سنا وہ کہتے ہیں میں نے ابوالاحوص کو کہتے سنا کہ منصور بن معتمر کے پڑوسی کی بیٹی نے اپنے والد سے کہا، ابا جان وہ لکڑی کہاں گئی جو منصور کی چھت پر کھڑی تھی؟ تو اسکے والد نے کہا اے بیٹی! وہ منصور تھے جو رات کو قیام کرتے تھے۔

۶۲۶۰- محمد بن علی، عبداللہ بن محمد، احمد بن عمران اخنسی، العلاء بن سالم العبدی، ان کی سند میں ہے فرماتے ہیں منصور اپنی چھت پر نماز پڑھتے تھے، جب ان کا انتقال ہوا تو ایک لڑکے نے اپنی والدہ سے کہا امی جان! فلاں گھر والوں کی چھت پر آجکل مجھے وہ تنا دکھائی نہیں دیتا، تو اس کی ماں نے کہا بیٹا، وہ کوئی تنا ونا نہ تھا وہ تو منصور تھے اب ان کا انتقال ہو چکا ہے۔

۶۲۶۱- ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، ازھر بن جمیل، جریر ان کی سند میں ہے فرماتے ہیں منصور نے روزے رکھے، راتوں کو قیام کیا وہ کھانا بھی کھاتے تھے، کھانا ان کے حلق سے دکھائی دیتا تھا۔

۶۲۶۲- ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، ازھر بن جمیل، ابن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے منصور بن معتمر کو خواب میں دیکھا میں نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا برتاؤ کیا؟ تو انہوں نے کہا قریب تھا کہ میں اللہ تعالیٰ سے کسی نبی کے عمل کے ثواب کے برابر ثواب کے ساتھ ملاقات کرتا، سفیان فرماتے ہیں منصور نے ساٹھ سال روزے رکھے، راتوں کو قیام کرتے اور دن میں روزے سے رہتے۔

۶۲۶۳- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، العباس بن محمد، خلف بن تمیم، ابوعبدالرحمٰن، زائدہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ منصور بن معتمر نے ساٹھ سال روزے رکھے، راتوں کو قیام کرتے دن کو روزے سے ہوتے، وہ بڑے روتے، ان کی والدہ ان سے کہتی: اے بیٹے تو مرا جارہا ہے؟ تو وہ کہتے مجھے خوب معلوم ہے جو میں نے اپنے سے کیا پھر جب صبح ہوتے تو آنکھوں میں سرمہ لگاتے سر میں تیل ڈالتے، او مانگ نکال کر لوگوں کے پاس جاتے۔

۶۲۶۴- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حاتم بن اللیث الجوھری، علی بن عبداللہ، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ انہوں نے منصور بن معتمر کا ذکر کیا تو فرمایا ان کی آنکھیں زیادہ رونے کی وجہ سے چندھیا گئی ہیں۔

۶۲۶۵- محمد بن احمد بن ابراہیم، (فی کتابہ) محمد بن ایوب، محمد بن عمر، فرماتے ہیں کہ میں نے جریر بن عبدالحمید کو فرماتے ہوئے سنا کہ منصور کی والدہ ان سے کہتی اے میرے بیٹے! تیری آنکھوں کا، تیرے جسم کا، تجھ پر حق ہے تو وہ جواب میں کہتے، اماں! منصور کو رہنے دیجئے اس لئے کہ دو دفعہ صور پھونکنے کے درمیان بڑی لمبی نیند ہوگی۔

۶۲۶۶- محمد بن علی بن عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن عبداللہ الکوفی، مصعب بن المقدام، زائدہ بن مقدامہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میں نے منصور بن معتمر سے کہا کہ وہ دن جس میں میں روزہ رکھتا ہوں کیا اس میں امراء سے ملوں گا؟ تو انہوں نے کہا نہیں

، تو میں نے کہا کیا ان لوگوں سے ملوں گا جو ابو بکر و عمرؓ سے ملتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: ہاں۔

۶۲۶۷-محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بغوی، احمد بن عمران اخنسی، ان کی روایت میں ہے میں نے ابو بکر بن عیاض کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ منصور پر رحم کرے وہ بڑے روزہ دار اور قیام کرنے والے تھے۔

۶۲۶۸-محمد بن علی، عبداللہ بن محمد، احمد بن عمران، ابو بکر بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں مغیرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ منصور ابراہیم کے پاس آمدورفت رکھتے اور وہ سب سے زیادہ عبادت گذار تھے پھر جب انہوں نے آثار بیان کرنا شروع کیے تو تھک گئے۔

۶۲۶۹-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عیاش بن محمد، خلف بن تمیم، زائدہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے منصور بن معتمر سے کہا کہ جب میں روزے سے ہوں تو سلطان سے کچھ لے سکتا ہوں؟ تو انہوں نے کہا نہیں تو میں نے پوچھا کیا روزے کی حالت میں ہوس پرستوں سے کچھ لے سکتا ہوں؟ تو انہوں نے کہا: ہاں۔

۶۲۷۰-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، الجوھری، عفان، ابو عوانہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ جب منصور بن معتمر عہدۂ قضاء کے لئے بیٹھے تو ان کے پاس ایک آدمی آیا اور ان کے سامنے اپنا واقعہ بیان کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا میں تمہاری بات سمجھ چکا ہوں لیکن مجھے یہ معلوم نہیں ہو رہا ہے کہ اس کا جواب کیا ہے؟ چنانچہ آپ اسی طرح کرتے، ابن ھبیرہ سے اس بات کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے ہی منصور کو قاضی بنایا تھا تو انہوں نے فرمایا یہ ایسا کام ہے جس کی اصلاح اس کے سوا نہیں کہ اس کا دوست خواہش کی وجہ سے ان کی مدد کرے، چنانچہ آپ نے عہدۂ قضاء ترک کر دیا۔

۶۲۷۱-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عمر بن محمد بن الحسن اسدی، ابی، مفضل، ان کے سلسلہ سند میں فرماتے ہیں کہ میں منصور کے ساتھ تھا۔ جب داؤد بن علی نے ان کی طرف گورنر بننے کا پیام بھیجا پھر ان کا کاتب حجر بن عبدالجبار ان کے پاس آیا اور آ کر کہنے لگا کہ امیر آپ کو گورنر بنانا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا یہ کبھی نہیں ہو سکتا میں بیمار و ناتوانا آدمی ہوں۔

۶۲۷۲-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عمر بن محمد الحسن، ابو مفضل فرماتے ہیں کہ ابن ھبیرہ نے ایک مہینہ تک منصور کو گرفتار رکھا وہ انہیں قاضی بنانا چاہتا تھا آپ برابر انکار کرتے رہے۔

۶۲۷۳-محمد بن علی، عبداللہ بن محمد، احمد بن عمران اخنسی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابو بکر بن عیاش کو فرماتے سنا بسا اوقات میں منصور کے ساتھ ان کے گھر میں بیٹھا ہوتا، تو ان کی ماں انہیں للکارتی وہ بڑی تند مزاج اور سخت خو تھیں وہ کہتیں منصور! ابن ھبیرہ تمہیں قاضی بنانا چاہتا ہے اور تم ہو کہ انکار کر رہے ہو؟ اور منصور اپنی داڑھی سینہ پر رکھے کھڑے رہتے اور آنکھ اٹھا کر نہ دیکھتے۔

۶۲۷۴-ابو محمد بن حیان، ابو یحییٰ الرازی، ھناد بن السری، قبیصہ، ان کے سلسلہ سند میں سفیان سے وہ منصور سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ماں کے لئے نیکی کا تین چوتھائی حصہ ہے۔

۶۲۷۵-عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن الحسن، شیبہ بن ابی شیبہ، الحسن بن عطیہ، حسن بن صالحؒ، ان کے سلسلہ سند میں ہے وہ فرماتے ہیں منصور دیوان خانہ میں تھے تو کسی آدمی نے ان سے کہا مجھے (مہر لگانے کی) مٹی دیں تا کہ میں مہر لگاؤں، تو وہ فرماتے کہ مجھے اپنا پرچہ دکھاؤ میں اس میں دیکھوں کہ اس میں کیا لکھا ہے۔

۶۲۷۶-حبیب بن الحسن، عبداللہ بن صالح، شعیب بن عبدالحمید، یحییٰ بن ابی بکیر، ان کے سلسلہ سند میں شعبہ نے روایت ہے فرماتے ہیں منصور نے ہمارے سامنے "ومن لستم له برازقین" وہ مخلوق جنہیں تم رزق دینے والے نہیں، تو منصور نے فرمایا اس سے مراد وحشی جانور ہیں ان کا شمار تابعین میں ہے۔ یہی شیخ کا ارشاد ہے۔ انہوں نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کی ہے اور ابن ابی اوفی کی زیارت کی، سفیان ابی وائل شقیق، زید بن وھب، شعبی، ربعی، خیثمہ، سعد بن ابی عبیدہ، ابی البختری سے حدیث نقل کی، اور تابعین میں

سے ان سے نقل کرنے والے سلیمان التیمی، اعمش، ایوب سختیانی، محمد بن جحادہ، حصین حضرات ہیں اور مشہور ائمہ حدیث میں سے سفیان ثوری مسعر بن کدام اور شعبہ بن الحجاج شامل ہیں۔

۶۲۷۷-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، منصور، محمد بن المظفر، علی بن اسحاق الحرمی، عبداللہ بن عمر بن ابان، صالح بن موسیٰ الطلحی، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے وہ شقیق ابووائل سے وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بندہ ہمیشہ سچ بولتا اور سچ کو تلاش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ سچا لکھا جاتا ہے اور بندہ مسلسل جھوٹ بولتا اور اس کے لئے موقع تلاش کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی وہ جھوٹ لکھا جاتا ہے، صالح الطلحی نے اپنی نقل کردہ حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے "بے شک سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی ایمان کا راستہ دکھاتی ہے اور ایمان جنت میں ہے"۔[1]

۶۲۷۸-سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے روایت ہے وہ ابووائل سے وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں، فرماتے ہیں ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کیسے علم ہو سکتا ہے جب میں نیکی کروں اور جب مجھ سے کوئی برائی سرزد ہو جائے؟ آپ نے فرمایا جب تو اپنے پڑوسیوں کو کہتا سنے کہ وہ کہہ رہے ہیں تو نے برائی کی تو جان لے تو نے برائی کی۔[2]

منصور کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے اسے اسی طرح سنا ہے۔

۶۲۷۹-محمد بن معمر، جعفر بن محمد فریابی، عمرو بن علی، ابوداؤد، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے روایت ہے وہ ابووائل سے وہ آپ عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے: آپ نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔[3]

ابوداؤد، شعبہ سے مرفوعاً نقل کرنے میں اکیلے ہیں اور غندر وغیرہ نے شعبہ سے موقوفاً نقل کیا ہے اور ابوعوانہ اور زہیر بن معاویہ نے منصور سے اسی طرح موقوفاً نقل کیا ہے۔

۶۲۸۰-القاضی ابواحمد محمد بن احمد، عبداللہ بن حمدون بغلانی، علی بن خشرم، الفضل بن موسیٰ، الحسین بن واقد، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے وہ شقیق ابووائل سے آپ عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں، آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں۔ اسی وجہ سے اس نے ناشائستہ باتوں کو حرام قرار دیا ہے اور نہ کسی کی اللہ تعالیٰ کو زیادہ تعریف پسند ہے اسی وجہ سے اس نے اپنی ذات کی مدح بیان کی ہے۔[4]

الحسین، منصور سے نقل کرنے میں تنہا ہے۔

۶۲۸۱-قاضی ابواحمد، سلیمان بن احمد، (فی جماعۃ قالوا) عبدان بن احمد، بشر بن ھلال، داؤد بن زبرقان، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے

۱۔ المعجم الصغیر للطبرانی ۲۴۳/۱. والترغیب والترھیب ۵۹۲/۳. واتحاف السادۃ المتقین ۵۱۱/۷، ۶۸/۱۰.

۲۔ سنن ابن ماجۃ ۴۲۲۳. ومسند الامام احمد ۴۰۲/۱. والسنن الکبری للبیھقی ۱۲۵/۱۰. والمصنف لعبد الرزاق ۱۹۷۴۹. ومجمع الزوائد ۲۷۱/۱۰. وصحیح ابن حبان ۲۰۵۷. واتحاف السادۃ المتقین ۵۰۵/۵، ۳۱۰/۶.

۳۔ صحیح البخاری ۱۵/۱، ۲۳۶/۳، ۳۰/۸. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۰۷، ۱۰۹، ۱۱۰، وفتح الباری ۸۹/۱، ۳۷۵/۵، ۵۰۷/۱۰.

۴۔ صحیح مسلم، کتاب التوبۃ باب ۶، والدارمی فی سننہ ۱۴۹/۲، والترغیب ۹۸/۳.

روایت نقل فرماتے ہیں وہ زید بن وھب سے آپ عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہم نماز میں ''السلام علی ربنا'' کہتے تھے تو ہم سے کہا گیا ''السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین'' کہا کرو، جب تم اس طرح کہو گے تو تم آسمان وزمین میں رہنے والی مخلوق کو سلام کہو گے۔

منصور کی سند سے غریب حدیث ہے جوانہوں نے زید سے نقل کی، ابوداؤد اس کے نقل کرنے میں اکیلے ہیں انہوں نے منصور سے اس میں اختلاف کیا ہے۔ چنانچہ ثوری، شعبہ اور فضیل بن عیاض نے منصور سے انہوں نے شقیق، انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے اور حسین جعفی نے زائدہ، انہوں نے منصور، آپ نے ابراہیم، انہوں نے اسود اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے تشہد میں اسی طرح روایت کیا ہے۔

۶۲۸۲- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، زائدہ، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے آپ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے جس میں آپ نے سہواً کمی یا زیادتی کی تھی، تو آپ سے کہا گیا یارسول اللہ! کیا نماز میں کوئی تبدیلی ہوئی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں، پھر ہم نے آپ کے اس فعل کا ذکر کیا، اس کے بعد آپ نے اپنے پاؤں پھیرے اور قبلہ رخ ہوئے اور دوسجدے کئے، پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے، اگر کوئی نئی بات پیش آتی تو تمہیں اس کی اطلاع کرتا، لیکن میں ایک انسان ہوں جیسے تم انسان ہو، میں بھی اسی طرح بھول جاتا ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو، سوجب کبھی میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دہانی کرادیا کرو، اورتم میں سے جوکوئی اپنی نماز میں بھول جائے تو اسے چاہئے کہ وہ دیکھے کونسی مقدار زیادہ درست ہے، اسی پر اپنی نماز کی بنا کرکے مکمل کرے، اس کے بعد سلام کرے اور دوسجدے کرے۔[1]

منصور سے روح بن قاسم، مفضل بن مھلھل، ابوالاشھب، جعفر بن الحارث، مسعر بن کدام، فضیل بن عیاض، جریر، ابن عتیبہ، اور ابراہیم بن طھمان نے روایت کیا ہے۔

۶۲۸۳- سلیمان بن احمد، عباس بن الفضل اسفاطی، ابوعون زیادی، محمد بن ذکوان، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے، وہ ابراہیم سے، وہ علقمہ سے، وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں، فرمایا ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ وہاں سے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما گزرے جبکہ وہ بچے تھے، آپ نے فرمایا میرے بیٹوں کو میرے پاس لاؤ تاکہ میں ان کے لئے ان کلمات کے ذریعے تعویذ (حفاظت کی دعا) کروں، جن سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بچوں کے لئے تعویذ کیا کرتے تھے، پھر آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں، ہر ضرر پہنچانے والی آنکھ سے، ہر شیطان اور ہر زہریلے جانور سے۔[2]

یہ منصور کی سند سے غریب حدیث ہے جوانہوں نے ابراہیم، انہوں نے علقمہ سے نقل کیا ہے محمد بن عون ابوعون زیادی اس کے نقل کرنے میں متفرد ہیں، اس کی مشہور سند وہ ہے جو ثوری اور حفص الابار کے بھائی نے منصور سے نقل کی ہے۔

۶۲۸۴- ابوبکر بن خلاد، الحارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے وہ منھال بن عمرو سے وہ سعید بن جبیر سے وہ حضرت ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حسین وحسنؓ کے لئے اس دعا کے ذریعہ تعویذ کیا کرتے تھے۔[3]

۱۔ صحیح البخاری ۱/۱۱۱، وصحیح مسلم کتاب المساجد ۸۹، ۹۰. وفتح الباری ۱/۵۰۳.

۲، ۳۔ سنن ابی داؤد ۴۷۳۷. وسنن الترمذی ۲۰۶۰. ومسند الامام أحمد ۱/۲۷۰. والمستدرک ۳/۱۶۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۸۷، ۱۱/۴۴۸. والصغیر ۱/۲۵۷. والمصنف لعبد الرزاق ۷۹۸۶. ومجمع الزوائد ۵/۱۱۳، ۱۰/۱۸۷. ومشکاۃ المصابیح ۱۵۳۴. وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۶۲۸.

موسیٰ بن اعین نے سفیان سے، انہوں نے منصور سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۶۲۸۵- محمد بن معتمر، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، عباد بن یعقوب، محمد بن الفضل الخراسانی، ان کے سلسلۂ سند میں منصور سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو ہم اپنے چہرے آپ کی طرف کر لیتے۔

محمد بن الفضل بن عطیہ منصور سے نقل کرنے میں تنہا ہیں۔

۶۲۸۶- حسن بن عبداللہ بن سعید، عبدان، معتمر بن سھل، عامر بن مدرک، خلاد بن الصفار، ان کے سلسلۂ سند میں منصور سے وہ ابو صالح سے، ان کے سلسلہ روایت میں وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا گروی رکھا مال اگر دودھیا جانور ہے تو اس کا دودھ دوہا جائے گا اور اگر سواری کے قابل ہے تو اس پر سواری کی جائے گی۔[۱]

منصور اور ابو صالح کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے اسے اسی طرح لکھا ہے۔

۶۲۸۷- سلیمان بن احمد، علی بن سعید بن بشیر الرازی، یونس بن عبدالاعلی، ابو الربیع، سلیمان بن داؤد الاسکندری، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے وہ مجاہد سے وہ حضرت ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ تم میرے قریب ہرگز نہیں ہو سکتے جب تک کہ میری قضا پر راضی نہ ہو کیونکہ یہ مجھے سب سے زیادہ پسند ہے اور تمہارے اعمال میں سے جو عمل تم کرو اور وہ تمہاری نیکیوں کو برباد کر دے کبر سے بڑھ کر نہیں، اے موسیٰ! دنیا والوں کے سامنے عاجزی مت کرو ورنہ میں تجھ سے ناراض ہو جاؤں گا اور اپنے دین کی وجہ سے ان کی دنیا سے خوفزدہ مت ہونا ورنہ میں تمہارے لئے اپنی رحمت کے دروازے بند کر دوں گا، اے موسیٰ! ان گنہگاروں سے کہو جو ندامت و پشیمانی کرنے والے ہیں تمہیں خوشخبری ہو اور عجب میں مبتلا عمل کرنے والوں سے کہو کہ تم خسارے میں ہو۔[۲]

ثوری کی سند سے غریب حدیث ہے جو انہوں نے منصور سے اور انہوں نے مجاہد سے نقل کی ہے۔ ہم نے ابو ربیع کی حدیث سے ہی اسے لکھا ہے۔

۶۲۸۸- ابو بکر محمد بن الحسن، محمد بن سلیمان بن الحارث، ابو حذیفہ موسیٰ بن مسعود، ابراہیم بن طھمان، ان کے سلسلۂ سند میں منصور سے وہ سالم بن ابی جعد سے وہ سلمہ بن نعیم الشجعی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو تو وہ جنت میں جائے گا اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔[۳]

اسے کنانہ بن جبلہ نے ابراہیم بن طھمان سے روایت کیا ہے۔

۶۲۸۹- احمد بن القاسم بن الریان، ابو الزنباع روح بن القرج، عمرو بن خالد الحرانی، عیسیٰ بن یونس، سفیان ثوری، ان کے سلسلۂ سند میں منصور سے وہ ہلال بن سیاف سے وہ اغر سے وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے "لا الہ الا اللہ" کہا تو اسے یہ کلمہ زمانہ میں ان مصائب سے جو اسے اس کلمہ کے کہنے سے پہلے پہنچے ان سے نجات دے گا۔[۴]

۱۔ المستدرک ۲/۵۸. والسنن الکبری للبیهقی ۶/۳۸. والسنن للدارقطنی ۳/۳۴، ۵/۴۷. وتاریخ بغداد ۶/۱۸۴. والکامل لابن عدی ۱/۲۷۲، ۷/۲۵۰۴، ۲۷۲۷.

۲۔ کشف الخفا ۱/۳۸۸. والدر المنتثرۃ ۲۶.

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۵۱. وفتح الباری ۱/۲۲۸، ۱۱/۲۶۳.

۴۔ الدر المنثور ۶/۶۳.

ثوری اور منصور کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے اسے صرف اسی طریق سے لکھا ہے۔

۲۸۹ سلیمان اعمش[1]

انہی معزز ہستیوں میں سے الامام المقری، راوی، مفتی، جن کے اعمال زیادہ اور امیدیں کم تھیں جو اپنے رب سے ڈرنے والے اور اس کے سامنے عبادت گزار تھے جبکہ مخلوق خدا کے ساتھ ہنسی خوشی رہنے والے تھے ان کا نام نامی سلیمان بن مہران الاعمش ہے کہا جاتا ہے کہ لوگوں کے ساتھ ہنسی خوشی رہ کر حق کے موافق عمل کرنے کا نام تصوف ہے۔

۶۲۹۰- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق بن راھویہ، حیوۃ بن شریح الحمصی، مبشر بن عبید، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن وثاب سے قرآن مجید پڑھا، انہوں نے علقمہ سے یا مسروق سے اور انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے اور آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھا۔

۶۲۹۱- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابونعیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرمایا میں نے اعمش کو فرماتے سنا کہ لوگ یحییٰ بن وثاب کے پاس قرآن مجید پڑھا کرتے تھے، میں بھی وہاں بیٹھا ہوتا تھا، پھر جب ان کا انتقال ہو گیا تو لوگوں نے میرے ارد گرد گھیرا بنا لیا۔

۶۲۹۲- احمد بن جعفر بن سالم، احمد بن علی الابار، ابراہیم بن سعید، زید بن الحباب، الحسین بن واقد، ان کے سلسلہ روایت میں ہے، فرماتے ہیں میں نے اعمش کے پاس قرآن مجید پڑھا تو میں نے ان سے کہا، میری قرأت کیسی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا میرے سامنے کوئی کا فرتم سے اچھا پڑھنے والا نہیں۔

۶۲۹۳- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ابو معمر اسماعیل بن ابراہیم، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں، اعمش نے فرمایا کہ ہمارے اور بدر بین کے درمیان ایک پردہ ہے، پھر فرمایا ہم سے زید بن وھب ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، ابوالعباس السراج، قتیبہ، جریر فرماتے ہیں، اعمش جب باہر آتے تو لوگ آپ سے کوئی حدیث پوچھتے تو وہ آپ کو یاد نہ ہوتی، پھر وہ دھوپ میں بیٹھ جاتے اور اپنے ہاتھوں سے آنکھوں کی طرف اشارہ کرتے۔ اور مسلسل آنکھوں کو ملتے رہتے، یہاں تک کہ وہ حدیث انہیں یاد آجاتی، جب یاد آجاتی تو فرماتے ہاں بتاؤ کس چیز کے متعلق تم پوچھ رہے تھے، چنانچہ اس کا جواب دیتے۔

۶۲۹۴- احمد بن محمد بن عبدالوھاب، ابوالعباس السراج، محمد بن عبدالملک بن زنجویہ، عبدالرزاق، ابن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں نے اعمش کو دیکھا کہ انہوں نے الٹی پوستین (اونی کوٹ وا چکن) اور لنگوٹ پہن رکھا ہے، جس کے دھاگے ان کے پاؤں پر لٹک رہے تھے، پھر انہوں نے فرمایا تمہاری کیا رائے ہے؟ اگر میں نے علم حاصل نہ کیا ہوتا تو میرے پاس کون آتا؟ اور اگر میں کوئی سبزی فروش ہوتا تو لوگ مجھ سے خریداری کرنے میں گھن محسوس کرتے۔

۶۲۹۵- سلیمان بن احمد، محمد بن الخزاز الطبرانی، احمد بن حرب الموصلی، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں نے محمد بن عبید طنافسی کو فرماتے سنا کہ اعمش کے پاس ایک شاندار بڑی داڑھی والا شخص آیا اور آکر نماز کے معمولی مسئلہ کے متعلق پوچھنے لگا، اعمش ہماری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے اسے دیکھو! اس کی داڑھی سے احتمال ہوتا ہے کہ اسے چار ہزار احادیث یاد ہیں اور اس کا مسئلہ مکتب میں پڑھنے والے بچوں جیسا مسئلہ ہے۔

---

[1] طبقات ابن سعد ۶/۳۴۲. والتاریخ الکبیر ۴/ت ۱۸۸۶. والجرح ۴/ت ۶۳۰. وسیر النبلاء ۶/۲۲۶. والکاشف ۱/ت ۲۱۵۳. والمیزان ۲/ت ۳۵۱۷. وتهذیب الکمال ۲۵۷۰ (۷۶/۱۲).

۶۲۹۶-سلیمان بن احمد، احمد بن صدقہ، محمد بن الحسن بن تسنیم، ابوداؤد، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھ سے حبیب بن ابی ثابت نے کہا اہل حجاز اور اہل مکہ حج کے مسائل سے زیادہ واقف ہیں' فرماتے ہیں میں نے ان سے کہا ٹھیک ہے آپ ان سے اور میں اپنے اصحاب سے روایت کروں گا، آپ جو حرف بھی پیش کریں گے میں اس میں آپ کے سامنے ایک حدیث سناؤں گا۔

۶۲۹۷-احمد بن محمد بن ابراہیم المعدل، عبداللہ بن محمد المخرومی، عبید بزاز عبدالواحد بن نجید فرماتے ہیں، میں نے اعمش کو فرماتے سنا کہ علم ''کیوں'' میں ہے۔

۶۲۹۸-عبدالعزیز بن محمد المعدل، عبداللہ بن محمد بن الحجاج المعدل، ابوالعباس بزاز، عبدالوھاب بن الحکم الوراق، ابوجعفر الحرانی، عیسیٰ بن یونس، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ہم نے اپنے زمانے میں اعمش جیسا آدمی نہیں دیکھا اور نہ اس طبقہ میں جوان سے پہلے تھا، ہم نے کسی کی مجلس میں اغنیاء اور سلاطین کو اتنا حقیر نہیں دیکھا جتنا اعمش کی مجلس میں دیکھا جبکہ انہیں ایک درہم کی ضرورت تھی۔

۶۲۹۹-احمد بن جعفر بن سلیم، احمد بن علی الابار، الحسن بن علی حلوانی، نعیم بن حماد، سفیان، عاصم بن حبیب، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں قاسم بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں، اعمش سے بڑھ کر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث کا علم رکھنے والا کوئی نہیں۔

۶۳۰۰-عبدالعزیز بن محمد، عبداللہ بن محمد، احمد بن بکر، جو بشر کے پڑوسی ہیں، محمد بن خلف فرماتے ہیں میں نے ضرار بن صرد سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے شریک کو فرماتے سنا، یہ علم عرب اور معزز بادشاہوں میں تھا تو مجلس میں سے ایک شخص نے ان سے کہا تو پھر اعمش کا کونسا (حصے کا) تیر ہوگا؟ تو اس پر شریک نے کہا اگر میں اعمش کو دیکھ لوں کہ ان کے پاس گوشت ہے جسے وہ اٹھا کر لے جا رہے ہیں ان کے دائیں طرف سفیان ثوری اور بائیں جانب شریک اور دونوں ان سے گوشت کے اٹھانے میں جھگڑ رہے ہوں تو میں سمجھ جاؤں گا کہ وہاں بہت سے تیر ہیں۔

۶۳۰۱-عبدالعزیز بن محمد، عبداللہ بن محمد، ابوسھل محمد بن الحسن، ابوعبداللہ بن یحییٰ بن معین، ابن وارہ رازی، عبیداللہ بن موسیٰ، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ہے، فرماتے ہیں سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ امانت خیانت کرنے والوں کو ادا کی جائے، اعمش نے فرمایا وعدہ کو توڑنا اس شخص کے نزدیک وعدہ وفائی ہے جس کے ہاں وعدہ کی پاسداری نہیں۔

۶۳۰۲-احمد بن جعفر، احمد بن علی الابار، محمد بن حمید، جریر فرماتے ہیں اعمش کے پاس ارجاء کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا ہم اس سے کیا امید رکھ سکتے ہیں جس کی یہ رائے ہو کہ میں اس سے بڑا ہوں۔

۶۳۰۳-احمد بن جعفر، احمد بن علی الابار، ابوعبدالرحمٰن، ان کے سلسلہ سند میں ابن نمیر سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اعمش کے پاس ایک شخص آکر کہنے لگا کہ فلاں آدمی سے میری بات کرو، جس کے ہاں بات کرنی تھی وہ شخص شرابی تھا۔ تو اعمش نے کہا اللہ کی قسم! میں نے تو اس سے کبھی بات نہیں کی، تو اس شخص نے کہا کہ اس نے خراج (ٹیکس) میں میرا مؤاخذہ کیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اگر آپ بات کریں گے تو وہ آپ کی سفارش قبول کر لے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ اعمش ان کے پاس آئے، اس وقت ان لوگوں کے سامنے شراب پڑی تھی، جس میں سے وہ لوگ پی رہے تھے، ان میں سے ایک نے کہا میں اسے (اعمش کو) یہاں سے نکلنے سے پہلے لازماً شراب پلاؤں گا، پھر انہوں نے وہ شراب اٹھالی تو اعمش اندر داخل ہوئے اور اس آدمی سے گفتگو کی، اس نے کہا ٹھیک ہے پھر اس نے وہ تحریر منگوائی اور جو کچھ اس پر لکھا تھا مٹا دیا، اس کے بعد وہ کہنے لگا ابومحمد! دوپہر کا کھانا تیار ہے تناول فرمایئے، چنانچہ آپ نے کھانا کھایا اس کے بعد آپ نے فرمایا مجھے پانی پلاؤ، تو اس شخص نے کہا او لڑکے! نبیذ لانا، تو اعمش نے فرمایا نہیں مجھے بس پانی پلاؤ، پھر کہا مجھے پانی پلاؤ، تو اس آدمی نے کہا لڑکے نبیذ لاؤ، تو اعمش نے فرمایا نہیں مجھے پانی پلاؤ، تو اس شخص نے کہا، کیا یہ حضور کا ارشاد نہیں کہ جب تم اپنے بھائی کے پاس جاؤ تو اس

ان کے کھانے سے کھانا کھاؤ اور اسکے مشروب سے پیو، تو اعمش نے کہا تو ان لوگوں میں سے نہیں، پھر اعمش وہاں سے چلے گئے اور پانی کے سوا کچھ نہیں پیا۔

۶۳۰۴- سلیمان بن احمد بن داؤد علی بن بجر فرماتے ہیں کہ عیسیٰ بن یونس نے اعمش کی طرف ایک ہزار درہم اور ایک کاغذ بھیجا تا کہ اس پر کوئی حدیث لکھ بھیجیں، اعمش نے ہزار درہم لے لئے اور کاغذ پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قل ھواللہ احد مکمل سورہ لکھ دی اور کاغذ بند کر کے اس کی طرف واپس بھیج دیا، جب عیسیٰ بن موسیٰ نے کاغذ دیکھا تو ان کی طرف لکھ بھیجا، اے فلانی کے بیٹے! تمہارا کیا گمان ہے مجھے قرآن اچھی طرح نہیں آتا؟ تو اعمش نے جواباً لکھا تو تمہارا کیا گمان ہے میں حدیث بیچتا ہوں؟ مال اپنے پاس روک لیا اور کچھ لکھ کر نہیں بھیجا۔

۶۳۰۵- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، اسماعیل بن بہرام الکوفی، ابو اسامہ ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ اعمش کو اخ لیۃ طین القائد کے پاس آنے کی وجہ سے سزا دی گئی تو انہوں نے فرمایا میں نے اسے خس و خاشاک سمجھا جب اس کی ضرورت پڑتی ہے تو اس کے پاس آتا جاتا ہوں۔

۶۳۰۶- ابو اسامہ بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن مسعود، عبدالرزاق، معمر ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں اعمش کے پاس آیا میرے پاس کچھ احادیث تھیں جن کے متعلق ان سے پوچھنا چاہتا تھا، اس وقت ان کے پاس بنی مخزوم کا ایک آدمی بیٹھا تھا میں نے کہا اے ابو محمد! فلاں فلاں حدیث کیسی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا اس میں کوئی چیز قابل اعتراض نہیں، پھر میں نے کہا فلانی فلانی حدیث، تو انہوں نے فرمایا، ناپسندیدہ ہے، اتنے میں اس مخزومی نے کہا، یہ شخص آپ کی خاطر سفر کر کے آیا ہے تو اعمش نے کہا میں پہچان چکا ہوں لیکن ہمعصروں سے تجربہ حاصل کیا جاتا ہے۔

۶۳۰۷- محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بغوی، ابوبکر بن زنجویہ، عبدالرزاق، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں مجھے میرے بعض دوستوں نے بتایا کہ ایک رات اعمش کسی ضرورت سے بیدار ہوئے تو انہیں پانی نہ ملا، تو آپ نے دیوار پر ہاتھ پھیر کر تیمم کیا اور پھر سو گئے اس بارے میں کسی نے ان سے کہا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا مجھے اندیشہ تھا کہ کہیں بغیر وضو کے میری موت واقع ہو جائے۔ عبدالرزاق فرماتے ہیں معمر نے بھی کئی بار ایسے ہی کیا۔

۶۳۰۸- محمد بن علی، عبداللہ بن محمد، محمود بن غیلان، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں وکیع نے فرمایا ستر سال سے اعمش کی تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی، اور تقریباً ساٹھ سال سے میرا ان کے پاس آنا جانا ہے میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ وہ کسی رکعت کی قضا کر رہے ہوں۔

۶۳۰۹- محمد بن علی، عبداللہ بن محمد، ابوسعید الاشج حمید بن عبدالرحمٰن، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ہے فرماتے ہیں مالک بن حارث نے کسی ضرورت میں مجھ سے مدد چاہی تو میں ایک پھٹی ہوئی اچکن پہنے ہوئے ان کے پاس گیا تو انہوں نے کہا اگر آپ کوئی اور کپڑا پہن لیتے تو زیادہ بہتر تھا؟ تو میں نے کہا چلو! تمہاری ضرورت اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے فرمایا وہ مسجد میں کہتے جاتے تھے میں تو سلیمان کے ساتھ ایک نوعمر لڑکا ہوں۔

۶۳۱۰- محمد بن علی، عبداللہ بن محمد، احمد بن زہیر، ابراہیم بن عرعرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے یحییٰ القطان کو فرماتے سنا، جب وہ اعمش کا تذکرہ کرتے تو فرماتے وہ تو بڑے عبادت گزار تھے، جماعت کی نماز کے پابند اور صف اول میں شریک رہنے والے تھے، یحییٰ فرماتے ہیں اعمش اسلام کی علامت تھے، یحییٰ دیوار کو ٹٹولتے یہاں تک کہ پہلی صف میں جا کھڑے ہوتے۔

۶۳۱۱- محمد بن علی، عبداللہ ابوسعید الاشج محمد بن یحییٰ الجعفی، حفص بن غیاث، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں اعمش سے کسی نے زید بن علی کے زمانہ حکومت میں کہا اگر آپ خروج کرتے؟ تو اعمش نے کہا تمہارا ناس ہو، مجھے کوئی شخص ایسا دکھائی نہیں دیتا جس کے سامنے میں اپنی عزت کا سہارا لوں، تو کیسے میں اپنے دین کو کسی کے سامنے سہارا بناؤں۔

۶۳۱۲-محمد بن علی، عبداللہ بن محمد، زیاد بن ایوب فرماتے ہیں میں نے ہشیم کو فرماتے سنا کہ میں نے کوفہ میں اچھی طرح کتاب اللہ پڑھنے والا اور عمدہ حدیث والا اعمش سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا۔

۶۳۱۳-محمد بن احمد بن ابراہیم (فی کتابہ) محمد بن ایوب، سہل بن عثمان، حفص بن غیاث فرماتے ہیں میں نے اعمش کو فرماتے سنا کہ ہوسکتا ہے میں موت سے روک دیا جاؤں، اگر میں اسے پیسوں کے بدلے بکتا پاتا تو خرید لیتا۔

۶۳۱۴-ابی، ابراہیم بن محمد بن الحسین، عبدالجبار بن العلاء، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں فرماتے ہیں اعمش نے فرمایا ہم اپنے زمانہ میں بازاری لوگوں کو برا سمجھتے تھے لیکن آج ہمیں وہ بہترین لوگ نظر آتے ہیں۔

۶۳۱۵-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، زیاد بن ایوب، یحیٰ بن ابی زائدہ، فرماتے ہیں ہم سے اعمش نے بیان کیا کہ ابراہیم میری عیادت کے لئے میرے پاس آئے۔ وہ مجھ سے ہنسی مذاق کرتے تھے، انہوں نے کہا: ہے تم نہیں ہر شخص اپنے گھر میں جانتا ہے کہ دونوں ہستیوں میں کوئی شخص بڑا نہیں۔

۶۳۱۶-عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن الحسن، عمرو الاودی، وکیع، ان کے سلسلہ سند میں حسن بن صالح سے روایت ہے کہ اعمش نے کہا کہ ہم جنازہ میں حاضر ہوتے تو ہمیں معلوم نہ ہوتا کہ قوم کے غم کی تعزیت کون کرے۔

۶۳۱۷-ابی، ابراہیم بن محمد الحسن، ابوحمید الحمصی، احمد بن محمد بن یسار، یحیٰ بن صالح الوحاظی، منصور بن ابی الاسود، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں نے اعمش سے اس آیت کے متعلق پوچھا" وکذلک نولی بعض الظالمین بعضاً بما کانوا یکسبون" (انعام ۱۲۹) آپ لوگوں نے اس کے متعلق کیا سنا ہے؟ تو آپ نے فرمایا میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا ہے جب لوگ خراب ہو جائیں تو ان پر برے لوگ مامور کر دیئے جاتے ہیں۔

۶۳۱۸-ابومحمد بن حیان، محمد بن یحیٰ، مسعود بن یزید، ابراہیم بن رستم، ابوعصمہ، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ہے۔ فرمایا سب سے ثقیل آیت وسوسہ کی ہے کیونکہ سابقہ اہل کتاب وسوسہ کے متعلق نہیں جانتے تھے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کے اعمال آسمان کی طرف نہیں چڑھتے تھے۔

۶۳۱۹-ابومحمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن سلم، ھناد بن اسری، قبیصہ، ان کے سلسلہ سند میں سفیان سے وہ اعمش سے روایت کرتے ہیں "وما الحیاۃ الدنیا فی الاخرۃ الا متاع" (الرعد ۲۶) فرمایا جیسے چرواہے کا توشہ۔

۶۳۲۰-ابومحمد بن حیان، محمد بن یحیٰ، ابوہشام رفاعی، ابوبکر بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں: میں اعمش کے مرض الوفات میں ان کے پاس آیا، تو میں نے کہا میں آپ کے لئے طبیب کو بلاؤں؟ تو انہوں نے کہا میں اس سے کیا کروں گا، بخدا! اگر میری جان میرے ہاتھ میں ہوتی تو میں اسے خس وخاشاک میں پھینک دیتا، جب میں مرجاؤں تو میرے مرنے کی اطلاع کسی کو نہ دینا، مجھے لے چلو اور میری لحد میں مجھے پھینک آؤ۔

۶۳۲۱-عبدالعزیز بن محمد، عبداللہ بن محمد بن الحجاج، ابوالعباس ابزاز، ابوہشام رفاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے یہ فرماتے ہیں میں نے ابوبکر بن عیاش کو فرماتے سنا میں نے اعمش کو دیکھا کہ انہوں نے الٹی قمیص پہن رکھی ہے، وہ کہہ رہے تھے لوگ پاگل ہیں اپنی کھالوں کے مقابلہ میں کھردرا لباس پہنتے ہیں۔

۶۳۲۲-محمد بن علی، عبداللہ بن محمد، محمد بن یزید، ابوبکر بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک بادشاہ اپنی سیرگاہ میں نکلا، تو اس پر بارش ہونے لگی، اس نے اپنا سر اٹھایا اور کہا: اگر تو نہ رکی تو میں تجھے تکلیف دوں گا؟ چنانچہ بارش تھم گئی، لوگوں نے اس سے پوچھا: بادشاہ سلامت! آپ نے کیا کرنے کا ارادہ کیا تھا؟ تو اس نے کہا میں نے ارادہ کیا تھا جو بھی توحید کا قائل ہوگا اسے

قتل کردوں گا، معلوم ہوا اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کی حفاظت فرماتے ہیں۔

۶۳۲۳-عبداللہ بن محمد، ابو یحییٰ الرازی، ھناد بن اسری، قبیصہ، ان کے سلسلہ سند میں سفیان سے وہ اعمش سے نقل کرتے ہیں کہ ملک الموت علیہ السلام لوگوں کے سامنے ظاہر ہوتے تھے، ایک آدمی کے پاس آتے تو اسے کہتے اپنا کام کرلو میں تمہاری روح قبض کرنا چاہتا ہوں، فرماتے ہیں پھر اس فرشتے نے شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے بیماری نازل کی اور موت کو پوشیدہ رکھا۔

۶۳۲۴-ابی محمد بن جعفر، اسماعیل بن زید، ابراہیم بن الاشعث، الفضیل بن عیاض، سلیمان سے روایت ہے، فرماتے ہیں بنی اسرائیل کا ایک شخص کسی غار میں عبادت کرتا تھا تو ابلیس نے اپنا ایک شیطان اس کے بھیجا جو غار میں اس کے ساتھ نماز پڑھنے لگا، عابد نے اس سے کہا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں تمہارے ساتھ عبادت کرنا چاہتا ہوں، پھر اس نے کہا کیا میں تجھے اس عمل سے بہتر عمل نہ بتاؤں؟ عابد نے کہا وہ کیا ہے؟ تو اس شیطان نے کہا، چلو ہم فلاں بستی میں جا کر امر بالمعروف کرتے ہیں۔ عابد نے اس کی بات مان لی، پھر انہوں نے بستی سے ان کی طرف آتے ایک شخص کو دیکھا۔ شیطان اسے دیکھتے ہی گوز مارنے لگا تو اس شخص نے اسے پکڑ کر ذبح کر دیا، عابد نے اس سے کہا یہ تو نے کیا کیا؟ سب سے عبادت گزار شخص کو قتل کر دیا تو اس شخص نے کہا یہ تو شیطان تھا اور میں تیرے رب کی رحمت ہوں جس کی وجہ سے تیرے رب نے تجھ پر رحم کیا۔

۶۳۲۵-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن ھانی، سعید بن یحییٰ، ابو سفیان الحذاء ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ اعمش نے اس جماعت کا ایک کونا پکڑا تو اس کے کچھ لوگ ان کے پاس آئے اور ان سے مطالبہ کیا کہ انہیں حدیث بیان کریں، اعمش نے انکار کر دیا۔ اہل مجلس میں سے کسی نے کہا اے ابو محمد! اگر ان مساکین سے حدیث بیان کر دیتے تو اچھا نہ ہوتا؟ اعمش نے کہا، خنازیر کے گلے میں موتی کون ڈالتا ہے؟

۶۳۲۶-محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بغوی، ابو سعید الاشج، حمید بن عبدالرحمٰن، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں نے اعمش کو فرماتے سنا دیکھو! ان موتیوں کو کمینے لوگوں پر نچھاور نہ کرنا، یعنی علم حدیث کو، حمید فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا کہ میں نے اعمش کو فرماتے سنا موتیوں کو خنزیروں کے کھروں تلے نچھاور نہ کرنا۔

۶۳۲۷-عبداللہ بن محمد، ابو سعید احمد بن محمد بن سعید، عباس بن عبدالعظیم، ابو نعیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں کہ عبدالسلام نے فرمایا کہ اعمش جب حدیث بیان کرتے تو انتہائی عاجزی کا مظاہرہ کرتے علم کی تعظیم کرتے۔

۶۳۲۸-احمد بن محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد الرازی، ابو عون بزوری، زکریا بن عدی، ابن ادریس، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں اعمش جب کبھی ہم سے حدیث بیان کرتے، پھر کہتے (رأس المال) پونجی یعنی اسناد باقی رہ گئی ہے۔

۶۳۲۹-ابو محمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن محمد بن حماد، اسماعیل بن ابی الحارث، الحنفی، ابو بکر بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں، ایک آدمی نے اعمش سے کہا کہ آپ کے ارد گرد تو یہ بچے ہیں تو اعمش نے کہا چپ رہو، یہی بچے تمہارے دین کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

۶۳۳۰-ابو جعفر احمد بن محمد المعدل، عبداللہ بن محمد المخرمی، عیسیٰ بن جعفر، احمد بن داود الحرانی، عیسیٰ بن یونس، ان کے سلسلہ سند میں ہے، کہ میں نے اعمش کو فرماتے سنا، انس بن مالک صبح و شام میرے پاس سے گزرتے تو فرماتے میں تم سے کوئی حدیث نہیں سنتا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی، پھر حجاج کے پاس آیا یہاں تک کہ اس نے تمہیں امیر بنا دیا، فرماتے ہیں میں پشیمان ہوا، پھر میں ایک آدمی سے روایت کرنے لگا۔

۶۳۳۱-سلیمان بن احمد، احمد بن القاسم، مساور، ولید بن الفضل العتری، مندل بن علی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ایک روز

اعمش سحری کے وقت اپنے گھر سے نکلے، مسجد بنی اسد کے پاس سے گزرے تو اس وقت مؤذن کھڑا جماعت کرا رہا تھا، آپ ان کے ساتھ نماز میں شریک ہوگئے، ان کے امام نے پہلی رکعت میں سورۂ بقرہ شروع کردی، پھر دوسری رکعت میں سورۂ آل عمران پڑھی، جب نماز سے فارغ ہوا تو اعمش نے اس سے کہا ارے! تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا؟ کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نہیں سن رکھا کہ جب کوئی شخص لوگوں کی امامت کرے تو اسے چاہئے کہ وہ ہلکی پھلکی مختصر نماز پڑھائے اس واسطے کہ اس کے پیچھے بوڑھا، کمزور اور ضرورت مند شخص کھڑا ہوتا ہے، امام نے کہا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ نماز گراں تو ہے مگر خاشعین پر کچھ گراں نہیں۔ (البقرہ ۴۵) اعمش نے جواباً کہا میں تمہارے پاس خاشعین کا قاصد ہوں کہ تو نماز کو ثقیل کر کے پڑھاتا ہے۔

۶۳۳۲- احمد بن جعفر بن سلیم، احمد بن علی الابار، ابو عبدالرحمٰن، وکیع، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ اعمش نے ایک اعرابی بدو کو کرائے پر مزدور کرلیا تو آپ کے ہمراہ کچھ لوگ ہوگئے، اس امید سے کہ آپ سے کچھ سنیں گے، راوی کا بیان ہے کہ جب آپ نے احرام باندھا تو ان لوگوں کا شتربان انہیں بڑی اذیت دیتا تھا، ایک دن یہ لوگ ایک خیمہ میں جمع ہوگئے آپ جب تشریف لائے تو یہ لوگ وہاں جمع تھے، اتنے میں اعمش کھڑے ہوگئے اپنا تہبند کسا اور ہاتھ میں خیمہ کا کھونٹا لیکر شتربان پر برس پڑے اور اسے زخمی کردیا، لوگوں نے کہا ابو محمد! ابو محمد! آپ نے بڑھ کر اسے زخمی کردیا، جبکہ آپ حالت احرام میں ہیں؟ تو آپ نے فرمایا احرام کی ایک سنت یہ بھی ہے کہ شتربان کو مارا جائے۔

۶۳۳۳- سلیمان بن احمد، ابراہیم بن نائلہ، اسماعیل بن عمرو البجلی، مندل، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے اعمش سے پوچھا کہ آپ کو کبھی حبشی لوگوں سے تکلیف پہنچی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں، میں ایک دفعہ حبشیوں میں تھا تو مجھے ان کا ایک آدمی نہر کے پاس ملا تو اس نے مجھے کہا، مجھے اٹھا کر لے چلو تاکہ میں نہر پار کرلوں، فرماتے ہیں جب وہ میرے کندھے پر بیٹھ گیا تو اس نے کہا تمام تعریفیں اس ذات کے لئے جس نے ہمارے لئے اسے مسخر کردیا، جبکہ ہم اسے قابو نہ کرسکنے والے تھے (زخرف: ۱۳) جب میں نہر کے بیچ میں پہنچا تو میں نے اسے دے مارا اور میں نے کہا: اے اللہ! میرا اترنا مبارک کر بے شک تو بہتر اتارنے والا ہے (مومنون: ۲۹) پھر میں نے اسے چھوڑ دیا، وہ نہر میں اپنے کپڑوں میں لوٹ پوٹ ہونے لگا اور میں وہاں سے بھاگ نکلا۔

۶۳۳۴- احمد بن جعفر بن سلیم، احمد بن علی الابار، علی بن حجر، عمر الحنظلی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں سفیان بن سعید، اعمش کے پاس آئے سلام کیا، اعمش نے کہا ابو عبداللہ آپ کیسے ہیں؟ سفیان نے ابھی حدیث لینے میں آغاز ہی کیا تھا کہ اس پر سفیان نے ان سے کہا ابو محمد! تم کسی وقت بھی مذاق نہیں چھوڑتے ہو؟ تو اعمش نے کہا آپ کس کام سے آئے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ ایک حدیث کی خاطر جو آپ بیان کرتے ہیں اور ہمیشہ اس میں ایک چیز کا ذکر کرتے ہیں تو اعمش نے کہا وہ کونسی حدیث ہے؟ سفیانؒ نے کہا، آپ نے کہا کہ حضرت ابن عمرؓ نے مختار کے ہدیئے قبول کئے ہیں؟ تو اعمش نے کہا کیا تم نے اس کے بعد کچھ نہیں سنا؟ تو سفیان نے کہا نہیں سنا، تو اعمش نے ان سے کہا میں نے مختار کے ہدیئے حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمرؓ کے پاس آتے دیکھے اور یہ دونوں حضرات قبول فرماتے۔

۶۳۳۵- ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن الحسین نیشاپوری، حارث بن ابی اسامہ، ان کے سلسلہ سند میں فرماتے ہیں میں نے حفص بن ابی حفص الابار سے کہا، کیا آپ نے اعمش کو دیکھا ہے؟ تو انہوں نے کہا دیکھا ہے میں نے ان کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس علم یا (لفظ) قرآن فرمایا (راوی کو شک ہے) کے ذریعہ بہت سی اقوام کو بلند رتبہ عطا کرے گا اور بہت سوں کو گھٹاتا ہے۔ اور میں ان لوگوں سے ہوں جنہیں اللہ تعالیٰ اس قرآن کے ذریعہ بلند مرتبہ عطا کرتا ہے، اگر مجھ پر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل وکرم نہ ہوتا تو میری گردن پر صحن کا منکا ہوتا جسے میں لیکر کوفہ کی گلیوں میں چکر لگاتا۔

۶۳۳۶- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، احمد بن الولید، حامد بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے سفیان کو فرماتے سنا کہ شبیب

بن شیبہ اور اس کے دوست اعمش کے پاس آئے اور دروازے پر کھڑے ہوکر چلانے لگے اے سلیمان! ہمارے پاس باہر آؤ! اعمش نے اندر سے کہا تم کون لوگ ہو؟ تو انہوں نے کہا ہم وہ لوگ ہیں جو آپ کو حجروں کے پیچھے سے پکارتے ہیں تو اعمش نے اندر سے کہا: ان میں سے اکثر بے عقل ہیں۔

اعمش نے صحابہ کرام کا زمانہ پایا ہے، حضرت ابن عمر کی وفات اور حضرت عبداللہ بن زبیر کی شہادت کا واقعہ جب پیش آیا تو اس وقت ۱۳ برس کے تھے، اور جب حضرت جابرؓ کی وفات ہوئی اس وقت وہ ۱۸ سال کے ہو چکے تھے اور جب حضرت ابن ابی اوفیؓ کی وفات ہوئی تو ان کی عمر ۲۷ سال تھی اور خادم رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انسؓ کی وفات کے وقت اعمش ۳۳ برس کے تھے، آپ نے حضرت انس بن مالکؓ کو مکہ میں دیکھا اور وہیں ان سے حدیث کا سماع کیا، اسی طرح حضرت ابن ابی اوفیؓ کی زیارت کی اور ان سے سماع کیا۔

ان کی ولادت اس سال ہوئی جب ۶۰ھ کو حضرت حسینؓ شہید کئے گئے اور ان کی وفات ۱۴۸ھ میں ہوئی، اعمش سے تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے ان میں سے سلیمان التیمی، محمد بن جحادہ، اور ابان بن تغلب وغیرہ ہیں۔

۶۳۳۷-حبیب بن الحسین، یوسف القاضی، مسدد، عیسیٰ بن یونس، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ اعمش نے فرمایا میں نے حضرت انس بن مالکؓ کو دیکھا کہ وہ مسجد حرام میں نماز پڑھ رہے ہیں، آپ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اپنی کمر کو اتنا قائم رکھتے یہاں تک کہ آپ کا پیٹ بالکل سیدھا ہو جاتا۔

۶۳۳۸-ابراہیم بن عبداللہ، ابوحامد بن جبلہ، (قالا) محمد بن اسحاق، قتیبہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جریر نے اعمش سے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ کو نماز پڑھتے دیکھا۔

۶۳۳۹-ابوجعفر محمد بن محمد بن احمد المقری بغدادی، عبداللہ بن ایوب العربی، معاذ بن اسد، محمد بن محمد، جعفر بن الفریابی، داؤد بن مخراق، الفضل بن موسیٰ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ اعمش حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا کہ آپ ایک خشک درخت کے پاس سے گزرے تو آپ نے اپنی لاٹھی سے اس کے پتوں کو جھاڑا، جس سے اس کے پتے جھڑنے لگے، آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا بے شک "سبحان الله و الحمد لله و لا اله الا الله و الله اکبر" گناہوں کو ایسے گراتے ہیں جیسے یہ درخت اپنے پتے گرا رہا ہے۔[1]

۶۳۴۰-قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، علی بن احمد بن نصر، عاصم بن علی، عبدالملک بن الحسن المعدل، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن یونس، (قالا) ابوشہاب عبدربہ بن نافع الخیاط، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ اعمش حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے ارشاد فرمایا خرابی ہے مالک کے لئے مملوک وغلام کی طرف سے اور خرابی ہے مملوک وخادم کے لئے مالک کی طرف سے، اور خرابی ہے زور آور کے لئے کمزور کی طرف سے اور کمزور کے لئے زور آور کی طرف سے اسی طرح خرابی ہے غنی کے لئے فقیر کی طرف سے اور فقیر کے لئے غنی کی طرف سے۔[2]

۶۳۴۱-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، الحسین بن حفص، ابومسلم قائد الاعمش، اعمش سے نقل کرتے ہیں کہ وہ حضرت انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبرائیل! کیا تو اپنے رب کو دیکھ سکتا ہے؟ تو جبرائیل امین نے فرمایا میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان آگ یا نور کے ستر پردے ہیں۔ میں اگر ان میں سے ادنیٰ پردے کے قریب بھی ہوا تو میں راکھ ہو جاؤں گا۔

---

[1] سنن الترمذی ۳۵۳۳. ومسند الامام أحمد ۱۵۲/۳. والأدب المفرد ۶۳۴. وسنن سعید بن منصور ۲۲۵/۴. والترغیب والترهیب ۴۵۳/۲.

[2] مجمع الزوائد ۳۴۸/۱۰. وکنز العمال ۴۳۹۵۳، ۲۵،۲۹.

۶۳۴۲-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عمر بن حفص بن غیاث، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ اعمش حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک شخص کی وفات ہوئی تو کسی نے کہہ دیا تجھے جنت کی بشارت ہو، اس پر آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا تمہیں اس کا فعل معلوم ہے؟ ہوسکتا ہے کہ اس نے کوئی بے ہودہ بات کہہ دی ہو یا بے فائدہ چیز میں بخل سے کام لیا ہو۔

تسبیح والی حدیث میں الفضل، اعمش سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔ اور مملوک والی حدیث میں ابوشہاب متفرد ہیں، جب والی حدیث میں الحسین اکیلے ہیں جو ابو مسلم سے مروی ہیں اور حدیث کو عمر اپنے والد حفص سے نقل کرنے میں متفرد ہیں۔

۶۳۴۳-ابوبکر بن مالک عبداللہ بن احمد بن حنبل، (ابی) ابوبکر الطلحی، عبید بن غنام ابوبکر بن ابی شیبہ، ابراہیم بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ بن الحضرمی، ہارون بن محمد المستملی، اسحاق بن یوسف الازرق، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ اعمش حضرت ابن ابی اوفیٰؓ سے نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوارج کے متعلق ارشاد فرمایا کہ وہ جہنم کے کتے ہیں۔[۲]

کہا جاتا ہے کہ یہ وہ حدیث ہے جس کے بیان کرنے میں اعمش نے اسحاق الازرق کو مخصوص کیا ہے اور یہ بھی ذکر کیا جاتا ہے کہ اسحاق اس کے نقل کرنے میں تنہا نہیں، ثوری کی حدیث بروایت اعمش روایت کی گئی ہے۔

۶۳۴۴-الحسین بن محمد الزبیری، ابوتراب احمد بن حمدون الاعمش، محمد بن ابراہیم بن مسلم، (قالا) سفیان الثوری، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ہے۔ وہ حضرت ابن ابی اوفیٰؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "خوارج جہنم کے کتے ہیں"۔[۳]

۶۳۴۵-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یحییٰ بن ہشام، ان کے سلسلہ میں اعمش سے وہ معرور بن سوید سے وہ حضرت ابوذر غفاریؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک نیکی لیکر آیا تو اس کے لئے اس جیسی دس مزید نیکیاں ہیں اور جو کسی برائی کا مرتکب ہوا تو اس کے لئے اسی کی سزا ہے یا میں بخش دوں، جس نے زمین کو گناہوں سے بھر دیا پھر تائب ہوگیا جبکہ وہ مشرک نہ ہو تو میں اسی کے بقدر اس کے لئے مغفرت بنادوں گا۔

یہ حدیث اعمش کی عالی احادیث میں سے ہے جسے ائمہ اور دوسروں لوگوں نے اعمش سے روایت کیا ہے۔

۶۳۴۶-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ فرماتے ہیں اعمش نے فرمایا کہ میں نے زید بن وہب کو حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے سنا، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، عنقریب تم میرے بعد ایسے معاملات دیکھو گے جنہیں تم انوکھا سمجھ رہے ہوں گے، فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسی حالت میں آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تم لوگ ان کا وہ حق جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے بنایا ادا کرتے رہو، اور اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگو۔[۴]

اعمش کی روایت کردہ عالی احادیث میں سے صحیح اور متفق علیہ حدیث ہے جسے ثوری، زائدہ، ابوعوانہ، عبدالعزیز بن مسلم، عیسیٰ بن یونس، حفص، جریر، وکیع اور ابومعاویہ وغیرہ نے اعمش سے نقل کیا ہے۔

۶۳۴۷-ابوطاہر محمد بن الفضل بن محمد اسحاق بن خزیمہ، جدی، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن موسیٰ الحرشی، سہیل بن عبداللہ،

۱۔ تاریخ اصبهان ۱/۲۷۵.

۲،۳۔ سنن ابن ماجة ۱۷۳. ومسند الامام احمد ۴/۳۵۵. والمعجم الكبير للطبرانی ۸/۳۲۴. والصغير ۲/۱۱۷. والسنة لابن ابی عاصم ۲/۴۳۸. وتاريخ أصبهان ۲/۳۲۴ والعلل المتناهية ۱/۱۶۳.

۴۔ صحيح البخاری ۹/۵۹، ۳/۱۵۰، ۴/۱۱۵، ۳۸۷. وفتح الباری ۱۳/۷۵.

سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے اعمش سے سنا وہ زید بن وھب کے حوالہ سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (اعمال لکھنے والے) دومحافظ فرشتے جب کسی بندے اور بندی کے پاس آتے ہیں تو ان کے پاس ایک مہر زدہ کتاب ہوتی ہے جس میں بندے اور بندی کا ہر بول لکھتے ہیں، پھر جب دونوں جانے کا ارادہ کرتے ہیں تو ان میں سے ایک دوسرے سے کہتا ہے، تمہاری مہر زدہ کتاب میں جو کچھ ہے اسے مٹادو، چنانچہ وہ ایسا ہی کرتا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کچھ لکھا ہی نہیں، یہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: مایلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید، بندہ کوئی بات نہیں کرتا مگر اس کے پاس ایک تیار بیٹھا منتظر ہے۔[۱] (ق ۱۸)

یہ حدیث اعمش کے طریق سے غریب ہے ہم نے اسے صرف حرشی عن سہیل کی سند سے لکھا ہے۔

۶۳۴۸- عبداللہ بن الحسن بن بندار، محمد بن اسماعیل الصائغ، قبیصہ بن عقبہ، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں اعمش نے بحوالہ ابووائل وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کے لئے مناسب نہیں کہ وہ یہ کہے کہ میں یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہوں۔[۲]

۶۳۴۹- محمد بن عبداللہ الحاسب ایک پوری جماعت سمیت نقل کرتے ہیں، محمد بن عبداللہ الحضرمی، عبید اللہ بن عمر الاموی، طلحہ بن زید، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ہے وہ ابووائل سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کی بیٹی ہو پھر اس نے اس کی اچھی تربیت کی ہو اسے عمدہ تعلیم دی ہو، اور جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کی ہیں سب میں اسے شریک کیا ہو تو یہ لڑکی اس کے لئے آگ سے حجاب و پردہ ہوگی۔[۳]

اعمش کی سند سے غریب حدیث ہے اسے اموی طلحہ سے نقل کرنے میں تنہا ہیں۔

۶۳۵۰- ابواسحاق بن حمزہ (املاء) عبداللہ بن زیدان، محمد بن عبید بن ثعلبہ الحمانی، عمر بن عبید، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے وہ ابووائل سے آپ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو رخصت کرتے ہوئے بطور دعا فرمایا، اللہ تعالیٰ تقویٰ کو تمہارا زاد راہ بنائے، تمہارے گناہ بخشے اور خیر کو تم سے ملائے۔[۴]

اعمش کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے صرف عمر بن عبید کی سند سے اسے لکھا ہے۔

۶۳۵۱- ابوبکر محمد بن الحسن، محمد بن غالب تمتام، سعد بن محمد العوفی، محمد بن طلحہ، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ہے وہ ابووائل، وہ حضرت حذیفہؓ سے نقل کرتے ہیں، فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ موٹا اور باریک ریشم استعمال نہ کرو، سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو، اس واسطے کہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔[۵]

اعمش کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے اسے اسی طرح تحریر کیا ہے۔

---

[۱] تفسیر القرطبی ۱۷/۱۱. صحیح البخاری ۴/۱۹۳.

[۲] سنن الترمذی ۱۸۳. ومسند الامام أحمد ۱/۲۴۲، ۳۹۰. ومجمع الزوائد ۸/۲۰۹. والدر المنثور ۴/۳۳۴. وکنز العمال ۳۵۵۷۵.

[۳] تفسیر القرطبی ۱۰/۱۱۸. وفتح الباری ۱۰/۴۲۸. وتنزیہ الشریعۃ ۲۰۱۷. والفوائد المجموعۃ ۱۳۲. وکشف الخفا ۱/۳۹۹. وکنز العمال ۴۵۳۹۱.

[۴] سنن الترمذی ۳۴۴۴. وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۴۹۶، ۴۹۷، ۵۰۰، ۵۲۷، ۵۲۷. اتحاف السادۃ المتقین ۴/۳۲۵، ۴۰۲، ۴۰۲. والمطالب العالیۃ ۱۹۰۸. ومشکاۃ المصابیح ۲۴۳۷. وکنز العمال ۱۷۴۸۱، ۱۷۵۹۴.

[۵] صحیح البخاری ۷/۹۹، ۱۴۶. وصحیح مسلم، کتاب اللباس باب ۲۰ ونصب الرایۃ ۴/۲۲۰، ۲۲۲.

۶۳۵۲- ابوبکر بن خلاد، الحارث بن ابی اسامہ، محمد بن اسحاق، اسرائیل، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے آپ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن آدمی نہ طعنہ زن ہوتا ہے نہ لعنت کن، نہ فحش گو اور نہ بے ہودہ گو ہوتا ہے۔[1]

۶۳۵۳- فاروق الخطابی، ہشام بن علی ایسرانی، عبدالحمید بن بحر ابوسعید الکوفی، منصور بن ابی الاسود، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے بحوالہ عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن وحسین رضی اللہ عنھما نوجوانانِ اہل جنت کے سردار ہیں۔[2]

۶۳۵۴- ابوالہیثم احمد بن محمد بن غوث الھمدانی، حسن بن حباش، ہارون بن حاتم، یحییٰ بن عیسیٰ الرملی، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے وہ ابراہیم سے بحوالہ علقمہ وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیؓ کے چہرے کی طرف دیکھنا (بھی) عبادت ہے۔[3]

۶۳۵۵- سلیمان بن احمد، احمد بن عبیداللہ بن جریر بن جبلہ، ابی بشر بن عبیداللہ الدراسی، محمد بن حمید العتکی، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے، وہ ابراہیم سے بواسطہ علقمہ، آپ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سخی کے گناہوں سے درگذر کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کی لغزش کے وقت اس کا ہاتھ تھامتے ہیں۔[4]

۶۳۵۶- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن صدقہ، حماد بن حسن بن عنبسہ، حجاج بن نصیر، قاسم بن مطیب، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے بحوالہ ابراہیم، علقمہ، عبداللہ بن مسعودؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک مومن کی جان پسینے کی طرح نکلتی ہے، اور کافر کی روح ایسے بہتی ہے جیسے گدھے کی سانس، اور مومن کسی برائی کے ارتکاب میں سرگرم رہتا ہے جس کی وجہ سے موت کے وقت اس پر سختی کی جاتی ہے تاکہ یہ ذریعہ کفارہ بن جائے، اور کافر کسی نیکی میں مصروف عمل رہتا ہے جس کی وجہ سے موت کے وقت اس کے ساتھ آسانی کا معاملہ کیا جاتا ہے تاکہ اسے اس نیکی کا بدلہ (دنیا میں ہی) دے دیا جائے۔[5]

۶۳۵۷- محمد بن عمر بن سالم، احمد بن عمرو بن خالد السلفی، (یہ حدیث میں نے صرف انہی سے سنی ہے) ابی، عبیداللہ بن موسیٰ، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے بحوالہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ:

حضرت فاطمہؓ پر رخصتی والے دن کی صبح کپکپی طاری ہوئی تو آپ علیہ السلام نے ان سے فرمایا فاطمہ! تمہارا خاوند دنیا میں سردار اور آخرت میں نیک لوگوں میں سے ہوگا، فاطمہ! میں نے جب تمہاری علی کے ساتھ نسبت طے کرنے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے جبرائیل امین کو حکم دیا، وہ چوتھے آسمان میں کھڑے ہوئے اور فرشتوں کی صفیں بنوائیں پھر ان کے سامنے خطبہ دیا، اس کے بعد میں نے علی سے

۱- سنن الترمذی ۱۹۷۷. والسنن الکبری للبیهقی ۱۰/۱۹۳، ۲۴۳. والمستدرک ۱/۱۲. وصحیح ابن حبان ۴۸. والأدب المفرد ۳۱۲، ۳۳۲. ومجمع الزوائد ۱/۹۷، ۸/۷۲.

۲- سنن الترمذی ۳۷۶۸. وسنن ابن ماجه ۱۱۸. والمستدرک ۳/۱۶۶، ۱۶۷. ۹/۱۱۹.

۳- الموضوعات لابن الجوزی ۱/۳۵۸، ۳۶۰، ۳۶۱. واللآلیء المصنوعة ۱/۱۷۸. وتنزیه الشریعة ۱/۳۸۲. والفوائد المجموعة ۳۵۹.

۴- مجمع الزوائد ۶/۲۸۲. واتحاف السادة المتقین ۸/۱۷۴. وکنز العمال ۱۲۹۸۳. وتاریخ بغداد ۱۴/۹۸.

۵- سنن الترمذی ۹۸۰. ومجمع الزوائد ۲/۳۲۶. وأمالي الشجری ۲/۲۹۵، ۲۹۸.

تمہاری نسبت طے کر دی، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے جنت کے درختوں کو حکم دیا تو انہوں نے سب کچھ فرشتوں پر نچھاور کر دیا، سو ان میں سے جس نے اس دن جو چیز لی وہ اس کی بنسبت جو ان کے علاوہ دوسروں نے لی زیادہ ہے میں اس پر قیامت تک فخر کروں گا۔

حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ فاطمہ دیگر عورتوں پر فخر کرتی تھیں کیونکہ یہ پہلی خاتون ہیں جن کا خطبہ حضرت جبرائیل امین نے پڑھا۔

ثوری کی اعمش سے روایت کردہ غریب حدیث ہے، عبید اللہ بن موسیٰ اور ان سے اوپر کے راوی عالیشان ثقات ہیں جبکہ عمرو بن خالد سلفی کے حالات میں کلام ہے۔

۶۳۵۸-عبداللہ بن جعفر، ابو مسعود احمد بن فرات، یعلی بن عبید، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے وہ ابو صالح سے بحوالہ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سب سے برا شخص اسے پاؤ گے جو دوغلا پن اختیار کئے ہوئے ہو اعمش نے فرمایا جو ان کے پاس ایک چہرے سے آئے اور دوسروں کے پاس دوسرے چہرے کے ساتھ۔[۱]

۶۳۵۹-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبداللہ بن مسلمہ، عبدالعزیز بن مسلم، ان کے سلسلہ سند میں اعمش نے وہ ابو صالح سے بحوالہ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ابن آدم (انسان) آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان جدا ہو کر روتا ہے اور کہتا ہے ہائے افسوس! انسان کو سجدے کا حکم ہوا تو اس نے سجدہ کیا، جس کے نتیجہ میں اسے جنت ملے گی اور مجھے سجدے کا کہا گیا میں نے نافرمانی کی جس کی پاداش میں مجھے جہنم ملے گی۔[۲]

۶۳۶۰-احمد بن جعفر بن معبد، یعقوب بن ابی یعقوب، عبداللہ بن رجاء، زائدہ، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے بروایت ابی صالح، حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے فرمایا اپنے سے کم درجہ لوگوں کو دیکھو یہ اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری نہیں کرو گے۔[۳]

۶۳۶۱-احمد بن جعفر، احمد بن عصام، روح بن عبادہ، شعبہ، سلیمان، ذکوان، ان کے سلسلہ سند میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کا پیٹ گندے پانی سے بھر جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھر جائے۔[۴]

۶۳۶۲-احمد بن ابراہیم بن یوسف، محمد بن زکریا، عمرو بن مرزوق، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے وہ ابو صالح سے بحوالہ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر نماز کے لئے نکلتا ہے اور نماز کے علاوہ اس کا کوئی کام نہیں ہوتا تو ہر قدم پر اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرتے اور ایک گناہ ختم کرتے جاتے ہیں۔[۵]

۱۔ مسند الامام أحمد ۲/۴۹۵.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۳۳. وسنن ابن ماجة ۱۰۵۲. ومسند أحمد ۲/۴۴۰. وصحیح ابن خزیمة ۵۴۹، ومشکاة المصابیح ۸۹۵. ونصب الرایة ۲/۱۷۸. والترغیب والترهیب ۲/۲۵۶.

۳۔ مسند الامام أحمد ۲/۲۵۴. وفتح الباری ۱۱/۳۲۲. وصحیح مسلم کتاب الزهد المقدمة ۹. وسنن الترمذی ۲۵۱۳.

وسنن ابن ماجة ۴۱۴۲.

۴۔ صحیح البخاری ۸/۴۵. وصحیح مسلم، کتاب الشعر ۷، ۸، ۹، ۱۰. وفتح الباری ۱۰/۵۴۸.

۵۔ سنن الترمذی ۶۰۳. وکنز العمال ۲۰۳۰۴.

۲۸۹۔حبیب بن ابی ثابت[۱]

شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ ان محترم بزرگوں میں سے عبادت گزار، کشادہ دست، اپنے مولیٰ ورازق پر بھروسہ رکھنے والے قراء کو شکم سیر کرنے والے، بے عقلوں کو علم سکھانے والے، حبیب بن ابی ثابت ہیں، جنہوں نے تواضع اختیار کی اور بلند مقام پایا، استطاعت ظاہر کی اور فائدہ اٹھایا۔

۶۳۶۳-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوسعید، ابوبکر بن عیاش، ابویحیٰی القتات فرماتے ہیں میں حبیب بن ابی ثابت کے ہمراہ طائف آیا تو ایسا لگ رہا تھا کہ ان کے پاس کوئی نبی آیا ہے۔

۶۳۶۴-احمد بن اسحاق، الحسین بن ہارون، محمد بن زکریا بن بکار، وافر بن سلیمان، ابوسنان، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے فرماتے ہیں جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنی جبین کو رکھ دیا تو وہ کبر سے بری ہوگیا۔

۶۳۶۵-عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، الحسین بن الحسن، عبداللہ بن مبارک، ابوحیان تیمی، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہا جاتا تھا اللہ تعالیٰ کے پاس اس کے گھر آؤ' اس لئے کہ اس کے گھر میں اس جیسا کوئی نہیں رہتا اور نہ کوئی اللہ تعالیٰ سے زیادہ حق سے واقف ہے۔

۶۳۶۶-ابومحمد بن حیان، علی بن سعید، ابوعقیل الجمال، خالد بن یزید العرنی، کامل ابی العلاء، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ حبیب بن ابی ثابت نے قراء پر ایک ہزار خرچ کیا۔

۶۳۶۷-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، زیاد بن ایوب، ہشیم، اسماعیل بن سالم، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ثابت سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں، سنت یہ ہے کہ جب آدمی کسی قوم سے حدیث بیان کرے تو پوری طرح ان کی طرف متوجہ ہو اور ان میں سے دوسروں کو چھوڑ کر کسی کو خاص نہ کرے۔

۶۳۶۸-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، اسماعیل بن ابی الحارث، احمسی، ابوبکر بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے جبیب بن ثابت کو سجدے میں دیکھا، اگر میں انہیں دیکھ لیتا تو میں کہتا کہ وہ تو مردہ ہیں لمبا سجدہ کرنے کی وجہ سے۔

۶۳۶۹-محمد بن ابراہیم، (اپنی کتاب میں نقل کرتے ہیں) محمد بن احمد بن راشد، ابراہیم بن سعید الجوھری، زید بن الحباب، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ زبید نے فرمایا مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے لئے ہر چیز میں نیت ہو یہاں تک کہ کھانے اور پینے میں بھی، اور حبیب نے فرمایا میں نے اپنے نفس کے علاوہ کسی سے کوئی پسندیدہ چیز نہیں قرض مانگی، میں اس سے کہتا ہوں، اے نفس! مجھے مہلت دے، یہاں تک کہ وہاں سے کوئی چیز آئے جو مجھے پسند ہے۔

۶۳۷۰-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن حسان الازرق، قبیصہ، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نے اسے یعنی حدیث کو طلب کیا، اور ہماری یہ مراد نہ تھی پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کے بعد نیت کی توفیق بخشی یعنی حدیث میں۔

۶۳۷۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمن بن محمد بن سلم، ھناد بن السری، ابواسامہ، فزاری، اسلم المنقری، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اتنے ضعیف العمر ہوگئے تھے ان کے آبرو کپڑے ایک ٹکڑے کے

۱۔ طبقات ابن سعد ۶/۳۲۰. والتاریخ الکبیر ۲/ت ۲۵۹۲. والجرح ۳/ت ۴۹۵، والمیزان ۱/۴۵۱. والکاشف ۱/۲۰۱. وتہذیب الکمال ۱۰۷۹ (۵/۳۵۸)

لیے اٹھائے جاتے، ان سے کسی نے کہا میں آپ کی جو یہ حالت دیکھ رہا ہوں اس کا سبب کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا لمبی عمر، غموں کی بھر مار، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی، اے یعقوب! کیا تمہیں مجھ سے کوئی شکایت ہے؟ تو انہوں نے عرض کی، اے پروردگار! یہ ایک غلطی تھی جو مجھ سے سرزد ہوگئی آپ اسے معاف فرمائیے۔

حبیب بن ابی ثابت نے متعدد صحابہ کرامؓ سے روایات کی ہیں۔ ان میں حضرت ابن عباس، ابن عمر، جابر، حکیم بن حزام، انس بن مالک، ابن ابی اوفی، اور ابوالفضل رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین شامل ہیں، اسی طرح بیشتر تابعین کرام سے بھی روایت کرتے ہیں ان میں عبدالعزیز بن ابی رفیع، شیبانی اور اعمش وغیرہ قابل ذکر حضرات ہیں۔

۶۳۷-حبیب بن حسن، محمد بن لیث الجوہری، عبدالرحمن بن یونس رقی، عطاء بن مسلم، علاء بن میسب، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ثابت سے بحوالہ حضرت ابن عباسؓ روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ایک شخص قتل ہوگیا جس کے قاتل کا پتہ نہیں چل رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مقدمہ پیش ہوا، آپ نے حمد وثناء کے بعد فرمایا: اے لوگو! تمہارے درمیان ایک شخص قتل ہو جاتا ہے اور اسکے قاتل کا علم نہیں ہوتا اگر آسمان وزمین والے کسی مسلمان آدمی کے قتل پر جمع ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب دے گا۔[1]

حبیب کی سند سے غریب حدیث ہے العلاء ان سے نقل کرنے میں اکیلے ہیں۔

۶۳۷-ابوبکر بن خلاد، الحارث بن ابی اسامہ، داؤد بن رشید، عطاء بن مسلم، العلاء بن میسب، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے بحوالہ حضرت ابن عباسؓ روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعت وتر ادا فرمائے اور رکوع سے پہلے قنوت پڑھا۔

حبیب وعلاء کی سند سے غریب حدیث ہے عطاء نقل کرنے میں متفرد ہیں۔

۶۳۷-سلیمان بن احمد، احمد بن رشیدین، زہیر بن عباد، ابوبکر الزہری، اعمش، انکے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے بحوالہ حضرت ابن عمرؓ روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مومن جو لوگوں سے ملتا جلتا ہے اور لوگ اسے اذیت پہنچاتے ہیں اور وہ ان کی اذیتوں پر صبر کرتا ہے اس مومن سے افضل ہے جو لوگوں سے اختلاط نہیں رکھتا کہ اسے تکلیف پہنچائیں اور وہ ان کی تکالیف پر صبر سے کام لے۔[2]

حبیب اور اعمش کی سند سے غریب حدیث ہے زاھری نقل کرنے میں تنہا ہیں۔

۶۴-ابواحمد محمد بن احمد (پوری جماعت سمیت نقل کرتے ہیں) ابوخلیفہ مسدد، ابوالاحوص، عبدالعزیز بن رفیع، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے بحوالہ حضرت ابن عمرؓ روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے غلام میں ایک حصہ دار کو آزاد کیا تو وہ اپنے ساتھ شریک لوگوں کے حصوں کا ضامن ہوگا۔[3]

حبیب اور عبدالعزیز کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے صرف ابوالاحوص کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۴-حبیب بن حسن، عمر بن حفص سدوسی، عاصم بن علی، حسان بن ابراہیم، سعید بن مسروق، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی

---

[1] الترغیب والترهیب ۳/۲۹۴. وکنز العمال ۳۸۲۴۱.

[2] سنن ابن ماجة ۴۰۳۲. والسنن الکبری للبیهقی ۱۰/۸۹. والمصنف لابن ابی شیبة ۸/۵۶۵. وتاریخ اصبهان ۱/۱۷۵. وفتح الباری ۱۰/۵۱۲.

[3] صحیح البخاری ۳/۱۸۹. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۴۷.

ثابت سے روایت ہے۔ وہ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس بحرین کا مال آیا تو آپ نے اعلان فرمایا جس کے پاس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی وعدہ ہو تو وہ کھڑا ہو جائے (جابر فرماتے ہیں) میں اٹھ کھڑا ہوا میں نے کہا میرا حضور کے پاس عہد ہے تو انہوں نے فرمایا تمہارا کیا وعدہ ہے؟ میں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے مال عطا کیا تو میں تمہیں اتنی اتنی مقدار، آپ نے دونوں ہتھیلیوں سے اشارہ کیا تھا بھر کر دوں گا، تو حضرت ابوبکرؓ نے جیسا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا تھا بھر کر دیا۔

یہ ابن المنکدر کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے۔

۶۳۷۷ - عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن جعفر الجمال، یعقوب بن اسحاق دمشقی، الحمانی، الحسن بن عمارہ، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے۔ وہ حضرت انس بن مالکؓ سے نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونی کپڑا پہنتے، زمین پر سوتے، زمین کی (اُگی ہوئی) چیزیں کھاتے، دراز گوش (گدھے) پر سواری کرتے، اپنے پیچھے کسی کو بٹھا لیتے، بکری کے پاؤں باندھ کر اس کا دودھ دوہتے اور غلام کی دعوت قبول فرما لیتے تھے۔

حبیب کی سند سے غریب حدیث ہے جو انہوں نے حضرت انسؓ سے نقل کی ہے حسن اس کی روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۳۷۸ - جعفر بن محمد بن عمرو، مسعر، ابوعون، ابوصالح الحنفی، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں، آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن مجھے اور حضرت ابوبکر کو فرمایا تمہارے ایک طرف جبرئیل امین ہیں اور دوسری طرف میکائیل ہیں اور اسرافیل ایک بہت بڑا فرشتہ ہے جو جنگوں میں حاضر ہو کر صف میں کھڑا ہوتا ہے۔[1]

اسے شریک اور لوگوں نے مسعر سے روایت کیا ہے۔

۶۳۷۹ - ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، حسین بن قتیبہ، مسعر، محمد بن جحادہ، وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔ فرمایا ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جہاد میں شرکت کی اجازت طلب کرنے آیا تو آپ علیہ السلام نے ان سے فرمایا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے جواب دیا جی زندہ ہیں، آپ نے فرمایا جاؤ ان کے پاس بیٹھو، اور دوسری روایت میں ہے ان کی خدمت کر کے جہاد کرو۔[2]

مسعر اور محمد بن جحادہ کی سند سے غریب حدیث ہے جبکہ صحیح اور مشہور یہ ہے کہ مسعر، حبیب بن ابی ثابت سے وہ ابوالعباس شاعر سے جن کا نام سائب بن فروخ تھا وہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

۶۳۸۰ - احمد بن حسن بن سہل واعظ حمصی، ابونعیم محمد بن جعفر رملی، جعفر طیالسی، اسماعیل بن ابراہیم رمجانی، الصلت بن الحجاج، مسعر، محمد بن جحادہ، ان کے سلسلہ سند میں حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کی ابتدا سے رمضان کی اخیر تک باجماعت نماز پڑھتا رہا تو اس نے لیلۃ القدر کا اپنا حصہ پالیا۔

یہ حدیث متن وسند کے لحاظ سے غریب ہے، ہم نے اسے صرف اسی طرح لکھا ہے۔

۶۳۸۱ - محمد بن عمرو بن غالب، محمد بن احمد بن المؤمل، محمد بن عوف، کثیر بن عبید، وکیع، مسعر، محمد بن جحادہ، حسن، ان کے سلسلہ سند میں حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا وہ اونٹ (حج میں قربانی کے لئے) ہنکائے لے جا رہا تھا آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ قربانی کا اونٹ ہے فرمایا میں کہہ رہا ہوں اس

۱۔ المستدرک ۳/۱۳۴۔ وکنز العمال ۳۰۰۱۰.

۲۔ صحیح البخاری ۴/۷۱۔ وصحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ ۵.

پر سوار ہو جاؤ، بے وقوف کہیں کے۔[1]

اس حدیث کو کثیر سے نقل کرنے میں محمد بن عوف منفرد ہیں مسعر کی محمد بن جحادہ، انکی اپنے والد وغیرہ کی سند سے بیشتر احادیث ہیں جن میں محمد بن جحادہ منفرد ہیں۔

۶۳۸۲-محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعدان، بکیر بن بکار، سعد، ابن تحیم، ان کی سند میں ہے فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے سنا، فرماتے ہیں میں غسل کر کے پھر (اپنی بیوی کے ساتھ) چمٹ کر گرمی حاصل کرتا۔

۶۳۸۳-ابواحمد محمد بن محمد بن احمد حافظ، احمد بن حمدون بن عمارہ، محمد بن ابراہیم، ابونعیم بن عدی، اسحاق بن ابراہیم طلقی، عفان بن یسار باہلی، مسعر بن کدام، جامع بن ابی راشد، ابووائل، ان کی سند میں حضرت عبداللہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو اس طرح تشہد سکھاتے تھے، التحیات للہ والصلوات والطیبات، السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ.

ہم نے اس حدیث کو مسعر کی سند سے مرفوعاً کہیں نہیں لکھا سواء اسحاق بن ابراہیم طلقی عن عفان کے طریق کے جس سے ابن حمدون نے روایت کیا ہے۔

۶۳۸۴-ابومحمد بن حیان، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن یعقوب، حسان بن ابراہیم، مسعر ابی شجرہ جامع بن شداد، حسان ان کے سلسلہ سند میں ہے۔ فرماتے ہیں میں حضرت عثمان کے لئے ان کے وضوء کا پانی رکھتا، میں نے ان سے سنا وہ فرمارہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان بھی فرض وضو پوری طرح کرتا ہے پھر پانچ نمازیں ادا کرتا ہے تو یہ وضو پانچوں نمازوں میں ہونے والی لغزشوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

مسعر سے کئی لوگوں نے روایت کیا ہے اور میرے علم کے مطابق حسان کے علاوہ کسی نے اسے مرفوعاً نقل نہیں کیا ہے۔

۶۳۸۵-عبداللہ بن حسین بن بالویہ الوراق، محمد بن احمد بن یوسف بن عیسیٰ، اسحاق بن یونس، نعیم بن میسرہ، مسعر، جعفر بن محمد، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج طلوع ہونے سے پہلے ایک جماعت کے پاس سے نکلے۔

مسعر عن جعفر کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے صرف اسی طرح لکھا ہے جبکہ مسعر نے جابر جعفی، جمیع بن عفیر، جواب بن یزید، جراد بن مجالد، اور جبیر سے روایت کی ہے۔

۶۳۸۶-عباس بن بن احمد کنانی، اسماعیل بن محمد مزنی، عبدالحمید بن عبداللہ اموی، محمد بن یعلی، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ثابت سے وہ زید بن وھب سے، بحوالہ حضرت ابوذر نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں میں ایک رات آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ میں آپ کے پیچھے ہولیا، چاندنی رات تھی، آپ نے مڑ کر مجھے دیکھ لیا، فرمایا ارے یہ کون ہے؟ میں نے کہا، ابوذر ہوں، آپ نے فرمایا زیادہ (مال) والے قیامت کے دن کم (حصے) والے ہوں گے، مگر جسے اللہ تعالیٰ خیر عطا فرمائے، اس وقت آپ اپنے ہاتھوں سے اپنے آگے پیچھے دائیں بائیں اشارہ کررہے تھے۔[2]

مسعر عن حبیب کی سند سے غریب حدیث ہے عبدالحمید اموی اس میں متفرد ہیں۔

۶۳۸۷-محمد بن حسن بن علی قطینی، محمد بن معاذ بن عیسیٰ بن ضرار هروی، ابوعلی احمد بن عبداللہ جوباری، وکیع بن جراح، مسعر، ان کے سلسلہ

[1] صحیح البخاری ۴/۸، ۸/۴۲. وصحیح مسلم، کتاب ۳۷۱.

[2] صحیح البخاری ۳/۱۵۲، ۸/۱۱۷. وصحیح مسلم، کتاب الزکاۃ ۳۲. وفتح الباری ۵/۵۵.

سند میں حبیب بن ثابت سے وہ زید بن وھب سے بحوالہ عمر بن خطاب نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن تو بہ انتہائی خوبصورت اور عمدہ خوشبو میں لائی جائے گی جس کی خوشبو صرف مومن ہی سونگھ سکے گا، کافر کہے گا ہائے افسوس! وہ تو تیرے لئے ہے، ان کو گمان ہوگا کہ مؤمنین وہ انتہائی اچھی خوشبو سونگھ رہے ہیں جبکہ ہمیں اسکا کچھ پتہ نہیں۔

آپ نے فرمایا تو بہ ان سے کلام کرے گی وہ کہے گی اگر تم لوگ دنیا میں مجھے قبول کرتے تو آج تمہاری خوشبو بھی اچھی ہوتی، فرماتے ہیں کافر کہے گا میں ابھی تجھے قبول کرتا ہوں، آپ نے فرمایا پھر ایک فرشتہ آسمان سے نداد ے گا اگر تم دنیا اور جو کچھ اس میں سونا چاندی ہے اور ہر وہ چیز لے آؤ جو دنیا میں ہے تب بھی تمہاری توبہ قبول نہیں ہوگی، پھر توبہ ان سے برأت کا اظہار کرے گی، فرشتے بھی برأت کریں گے پھر داروغہ آئیں گے سو جس سے اچھی خوشبو سونگھیں گے اسے چھوڑ دیں گے اور جس سے اچھی خوشبو نہ پائیں گے اسے جہنم میں ڈال دیں گے۔[1]

مسعر کی سند سے غریب حدیث ہے جو باری اور اسماعیل بن یحییٰ تیمی دونوں سے متروک ہیں۔

۶۳۸۸ - ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، حسن بن قتیبہ، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے بحوالہ ابوالعباس وہ حضرت عبداللہ بن سے عمرؓ روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں، ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جہاد میں جانے کی اجازت طلب کرنے آیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں، آپ نے فرمایا ان کی خدمت کر کے جہاد کرو۔

مسعر کی سند سے مشہور حدیث ہے جسے ان سے سلیمان تیمی، ابن عیینہ اور لوگوں نے نقل کیا ہے۔

۶۳۸۹ - جعفر بن محمد صائغ، محمد بن سابق، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے وہ طاؤس سے بحوالہ ابن عمرؓ نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور جب صبح ہونے کے قریب ہو تو ایک رکعت ہے۔

مسعر عن حبیب کی سند سے مشہور صحیح روایت ہے۔

۶۳۹۰ - محمد بن عمر بن سلم، محمد بن مظفر، عبیداللہ بن ثابت کوفی، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے وہ سعید بن جبیر سے بحوالہ ابن عباس نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں یوں کہا کرتے تھے اے اللہ! ہمیں اپنا فضل عطا فرما اپنے رزق سے محروم نہ رکھیو، اور جو کچھ آپ نے ہمیں عطا کیا ہے اس میں برکت دیں، اور ہمارے دلوں میں غنا رکھ دیں، اور جو کچھ اپنے پاس ہے اس میں سے ہماری رغبت پیدا فرما دیں۔[2]

مسعر کی سند سے غریب حدیث ہے وکیع ان سے نقل کرنے میں اکیلے ہیں۔

۶۳۹۱ - جعفر بن محمد بن عمر، ابو حصین وداعی، یحییٰ بن عبدالحمید حمانی، ابوبکر بن عیاش، ابو حصین، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے بحوالہ حضرت حکیم بن حزامؓ روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قربانی کا جانور خریدنے کے لئے ایک دینار دیا۔ چنانچہ انہوں نے اسے خریدا، اتنے میں ان کے پاس ایک آدمی آیا جو نفع میں لینا چاہتا تھا آپ نے اس کے ہاتھ بیچ دیا، یوں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دینار اور قربانی کا جانور لیکر حاضر ہوئے، اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے آپ کے لئے قربانی کا جانور خریدا اور اسے بیچ کر ایک دینار نفع کمایا، آپ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری تجارت اور تمہارے سودے میں برکت عطا فرمائے، آپ نے قربانی

۱۔ الموضوعات لابن الجوزی ۳/۱۱۹۔

۲۔ المصنف لابن شیبۃ ۱۰/۲۸۳۔ وکنز العمال ۳۸۰۱۔

کا جانور ذبح کردیا اور دینار صدقہ کر دیا۔[1]

حبیب سے صرف ابو حصین نے اسے روایت کیا ہے۔

۶۳۹۲-عبداللہ بن محمد، محمد بن اسماعیل عطار عسکری، سفیان بن عثمان، حسین بن عمارہ، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے وہ عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کا ایک خلاصہ ہوتا ہے اور نماز کا خلاصہ تکبیر اولیٰ ہے۔[2]

حبیب و حسن کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے اسے اسی طرح لکھا ہے۔

۶۳۹۳-محمد بن مظفر، یحییٰ بن یمان، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں خبیب بن ابی ثابت سے بحوالہ حضرت ابو الطفیلؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روحیں جمع کی ہوئی جماعتیں ہیں ان میں سے جو ایک دوسے متعارف ہوئیں تو وہ جمع ہو گئیں اور جو ناواقف ہوئیں وہ مختلف رہیں۔

حبیب اور سفیان کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے اسے صرف اسی طرح لکھا ہے۔

۶۳۹۴-حبیب بن حسن، عمر بن حفص سدوسی، عاصم بن علی، کامل ابو العلاء، حبیب بن ابی ثابت، ان کے سلسلہ سند میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کمزوری کے باعث سر جھکاتے تو اپنے زیر ناف حصہ کی اپنے ہاتھ سے کفایت کرتے (کسی سے مدد نہ لیتے)

حبیب کی سند سے غریب حدیث ہے کامل اس میں منفرد ہیں۔

۶۳۹۵-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے وہ اعمش اور عبدالعزیز سے بحوالہ زید بن وھب حضرت ابو ذرؓ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ذر! لوگوں کو خوشخبری دو! جس نے لا الہ الا اللہ کہا جنت میں جائے گا۔[3]

۶۳۹۶-قاضی ابو احمد محمد بن احمد، حسن بن علی بن زیاد، عبید بن اسحاق، کامل، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت نے یحییٰ بن جعدہ کی سند حضرت زید بن ارقم سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھی بھیجا وہ اپنے سے پہلے نبی کی آدھی عمر پاتا تھا۔[4]

۶۳۹۷-ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، محمد بن الفرج، محمد بن عبداللہ بن کناسہ، اعمش، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ثابت سے روایت ہے، وہ عبداللہ بن باباہ سے بحوالہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں ایک آدمی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں، آپ نے فرمایا جاؤ، ان کی خدمت میں جہاد کرو۔

مسعر، ثوری اور شعبہ نے حبیب سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۶۳۹۸-ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالعزیز بن ابان، مسعر، فاروق، خطابی، محمد بن محمد بن حیان، محمد بن کثیر، سفیان، محمد بن

---

[1] مجمع الزوائد ۴/ ۲۱.

[2] الكامل لابن عدى ۲/ ۷۴۰. ومجمع الزوائد ۲/ ۱۰۳. وكنز العمال ۱۸۹۳۷، ۱۹۶۳۶.

[3] الدر المنثور ۶/ ۲۳. وكنز العمال ۲۲۶.

[4] التاريخ الكبير ۷/ ۲۴۵. والكامل لابن عدى ۶/ ۲۱۰۲. وكنز العمال ۳۲۲۴۲. وكشف الخفا ۲/ ۲۵۵.

اسحاق، ابراہیم بن سعد، بکر بن بکار، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے وہ عبداللہ بن باباہ سے بحوالہ حضرت عبداللہ بن عمرو، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

معمر نے حبیب سے اسی طرح نقل کیا ہے، ان کی روایت جماعت کی روایت کے خلاف ہے۔

۶۳۹۹-سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن برہ صنعانی، محمد بن عبدالرحیم بن شروش، رباح بن یزید، معمر، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے بحوالہ ابن عمرؓ روایت ہے۔ فرماتے ہیں ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا پھر اسی طرح کے الفاظ ذکر کیے۔

اسے میتب بن شریک نے ثوری سے بحوالہ حبیب نقل کیا ہے، ثوری اور حبیب کے شاگردوں کی روایت کے الفاظ میں اختلاف ہے۔

۶۴۰۰-ابواحمد الغطریفی، محمد بن قاسم بن ہاشم، میتب بن شریک، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے بحوالہ حضرت ابن عباسؓ روایت ہے۔ فرماتے ہیں ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد میں شرکت کی اجازت چاہی، پھر اسی طرح کے الفاظ ذکر کیے۔

۶۴۰۱-حبیب بن حسن، عمر بن حفص سدوسی، عاصم بن علی، قیس بن ربیع، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے بحوالہ سعید بن جبیر وہ حضرت ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ سب سے پہلے جو لوگ جنت کی طرف بلائے جائیں گے وہ کثرت سے اللہ کی حمد کرنے والے ہوں گے، جو خوشحال و بدحالی دونوں صورتوں میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں۔[۱]

شعبہ نے حبیب سے اسی طرح نقل کیا ہے و باللہ التوفیق۔

---

[۱] المستدرک ۵۰۲/۱. والمعجم الصغیر للطبرانی ۱۰۳/۱. ومجمع الزوائد ۹۵/۱۰. والأحادیث الضعیفة ۶۳۲. والدر المنثور ۲۸۱/۳. وتخریج الاحیاء ۷۹/۴. وکنز العمال ۶۴۱۰. والترغیب والترہیب ۴۳۷/۲.

۲۹۰۔ عبدالرحمٰن بن ابی نعیم[1]

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ان پاکباز بزرگوں میں سے آگے بڑھنے والے، ہمیشگی اختیار کرنے والے، عابد، عامل عبدالرحمٰن بن ابی نعیم صلہ رحمی کرنے والے تاکہ ان سے صلہ رحمی کی جائے، عمل کرنے والے تاکہ ان کی قبولیت ہو۔

۶۴۰۲- عبداللہ بن محمد، محمد بن حسن بن علی، اسحاق شہید، عمران بن عیینہ، عطاء بن سائب۔ ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی نعیم مسلسل پندرہ دن تک روزے سے رہتے، کھاتے پیتے نہ تھے۔

۶۴۰۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوسعید الاشج، حفص بن غیاث، عبدالملک بن سلیمان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہم عبدالرحمٰن بن ابی نعیم کے پاس جمع تھے، وہ بڑی غمگین آواز سے تلبیہ (اللھم لبیک) پڑھ رہے تھے، پھر خراسان اور وہاں کے گردونواح کی زمین میں آتے، پھر احرام کی حالت میں ہی مکہ آتے، مہینے میں دو دفعہ افطار کرتے، ان کے کسی دوست نے ان سے درخواست کی کہ آپ میرے ہاں افطاری کریں، تو انہوں نے فرمایا میرے لئے تازہ دودھ اور گھی کا بندوبست کرو، راوی کا کہنا ہے کہ پھر انہوں نے اسے پیا، جب یہ دودھ آپ کے پیٹ میں اترا تو آپ کی انتڑیاں متحرک ہوگئیں۔

۶۴۰۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، محمد بن حمید، جریر، مغیرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں عبدالرحمٰن بن ابی نعیم رمضان میں دو مرتبہ افطار کرتے، جب کبھی ہم ان سے پوچھتے کہ ابوالحکم آپ کیسے ہیں؟ تو فرماتے اگر ہم نیک ہوں تو اتقیاء کا اعزاز واکرام ہوتا ہی ہے اور اگر (خدانخواستہ) ہم فاجر ہوں تو ہم کمینے اور بدبخت ہیں۔

۶۴۰۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، (ابی) سفیان بن عیینہ، سالم بن ابی حفص، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی نعیم ایک سال سے دوسرے سال تک احرام باندھتے، وہ اپنے تلبیہ میں کہتے، لبیک، اگر ریاء کے طور پر ہوتی تو لبیک کمزور ہوتی۔

۶۴۰۶- عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ بن مندہ، محمد بن حمید، جریر، ابن بشرمہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی نعیم ایک سال سے دوسرے سال تک احرام باندھتے، انہیں جوؤں سے اذیت پہنچائی تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تمام جوئیں ان کے سامنے جمع ہو کر گر پڑیں۔

۶۴۰۷- محمد بن ابی احمد بن الحسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، یزید بن مھران، ابوبکر بن عیاش، مغیرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابن ابی نعیم حجاج بن یوسف کے پاس آئے اس وقت وہ جماجم مقام میں برسرپیکار تھا۔ آپ نے کہا حجاج! قتل میں اسراف نہ کرو، کیونکہ اس کی مدد کی جائے گی، تو حجاج نے کہا بخدا! میں نے ارادہ کرلیا ہے۔ کیا میں زمین کو تمہارے خون سے سیراب کردوں؟ تو انہوں نے فرمایا حجاج! زمین کے اندر کے لوگ زمین پر بسنے والوں سے زیادہ ہیں (یعنی زیادہ لوگ قتل ہو چکے ہیں) چنانچہ حجاج نے انہیں قتل کردیا۔

۶۴۰۸- محمد بن ابراہیم (اپنی کتاب میں نقل کرتے ہیں) اسحاق بن بطول، ابن فضیل، (ابیہ) ان کے سلسلہ سند میں ابن ابی نعیم سے روایت ہے کہ وہ ایک ویرانے کے پاس سے گزرے، وہاں کھڑے ہوکر انہوں نے زور سے پکار کر کہا تمہیں کس نے ویران کیا؟ تو وہاں سے کسی چیز نے جواب دیا مجھے پہلے زمانے کی خرابیوں نے خراب کیا۔

عبدالرحمٰن بن ابی نعیم کی سندیں اکثر صحابہ کرامؓ سے ملتی ہیں جن میں حضرت عبداللہ بن عمر، ابوسعید خدری اور ابوہریرہؓ قابل

[1] طبقات ابن سعد ۲۹۸/۶. والتاریخ الکبیر ۵/ت ۱۱۳۰. والجرح ۵/۱۴۰۰. والکاشف ۲/۳۳۷۲. والمیزان ۴۹۹۲/۲. وتهذیب الکمال ۳۹۷۹(۴۵۶/۱۷).

ذکر ہیں۔

۶۴۰۹-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، محمد بن ابی یعقوب، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی نعیم سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں حضرت ابن عمرؓ کے پاس تھا کہ ان سے کسی نے پوچھا کہ اگر محرم مکھی مار دے تو کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا اے اہل عراق! تم مجھ سے محرم کے متعلق پوچھتے ہو جو کسی مکھی کو قتل کردے تو کیا حکم ہے؟ جبکہ تم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کو شہید کردیا۔ آپ نے فرمایا تھا یہ دونوں (حسنین) میری دنیا کے پھول ہیں۔[1]

۶۴۱۰-فاروق خطابی، ابومسلم الکشی، حجاج بن منہال، ابوعمرو الضریر، ابواحمد الغطریفی، حسن بن سفیان، عبداللہ بن محمد بن اسماء، عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ مرزوی، عاصم بن علی، مھدی بن میمون، محمد بن ابی یعقوب، ان کے سلسلہ سند میں ابن ابی نعیم سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں ابن عمرؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اسی اثناء میں ان کے پاس ایک شخص آیا اور آکر گھونگھٹ کے خون کے متعلق پوچھنے لگا، اس پر حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا اسے دیکھو! یہ گھونگھٹ کے خون کے متعلق پوچھ رہا ہے جبکہ انہوں نے نواسۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کردیا ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

شعبہ اور مھدی کی صحیح متفق علیہ حدیث ہے۔

۶۴۱۱-احمد بن جعفر بن حمدان، اسحاق بن حسن حربی، سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، حکم بن عبدالرحمٰن بن ابی نعیم، ان کے سلسلہ سند میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن وحسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں سوائے میرے دو خالہ زاد بھائیوں عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے۔ یہ سلیمان کے الفاظ ہیں۔

۶۴۱۲-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، خلف بن ولید الجوھری، اسماعیل بن زکریا، یزید بن ابی زیاد، ان کے سلسلہ سند میں عبد الرحمٰن بن ابی نعیم سے بحوالہ حضرت ابوسعید خدریؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن وحسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

ثوری اور حمزہ زیات نے یزید سے اسی طرح نقل کیا ہے اور یزید بن مردانبہ نے عبدالرحمٰن بن ابی نعیم سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن وحسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

۶۴۱۳-ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، اسحاق بن حسن حربی، عفان بن مسلم، عبدالرحمٰن بن زیاد، عمارہ بن قعقاع، ان کے سلسلہ سند میں عبد الرحمٰن بن ابی نعیم سے روایت ہے، وہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے یمن سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درخت سلم کے پتوں سے رنگی ہوئی کھال میں سونا بھیجا جس کے ساتھ مٹی لگی ہوئی تھی، آپ نے اسے چار آدمیوں، اقرع بن حابس، عیینہ بن بدر، زید الخیل، علقمہ بن علاثہ، یا عامر بن الطفیل کے درمیان تقسیم کردیا، اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا جس کی آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں، اس کے نتھنے کشادہ تھے، گھنی داڑھی، سر منڈا ہوا اور اس کا ازار (تہبند) اوپر چڑھا ہوا تھا، وہ کہنے لگا اے محمد! انصاف سے کام لیجئے، اللہ کی قسم! آپ نے آج تک انصاف نہیں کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم لوگ مجھے امانتدار نہیں سمجھتے جبکہ میں اس ذات کا امین ہوں جو آسمان میں ہے، میرے پاس صبح وشام آسمانی خبر (وحی) آتی ہے؟ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم اسے قتل نہ کردیں؟ آپ نے فرمایا نہیں، ہوسکتا ہے یہ نمازی ہو، لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! بہت سے نمازی ایسے ہیں جو محض اپنی زبان سے کہتے ہیں حالانکہ ان کے دلوں میں وہ بات نہیں ہوتی، آپ نے فرمایا مجھے لوگوں کے دلوں کے ساتھ سختی کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔

۱۔ صحیح البخاری ۵/۳۳، ۸/۸. وفتح الباری ۷/۹۵. ۱۰/۴۲۶.

جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے فرمایا اس شخص کی نسل سے ایک ایسی قوم آئے گی جو قرآن پاک پڑھے گی مگر قرآن ان کی ہنسلی کی ہڈی سے آگے نہیں بڑھے گا، وہ لوگ دین سے ایسے نکلیں گے جیسے تیر اپنے نشانے سے نکل جاتا ہے، پھر آپ نے فرمایا اگر میں زندہ رہا تو ان لوگوں کو ضرور قتل کر دوں گا۔[1]

عمارہ کی صحیح متفق علیہ حدیث ہے جسے قیس بن ربیع اور سلام بن سلیم نے سعید بن مسروق سے بحوالہ عبدالرحمٰن بن ابی نعیم سے بروایت حضرت ابوسعید الخدریؓ نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خاک آلود سونا بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دن چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا، یعنی عیینہ، علقمہ، اقرع اور زید الخیل میں۔ قریش وانصار ناراض ہو گئے، حضور نجد کے سردار کو تو دیتے ہیں اور ہمیں محروم رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں ان کا دل رکھنے کے لئے انہیں دیتا ہوں اس کے بعد انہوں نے اسی طرح حدیث ذکر کی، آپ علیہ السلام نے فرمایا میں انہیں عاد کی طرح قتل کروں گا۔[2]

۶۴۱۴-ابوبکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، عارم بن مفضل، عبداللہ بن مبارک، فضیل بن غزوان، ابن ابی نعیم البجلی، ان کے سلسلہ سند میں حضرت ابوہریرہؓ سے نقل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی تو اس پر قیامت کے دن حد لگائی جائے گی، ہاں یہ کہ وہ اسی طرح ہو جس طرح اس نے کہا تو جدا بات ہے۔[3]

یحییٰ قطان نے فضیل سے اسی طرح نقل کیا ہے، یہ صحیح متفق علیہ حدیث ہے۔

۶۴۱۵-محمد بن عمر، یوسف بن یعقوب قاضی، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، فضیل بن غزوان، ان کے سلسلہ سند میں ابن ابی نعیم بجلی سے بحوالہ حضرت ابوہریرہؓ روایت ہے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا سونے کو سونے کے اور چاندی کو چاندی کے بدلے برابر سرابر بیچو، بایں طور کہ دونوں ہم وزن ہوں، جس نے زیادہ کیا یا زیادتی طلب کی تو اس نے سود لیا۔[4]

اسے مغیرہ بن مقسم نے ابن ابی نعیم سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا حضرت ابوسعید خدریؓ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

۲۹۱۔ خلف بن حوشب[5]

شیخ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ان مبارک ہستیوں میں سے سید ھے مہذب طریقے والے، پسندیدہ گفتگو والے بزرگ، ابوعبد الرحمٰن خلف بن حوشب ہیں۔

۶۴۱۶-احمد بن اسحاق، عباس بن حمدان الحنفی، حجاج بن حمزہ، حسین بن علی جعفر، ابراہیم بن ربیع، ابوراشد فرماتے ہیں کہ میرے والد خلف بن حوشب پر بڑا تعجب کرتے تھے۔ میں نے ان سے کہا، ابا حضور! آپ اس آدمی سے تعجب کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے اچھے طریقے میں نشوونما پائی ہے اور ہمیشہ اسی پر قائم رہے ہیں، فرماتے ہیں کہ خلف ابومرزوق کی کنیت رکھتے تھے، ربیع نے ان سے کہا

۱۔ صحیح البخاری ۹/۸۴.

۲۔ دلائل النبوۃ للبیہقی ۶/۴۲۶.

۳۔ فتح الباری ۵/۱۸۴، ۱۲/۱۸۵. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۳۷.

۴۔ صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ باب ۱۵. وصحیح البخاری ۳/۹۷، ۸۹. وفتح الباری ۴/۳۷۹.

۵۔ التاریخ الکبیر ۳/ت ۲۵۴. والجرح ۳/۶۸۱. وتہذیب الکمال ۱۷۰۳ (۸/۲۷۹) وتہذیب التہذیب ۳/۱۴۹. والخلاصۃ ۱/۱۸۴۹.

آپ اسے تبدیل کرلیں تو خلف نے کہا آپ میری کنیت رکھ دیں انہوں نے کہا تو آپ آج سے ابوعبدالرحمٰن ہیں۔

۶۴۱۷-ابوبکر بن محمد بن احمد موذن، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، ابراہیم بن عبید، عبدالسلام بن حرب، ان کے سند میں خلف بن حوشب سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا جو شخص ہر گھڑی موت کو ایک دفعہ یاد کرلے تو زندگی اسے اچھی نہیں لگتی۔

۶۴۱۸-عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبدالسلام بن حرب، ان کے سلسلہ سند میں خلف بن حوشب سے روایت ہے، فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں سے فرمایا اے زمین کے نمک خراب نہ ہونا، اس لئے جب کوئی چیز خراب ہوجاتی ہے تو نمک اسے درست کرتا ہے تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ تم میں دو خصلتیں ہیں، بغیر تعجب کے ہنسنا اور بدون بیداری کے صبح کرنا۔

۶۴۱۹-ابومحمد بن حیان، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، ابن مبارک، ابن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں خلف بن حوشب سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے حوارین سے فرمایا دیکھو! جیسے بادشاہوں نے تمہارے لئے حکمت چھوڑ دی تو تم بھی ان کے لئے دنیا سے دست بردار ہوجاؤ۔

۶۴۲۰-عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، ان کے سلسلہ سند میں خلف بن حوشب سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ جبرائیل امین یا کوئی اور فرشتہ جیل میں حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا، تو آپ نے اس سے کہا اے اچھی خوشبو اور نفیس کپڑوں والے فرشتے! مجھے (میرے والد) یعقوب علیہ السلام کے متعلق کچھ بتاؤ، یا یہ فرمایا کہ یعقوب علیہ السلام کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا ان کی نظر چلی گئی ہے، حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا ان کے غم کی کیا انتہاء ہے؟ فرشتے نے کہا ان کا غم ستر گم کردہ فرزند خواتین کے غم کے برابر ہے۔ آپ نے پوچھا انہیں اجر کتنا ملے گا؟ اس نے کہا سو شہیدوں کا اجر ملے گا۔

خلف بن حوشب نے بیشتر تابعین سے روایتیں کی ہیں ان میں حکم، مجاہد، ابواسحاق سبیعی وغیرہ شامل ہیں۔

۶۴۲۱-سلیمان بن احمد، ابوشعیب حرانی، (جدی) احمد بن ابی شعیب، حکیم بن نافع، ان کے سلسلہ سند میں خلف بن حوشب سے وہ حکم بن عتیبہ سے بحوالہ سعید بن مسیب روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا میں نے حضرت عمر بن الخطاب سے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ جس نے کسی مسلمان کے قتل پر ایک آدھ کلمہ کی بھی اعانت کی تو وہ بروز قیامت ایسی حالت میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا یہ شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہے۔

غریب حدیث ہے خلف سے روایت کرنے میں حکم متفرد ہیں جبکہ اسے ہلال بن العلاء اور متقدمین نے احمد بن سعید بن ابی شعیب سے نقل کیا ہے۔

۶۴۲۲-ابواسحاق بن حمزہ، عبدالغفار بن حکم، سوار بن مصعب، لیث، ان کے سلسلہ سند میں خلف بن حوشب سے وہ مجاہد سے بحوالہ حضرت عائشہ نقل کرتے ہیں۔ آپ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود کے ستر سے کچھ اوپر دروازے ہیں جس میں کم درجہ کا سود یہ ہے جیسے کوئی (نعوذ باللہ) اپنی ماں سے زنا کر بیٹھے، سود کا ایک درہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ۳۶ زناؤں سے بڑھ کر ہے۔

خلف کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے اسے اسی طرح لکھا ہے۔

۶۴۲۳-حسن بن علی الوراق، احمد بن محمد بن سعید، یونس بن سابق ابوبدر، ان کے سلسلہ سند میں خلف بن حوشب سے وہ ابواسحاق سے وہ عبد خیر سے بحوالہ امیر المومنین علی نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے اور ابوبکر نے نماز پڑھی عمر ان کے

ا۔ سنن ابن ماجة ۲۲۷۴. والسنن الكبرى للبيهقي ۸/ ۲۲. وتاريخ أصبهان ۱/ ۱۵۲، ۲۶۴. ونصب الراية ۴/ ۳۲۶. والترغيب والترهيب ۳/ ۲۹۴. والأحاديث الضعيفة ۵۰۳. والموضوعات لابن الجوزي ۳/ ۱۰۳، ۱۰۴. واللآلىء المصنوعة ۲/ ۱۰۲. والكامل لابن عدي ۷/ ۲۷۱۵. والضعفاء للعقيلي ۴/ ۳۸۲.

تیسرے تھے۔

اسے منصور بن دینار نے خلف سے نقل کیا ہے اور ان کی سند ابو ہاشم سابری، سعید الجارحی، بحوالہ حضرت علی رضی اللہ عنہ۔

۶۴۲۴-محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب، محمد بن احمد بن حسن مقری، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابوبکر بن ابی شیبہ، احمد بن ابی اسد، احمد بن حسن، شریک، ان کے سلسلہ سند میں خلف بن حوشب سے بحوالہ میمون بن مہران نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو الدرداءؓ سے کہا: کیا آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرمارہے تھے میزان میں سب سے پہلے جو چیز رکھی جائے گی وہ اچھے اخلاق ہیں۔[۲]

۶۴۲۵-محمد بن عمر بن مسلم، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، علی بن اسحاق، محمد بن ابان، یوسف بن حوشب، ابویزید الاعور، عمرو بن مرہ، زر بن حبیش بحوالہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت سے ایک شخص بادشاہ بنے گا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔[۳]

محمد بن عمر کہتے ہیں میں نے ابوالعباس بن عقدہ سے پوچھا کیا یہ روایت ابویزید اعور سے مروی ہے؟ انہوں نے کہا یہ خلف بن حوشب سے ہے اور یہ یوسف بن حوشب اور خلف سے غریب ہے ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔

۲۹۲۔ربیع بن ابی راشد

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ان برگزیدہ لوگوں میں سے حاضر القلب، لوگوں کی مجلسوں میں شرکت کرنے والے، ذکر کرتے کرتے وجد میں آنے والے ربیع بن ابی راشد ہیں۔

۶۴۲۶-عبدالرحمن بن عباس بن عبدالرحمن، ابراہیم حربی، احمد بن محمد، حسین الجعفی، مالک بن مغول، ان کے سلسلہ سند میں روایت ہے کہ ربیع بن ابی راشد کو کسی دن لوہاروں کے صندوق پر بیٹھے دیکھا گیا تو ان سے کسی نے کہا اے ابوعبداللہ! اگر آپ مسجد میں آجاتے تو اپنے بھائیوں کے پاس بیٹھتے تو کیا ہی اچھا ہوتا، انہوں نے فرمایا میں اگر ایک لحہ بھی موت کی یاد سے جدا رہوں تو مجھے اپنے دل کے خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔

۶۴۲۷-عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، مالک، انہوں نے فرمایا کہ ربیع بن ابی راشد سے کسی نے کہا آپ تشریف کیوں نہیں رکھتے تاکہ ہم سے حدیث بیان کریں؟ تو انہوں نے فرمایا موت کی یاد اگر ایک گھڑی بھی میرے دل سے جدا ہو تو میرا دل بگڑ جائے گا، مالک فرماتے ہیں میں نے ان سے زیادہ غم کا اظہار کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔

۶۴۲۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، فضیل بن سہل، ابواحمد زبیری، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے اس شخص نے بیان کیا جس نے عمر بن ذر سے سنا تھا، فرماتے ہیں میں جب بھی ربیع بن ابی راشد کو دیکھتا تو یوں لگتا کہ وہ بغیر شراب کے مخمور ہیں۔

۶۴۲۹-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر، ابن عیینہ، فرماتے ہیں ابن ذر نے فرمایا کہ ربیع نے بازار میں میرا ہاتھ پکڑا اور پھر فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کا سوال کرتا ہے تو وہ بہت بڑی چیز کا سوال کرتا ہے۔

۱۔ مسند الشهاب ۲۱۴. والمطالب العالية ۲۵۴۹. واتحاف السادة المتقين ۳۱۹/۷، ۳۲۰. والدر المنثور ۷۱/۳. والمصنف لابن أبي شيبة ۳۳/۸. وكشف الخفا ۲۱۳/۱.

۲۔ الموضوعات لابن الجوزى ۲۴۷/۲. والدر المنثور ۳۶۴/۱. واتحاف السادة المتقين ۳۲۷/۸. والجامع الكبير ۵۴۷۲.

۳۔ سنن الترمذى ۲۲۳۰. ومسند الامام أحمد ۳۷۷/۱، ۴۳۰. والعلل المتناهية ۳۷۴/۲. ومشكاة المصابيح ۵۴۵۲.

۶۴۳۰-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، احمد بن اسحاق، عباس بن حمدان، حجاج بن حمزہ، حسین بن علی، عمر بن ذر، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ربیع بن ابی راشد بازار کی ایک بند جگہ میں مجھے ملے، میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ایک طرف لے گئے، پھر انہوں نے فرمایا ابوذر! جو اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا کا سوال کرتا ہے بے شک وہ بہت بڑی چیز کا سوال کرتا ہے۔

۶۴۳۱-حبیب بن حسن، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، الختلی، ابوبکر بن عیاش، فرماتے ہیں میں اگر منصور بن معتمر، ربیع بن ابی راشد اور عاصم کو نماز میں دیکھ لیتا اور ان لوگوں کی یہ حالت تھی کہ انہوں نے اپنی ڈاڑھیاں سینوں پر رکھی ہوئی تھیں، میں سمجھ جاتا کہ یہ متقی نمازی ہیں۔

۶۴۳۲-ابوبکر بن محمد بن احمد المؤذن، حسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، قاسم بن ابی سعید، ابن مسعر بن کدام، مالک بن مغول، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ربیع بن ابی راشد نے فرمایا اگر یہ بات نہ ہوتی کہ جو اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لئے عزت وکرامت موت کے بعد مقرر فرمائی ہے تو دنیا میں ان کے پتے پھٹ پڑتے اور ان کے پیٹوں کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے۔

۶۴۳۳-محمد بن احمد، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین، قاسم بن محمد کناسی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے عمر بن ذر کو فرماتے سنا کہ ربیع بن ابی راشد نے فرمایا اور انہوں نے ایک بیمار آدمی کو دیکھا وہ اپنے پڑوسیوں میں صدقہ تقسیم کر رہا تھا، زیارت سے پہلے بدیے بھیجے جاتے ہیں وہ آدمی کچھ ایام بعد مر گیا، تو اس پر ربیع آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا بخدا! اسے موت کا احساس ہوا ہے اور یہ بات اسے معلوم ہوگئی کہ اس کا وہی مال فائدہ مند ہے جو اس نے آگے بھیجا ہے۔

۶۴۳۴-ابی، عبداللہ بن محمد بن عمر، محمد بن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں خلف بن حوشب سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں ہم ربیع بن ابی راشد کے ساتھ تھے انہوں نے ایک شخص کو سنا جو اس آیت کی تلاوت کر رہا تھا، اے لوگو! اگر تم بعث بعد الموت کے بارے میں کوئی شک رکھتے ہو خوب سن رکھو! ہم نے تمہیں اول مٹی سے، پھر نطفہ سے پیدا کیا ہے، پھر انہوں نے فرمایا اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ مجھ سے سابقہ لوگوں کی مخالفت ہوگی تو میں اپنے گھر سے جدا نہ ہوتا یہاں تک کہ مجھے موت آجاتی۔

۶۴۳۵-ابومحمد بن حیان، سعید بن سلمہ ثوری، محمد بن یحییٰ عبدی، ابوغسان، عبدالسلام بن حرب، خلف بن حوشب فرماتے ہیں کہ مجھے ربیع بن ابی راشد نے کہا مجھے قرآن سناؤ، میں نے یہ آیت پڑھی، اے لوگو! کیا تم دوبارہ اٹھائے جانے کے بارے میں شک کرتے ہو (حج ۵) تو وہ فرمانے لگے اگر مجھے اس بات کے بدعت ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں پہاڑوں میں گھومتا۔

۶۴۳۶-ابوبکر بن مالک، عبدالہ بن احمد بن حنبل، الولید بن شجاع، حسین بن علی الجعفی، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں، میں نے کسی کے جنازے میں اتنے آدمی نہیں دیکھے جتنے ربیع بن ابی راشد کے جنازے میں دیکھے۔

۶۴۳۷-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حسن بن علی، ابوعبدالملک، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ہم حبیب بن ابی ثابت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ہمارے ساتھ ربیع بن ابی راشد بھی تھے اور ربیع چادر سے گرہ لگائے بیٹھے تھے اتنے میں ایک آدمی آیا اور لوگوں کی سی گفتگو کرنے لگا۔ ربیع نے چادر کی گرہ کھولی، جوتے پہن کر کھڑے ہوئے اور باہر چلے گئے حبیب نے اس آدمی سے کہا بھئی تم نے کہا کیا؟ تم نے ہماری محفل خراب کردی ہے۔

۶۴۳۸- ابی، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، یحییٰ بن یمان، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کوفہ میں ربیع بن ابی راشد سے زیادہ موت کو یاد کرنے والا کوئی نہ تھا، یحییٰ بن یمان فرماتے ہیں میں نے سفیان کو فرماتے سنا کہ بے شک ربیع بن ابی راشد موت سے بہت ڈرنے والے تھے۔

۶۴۳۹- ابی، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، سفیان بن عیینہ، فرماتے ہیں ربیع بن ابی راشد نے فرمایا میرے اور بہت

سے تاجروں کے درمیان موت کا ذکر رہتا۔

۶۴۴۰-محمد بن احمد بن نضر، ولید بن احمد، قالا عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس، محمد بن یحییٰ واسطی، محمد بن حسین برجلائی، یحییٰ بن اسحاق، نضر بن اسماعیل، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں کہ ربیع بن ابی راشد ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو کافی عرصہ سے بیمار چلا آرہا تھا۔ آپ نے بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور رونے لگے اتنے میں ان کے پاس سے ایک آدمی گزرا، اس نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ کیوں رو رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا مجھے جنتی اور جہنمی لوگ یاد آگئے تھے میں نے جنتیوں کو عافیت سے رہنے والے لوگوں کے مشابہ قرار دیا اور جہنمیوں کو مصائب میں مبتلا لوگوں کے ساتھ، بس یہی بات میرے رونے کا سبب بنی۔

ربیع، منذر اور ثوری سے سنداً روایت کرتے ہیں، ان کی حدیث میں قلت ہے۔

۶۴۴۱-ابو اسحاق بن حمزہ، ابومحمد بن حیان، محمد بن محمد بن سلیمان، ھاشم بن ناجیہ، عطا بن مسلم، سفیان، واصل، انکے سلسلہ سند میں ربیع بن ابی راشد سے وہ منذر ثوری سے بحوالہ محمد بن علی روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے کہا ابا جی! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر کون ہے؟ انہوں نے فرمایا حضرت ابوبکرؓ، میں نے کہا پھر؟ انہوں نے کہا حضرت عمر، تیسرے آدمی کے متعلق پوچھنا مجھے اچھا نہ لگا۔

۶۴۴۲-ابو اسحاق بن حمزہ، ابوسعید القصی، جبیر بن محمد واسطیان، ابومحمد بن حیان، احمد بن صالح ذراع، عمار بن خالد، علی بن غراب، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں ربیع بن ابی راشد سے بحوالہ منذر ثوری وہ محمد بن حنفیہ سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے کہا ابو جان! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر لوگ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا ابوبکر، میں نے کہا، پھر؟ انہوں نے کہا عمر۔ میں نے کہا پھر؟ تو انہوں نے فرمایا میں تو ایک عام مسلمان ہوں۔

اہل کوفہ کے تبع تابعین کی جماعت کا ذکر: حضرت شیخ رحمہ اللہ نے اہل کوفہ کے تبع تابعین کی ایک جماعت کا ذکر کیا ہے جس میں مذکورہ حضرات ہیں۔

کرز بن وبرہ الحارثی

ان حضرات میں سے کرز بن وبرہ حارثی ہیں، سکونت جرجان میں تھی، اصلاً کوفی ہیں، اچھی شہرت کے حامل تھے، زہد و عبادت میں بلند شان رکھتے تھے، جیسے ان پر انس و مشاہدات کا غلبہ رہتا، جس میں کئی الطافات کا مشاہدہ کرتے اور پوشیدہ مخاطبات ان میں انس پیدا کرتے، کسی کا قول ہے کہ مانوس ہونے سے دور چلے جانے اور وحشت سے چھوٹنے کا نام تصوف ہے۔

۶۴۴۳-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شریح بن یونس، محمد بن فضیل بن غزوان، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے ہے فرماتے ہیں میں کرز بن وبرہ کے گھر گیا کیا دیکھتا ہوں کہ ان کی نماز کی جگہ ایک گھڑا ہے جسے انہوں نے بھوسے سے بھر رکھا ہے اور اس پر زیادہ قیام کرنے کی غرض سے ایک چادر بچھا رکھی ہے وہ دن رات میں تین قرآن پڑھا کرتے تھے۔

۶۴۴۴-ابوالحسن صباح بن محمد نھدی، محمد بن حسن خثعمی، علی بن منذر، ان کے سلسلہ سند میں ابن فضیل سے روایت ہے، فرماتے ہیں کرز چوبیس گھنٹوں میں تین ختم کرتے تھے۔

۶۴۴۵-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم، سعید بن عثمان، ابوعثمان، ان کے سلسلہ سند میں ابن عیینہ سے بحوالہ ابن شبرمہ روایت ہے کہ کرز نے اللہ تعالیٰ سے اسم اعظم کا سوال کیا کہ وہ اس سے دنیا کی کوئی چیز نہیں مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اسم اعظم عطا کردیا تو انہوں نے یہ دعا کی ان میں اتنی طاقت پیدا ہو جائے جس سے دن رات میں تین ختم کرسکیں۔

۶۴۴۶-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر، سفیان ان کے سلسلہ سند میں ابن شبرمہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں کرز کے ساتھ تھا وہ جب بھی کسی صاف ستھری جگہ سے گذرتے تو وہاں نماز پڑھتے۔

۶۴۴۷-عبداللہ بن محمد، احمد بن روح، محمد بن اشکیب، ابوداؤد حفری، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں کرز بن وبرہ کے پاس آیا تو وہ رور ہے تھے۔ میں نے انہیں کہا آپ کیوں رو رہے ہیں؟ تو وہ کہنے لگے میرا دروازہ بند ہے اور میرا ازار لٹک رہا ہے، اور میں اپنے ورد کو کل شام پڑھنے سے رکا رہا، یہ ضرور کسی گناہ کی وجہ سے تھا جو مجھ سے سرزد ہوا۔

۶۴۴۸-عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن حسن، ابوغسان احمد بن محمد بن اسحاق، حارث بن مسلم، ابن المبارک، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کرز بن وبرہ نے فرمایا میں اپنا ورد پڑھنے سے عاجز رہا، اور جہاں تک میرا گمان ہے یہ ضرور کسی گناہ کا خمیازہ ہے اور مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ گناہ کیا ہے۔

۶۴۴۹-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، شریح بن یونس، محمد بن فضیل بن غزوان، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت کرز کے پاس ایک لکڑی محراب کے پاس رکھی تھی جس پر اونگھ کے وقت ٹیک لگاتے تھے۔

۶۴۵۰-محمد بن علی بن حبیش، ابوشعیب حرانی، احمد بن عمران اخنسی، محمد بن فضیل بن غزوان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میرے والد صاحب نے بیان کیا کہ کرز بن وبرہ حارثی ابن شبرمہ کے پاس ان کی عیادت کرنے گئے، انہیں سرسام تھا تو انہوں نے ان کے کان میں لعاب دہن لگایا جس سے وہ تندرست ہو گئے۔

۶۴۵۱-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شریح بن یونس، محمد بن فضیل، ان کے سلسلہ سند میں اپنے والد سے یا از خود نقل کرتے ہیں، کہ کرز جب باہر نکلتے تو لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے، لوگ انہیں اتنا مارتے کہ وہ بے ہوش ہو جاتے۔

۶۴۵۲-عبیداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن زکریا، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، سلم الخواص، ابوطیبہ جرجانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہم نے کرز بن وبرہ سے کہا وہ کیا بات ہے جس کی وجہ سے نیک و بد بھی ناراض ہوتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا بندہ جب آخرت والوں میں سے ہو اور پھر دنیا کی طرف لوٹ آئے۔

۶۴۵۳-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، خلف بن تمیم، ان کے سلسلہ سند میں فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا وہ ذکر کرتے ہیں کہ کرز جرجان سے ہمارے پاس تشریف لائے تو کوفہ کے قراء ان کے پاس جمع ہو گئے۔ میں بھی انہی لوگوں میں سے تھا میں نے ان سے دو باتیں ہی سنی ہیں، فرمایا اپنے نبی پر درود بھیجو، اس واسطے کہ تمہارا درود ان کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور فرمایا اے اللہ! ہمارا خاتمہ اچھا فرما، میں نے اس امت میں ان سے زیادہ عبادت گزار نہیں دیکھا، کجاوے میں نماز پڑھتے تھکتے نہ تھے۔ جب کجاوے سے اترتے تو نماز کا آغاز کرتے۔

۶۴۵۴-عبداللہ بن محمد، احمد بن نصر، احمد بن کثیر، جریر بن زیاد بن وبرہ الحارثی، شجاع بن صبیح، مولی کرز بن وبرہ، ان کے سلسلہ سند میں ابو سلیمان المکتب سے روایت ہے، فرماتے ہیں مکہ تک میں کرز کے ساتھ رہا، تو ان کی یہ عادت تھی کہ جب بھی کسی جگہ پڑاؤ کرتے اپنے فالتو کپڑے اتار کر کجاوے میں رکھ دیتے، پھر نماز پڑھنے کے لئے ایک طرف ہو جاتے، جب اونٹوں کے بڑبڑانے کی آواز سنتے تو آجاتے۔

ایک دن وہ وقت پر نہ پہنچ سکے تو ان کے احباب ان کی طلب میں نکلے، میں بھی تلاش کرنے والوں میں تھا، اچانک میں نے انہیں ایک اطمینان کی جگہ میں سخت گرمی کی حالت میں نماز پڑھتے پالیا، ایک بادل ان پر سایہ کئے ہوئے ہے انہوں نے مجھے دیکھا تو میری طرف لپکے، کہنے لگے ابوسلیمان! مجھے آپ سے ایک بات کہنی ہے، میں نے کہا ابوعبداللہ! آپ کی کیا ضرورت ہے تو انہوں نے کہا

نقل چاہتا ہوں کہ جو کچھ تم نے دیکھا اسے پوشیدہ رکھو، میں نے کہا ابوعبداللہ ایسا ہی ہوگا، انہوں نے کہا مجھے بھروسہ دو، تو میں نے قسم کھائی کہ میں ان کے مرنے تک کسی کو خبر نہیں دوں گا۔

٦٤٥٥-عبداللہ بن محمد، احمد بن نصر، احمد بن کثیر، روضہ مولاۃ کرز، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں ہم نے ان سے کہا، کرز کا خرچ کیسے پورا ہوتا تھا؟ تو وہ کہنے لگیں، وہ مجھے کہتے اے روضہ! جب تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو اس طاقچہ سے لے لینا، فرماتی ہیں مجھے جب بھی کوئی چیز ضرورت پڑتی تو اس سے لے لیتی۔

٦٤٥٦-عبداللہ بن محمد، احمد بن نصر، احمد بن کثیر، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن فضیل، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا کہ کرز نے چالیس سال تک آسمان کی طرف سر نہیں اٹھایا۔

٦٤٥٧-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین حذا، احمد دورقی، عمرو بن حمید ابوسعید کہتے ہیں مجھے جرجان کے ایک آدمی نے بتایا کہ جب کرز حارثی کا انتقال ہوگیا تو انہیں کسی نے خواب میں دیکھا جیسے عموماً لوگ خواب میں دیکھتے ہیں، کیا دیکھتا ہے کہ تمام قبرستان والے اپنی قبروں پر بیٹھے ہیں، انہوں نے نئے کپڑے پہن رکھے ہیں، ان سے کسی نے کہا یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا کہ تمام قبرستان والوں نے کرز کے استقبال میں نئے کپڑے پہنے ہیں۔

٦٤٥٨-(ابی) ابراہیم بن محمد بن حسن، علی بن منذر، محمد فضیل ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابن شبرمہ کو فرماتے سنا۔ اشعار: میں اگر چاہتا تو عبادت گزاری میں کرز کی طرح یا ابن طارق کی طرح حرم میں بیت اللہ کے ارد گرد طواف کرتا۔ ان کی لذت بھری زندگی کے درمیان خوف حائل ہوگیا اور فوز و فلاح، کرم و بخشش طلب کرنے والوں میں جلد شامل ہوگئے۔

فرماتے ہیں کہ محمد بن طارق دن رات میں ستر مرتبہ طواف کرتے اور کرز رات دن میں تین ختم کرتے۔

٦٤٥٩-محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں لکھا ہے، عبدالرحمن بن حسن، ابوحفص نیشاپوری، صلت بن مسعود، ابن عیینہ فرماتے ہیں میں نے ابن شبرمہ کو کہتے سنا (اشعار کا ترجمہ پچھلی روایت میں گزر چکا ہے) فرماتے ہیں ابن ھبیرہ نے مجھ سے کہا کرز اور ابن طارق کون ہیں؟ میں نے کہا رہے کرز تو وہ ایسے شخص تھے کہ جب سفر میں ہوتے تو لوگ پڑاؤ کے لئے جگہ تلاش کرتے اور وہ نماز کے لئے جگہ ڈھونڈتے اور ابن طارق کا کیا پوچھتے ہو، اگر کسی کو مٹی کافی ہوتی تو انہیں ایک لپ مٹی کافی تھی، ابوحفص کہتے ہیں کہ لوگ ابن طارق کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک دن کے طواف میں دس فرسخ چلنے کی قدرت رکھتے تھے۔

٦٤٦٠-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شریح بن یونس، محمد بن فضیل، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میں نے ابن طارق کو طواف کرتے دیکھا کہ لوگ ان کے لئے راہ چھوڑ رہے تھے۔ انہوں نے چمڑے کی تہ بہ تہ جوتیاں پہن رکھی ہیں لوگوں نے اس وقت ان کے طواف کا شمار کیا تو معلوم ہوا کہ وہ دن رات میں دس فرسخ کی مقدار طواف کرتے تھے۔

کرز، طاؤس، عطاء، ربیع بن خثیم اور محمد بن کعب قرظی سے مسند روایات نقل کرتے ہیں۔

٦٤٦١-ابوعبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن محمد بن یحییٰ خالدی طوسی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں جعفر بن خالد بن عبداللہ سمرقند میں، علی بن اسحاق بن ابراہیم بن مسلم بن رزین، محمد بن فضل، محمد بن سوقہ، ان کے سلسلہ سند میں کرز سے بحوالہ طاؤس حضرت ابن عباسؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ رکن یمانی پر، جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا ہے ایک فرشتہ مقرر ہے لہٰذا جب تم اس کے پاس سے گزرو تو یوں کہا کرو، "ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار" اس واسطے کہ وہ فرشتہ آمین کہتا ہے[1] کرز نے فرمایا جب تم حجر اسود کے پاس سے گزرو تو تکبیر کہا کرو، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود

---

[1] اتحاف السادۃ المتقین ٤/٣٥١. وتاریخ بغداد ١٢/٢٢٧. وکنز العمال ٣٤٧٥٤.

بھیجا کرو، پھر یوں کہو اے اللہ! میں آپ کی کتاب کی تصدیق اور آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اقتدا کرتا ہوں۔

۶۴۶۲- ابراہیم بن عبداللہ، الیعقوب بن یوسف، عاصم البخاری، محمد بن عیسیٰ بن حیان، محمد بن فضل، ان کے سلسلہ سند میں کرز بن وبرہ سے بحوالہ طاؤس روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباسؓ سے سنا آپ فرمار ہے تھے، جب یوم عرفہ کی صبح ہوتی ہے اور منی والے عرفات کی طرف جارہے ہوں اور اپنے خیموں کو منہدم کر چکے ہوتے ہیں تو ایک فرشتہ آسمان وزمین کے درمیان ایک ندا دیتا ہے جسے انسانوں اور جنوں کے علاوہ سب جانتے ہیں کہ متوجہ ہو جاؤ، بے شک تمہارے گناہ بخش دیئے گئے، تمہارے اجر واجب ہو گئے، یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام ہے۔

ہم نے اسے موقوفاً نقل کیا ہے۔

۶۴۶۳- سلیمان بن احمد، ابراہیم بن احمد بن مروان واسطی، محمد بن فضل، ان کے سلسلہ سند میں کرز سے بحوالہ طاؤس وہ حضرات ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں، فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ ازار کی جگہ چادر باندھے (احتبا کی حالت میں) نماز پڑھ رہے تھے۔

۶۴۶۴- عبداللہ بن حسین بن بالویہ، محمد بن محمد، اسحاق بن خلف، محمد بن سری، عیسیٰ بن موسیٰ، محمد بن فضل بن عطیہ، ان کے سلسلہ سند میں کرز بن وبرہ سے بحوالہ عطاء وہ حضرت ابو ہریرہؓ نقل کرتے ہیں۔ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا نماز کی زینت کو اختیار کرو، پوچھا گیا نماز کی زینت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا نعلین پہنو اور ان میں نماز پڑھو۔[1]

۶۴۶۵- محمد بن محمد بن حسین جندی، ابوزرعہ احمد بن موسیٰ مکی، علی بن حرب، جعفر بن احمد بن بہرام، علی بن حسن، ابی ظبیہ، ان کے سلسلہ سند میں کرز بن وبرہ سے بحوالہ ربیع بن خیثم حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ دار کی نیند عبادت اس کا سانس تسبیح اور اس کی دعا قبول ہے۔[2]

۶۴۶۶- ابوجعفر محمد بن احمد مقری، عمر بن ایوب سقطی، محمد بن بکار، محمد بن فضل بن عطیہ، ان کے سلسلہ سند میں کرز سے بحوالہ محمد بن کعب قرظی روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے سامنے قدریہ کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا قدریہ پر ستر انبیاء کی زبان مبارک سے لعنت ہوتی ہے۔ ان میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں، ابن عمر فرماتے ہیں جب قیامت کا دن ہوگا اور اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کو ایک کھلی وادی میں جمع فرمائے گا اس وقت ایک فرشتہ اعلان کرے گا جسے اولین آخرین سب سنیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جھگڑنے والے کہاں ہیں؟ تو اس وقت قدریہ اٹھ کھڑے ہوں گے۔

۲۹۴۔عبدالملک بن ابجر

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ان مقدس ہستیوں میں انتہائی پرہیزگار، نورانی شکل، بہت زیادہ رونے والے عبدالملک بن سعید بن ابجر ہیں۔

۶۴۶۷- ابوبکر بن اسلم، احمد بن علی بن الابار، الولید بن شجاع، (ابی) ان کے سلسلہ سند میں فرماتے ہیں کہ ابن ابجر انتہائی تقویٰ کی وجہ

---

[1] الموضوعات لابن الجوزی ۹۵/۲. واللآلیء المصنوعة ۲۰/۲. والفوائد المجموعة ۳۰. والكامل لابن عدی ۲۱۶۷/۶. وتاریخ أصبهان ۳۳۹/۱، ۲۶۵/۲. والدر المنثور ۷۸/۳.

[2] أمالی الشجری ۲۸۱/۱. واتحاف السادة المتقین ۱۹۲/۴، ۱۵۷/۵. والدر المنثور ۱۸۰/۱. وتاریخ جرجان ۳۷۰. والأسرار المرفوعة ۳۷۴.

سے کلام کرتے ایسے لگتے ہیں جیسے وہ مضمون بنا کر کلام کر رہے ہیں اور جب کوئی ناموافق طبع چیز دیکھتے تو کہتے اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم، اسے دہراتے رہتے یہاں تک کہ اس بات کا دوسروں کو علم ہو جاتا کہ وہ یہ چیز ناپسند کر رہے تھے۔ ان کی یہ حالت تھی کہ جو اجنبی انہیں دیکھتا تو انہیں غبی سمجھتا، وہ اپنے نفس کا سخت محاسبہ کرتے لیکن کبھی بات کو بیان نہ کرتے۔

۶۴۶۸- ابوبکر بن خلاد، الحارث بن علی عمری، عبداللہ بن عمر بن ابان، مالک بن اسماعیل، موسیٰ بن اشیم، ان کے سلسلہ سند میں جعفر الاحمر سے روایت ہے، فرماتے ہیں ہمارے دوستوں میں سے رونے والے چار اشخاص تھے، عبدالملک بن ابجر، محمد بن سوقہ، مطرف بن طریف ابوسنان ضرار مرہ۔

۶۴۶۹- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع (ابی) ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں جب بھی عبدالملک بن ابجر سے ملاقات کرتا تو وہ مجھے کہتے تمہارے بعد عمریں گھٹ گئیں، موتیں قریب آگئیں، تمہارے پڑوسیوں کا کیا ہوا؟ یعنی قبرستان والوں کا، پھر کہتے اللہ تعالیٰ اس کا خاتمہ چاہتے ہیں وہ کب پلٹ سکتا ہے۔

۶۴۷۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر، سفیان، سلمہ بن کھیل فرماتے ہیں کوفہ میں کوئی شخص ایسا نہیں تھا کہ جس کے بوچڑ خانہ میں رہنا مجھے پسند ہوتا ہے تو بس ابن ابجر ہے۔

۶۴۷۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوعبداللہ الاودی، مسدد، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں ہے۔ فرماتے ہیں کوفہ میں پانچ آدمی ایسے تھے جو ہر روز نیکی میں بڑھتے جاتے تھے، پھر انہوں نے ابن ابجر، ابوحیان تیمی، ابن سوقہ، عمرو بن قیس اور ابوسفیان کا ذکر کیا۔

۶۴۷۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن عمر قرشی، حسین الجعفی فرماتے ہیں میں عبدالملک بن ابجر کے پاس تھا۔ اس وقت ان کا ایک غلام بھاگا ہوا تھا، اور ان کے گھر کے دو دروازے تھے، اچانک بے خبری میں غلام واپس آگیا، عبدالملک نے اس سے کہا اے فلانے! تیرا ناس ہو! تو بھاگ نکلا تھا تیری نماز قبول نہ ہوگی کیا ہم سے بھی بہتر تیرے لئے کوئی تھا؟ جاتے وقت تو کس دروازے سے نکلا تھا؟ اس نے کہا اس دروازے سے، تو آپ نے فرمایا جاؤ اسی دروازے میں سے داخل ہو کر اپنے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو: کنیز! اسے کھانا کھلاؤ، مجھے لگتا ہے یہ بھوکا ہے۔

۶۴۷۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، عبداللہ بن عمر، ابوغسان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے ابن عیینہ سے سنا، فرماتے ہیں کہ عبدالملک بن ابجر کے ایک بیٹے نے کسی خادم کو کہا: اے جولاہے! تو آپ نے فرمایا تم اس کام پر اسے عار دلاتے ہو جو ہم نے اسے کرنے پر مجبور کیا ہے، میرا گمان ہے انہوں نے کہا تھا اگر یہ عیب ہے تو یہ عیب ہم نے خود اس میں داخل کیا ہے۔

۶۴۷۴- محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں لکھا ہے عبدالرحمٰن بن حسن، موسیٰ بن عبدالرحمٰن بن مسروق، حسین الجعفی، ان کے سلسلہ سند میں عبدالملک بن ابجر سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ لوگوں میں سے ہر شخص کسی نہ کسی عافیت میں قابل امتحان ہوتا ہے تاکہ دیکھے اس کا شکر کیسے ہو؟ یا کسی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے تاکہ دیکھے اس کا صبر کیسے ہو؟

۶۴۷۵- ابوبکر بن مالک، عبدالرحمٰن بن حسن، احمد بن یحییٰ صوفی، حسین بن علی الجعفی، ان کے سلسلہ سند میں عبدالملک بن ابجر سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جب ان سے کسی نے اس آیت "اور قیامت کے دن ہر نفس کے ساتھ ہانکنے والا اور گواہ آئے گا" (ق ۲۱) سائق سے مراد اللہ تعالیٰ کے امر کی طرف ہانکنے والا اور شاھد سے مراد اس کے اعمال پر گواہ ہے۔

عبدالملک ابوالطفیل عامر بن واثلہ سے روایت کرتے ہیں جنہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ اسی طرح زر بن حبیش، عامر بن شعبی، عبدالملک بن عمیر، واصل بن حیان، ایاد بن لقیط، طلحہ بن مصرف، سلمہ بن کھیل، ثور بن ابی فاختہ، مجاہد، ابوسفیان، اور طلحہ بن نافع۔

سے سنداً روایت کراتے ہیں۔

۶۴۷۶-اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، محمود بن غیلان، یحیٰی بن آدم، زہیر، ان کے سلسلہ سند میں عبدالملک بن ابجر سے بحوالہ حضرت ابوالطفیلؓ روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباسؓ سے کہا، مجھے لگتا ہے میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے تو انہوں نے کہا مجھے ذرا حضور کے احوال تو بتاؤ کیا ہیں؟ میں نے کہا میں نے آپ علیہ السلام کو مروہ کے پاس ایک اونٹ پر سوار دیکھا، آپ کے ارد گرد لوگ تھے لوگوں نے کہا، یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، انہوں نے فرمایا کیونکہ لوگوں کو حضور سے ہٹایا اور دور نہیں کیا جاتا تھا۔

جریری وغیرہ نے ابوالطفیل سے روایت کیا ہے۔

۶۴۷۷-سلیمان بن احمد، محمود بن محمد واسطی، قاسم بن سعید بن المسیب، شجاع بن ولید، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں۔ میں نے عبدالملک بن ابجر سے سنا فرماتے ہیں، میں نے زر بن حبیشؒ کو سنا فرمارہے تھے کہ حضرت ابی بن کعبؓ قسم کھا کر کہتے تھے کہ لیلۃ القدر ۲۷ ویں شب ہے اور مستثنیٰ نہیں کرتے، ہم نے ان سے پوچھا کہ آپ نے یہ کیسے معلوم کرلیا، فرمایا اس آیت کے ذریعہ جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی، ہم نے حساب لگایا اور اس بات کو یاد کرلیا کہ وہ ۲۷ ویں شب ہے۔

۶۴۷۸-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ حمیدی، ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن میمون، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس کی مانند تمہاری آنکھیں نہیں دیکھ سکیں گی، ہم نے کہا اے ابومحمد! آپ سے کس نے بیان کیا؟ انہوں نے کہا نیکوکار عبدالملک بن سعید بن ابجر اور مطرف بن طریف نے، انہوں نے امام شعبی سے سنا فرماتے ہیں میں نے مغیرہ بن شعبہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا وہ اس روایت کو مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے پوچھا کہ سب سے کم درجہ والا جنتی کون ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ شخص ہے کہ جب اہل جنت کو جنت میں داخل کردیا جائے گا تو اسے لایا جائے گا اور پھر اس سے کہا جائیگا جنت میں داخل ہو جاؤ، وہ عرض کریگا میں کیسے داخل ہوسکتا ہوں؟ پھر اس سے کہا جائیگا کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ تیرے لئے اتنی جنت ہو جتنی کسی دنیا کے بادشاہ کی مملکت ہوتی ہے؟ وہ عرض کرے گا جی ہاں، اے میرے رب میں راضی ہو چکا ہوں، پھر اس سے کہا جائیگا تمہارے لئے اس جنتی کی طرح پھر اسی کی مانند اسی طرح کی جنت ہے، وہ عرض کریگا اے میرے رب میں راضی ہو چکا ہوں، پھر اس سے کہا جائیگا تیرے لئے اس کے ساتھ جو تیرے نفس کی خواہش اور آنکھوں کی لذت کا سامان ہو وہ بھی دیا جائیگا، موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے رب! جنتیوں میں سب سے بلند مرتبہ جنتی کونسا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! یہی تمہاری مراد تھی میں ابھی تمہیں ان کے متعلق بتاتا ہوں، میں نے ان کی عزت واکرام کے درختوں کو اپنے ہاتھ سے لگایا ہے اور ان پر مہر لگادی ہے کہ انہیں نہ کوئی آنکھ دیکھے اور نہ ان کا تذکرہ کوئی کان سے سنے اور نہ کسی دل میں ان کا خیال آئے، فرماتے ہیں اس کا مصداق کتاب اللہ میں یہ آیت ہے "کسی نفس کو معلوم نہیں کہ ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا کیسا سامان پوشیدہ رکھا گیا ہے (السجدہ ۔۱۱) الایۃ[1]

صحیح متفق علیہ حدیث ہے مسلم نے ابن عمرو، بشر بن الحکم، بحوالہ ابن عیینہ روایت کی ہے جبکہ عبیداللہ الاشجعی نے عبدالملک بن ابجر سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۴۷۹-محمد بن محمد بن احمد، ادریس بن عبدالکریم، زہیر بن حرب، ابومعاویہ، ان کے سلسلہ سند میں عبدالملک بن سعید بن ابجر سے بحوالہ

۱۔ سنن الترمذی ۳۱۹۸. والدر المنثور ۱۷۷/۵. ومسند الحمیدی ۷۶۱. ومسند ابی عوانۃ ۱۳۲/۱. والترغیب والترھیب ۵۰۱/۴. وفتح الباری ۵۱۶/۸.

ثویر بن ابی فاختہ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے کم درجہ جنتی وہ ہوگا جو اپنی ملکیت کو دو ہزار سال تک دیکھتا رہے گا، وہ اس کے دور اور قریب کے اطراف کو برابر دیکھے گا اپنی خوشی و سرور میں اپنے اہل وعیال اور خدم وحشم میں، اور سب سے افضل وہ شخص ہوگا جو دن میں دو بار اللہ تعالیٰ کی زیارت کرے گا۔[۱]

۶۴۸۰- محمد بن عمر بن مسلم، ابو اسحاق بن حمزہ، ابراہیم بن عبداللہ بن ایون، سعید بن محمد الجریری، ان کے سلسلہ سند میں عبدالرحمن بن عبد الملک بن ابجر بحوالہ حضرت طلحہ بن مصرف وہ حضرت خثیمہ سے نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں، ہم حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ان کا حسابدار خادم آ گیا آپ نے فرمایا کیا تم نے غلاموں کو ان کا کھانا پہنچا دیا ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں جی، آپ نے فرمایا جاؤ، اس لئے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے لئے اتنا گناہ کافی ہے کہ وہ اپنے مملوک کا کھانا روکے رکھے۔

۶۴۸۱- حسین بن علی تیمی، محمد بن اسحاق ثقفی، علاء بن سالم رواس، ابوبدر، زیاد بن خثیمہ، انکے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ہم سے ابن ابجر نے بواسطہ مجاہد، انہوں نے حضرت ابن عباسؓ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام اللیل کا ذکر کیا۔ اس وقت آپ آبدیدہ ہو گئے پھر یہ آیت پڑھی ”ان لوگوں کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں“ (السجدہ۔۱۶)

۶۴۸۲- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابن کاسب، سفیان بن عیینہ، اعمش، عبدالملک بن ابجر، وہ حضرت ابوسفیان سے بحوالہ حضرت جابرؓ نقل کرتے ہیں۔ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: تم میں سے جو بھی مرے اسے اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن رکھنا چاہیے۔[۲]

۲۹۵۔ عبدالاعلی التیمی

شیخ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ان راست باز لوگوں میں سے غبی خشوع وخضوع اور لگاتار رونے والے عبدالاعلی تیمی ہیں۔ ان کا باطن عاجز، حاضر، سامع اور ان کی آنکھ اشکبار تھی۔

۶۴۸۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر، ابن عیینہ، مسعر فرماتے ہیں عبدالاعلی تیمی نے فرمایا جس کا علم اسے رلائے نہیں تو وہ اس لائق ہے کہ اسے علم نافع نہ دیا جائے۔

۶۴۸۴- عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین المروزی، عبداللہ بن مبارک، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر، ابواسامہ، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں عبدالاعلی تیمی سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ جسے ایسا علم دیا گیا جو اسے رلائے نہیں تو وہ اس قابل ہے کہ اسے علم نافع نہیں دیا گیا، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے علماء کی یہ تعریف فرمائی ہے: ”بے شک جن لوگوں کو اس کتاب سے پہلے علم دیا گیا جب ان کے سامنے یہ کتاب پڑھی جاتی ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر جاتے ہیں“ (اسراء۔۱۰۷)

۶۴۸۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر، ابن عیینہ، ابواسامہ، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبدالاعلی تیمی اپنے سجدے میں یہ دعا کرتے تھے، اے پروردگار! ہمیں خشوع وعاجزی میں بڑھا دے جیسے آپ کے دشمن آپ سے نفرت ودوری میں بڑھے ہوئے ہیں اور اپنے سامنے سجدہ ریز ہو چکنے کے بعد ہمیں آگ میں اوندھے منہ نہ ڈالنا۔

۶۴۸۶- ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار بن علاء، سفیان، مسعر، عبدالاعلی، فرماتے ہیں جب کوئی قوم بیٹھ کر جنت و دوزخ کا ذکر

۱۔ مسند الامام أحمد ۲/۱۳، ۶۴، ۵۳۷. واتحاف السادۃ المتقین ۱۰/۵۴۶، ۵۵۲. وشرح السنۃ ۱۵/۲۳۲. والترغیب والترھیب ۴/۵۰۷.

۲۔ صحیح مسلم ۲۲۰۵، ۲۲۰۶. وفتح الباری ۱۳/۶۱، ۳۸۳، ۳۸۵.

نہیں کرتی تو فرشتے کہتے ہیں دو عظیم چیزوں سے یہ لوگ غافل ہیں۔

۶۴۸۷-عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن عیینہ، مسعر ان کے سلسلہ سند میں عبدالاعلیٰ سے روایت ہے فرمایا کہ جنت او رجہنم بنی آدم سے زیادہ کان لگا کر بات سمجھتی ہیں جب بندہ جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے اے اللہ! اسے میرے اندر داخل کر اور جب بندہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو وہ کہتی ہے اے اللہ! اسے مجھ سے پناہ دے۔

۶۴۸۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابومعمر، ابن عیینہ، ابواسامہ، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں عبدالاعلیٰ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کوئی گھر ایسا نہیں جس کے رہنے والوں کے ساتھ ملک الموت ہر دن دو دفعہ مصافحہ نہ کرتا ہو۔

۶۴۸۹-ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسن، خلف بن تمیم، محمد بن عبدالعزیز تیمی، ان کے سلسلہ سند میں عبدالاعلیٰ تیمی سے روایت ہے، فرماتے ہیں دو چیزوں نے مجھ سے دنیا کی لذت ختم کردی ہے ایک موت کی یاد، دوم اللہ تعالیٰ کے سامنے پیشی۔

۶۴۹۰-محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے عبدالرحمٰن بن حسن، عمرو بن عبداللہ اودی، (ابی) مسعر، عبدالاعلیٰ تیمی سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ جب یوسف اپنے بھائی سے ملے تو انہوں نے کہا تم نے شادی کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں، انہوں نے فرمایا کیا میری جدائی کے غم نے تمہیں روکا نہیں؟ بھائی نے کہا مجھے والد صاحب نے کہا تم شادی کرلو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعے ایسی اولاد پھیلائے جو آخری زمانے میں تسبیح کے ذریعے زمین کو بوجھل کردے۔

عبدالاعلیٰ تیمی، ابراہیم تیمی سے سند انقل کرتے ہیں۔

۶۴۹۱-الحسن بن محمد بن علی، عمر بن حسن، احمد بن حسن، (ابی) حصین بن مخارق، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں عبدالاعلیٰ تیمی سے بحوالہ ابراہیم تیمی وہ حضرت ابوذرؓ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی "اور سورج اپنے محور میں چل رہا ہے" (یٰسین۔۳۸) پھر فرمایا اے ابوذر! جانتے ہو اس کا محور و مستقر کہاں ہے؟ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا اس کا مستقر عرش کے نیچے ہے سورج آتا ہے اور واپس جانے کی اجازت مانگتا ہے وہاں سجدہ کرتا ہے پھر اس سے کہا جاتا ہے اپنے مغرب سے طلوع ہوجا، اس وقت کسی نفس کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا۔

۲۹۶۔مجمع بن صمغان التیمی

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا ان لوگوں میں سے پرہیزگار، کشادہ دست مجمع بن تیمی ہیں۔

۶۴۹۲-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوکریب، ابوبکر بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرمایا میں نے مجمع تیمی کو دیکھا اور مجھے یاد ہے کہ گویا میں انہیں بکرا بازار میں دیکھ رہا ہوں، لوگوں نے ان سے کہا آپ کی یہ بکری کیسی ہے؟ انہوں نے کہا مجھے یہ پسند نہیں، ابوبکر نے فرمایا مجمع سے بڑھ کر کون پرہیزگار ہوگا۔

۶۴۹۳-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابوالربیع واسطی، حفص بن غیاث، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ سفیان ثوری مجمع تیمی کے پاس آئے۔ سفیان کے ازار میں کوئی پھٹن تھی فرماتے ہیں پھر انہوں نے چار درہم لئے اور سفیان ثوری کو تھما دیئے اور فرمایا ان سے تہبند خرید لینا، سفیان نے کہا مجھے ان کی ضرورت نہیں، مجمع نے کہا آپ نے سچ فرمایا کہ آپ کو اس کی ضرورت نہیں لیکن مجھے اس کی ضرورت ہے۔ راوی کا بیان ہے پھر انہوں نے وہ دراہم لیکر ان سے ازار خرید لیا، سفیان کہتے تھے: اللہ تعالیٰ میرے بھائی مجمع کو جزائے خیر عطا فرمائے، انہوں نے مجھے کپڑا پہنایا، نیز سفیان نے فرمایا میرے عمل میں سے مجھے جس عمل میں کسی قسم کی آمیزش نہیں لگتی وہ مجمع سے میری محبت ہے۔

۶۴۹۴-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر، (ابی) ابراہیم بن محمد، عبدالجبار بن علاء، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ابوحیان تیمی نے ہمارے سامنے قسم کھا کر کہا میرے دل میں مجمع کی محبت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔

۶۴۹۵-محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، احمد بن عمران اخنسی، غنام بن علی، اعمش فرماتے ہیں کہ میں مجمع تیمی کے ہمراہ تھا۔ انہوں نے ایک درہم سے کھجوریں خریدیں۔ اتنے میں ایک سائل آیا اور کھجور بیچنے والے سے سوال کرنے لگا تو مجمع نے کہا آدھے درہم کی اسے اور آدھے درہم کی مجھے دیدو۔

۶۴۹۶-(ابی) ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، قبیصہ بن عقبہ، مطھر، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں مجمع تیمی نے فرمایا موت کی یاد سب چیزوں سے بے پرواہی کا سبب ہے۔

۶۴۹۷-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن جعفر بن زیاد الاحمر، ابوبکر بن عیاش، ابوحیان تیمی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے مجمع کو ان کے بیٹے کے جنازہ میں روتے دیکھا، میں نے کہا آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے کہا مجھے اس پر ایسا ہی غم ہو رہا ہے جیسے والد کو اپنے بیٹے کا غم ہوتا ہے اور میں اس وجہ سے اس پر رو رہا ہوں کہ مجھے معلوم نہیں وہ جنت میں جائے گا یا جہنم میں

۶۴۹۸-قاضی ابواحمد نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے، محمد بن ایوب، حسن بن محمد طنافسی، ابوبکر، ابن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں مجمع تیمی سے کسی نے کہا آپ کیا اس بات سے خوش نہ ہوں گے کہ آپ کے پاس مال ہو؟ انہوں نے کہا نہیں، لوگوں نے کہا کیا آپ حج، غلام کو آزاد اور صدقہ نہیں کریں گے؟ فرمایا ایک چیز مجھ پر واجب نہیں میں اس میں ثواب کی امید نہیں رکھتا۔

راوی کا بیان ہے کہ ان کے پاس حب فی اللہ اور بغض فی اللہ کا ذکر کیا تو وہ فرمانے لگے میرے نزدیک کوئی چیز اس کے برابر نہیں، ابوبکر نے فرمایا میں نے ان سے یہ بات تیس سال سے سن رکھی ہے، ایک یا دو سال کی کمی زیادتی ہوگی اس وقت کوفہ میں مجمع سے بہتر کوئی شخص نہیں دیکھا گیا۔

۶۴۹۹-عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن حسن، حسن بن عطاء، حسین بن حفص، ابومسلم، اعمش، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجمع کے پاس ایک مہمان آیا تو آپ نے اس سے نہیں پوچھا کہ تو کہاں سے آیا ہے اور تمہارا کیا حال ہے؟ بالآخر وہ ان کے پاس سے چلا گیا۔

۲۹۷۔ضرار بن مرہ[ا]

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا انہی پاک سیرت لوگوں میں سے رونے والے بیدار رہنے والے ضرار بن مرہ ابوسنان ہیں۔

۶۵۰۰-احمد بن اسحاق، احمد بن عمرو بزار، ابوسعید الاشج، محاربی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ضرار بن مرۃ اور محمد بن سوقہ، جمعہ کے روز ہر ایک دوسرے کو تلاش کرتے، پھر دونوں مل بیٹھ کر روتے۔

۶۵۰۱-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن عمر، ابوغسان، موسیٰ بن اشیم، جعفر الاحمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ہمارے چار احباب زیادہ رونے والے تھے مطرف بن طریف، محمد بن سوقہ، ابن ابجر، ابوسنان ضرار بن مرہ۔

۶۵۰۲-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، سلیمان بن توبہ، ابوبدر، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں چار آدمیوں سے ملا ہوں، میں نے ان سا نہیں دیکھا محمد بن سوقہ، محمد بن قیس، ابن ابجر اور ضرار بن مرہ۔

ا۔ طبقات ابن سعد ۳۳۸/۶. والتاریخ الکبیر ۴/ت ۳۰۵۲. والجرح ۴/ت ۲۰۴۴. والجمع ۲۲۹.

۶۵۰۳-عبداللہ بن محمد، الولید بن ابان، ابوموسیٰ بن اسحاق، (ابی) سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں نے کسی کو ابو سنان ضرار بن مرۃ عمار دھنی اور محمد بن سوقہ سے زیادہ نرم دل نہیں دیکھا۔

۶۵۰۴-محمد بن علی، عبداللہ بن محمد، ابوسعید الاشج، عبداللہ بن اجلح، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں ابوسنان ضرار بن مرۃ ہم سے کہتے تھے تم لوگ میرے پاس اکٹھے نہ آیا کرو، ہر شخص تنہا آئے اس واسطے کہ جب تم لوگ جمگھٹا بنا لیتے ہو تو باتیں کرنے لگتے ہو اور آدمی جب اکیلا ہو تو وہ اپنا وظیفہ دورد پڑھ سکتا ہے اور اپنے رب کو یاد کر سکتا ہے۔

۶۵۰۵-(ابی) ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار بن علاء، محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بغوی، احمد بن زہیر، ابوالفتح نصر بن مغیرہ، سفیان عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں ابوسنان ضرار بن مرۃ نے فرمایا آج میں نے اپنے گھر والوں کو پانی پلایا اور بکری کو چارا ڈالا، ... فرماتے تھے تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے نفع بخش ہو۔

احمد بن زہیر نے اپنی حدیث میں اس بات کا اضافہ کیا ہے کہ ابوسنان بازار سے کوئی چیز خرید کر اپنے کندھے پر رکھ لیتے۔ ان سے کوئی کہتا لائیے مجھے دیدیجئے تو آپ انکار کر دیتے اور فرماتے وہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

۶۵۰۶-عبداللہ بن محمد، ابویحییٰ الداری، سلمہ بن شبیب، حماد بن قیراط، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابوسنان کو فرماتے سنا کہ غیبت ستر گناہوں سے بڑھ کر ہے۔ میں نے پوچھا "حوب" کیا بلا ہے؟ انہوں نے فرمایا کوئی (بدبخت) اپنی ماں سے ستر بار جماع کرے۔

۶۵۰۷-عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، سفیان، ابوسنان شیبانی نے فرمایا آسمانوں کی پیدائش کے بعد جمعہ کے روز تین گھڑیوں کے اندر جو باقی فرشتوں کو پیدا کیا گیا، ایک گھڑی میں آیت پیدا ہوئی، اور ایک گھڑی میں موت۔ مجھے معلوم نہیں ان میں سے کس سے ابتدا فرمائی گئی اور حضرت آدم علیہ السلام آخری گھڑی میں پیدا کئے گئے۔

۶۵۰۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، (ابی) محمد بن عبداللہ زبیر، سفیان، انکے سلسلہ سند میں ابوسنان سے روایت ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے دنیا! تو مسلمانوں کے لئے کڑوی ہو جا، تا کہ وہ تجھ سے رکا رہے جس کی وجہ سے بدلہ دیا جائے، اور میری خاطر اس کے لئے میٹھی نہ ہونا، ورنہ تو اسے فتنہ میں مبتلا کر دے گی، اے ابن آدم! میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا، میں تیرے سینہ کو غنا سے بھر دوں گا اور تیرے فاقہ کو ختم کر دوں گا، اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرے سینہ کو مشاغل سے بھر دوں گا اور تیرے فقر کو بڑھا دوں گا۔

۶۵۰۹-ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، حسین بن منصور، طنافسی، اسحاق بن سلیمان، ان کے سلسلہ سند میں ابوسنان سے روایت ہے، فرماتے ہیں ابلیس کہتا ہے کہ میں جب ابن آدم کی تین چیزوں پر قابو پا لیتا ہوں تو اس سے اپنی ضرورت پوری کرنے کا سامان پیدا کر لیتا ہوں، جب وہ اپنے گناہوں کو بھول جائے اپنے عمل کو بہت زیادہ سمجھنے لگے اور جب اپنی رائے پر خوش ہونے لگے۔

۶۵۱۰-قاضی ابواحمد نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے حسین بن حسن بن علی، یوسف بن موسیٰ، جریر، ابوسنان ضرار بن مرۃ سے روایت کرتے ہیں، وہ ابن شبرمہ سے ان دونوں نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم ہرگز اس چیز کو نہیں پہنچ سکتے جو تمہارے خالق کے پاس ہے یہاں تک کہ تم اونی کپڑا مزے سے پہنو اور مزے سے جو کی روٹی کھاؤ، اور مزے سے زمین کو بچھونا بناؤ۔

انہوں نے عبداللہ بن ابی ہذیل، عبداللہ بن حارث اور سعید بن جبیر سے اور ان سے ائمہ جیسے سفیان ثوری، ابن عیینہ اور جریر نے بیان کیا ہے۔

۶۵۱۱-ابوبکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، ابراہیم بن عبداللہ مروی، محمد بن سلیمان اصبہانی ان کے سلسلہ سند میں ابوسنان سے

بحوالہ عبداللہ بن ابی ہذیل وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم میں پہلے آنے والے جہنمیوں کو غصہ سے ملے گی، پھر انہیں ایک لپٹ مار کر جھلسا دے گا، جس کی وجہ سے وہ ہڈی پر گوشت کا ٹکڑا انہیں چھوڑے گی مگر اسے ایڑی کے پٹھے کے اوپر گرا دے گی۔[1]

یہ روایت صرف محمد بن سلیمان نے ان سے نقل کیا ہے، جبکہ ابن عیینہ یا جریر نے اسے ابن ابی ہذیل سے موقوفاً نقل کیا ہے۔

۶۵۱۲-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، (ابی) عبدالرحمٰن بن مھدی، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ابوسنان سے روایت ہے وہ عبداللہ بن ابی ہذیل سے بحوالہ عبداللہ بن عمروؓ نقل کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چار چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے، بے فائدہ علم سے، ایسی دعا سے جو سنی جانے کے قابل نہ ہو، بے خوف دل سے اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہوتا ہو۔

اسے ابن مھدی نے ثوری سے روایت کیا ہے اور خالد بن عبداللہ واسطی نے ابوسنان سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۵۱۳-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، یحییٰ بن آدم، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ابوسنان سے بحوالہ عبداللہ بن حارث، وہ حضرت ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک میت کی دفن کے بعد نماز جنازہ پڑھی۔

۶۵۱۴-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، فریابی، سفیان، محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن علی، ابن الجعد، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں ابوسنان سے روایت ہے، وہ عبداللہ بن ابی ہذیل نے بحوالہ حضرت ابن عباسؓ، وہ اس آیت کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں۔ اگر تم مجھے یوں نہ کہو کہ میں بہکی بہکی باتیں کر رہا ہوں تو مجھے یوسف کی خوشبو آرہی ہے، فرمایا انہوں نے یوسف علیہ السلام کی قمیص کی خوشبو پائی تھی جو آٹھ فاصلوں کی مقدار پر تھی۔

شعبہ فرماتے ہیں ایک مسافت کوفہ اور بصرہ کے مابین علاقے کی بقدر ہے۔

۶۵۱۵-احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حجاج بن محمد ترمذی، شریک، ان کے سلسلہ سند میں ابوسنان سے بحوالہ عبداللہ بن ہذیل وہ حضرت عمار بن یاسرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ان کے شاگرد ان کا انتظار کر رہے تھے جب وہ باہر تشریف لائے تو انہوں نے کہا آپ کو کس وجہ سے تاخیر ہوگئی؟ ہم سے حدیث بیان کریں تو انہوں نے فرمایا میں عنقریب تمہیں بیان کروں گا۔ تم سے پہلے لوگوں میں سے تمہارا ایک بھائی تھا جو موسیٰ علیہ السلام تھے، انہوں نے عرض کیا اے پروردگار! مجھے اس شخص کے متعلق بتائیں جو لوگوں میں سے آپ کو سب سے زیادہ پسند ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیوں؟ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا تاکہ میں آپ کی محبت کی وجہ سے اس سے محبت کروں، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا ایک بندہ دور کی زمین میں ہے اسکے متعلق دوسرے بندے نے سنا جو اسے جانتا نہیں جب اسے کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو ایسا لگتا ہے اسے پہنچی ہے، اسے کوئی کانٹا چبھتا ہے تو گویا اسے چبھا ہے یہ اس سے میری وجہ سے محبت رکھتا ہے، اس بنا پر وہ مجھے تمام مخلوق سے محبوب ہے پھر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار! آپ کی وہ کون سی مخلوق ہے جسے آپ نے پیدا کیا پھر انہیں جہنم میں داخل کر کے عذاب دیں گے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی، سب کے سب میری مخلوق ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم کاشت کاری کرو، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی کیا، پھر فرمایا اے موسیٰ اس کی نگہداشت کرو، سو انہوں نے جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا اس کی نگہداشت کی اس کے بعد اسے کاٹا اور اٹھا کر لے گئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا موسیٰ! تمہاری کھیتی کا کیا ہوا؟ عرض کیا میں اس کی کٹائی سے فارغ ہو چکا اور اسے اٹھا کر لے گیا ہوں، فرمایا اس میں سے کچھ باقی چھوڑا ہے؟ عرض کیا الٰہی! وہ چیز چھوڑی ہے جس میں

---

[1] مجمع الزوائد ۱۰/ ۳۸۹. والترغيب والترهيب ۴/ ۴۸۸. واتحاف السادة المتقين ۱۰/ ۵۱۴. وتاريخ أصبهان ۲/ ۱۷۵. والدر المنثور ۵/ ۱۶.

کچھ فائدہ نہیں۔

۲۹۸۔ عمرو بن مرہ[1]

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ ان بزرگوں میں سے مستند راوی، اپنے رب سے امید رکھنے والے اور اس کے سامنے عاجزی کرنے والے عمرو بن مرہ ہیں۔

۶۵۱۶ - ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، الفضل بن سھل، قراد بن نوح، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں نے جب بھی عمرو بن مرہ کو نماز میں دیکھا میں نے یہی گمان کیا کہ وہ نہیں ہٹتے یہاں تک کہ ان کے اجتہاد و دعا کو ان کے لئے قبول کیا جائے۔

۶۵۱۷ - ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار بن علاء، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے مسعر سے کہا جن لوگوں کو آپ نے دیکھا ان میں سے سب سے بہتر شخص کون ہے؟ میرے خیال میں، میں نے عمرو بن مرہ سے کوئی افضل نہیں دیکھا، میں نے انہیں جب بھی دعا کرتے دیکھا میں نے یہی کہا کہ ان کی دعا قبول ہوگی۔

۶۵۱۸ - ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل نیز ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ابو سعید الاشج، احمد بن بشر مولی عمرو بن حریث، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں نے عبدالملک بن میسرہ کو فرماتے سنا اور عمرو بن مرہ سند میں فرماتے ہیں میں نے عبدالملک بن میسرہ کو فرماتے سنا اور ہم عمرو بن مرہ کے جنازے میں چل رہے تھے میرے گمان میں وہ زمین والوں میں سب سے بہتر تھے۔

۶۵۱۹ - ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابراہیم بن اسحاق، سلام بن سلم حنفی، سلیم بن رستم، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں عمرو بن مرہ کے پاس قرآن پڑھا کرتا تھا، میں نے اکثر انہیں یہ دعا کرتے سنا اے پروردگار! مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے جو آپ کی طرف سے تاوان ادا کریں۔

۶۵۲۰ - عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ، عبداللہ بن محمد زھری، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں عمرو بن مرہ نے فرمایا مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ میں کسی نشانی کے پاس سے گزروں جس کا ذکر قرآن میں ہے اور میں اسے نہ پہچان سکوں اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور یہ مثالیں ہم لوگوں سے اس لئے بیان کرتے ہیں تا کہ لوگ سمجھیں، انہیں علم والے ہی سمجھتے ہیں۔ (عنکبوت ۴۳)

۶۵۲۱ - محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے عبدالرحمٰن بن حسن، علی بن حرب، محمد بن فضیل، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں میں نے عمرو بن مرہ کو فرماتے سنا کہ میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں یہ گمان کروں کہ اللہ تعالیٰ مؤمنوں کو عذاب دیگا اور اس بات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں یہ خیال کروں کہ اللہ تعالیٰ مؤمنوں کے چہرے سیاہ کردے گا۔

۶۵۲۲ - ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر، ابو معاویہ ضریر، ابو سنان، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ایک عورت کو دیکھا وہ مجھے بھلی لگی اس کے بعد میری نظر چلی گئی مجھے امید ہے یہ اس کا کفارہ ہے۔

۶۵۲۳ - ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، فضل بن سھل، ابو ابراہیم الجوھری، محمد بن سابق، مالک بن مغول، سعید بن ابی سنان، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں عمرو بن مرہ نے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ میں بینا ہو جاؤں مجھے یاد پڑتا ہے کہ میں نے جوانی میں کوئی نظر ڈالی تھی۔

۶۵۲۴ - ابو محمد بن حیان، ابو یحییٰ رازی، ھناد بن سری، ابو الاحوص، علاء بن مسیب، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے

---

[1] طبقات ابن سعد ۳۱۵/۶. والتاریخ الکبیر ۶/ت ۲۶۶۲. والجرح ۶/ت ۱۴۲۱. والکاشف ۲/ت ۴۲۹۴. والمیزان ۳/ت ۶۴۴۷.

فرماتے ہیں جس نے آخرت طلب کی اس نے دنیا کو نقصان پہنچایا، جس نے دنیا طلب کی اس نے آخرت کو نقصان پہنچایا، لہٰذا تم باقی رہنے والی چیز کے لئے فانی کو نقصان پہنچاؤ!

۶۵۲۵-عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن تمیم، محمد بن حمید، زافر بن سلیمان، ابوسنان، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ابلیس کہتا ہے، انسان مجھ سے کیسے بچ سکتا ہے جب وہ غضبناک ہوتا ہے تو میں اس کی ناک کے پاس ہوتا ہوں اور جب خوش ہوتا ہے تو میں اس کے دل میں ہوتا ہوں۔

۶۵۲۶-عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن تمیم، محمد بن حمید، زافر بن سلیمان، ابوسنان، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک شخص کو جنت میں داخل کیا جائے گا۔ وہ کہے گا لاحول ولاقوۃ الا باللہ، تو اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جائے گا، پھر وہ کہے گا لاحول ولاقوۃ الا باللہ، تو پھر اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جائے گا، تو فرشتہ اسے کہے گا کیا تجھے حیا نہیں آتی تو اپنے رب سے کتنا مانگے گا؟ تو وہ کہے گا میں نے اپنے رب سے کیا مانگا ہے، پھر ابوسنان نے یہ آیت پڑھی ولو لا اذ دخلت جنتک قلت ماشاء اللّٰہ لاقوۃ الا باللّٰہ'' ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو کہتا ماشاء اللّٰہ لاقوۃ الا باللّٰہ (الکہف۔۳۹)۔

۶۵۲۷-ابومحمد بن حیان، ابویحییٰ رازی، ھناد بن سری، وکیع، شیخ بنی حارث، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے پاس تشریف لائے پھر آپ نے ارشاد فرمایا تقدیر پر راضی رہنے والے کہاں ہیں؟ قابل قدر کام کی کوشش کرنے والے کہاں ہیں؟ مجھے تعجب ہے اس آدمی پر جو ہمیشگی کے گھر پر ایمان رکھتا ہے وہ کیسے دھوکے کے گھر کے لئے جدو جہد کرتا ہے [۱]

۶۵۲۸-ابومحمد بن حیان، ابویحییٰ رازی، ھناد، ابوالاحوص، سعید بن مسروق، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں داؤد علیہ السلام فرماتے تھے اے پروردگار! میں آپ کی نعمتوں کا کیسے شمار کر سکتا ہوں جبکہ میں خود پوری ایک نعمت ہوں۔

عمرو بن مرہ، عبداللہ بن ابی اوفیٰ، اور عبداللہ بن سلمہ مرادی، ابووائل، مرہ ہمدانی، خثیمہ عمرو بن میمون، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، عبیدہ بن عبداللہ، سعید بن المسیب، مصعب بن سعد بن ابی وقاص وغیرہ حضرات سے مسنداً روایت کرتے ہیں۔

۶۵۲۹-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد نیز، فاروق خطابی، ابومسلم الکشی، سلیمان بن حرب، ابوالولید، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے سنا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی صاحب خانہ صدقہ لیکر آتا تو آپ اس کے لئے دعا فرماتے، ایک دفعہ میرے والد صدقہ لیکر حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! آل ابی اوفی پر رحمت نازل فرما۔

۶۵۳۰-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، احمد بن قاسم بن ابان، سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف فریابی، سفیان، ان دونوں حضرات کے سلسلہ سند میں ہے۔ فرماتے ہیں عمرو بن مرہ نے فرمایا میں نے عبداللہ بن سلمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پڑھتے سنا فرماتے ہیں میرے پاس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جبکہ میں بیمار تھا میں کہہ رہا تھا اے اللہ! اگر میری موت قریب ہے تو مجھے موت دیکر اس بیماری سے راحت عنایت فرمائیں، اور اگر موت میں کچھ دیر ہے تو اس بیماری کو رفع فرمائیں اور اگر یہ آزمائش ہے تو مجھے صبر کی توفیق عطا فرمائیں، آپ نے میرے یہ جملے سنے تو مجھے پاؤں سے ٹھوکر ماری اور فرمایا کہو ذرا کیسے کہہ رہے تھے؟ چنانچہ میں نے انہی الفاظ کو دہرایا، آپ نے فرمایا اے اللہ! اسے شفا بخش اے اللہ! اسے عافیت

۱۔ کنز العمال ۵۹۶۲، ۴۳۸۲، والجامع الکبیر ۹۲۸۴.

۲۔ مسند الامام أحمد ۸۴/۱، والمستدرک ۶۲/۲، وصحیح ابن حبان ۲۲۰۹، واتحاف السادة المتقين ۲۹۷/۶.

بخش، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کے بعد کبھی مجھے اس بیماری کی شکایت نہیں ہوئی۔[۲]

۶۵۳۱-محمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے وہ عبداللہ بن سلمہ سے بحوالہ حضرت عبداللہ بن مسعود نقل کرتے ہیں۔ فرمایا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ چیزوں کے علاوہ سب کچھ عطا کیا گیا ''بیشک اللہ تعالیٰ کو ہی قیامت کا علم ہے اور بارش کب اتارنی ہے اور ارحام میں کیا ہے اس کا اسے علم ہے۔ (لقمان، ۳۴) عمرو سے شعبہ نے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۵۳۲-محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی محمد بن جعفر، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے بحوالہ عبداللہ بن سلمہ وہ حضرت معاذ بن جبل سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا تم تین چیزوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرو گے؟ دنیا، جس نے تمہاری گردنیں کاٹ ڈالیں، اور ایک عالم دین کا بہک جانا، اور منافق کا قرآن سے بے جا جھگڑا، راوی کا بیان ہے کہ لوگوں پر سکتہ طاری ہو گیا۔ پھر اس نے فرمایا رہا عالم دین، تو جب وہ ہدایت یافتہ نہ ہو تو اسے اپنے دین کا مقلد و مقتدانہ بناؤ، اور اگر وہ کسی فتنہ میں مبتلا ہو جائے تو اس سے اپنی امیدیں منقطع نہ کرو، اس واسطے کہ مؤمن فتنہ میں مبتلا ہو جاتا ہے (مگر جلد ہی) توبہ کر لیتا ہے، رہا قرآن مجید تو یہ ایک مینارۂ نور ہے جیسے اسٹریٹ لائٹ سب کے سامنے ہوتی ہے سو اس کے متعلق جو معرفت تمہیں حاصل ہے اس کے بارے میں کسی سے سوال مت کرو، اور جس بات میں متردد ہو، اسے جاننے والے کے سپرد کرو، یا اسے اللہ تعالیٰ کے حوالے کرو، رہی دنیا! سو جس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے غنیٰ پیدا کر دیا اس نے فلاح پائی اور جس کی یہ حالت نہیں تو اس کی دنیا اسے کچھ فائدہ نہ دے گی۔

اسی طرح شعبہ نے اسے موقوفاً نقل کیا ہے اور وہ صحیح ہے اور اس کے الفاظ کو حضرت معاذؓ سے مرفوعاً نقل کیا ہے۔

۶۵۳۳-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، فاروق الخطابی، ابو مسلم الکشی، الولید، شعبہ ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے بحوالہ عبداللہ بن سلمہ وہ صفوان بن عسالؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ایک یہودی نے اپنے دوست سے کہا چلو اس نبی کے پاس چلتے ہیں تو اس نے جواب میں کہا۔ انہیں نبی مت کہو اس لئے کہ اگر انہوں نے تمہاری بات سن لی تو ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی، پھر وہ دونوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس آیت کے متعلق پوچھنے لگے'' بے شک ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو واضح نشانیاں عطا کی تھیں'' (اسراء۔ ۱۰۱) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ نشانیاں یہ تھیں کہ ''اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک نہ بناؤ، کسی جان کو ناحق قتل مت کرو، زنا نہ کرو، چوری نہ کرو، اور کسی بے گناہ کی چغلی بادشاہ کے سامنے مت کھانا تاکہ اسے قتل کر دیا جائے' سود نہ لینا، پاکدامن عورتوں کو تہمت نہ لگانا، لڑائی سے مت بھاگنا، اور تمہارے لئے خاص طور پر یہ بات ہے اے یہودیو! کہ ہفتہ کے روز حد سے تجاوز نہ کرنا، تو انہوں نے آپ کا دست مبارک چوما اور کہنے لگے ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا تو پھر کونسی چیز تمہیں میری اتباع سے روکتی ہے؟ تو وہ کہنے لگے داؤد علیہ السلام نے یہ دعا کی تھی کہ انہی کی اولاد میں نبی رہیں، ہمیں خوف ہے کہ اگر ہم آپ کی اتباع کریں گے تو یہودی ہمیں قتل کر کے چھوڑیں گے۔[۱]

۶۵۳۴-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوحفص عمر بن یزید رفا بصری، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے بحوالہ شقیق ابی وائل حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں کی کیا حالت ہوگی جو مالداروں کو دیکھتے اور عبادت گزاروں کو گھٹیا سمجھتے ہیں اور جو نا موافق ہو اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ یوں وہ بعض حصے پر ایمان رکھتے ہیں اور بعض کا انکار کر دیتے ہیں جو چیز تقدیر اور لکھے گئے وقت، اور تقسیم کیے ہوئے رزق سے بغیر کوشش کے حاصل ہو جاتی ہے اس کی سعی اور کوشش کرتے ہیں جو بدلہ بے انتہا ہے اور کوشش

۱۔ مسند الامام أحمد ۴/ ۲۴۰. والمعجم الكبير للطبراني ۷/ ۴۳، ۴۴، ۸/ ۸۴. والمستدرك ۴/ ۳۵۱.

۲۔ المعجم الكبير للطبراني ۱۰/ ۲۳۸. ومجمع الزوائد ۱۰/ ۲۲۹، ۲۳۴. وأمالي الشجري ۲/ ۲۰۶. وكشف الخفا ۱/ ۲۶۶. والموضوعات ۳/ ۱۴۰. والفوائد المجموعة ۲۲۰. وتنزيه الشريعة ۲/ ۳۰۴.

عمل نہ کرنے والا، بہتان تراشی کرنے والا، محرمات کھانے والا نہیں، جو کوشش وجدوجہد سے ہی حاصل ہوتی ہے ان میں جان کھپائی اور تندہی سے کام نہیں لیتے۔[۲]

شعبہ نے عمرو سے نقل کردہ غریب حدیث ہے اسے عمر بن یزید کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا ہے۔

۶۵۲۵ - ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، سلیمان بن حرب، عبداللہ، یونس بن حبیب، ابوداؤد، فاروق الخطابی، ابومسلم، ابوالولید، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے بحوالہ ابووائل، وہ ابوموسیٰ اشعری سے نقل کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! ایک شخص اس وجہ سے جہاد کرتا ہے تاکہ اس کا ذکر ہو، اور ایک شخص اس لئے لڑتا ہے تاکہ اس کی شہرت ہو، ان میں سے اللہ کی راہ میں کون ہے؟ آپ نے فرمایا جو شخص اس لئے قتال کرتا ہے تاکہ اللہ کا کلمہ بلند ہو تو وہ شخص اللہ کے راستہ میں قتال کرتا ہے۔

اعمش، منصور اور عاصم نے ابووائل سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۵۲۶ - عبداللہ، یونس ابوداؤد، ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس، ابوزید ھروی، سلیمان، یوسف القاضی، عمرو بن مرزوق، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نے مرہ سے سنا وہ ابوموسیٰ سے روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مردوں میں سے بہت سے کامل ہوئے اور عورتوں میں سے صرف مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بیوی کامل ہوئی، عائشہؓ کی فضیلت عورتوں پر ایسے ہی ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر ہے۔[۱]

۶۵۲۷ - محمد بن علی بن حبیش، پوری جماعت سمیت نقل کرتے ہیں قاسم بن زکریا مقری، عبدالرحمٰن بن محمد سکری، عباد بن عوام، ابان بن تغلب، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے بحوالہ خثیمہ حضرت عبداللہ بن عمرو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں جس نے اپنے عمل کی وجہ سے لوگوں سے تعریف سننی چاہی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے سماعت کا سامان پیدا کردیتے ہیں قیامت کے دن اپنی مخلوق کو سنوائیں گے پھر اسے حقیر وذلیل کریں گے۔[۲]

۶۵۲۸ - محمد بن جعفر بن الہیثم، محمد بن احمد بن مرہ، یزید بن ھارون، عوام بن حوشب، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے بحوالہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، حضرت علیؓ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے یہاں تک کہ آپ نے اپنا قدم مبارک میرے اور فاطمہؓ کے درمیان رکھ دیا، پھر آپ ہمیں سونے کے وقت پڑھی جانے والی دعا سکھانے لگے، ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد للہ، ۳۴ بار اللہ اکبر، حضرت علیؓ فرماتے ہیں پھر میں نے ان کلمات کو کبھی نہیں چھوڑا تو آپ سے کسی آدمی نے کہا صفین کی رات بھی؟ آپ نے فرمایا ہاں صفین کی رات بھی نہیں چھوڑا۔

۶۵۲۹ - محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن عوام، یزید بن ہارون، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے وہ سالم بن ابی الجعد سے بحوالہ اپنے بھائی حضرت ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مردار کی کھال کے بارے میں پوچھا گیا، آپ نے فرمایا اس کی دباغت (چمڑے کو رنگنے کی صنعت) اس کی خباثت وناپاکی اور اس کی رجس ونجاست کو ختم کردیتی ہے۔[۳]

---

[۱] صحیح البخاری ۴/۲۹۳، ۲۰۰، ۵/۳۰، ۷/۹۷. وصحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة باب ۱۲. وفتح الباری ۱۰۶، ۱۳۵، ۹/۵۵۱.

[۲] مسند الامام أحمد ۲/۱۶۲، ۱۶۵، ۲۱۲، ۲۲۳. وأمالی الشجری ۲/۲۲۱. ومجمع الزوائد ۱۰/۲۲۱، ۲۲۲. الترغیب والترهیب ۱/۵۶. واتحاف السادة المتقین ۸/۲۶۲. ومشکاة المصابیح ۵۳۱۹ وکشف الخفا ۲/۳۵.

[۳] مسند الامام احمد ۱/۲۳۷. والسنن الکبری للبیهقی ۱/۱۷، ۱۱۰.

۶۵۴۰ - احمد بن جعفر بن مسلم، یحییٰ بن عبدالباقی الاذنی، ابوشرحبیل عیسیٰ بن خالد، ابوالیمان، اسماعیل بن عیاش، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے بحوالہ ابوعبیدہ، حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے اپنے چند اسماء گرامی ذکر کئے جن میں سے کچھ ہم نے یاد رکھے اور کچھ بھول گئے، آپ نے فرمایا''میں محمد، احمد، مقفی، حاشر، نبی التوبہ اور نبی الملحمہ ہوں''۔[۱]

اوزاعی عن عمرو کی سند سے غریب حدیث ہے جبکہ اعمش، مسعود اور مسعر نے بھی عمرو سے روایت کیا ہے۔

۶۵۴۱ - عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ الادیب، محمد بن ابراہیم بن زیاد، عبدالمومن بن علی، عبدالسلام بن حرب، ابوخالد دالانی، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے بحوالہ مصعب بن سعد وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضعیف اور کمزور لوگوں کی دعا کی وجہ سے مسلمانوں کی مدد کی جاتی ہے۔

عمرو اور ابوخالد کی سند سے غریب حدیث ہے عبدالسلام اس کے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۵۴۲ - عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن محمد بن حماد، اسحاق بن ابراہیم بن السواق العبدی، عبدالرحمٰن بن مھدی، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے سعید بن المسیب کو عثمان بن ابی العاص سے روایت کرتے سنا، فرماتے ہیں کہ سب سے آخری حکم جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا وہ یہ ہے کہ جب آپ لوگوں کو امامت کرائیں تو انہیں مختصر نماز پڑھائیں، اس لئے کہ ان میں بوڑھے، بیمار، کمزور اور ضرورت مند اور کام والے لوگ ہوتے ہیں۔

ثوری اور عمرو کی سند سے غریب حدیث ہے، ابن مھدی اس میں منفرد ہیں۔

۲۹۹۔ عمرو بن قیس الملائی[۲]

حضرت شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ان بزرگوں میں سے قاری قرآن، خشوع وخضوع والے، مسکین و متواضع شخص عمرو بن قیس ملائی ہیں۔

۶۵۴۳ - ابوبکر، عبداللہ، ابوعبداللہ الازدی، مسدد، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں ان سے روایت ہے کہ کوفہ میں پانچ آدمی ایسے تھے جو دن بدن نیکی میں بڑھتے چلے جارہے تھے پھر انہوں نے ابن ابجر، ابوحیان تیمی، عمرو بن قیس، ابن سوقہ، ابوسنان وغیرہ کے نام بتائے۔

۶۵۴۴ - عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن ابی علی، جعفر بن ابی کزال، محمد بن بشیر الحاربی فرماتے ہیں سفیان نے مجھ سے کہا عمرو بن قیس ہی ہیں جنہوں نے مجھے ادب سکھایا، قرآن پڑھنے کی تعلیم دی، علم فرائض (میراث) کی تعلیم دی، میں نے انہیں ان کے بازار میں تلاش کرتا، پھر اگر میں بازار میں نہ پاتا تو ان کو ان کے گھر میں یا نماز پڑھتے ہوئے پاتا یا دیکھ کر قرآن پڑھتے ہوئے پاتا، گویا کہ وہ ایسے کاموں کی طرف جلدی کر رہے تھے جو ان سے رہنے والے تھے اور اگر کسی وقت وہ مجھے گھر میں نہ ملتے تو میں انہیں کوفہ کی مساجد میں پالیتا، وہ کسی مسجد کے کونے میں یوں بیٹھے ہوتے جیسے کوئی چور چھپ کر بیٹھا ہو، وہ بیٹھے رو رہے ہوتے اگر وہاں بھی نہ ملتے تو میں انہیں قبرستان میں بیٹھے اپنے اوپر روتا دیکھتا، جب ان کی وفات ہوئی تو اہل کوفہ نے اپنے دروازے بند کر دیئے اور ان کے جنازے میں شرکت کیلئے نکل

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الفضائل ۲۶. وفتح الباری ۸/ ۱/ ۶۴.

۲۔ التاریخ الکبیر ۶/ت ۲۶۴۷. والجرح ۶/ت ۱۴۰۶. والکاشف ۲/ت ۴۲۸۲. والمیزان ۳/ت ۶۴۲۷. وتہذیب الکمال ۶ ۴۴۳۶ (۲۲/ ۲۰۰).

پڑے۔

پھر جس وقت انہیں لیکر صحرا کی طرف نکلے اور ان کے تابوت کو سامنے رکھا، انہوں نے وصیت کر رکھی تھی کہ میرا جنازہ "ابوحیان تیمی" پڑھائیں، تو وہ آگے بڑھے اور چار تکبیریں کہیں، لوگوں نے ایک چیخنے والے کی آواز سنی کہ نیکوکار عمرو بن قیس آچکا ہے، اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ صحرا سفید پرندوں سے بھرا پڑا ہے، ان جیسے انوکھے اور خوبصورت پرندے انہوں نے نہیں دیکھے تھے لوگ ان کی خوبصورتی اور کثرت کو دیکھ کر متعجب ہو رہے تھے اتنے میں ابوحیان نے کہا تم لوگ کس بات پر تعجب کرتے ہو؟ یہ فرشتے ہیں جو عمرو کے جنازے میں شریک ہونے آئے ہیں۔

۶۵۴۵ - ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن احمد، اسحاق بن موسیٰ انصاری، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابوخالد الاحمر کو فرماتے سنا کہ عمرو بن قیس تاجروں سے اجرت پر معاملہ کیا کرتے تھے۔ شام کی کسی بستی میں ان کی وفات ہوگئی تو وہاں کے صحراء کو دیکھا گیا کہ وہ ایسے مردوں سے بھر گیا ہے جو سفید لباس پہنے ہوئے ہیں جب ان کی نماز جنازہ ہوگئی تو وہ لوگ بھی غائب ہوگئے تو ڈاک کے نگران نے عیسیٰ بن موسیٰ کو اس کے متعلق اطلاع کا خط لکھا تو اس نے ابن شبرمہ اور ابن ابی لیلیٰ سے کہا تم لوگ کیسے ہو کہ اس شخص کا تذکرہ مجھ سے نہ کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ وہ خود ہم سے کہتے تھے کہ ان (عیسیٰ بن موسیٰ) کے سامنے میرا ذکر نہ کرنا۔

۶۵۴۶ - عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ، موسیٰ بن عبدالرحمٰن مسروقی، حسین بن الجعفی، عبداللہ بن سعید الجعفی، ان کے سلسلہ سند میں ہے ہم عمرو بن قیس کے جنازہ میں شامل تھے تو وہاں بہت سے ایسے لوگ بھی تھے جن کے کپڑے سفید تھے پھر جب ہم نے ان کی نماز جنازہ پڑھ لی تو وہ ہمیں نظر نہ آئے۔

۶۵۴۷ - محمد بن محمد، محمد بن احمد بن تمیم، محمد بن حمید، الحکم بن بشیر، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے روایت ہے۔ فرمایا تین باتیں تواضع وانکساری کی جڑ ہیں جس سے تم ملو سلام میں پہل کرو، نشست میں تم اونچی جگہ کے بجائے نیچے بیٹھنے پر راضی رہو، اللہ تعالیٰ کے عمل میں تم ریاء، شہرت اور تعریف کو پسند نہ کرو۔

۶۵۴۸ - عبداللہ بن محمد، احمد بن خالد الحروری، محمد بن حمید، نعیم بن میسرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے عمرو بن قیس ملائی لوگوں کو قرآن مجید پڑھاتے۔ وہ ایک ایک آدمی کے سامنے بیٹھتے یہاں تک کہ ان سب کو پڑھا کر فارغ ہو جاتے اور جب چلتے تو لوگوں کے آگے نہ چلتے، کہتے آؤ ہم اکٹھے چلتے ہیں۔

۶۵۴۹ - عبداللہ بن محمد، الولید بن الصباح، الحسن بن احمد بن اللیث، الحسن بن الصباح، علی بن سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمرو بن قیس کے پاس اہل علم میں سے کوئی آتا تو وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے، اور کہتے! جو علم اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے اس میں سے مجھے بھی سکھاؤ، اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد پڑھتے "اس شرط پر کہ تم مجھے وہ رشد وہدایت کی باتیں سکھاؤ جو تمہیں سکھائی گئی ہیں۔ (الکہف۔۶۶)

۶۵۵۰ - ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابراہیم بن سعید الجوہری، عبدالرحمٰن بن جبیات، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں عمرو سے کہا گیا ہم آپ کی حالت میں جو تبدیلی دیکھ رہے ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا لوگوں پر رحم کی وجہ سے، اس واسطے کہ وہ اپنے آپ سے غافل ہیں۔

۶۵۵۱ - احمد بن اسحاق، ابراہیم بن محمد بن الحارث، احمد بن ابی الحواری، اسحاق بن خلف، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ عمرو بن قیس جب بازار والوں کو دیکھتے تو اشکبار ہو جاتے، اور کہتے کہ کس چیز نے انہیں غافل کر رکھا ہے ان نعمتوں سے جو اللہ نے ان کے لئے تیار کر رکھا ہے

۶۵۵۲ - محمد بن احمد نے اپنی کتاب میں لکھا ہے قاسم بن فورک، ابراہیم بن یوسف الحضرمی، ابن یمان، ابوسنان، عمرو سے روایت ہے کہ جب تم اپنے آپ میں مشغول رہو گے لوگوں سے غافل ہو جاؤ گے، اور جب لوگوں میں دلچسپی لو گے تو اپنے آپ کو بھول جاؤ گے۔

۶۵۵۳- ابومحمد بن حیان، احمد بن علی بن الجارود، ابوسعید الاشج، ابوخالد الاحمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ عمرو فرمایا کرتے تھے جب کوئی نیکی کی بات سنو تو اس پر عمل کرو چاہے ایک ہی مرتبہ ہو۔

۶۵۵۴- ابوبکر، عبداللہ، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوخالد الاحمر، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے روایت ہے فرمایا کہ لوگ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ آدمی اپنے بچے کو کوئی چیز دے پھر وہ بچہ اس چیز کو لیکر آئے جسے کوئی مسکین وفقیر آدمی دیکھ کر اپنے گھر والوں کے بارے میں روتے۔

۶۵۵۵- ابی، احمد بن محمد بن عمرو، ابوبکر بن عبید، مفضل بن غسان، ان کے سلسلہ سند میں ہے عمرو نے فرمایا وہ بات جس سے میں اپنے دل کو نرم کروں اور اس کے ذریعہ اپنے رب تک پہنچوں وہ مجھے قاضی شریح کے پچاس فیصلوں سے زیادہ پسند ہے۔

۶۵۵۶- احمد بن اسحاق، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی الحواری، اسحاق بن خلف، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں عمرو بن قیس جب روتے تو اپنا چہرہ دیوار کی طرف پھیر لیتے اور اپنے شاگردوں سے کہتے یہ تو زکام ہے۔

۶۵۵۷- ابومحمد بن حیان، احمد بن علی، ابوسعید الاشج، ابوخالد الاحمر انکے سلسلہ سند میں ہے کہ عمرو بن قیس فرماتے ہیں کج رو اور ٹیڑھے دل والے شخص کے ساتھ مت بیٹھو ورنہ تمہارا دل بھی ٹیڑھا ہو جائے گا۔

۶۵۵۸- سلیمان بن احمد، ابوبکر بن صدقہ، محمد بن مسلم بن وارہ، عبدالرحمن بن الحکم بن بشیر بن سلیمان، ابی، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں جس نے بیس دن اناج ذخیرہ کیا اور پھر اسے صدقہ کر دیا تو اس کا کفارہ نہیں ہوگا۔

۶۵۵۹- سلیمان بن احمد، ابوبکر بن صدقہ، محمد بن مسلم، عبدالرحمن بن الحکم، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ سفیان ثوری کو میں نے دیکھا وہ عمرو کے پاس آتے تو مسلسل انہیں دیکھتے رہتے، ان سے اپنی نگاہ نہ اٹھاتے، میرا گمان ہے کہ وہ اس میں ثواب کی امید رکھتے ہوں گے، اور سفیان نے فرمایا عمرو بن قیس میرے استاذ ہیں، فرماتے ہیں میں نے عمرو بن قیس کو فرماتے سنا کہ علم حدیث کا شغل رکھنے والے کو چاہیے کہ وہ صراف کی طرح احادیث میں جانچ پڑتال کرے جیسے وہ دراہم میں جانچ پڑتال سے کام لیتا ہے اس لئے کہ دراہم میں کھرے اور کھوٹے ہر طرح کے دراہم ہوتے ہیں یہی حال حدیث کا ہے۔

۶۵۶۰- عبداللہ بن محمد، عبدالرحمن بن سلم الرازی، ھناد بن السری، ابوخالد الاحمر، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبلؓ کو جب نیزہ لگا تو موت کی بے ہوشیاں ان پر غالب تھیں، پھر جب انہیں افاقہ ہوتا تو فرماتے تیرے گھٹنوں نے مجھے آدبوچا، مگر تیری عزت کی قسم تو خوب جانتا ہے مجھے تیری ملاقات عزیز ہے، اے میرے اللہ! آپ خوب جانتے ہیں کہ مجھے دنیا میں رہنا اس لئے پسند نہیں تھا تا کہ نہریں چلیں یا درخت اگیں، البتہ گھڑیوں کی مشقت اور دوپہروں کو پیاس اور علماء سے مزاحمت لشکر لیکر جب ذکر کے حلقے لگے ہوں۔ متعدد تابعین سے یہ روایت مسنداً مروی ہے کہ ان میں سے حکم بن عتیبہ، ابواسحاق السبیعی عبدالملک بن عمیر، سماک بن حرب، سلمہ بن کھیل، عطیہ بن سعد العوانی عطاء بن ابی رباح، محمد بن منکدر، مصعب بن سعد محمد بن عجلان وغیرہ وغیرہ حضرات ہیں۔

۶۵۶۱- ابوبکر الطلحی، عبید بن غانم، ابوبکر بن ابی شیبہ، اسباط بن محمد، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے، بحوالہ الحکم عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چند کلمات ہیں جو نمازوں کے بعد پڑھے جاتے ہیں ان کا قائل نقصان نہیں اٹھاتا، ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ کہو، ۳۳ بار الحمدللہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر کہو۔[۱]

صحیح ثابت حدیث ہے جسے منصور بن معتمر، الاعمش، مالک بن مغول، شعبہ بن ابی لیلیٰ، حمزہ، سفیان بن حسین، اور ابوشیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱- صحیح مسلم، کتاب المساجد ۱۴۴، ۱۴۵. وسنن الدارمی ۳۰۶/۲. والمصنف لابن أبی شیبة ۲۲۸/۱۰. والسنن الکبری للبیھقی ۱۸۷/۲. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲۴/۱۹. والترغیب والترھیب ۴۵۱/۲.

۶۵۶۲ - سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن یحییٰ بن حمزہ، ابی، ابیہ، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ اسحاق ھمدانی، حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ دعا سکھائی کہ جب میں سونے لگوں تو یہ کلمات کہوں، اے اللہ میں اپنی جان آپ کے سپرد کرتا ہوں اور اپنی پیٹھ کے لئے آپ کو پناہ بناتا ہوں، اپنے چہرے کو آپ کی طرف پھیرتا ہوں اور اپنا معاملہ آپ کے حوالے کرتا ہوں، آپ سے ڈرتے ہوئے اور آپ کی طرف رغبت کرتے ہوئے، آپ کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں، آپ نے جو کتاب نازل کی اس پر ایمان رکھتا ہوں اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے مبعوث فرمایا ان پر ایمان لاتا ہوں۔

صحیح ثابت حدیث ہے، جسے ابو اسحاق سے متعدد تابعین اور ائمہ نے نقل کیا ہے جس میں اسماعیل بن ابی خالد، ابان بن تغلب اور ائمہ میں سے ثوری، شعبہ، مسعر، ابن عیینہ، معمر، ابن اسحاق، عبداللہ بن المختار، شریک، زھیر، ابوالاحوص، اسرائیل، حبیب بن الشہید، ابراہیم بن طھمان، شامل ہیں اور براء سے اس حدیث کو سعد بن عبیدہ، ابوعبیدہ بن عبداللہ، اور مسیب بن رافع نے روایت کیا ہے۔

۶۵۶۳ - ابوبکر الطلحی، ابوحصین الوداعی، یحییٰ بن عبدالحمید، ابوخالد الاحمر، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ ابو اسحاق روایت ہے، وہ ہبیرہ بن مریم سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جادوگر اور کاہن کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی، تو وہ اس سے بری ہے جو اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا ہے۔[1]

ثوری نے ابو اسحاق سے اسی طرح روایت کیا ہے جبکہ محامہ بن الحارث نے عبداللہ سے موقوفاً نقل کیا ہے۔

۶۵۶۴ - ابوبکر محمد بن احمد بن عبدالوھاب، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، سعدان بن نصر، عمرو بن شبیب، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ عبدالملک بن عمیر وہ حضرت نعمان بن بشیرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی ظاہر ہے، البتہ ان دونوں کے درمیان کچھ چیزیں متشابہات ہیں سو جس نے انہیں چھوڑ دیا تو وہ اپنی عزت اور دین کو بہت محفوظ کرنے والا ہے اور جو ان کا مرتکب ہوا تو وہ حرام کا مرتکب ہو جائے گا، جیسے وہ جانور جو محفوظ وممنوع چراگاہ کے پاس چر رہا ہو تو قریب ہے کہ وہ اس میں بھی چرنے لگے، بے شک ہر بادشاہ کی ایک مخصوص چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔

اسے زھیر نے عبدالملک سے اسی طرح روایت کیا ہے، شعبی کی سند سے صحیح ثابت حدیث ہے اور نعمانؓ سے صرف زھیر اور عمرو نے روایت کیا ہے۔

۶۵۶۵ - سلیمان بن احمد، عمرو بن ثور الجذامی، محمد بن یوسف الفریابی، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ عطیہ وہ حضرت ابوسعیدؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیسے زندگی سے لطف اندوز ہوں جبکہ سور پھونکنے والے فرشتے نے نرسنگھا اپنے منہ میں رکھ لیا ہے۔ اب وہ اس بات کی طرف کان لگائے ہوئے ہے کہ اسے کب حکم ملتا ہے تاکہ وہ سور پھونکے۔[2]

ثوری عن عمرو کی سند سے غریب حدیث ہے جسے انہوں نے عمرو سے نقل کیا ہے ہم نے اسے فریابی کی سند سے لکھا ہے جبکہ ابن عیینہ نے عمار دھنی سے اور انہوں نے عطیہ سے روایت کیا ہے۔

۶۵۶۶ - احمد بن جعفر بن سعید، احمد بن عمرو بزاز، عباد بن احمد عرزمی، محمد بن عبدالرحمٰن (ابیہ) ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ عطیہ وہ حضرت ابوسعیدؓ سے نقل کرتے ہیں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق کہ

---

[1] فتح الباری ۱۰/۲۱۷. والترغیب والترھیب ۴/۳۴.

[2] سنن الترمذی ۲۴۳۱. والمستدرک ۴/۵۵۹. ومسند الامام احمد ۱/۳۲۶، ۳/۷، ۴/۳۷۴. ومجمع الزوائد ۷/۱۳۱، ۱۰/۳۳۰، ۳۳۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۵/۲۲۲، ۱۲/۱۲۸، والصغیر ۱/۲۴۳. وفتح الباری ۱۱/۳۶۸.

مسکیناوّ یتیماوّ اسیرًا مسکین، یتیم، اور قیدی فرمایا مسکین سے مراد فقیر، یتیم سے مراد جس کا باپ نہ ہو اور قیدی سے مراد وہ غلام پابند سلاسل ہو۔

عمرو کی سند سے غریب حدیث ہے جس میں عباد اپنے چچا سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۵۶۷- احمد بن اسحاق، احمد بن عمرو ابزاز، اسحاق بن ابراہیم بغدادی، داؤد بن عبدالحمید، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ عطیہ، حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس آدمی کو خوش وخرم رکھے جس میری بات سنی پھر اسے محفوظ کر کے، جیسا سنا ایسے ہی آگے پہنچایا۔

عمرو کی سند سے غریب حدیث ہے، جسے اسحاق، داؤد سے نقل کرنے میں اکیلے ہیں۔

۶۵۶۸- سلیمان، محمد بن عبداللہ الحضرمی، عباد بن احمد عزرمی، (عمی) عمرو بن شمر، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے، بحوالہ عط حضرت ابوسعیدؓ روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ تین اشخاص قیامت کے، مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے، وہ بڑی گھبراہٹ سے پریشان وغمگین نہ ہوں گے اور نہ حساب وکتاب کی کچھ پروا کریں گے۔ ایک وہ شخ جس نے ثواب کی امید رکھتے ہوئے قرآن مجید پڑھا، پھر کسی قوم کی امامت کرائی، دوسرا وہ شخص جس نے بنیت ثواب اذان دی، تیسر غلام جو اللہ تعالیٰ اور اپنے آقا کا حق ادا کرے۔[1]

عمرو کی سند سے غریب حدیث ہے جسے عمرو بن شمر نقل کرنے میں متفرد ہیں۔

۶۵۶۹- قاضی ابواحمد، محمد بن احمد، محمد بن حسین بن حفص، علی بن محمد بن مروان، (ابی) ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ عط حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات یقین کی کمزوری کا ثبوت ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی ناراض میں لوگوں کو راضی کرنے کی کوشش کرو، اور تم اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ رزق کی وجہ سے ان کی تعریف کرو اور جو چیز اللہ تعالیٰ نے تمہیں نہ دی اس پر ان کی مذمت وبرائی بیان کرو، سو یاد رکھو! کہ اللہ تعالیٰ کا رزق ایسی چیز نہیں کہ اسے کسی لالچی وحریص آدمی کا حرص ولالچ لے یا کسی ناپسند کرنے والے کی ناپسندیدگی اسے واپس کردے۔ راحت وکشادگی کو حق تعالیٰ نے رضا اور یقین میں رکھا ہے اور فکر و شک اور سختی وناراضگی میں رکھا ہے۔[2]

عمرو کی سند سے غریب حدیث ہے جسے علی بن محمد بن مروان اپنے والد سے روایت کرنے میں تنہا ہیں۔

۶۵۷۰- محمد بن حمید، حامد بن شعیب، حسین بن محمد، محمد بن حسن، ابی یزید، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ عطیہ، حضرت سعیدؓ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) جسے قرآن پاک کی تلاوت میرے ذ اور مجھ سے سوال کرنے سے مانع ہو تو میں اسے مانگنے والوں سے بہتر عطا کرتا ہوں، قرآن مجید کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسی ہے ج اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق پر فضیلت حاصل ہے۔[3]

۶۵۷۱- محمد بن اسحاق بن ایوب، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب بن حارث، ابراہیم بن یوسف، زیاد بن عبداللہ بکائی، محمد بن اسحاق، ا کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ محمد بن منکدر حضرت جابرؓ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں جنگ احد کے روز میرے والد شہید ہو گئے

۱۔ امالی الشجری ۱/۶۷. وتاریخ بغداد ۳/۲۵۵. واتحاف السادۃ المتقین ۴/۲۶۵. وکنز العمال ۲۰۹۰۹. وتخر الاحیاء ۱/۱۳۵. وتفسیر القرطبی ۱۱/۳۴۲.

۲۔ مسند الشہاب ۱۱۱۲.

۳۔ سنن الترمذی ۲۹۲۶. وسنن الدارمی ۲/۴۴۱. وفتح الباری ۹/۶۶، ۱۱/۱۳۴، ۱۴۷. واتحاف السادۃ المتق ۴/۴۷۳، ۵/۷. وتنزیہ الشریعۃ ۱/۲۳۳.

مجھے اس کی اطلاع ملی، میں جب اس طرف لپکا تو وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھے اور ان پر ایک چادر دی ہوئی تھی، میں نے ان کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے منع کر رہے تھے کیونکہ وہ اس بات کو ناپسند سمجھ رہے تھے کہ میں انہیں مثلہ (ناک، کان کٹے) کی حالت میں دیکھوں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ہی بیٹھے تھے۔ آپ نے مجھے نہیں روکا، جب ان کا جنازہ اٹھایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے جنازے کے اٹھائے جانے تک فرشتے برابر اپنے پروں سے گھیرے ہوئے تھے۔ کچھ ایام کے بعد میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی، آپ نے فرمایا اے بیٹے! کیا میں تمہیں ایک خوشخبری نہ سناؤں؟ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کو زندہ کر کے فرمایا کیا تمنا ہے؟ تو انہوں نے کہا اے پروردگار! میری یہی تمنا ہے کہ آپ میری روح لوٹائیں اور مجھے دنیا میں واپس کریں تاکہ میں دوسری مرتبہ شہید ہوں، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ اہل برزخ اس دنیا کی طرف نہیں لوٹیں گے۔[۱]

۶۵۷- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ الحضرمی، علی بن بہرام، عبدالملک بن ابی کریمہ، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ عطاء حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام جب ہندوستان میں اترے تو انہیں وحشت محسوس ہوئی تو جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے۔ انہوں نے باآواز بلند اذان کہی، اللہ اکبر اللہ اکبر، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان محمد رسول اللہ، تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہیں؟ تو جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا یہ انبیاء میں سے آپ کے آخری بیٹے ہیں۔[۲]

عمرو عن عطاء کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے اسے اسی طرح تحریر کیا ہے۔

۶۵۸- سلیمان بن احمد، حسن بن عبداللہ، عبدان بن احمد، ہشام بن عمار، سوید بن عبدالعزیز، داؤد بن عیسیٰ، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے روایت ہے وہ محمد بن عجلان سے بحوالہ ابوسلمہ حضرت ابوامامہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قرآن مجید سیکھنے کا حکم اور اس کی ترغیب دی، اور فرمایا قیامت کے روز قرآن، اہل قرآن کے پاس آئے گا، اس وقت انہیں قرآن کی بہت زیادہ ضرورت ہوگی، قرآن آ کر مسلمان سے کہے گا کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ تو مسلمان کہے گا تو کون ہے؟ قرآن کہے گا میں وہ جسے تو پسند کرتا تھا اور تو یہ بات ناپسند کرتا تھا کہ وہ چیز تجھ سے جدا ہو جس نے تجھے لاغر و کمزور کر رکھا ہے تو مسلم کہے گا شاید تو قرآن ہے۔

اس کے بعد قرآن اسے رب تعالیٰ کے سامنے لے جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے دائیں ہاتھ میں بادشاہت اور بائیں میں جنت الخلد عطا فرمائیں گے، اس کے سر پر سکینت رکھی جائے گی اس کے والدین کو دو جوڑے عطا ہوں گے کہ دنیا بھی ان کے برابر نہ ہو۔ وہ عرض کریں گے ہمیں یہ جوڑے کیونکر عطا ہوئے، ہمارے اعمال ایسے تو نہ تھے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ تمہارے بیٹے کے قرآن (کی تعلیم) حاصل کرنے کا بدلہ ہے۔

۶۵۹- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن تمیم، محمد بن حمید، حکم بن بشیر، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ سفیان ثوری، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب وادئ حجر کے پاس سے گزرے تو اپنے اصحاب سے فرمانے لگے اس بستی میں داخل نہ ہونا مبادا تمہیں وہ مصیبت پہنچے جو انہیں پہنچی تھی۔[۳]

۱۔ صحیح البخاری ۲/۹۱، ۱۰۲، ۴/۲۶، ۵/۱۳۱۔ وصحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة باب ۲۶، والترغیب والترهیب ۲/۳۱۳۔

۲۔ الأحادیث الضعیفة ۴۰۳، وکنز العمال ۳۲۱۳۹، والدر المنثور ۱/۵۵۔

۳۔ الدر المنثور ۴/۱۰۴۔

عبداللہ بن دینار کی سند سے صحیح اور عمرو بن قیس عن ثوری کی سند سے غریب حدیث ہے جسے حکم بن بشیر روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

۳۰۰۔ عمر بن ذر[1]

حضرت شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا ان پاکباز لوگوں میں سے نیکوکار واعظ، شر کو دور کرنے والے ابوذر ہیں۔

۶۵۷۵۔ سلیمان بن احمد، محمد بن عبدوس بن کامل، ابوہشام الرفاعی، محمد بن کناسہ فرماتے ہیں جب ذر بن عمر بن ذر ھمدانی کی وفات ہوئی اور ان کی موت اچانک ہوئی تھی، ان کے والد کے پاس ان کے گھر والے روتے ہوئے آئے تو انہوں نے فرمایا تم لوگوں کو کیا ہوا؟ بخدا ہم نے نہ ظلم کیا اور نہ ہم مقہور ہوئے اور نہ ہماری حق تلفی ہوئی اور نہ ہمارے ساتھ یہ معاملہ غلطی سے کیا گیا اور نہ ہمارے علاوہ کسی اور کا ارادہ کیا گیا اور نہ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی غصہ کرنے والا ہے۔

جب انہیں قبر میں رکھا گیا تو فرمانے لگے بیٹا! اللہ تم پر رحم کرے! بے شک تم میرے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے تھے اور میں بھی تم پر مہربان تھا۔ مجھے تم سے کوئی وحشت نہ تھی اور اللہ تعالیٰ کے بعد کسی سے کوئی حاجت نہیں نہ تم ہماری عزت لے کے گئے، اور نہ ہمارے لئے ذلت چھوڑی، تمہارے تعلق کے غم نے مجھے تم پر غم کرنے سے غافل کر دیا ہے، اے ابوذر! اگر کل طلوع ہونے والے مقام اور حشر کا خوف نہ ہوتا تو میں تمنا کرتا کہ مجھے بھی اسی حالت سے دوچار کیا جائے جس سے تم گزر رہے ہو، اے کاش ذر! مجھے معلوم ہوتا کہ تم سے کیا کہا گیا اور تم نے کیا کہا؟ پھر فرمایا اے اللہ! آپ نے مجھ سے، ذر پر صبر کرنے کے بدلہ میں ثواب کا وعدہ کیا ہے اے اللہ! ذر پر آپ کی رحمتیں اور بخششیں ہوں، اے پروردگار! جو اجر آپ نے مجھے عطا کیا ہے میں نے اسے ذر کے لئے ذر پر ہبہ کر دیا ہے میری طرف سے یہ اس کا بدلہ ہے وہ ایسا ہو کہ آپ کو اس میں کوئی برائی دکھائی نہ دے، آپ اس سے درگزر فرمائیں کیونکہ آپ اس کے لئے مجھ سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں، اے پروردگار! اگرچہ میں نے ذر کی برائی کو ذر کے بجائے اپنی طرف ہبہ کر دیا ہے تو آپ اس کی برائی کو اپنی طرف ہبہ کر لیں کیونکہ آپ اس پر مجھ سے زیادہ کرم نوازی اور مہربانی کرنے والے ہیں پھر جب وہ جانے لگے تو فرمایا ذر! ہم جا رہے ہیں اور تمہیں چھوڑے جا رہے ہیں اگر ہم یہاں ٹھہریں بھی تو تمہیں کچھ فائدہ نہ پہنچا سکیں گے۔

۶۵۷۶۔ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن الصباح، سفیان بن عیینہ، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن ابی عمر العدنی سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں کہ جب ذر بن عمر بن ذر کی وفات ہوئی تو عمر بن ذر نے کہا اے ذر! تمہارے غم نے ہمیں تم پر غم کرنے سے غافل کر دیا ہے، کاش! مجھے معلوم ہوتا کہ تم سے کیا کہا گیا اور تم نے کیا جواب دیا؟ اے اللہ! ذر نے جو میری حق تلفی کی میں نے اسے بخش دی اور آپ کے حق میں جو کمی کی ہے اسے آپ بھی معاف کر دیں۔

۶۵۷۷۔ عبداللہ بن محمد، احمد بن علی بن مثنیٰ، عبدالصمد بن یزید فرماتے ہیں میں نے عمرو بن جریر البجری سے سنا جو محمد بن جابر کے شاگرد ہیں فرماتے ہیں جب ذر بن عمر بن ذر کی وفات ہوئی تو ان کے شاگردوں نے کہا اب اس بوڑھے کا کچھ نہ پوچھو، کیونکہ وہ اپنے والد سے نیک سلوک کرنے والے تھے، شیخ نے یہ بات سن لی تو تعجب کرتے ہوئے رونے لگے کہ کیا میں ضائع ہو جاؤں گا؟ اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جو زندہ اور موت سے منزہ ہے پھر وہ خاموش ہو گئے، یہاں تک کہ ان پر مٹی ڈال دی گئی، تو ان کی قبر پر کھڑے ہو کر ان کے دوستوں کو سنانے لگے: ذر! خدا تم پر رحم کرے، تمہارے بعد ہمیں کوئی ضرورت نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ کے ہوتے ہوئے ہمیں کسی سے کوئی حاجت ہے مجھے اس سے کوئی خوشی نہیں کہ میں تم سے پہلے چلا جاؤں، کل آنے والے دن کا خوف نہ ہوتا تو میری تمنا تھی کہ میں تمہاری جگہ ہوتا،

---

[1] طبقات ابن سعد ۶/ ۳۶۲. والتاریخ الکبیر ۶/ت ۲۰۰۴. والجرح ۶/ت ۵۶۵. والمیزان ۳/ت ۶۰۹۸. وتھذیب الکمال ۴۲۳۰ (۲۱/ ۳۳۴)

تمہارے غم نے تم پر غم گساری سے غافل کر دیا ہے، کاش! مجھے پتہ چلتا کہ تم سے کیا کہا گیا اور تم نے کیا جواب دیا؟ ان کی مراد منکر نکیر سے تھی۔ پھر انہوں نے سر اٹھایا اور فرمایا اے اللہ! میں نے اپنا وہ حق جو میرے اور اس کے درمیان تھا اسے معاف کر دیا ہے، اے پروردگار! آپ اپنا وہ حق جو آپ کے اور اس کے درمیان ہے بخش دیں، راوی کا بیان ہے کہ لوگ متعجب تھے جو مصیبت ان پر آئی اور جو رضا و تسلیم ان سے ظاہر ہوئی۔

۶۵۷- محمد بن احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، عبداللہ بن عثمان بن حمزہ العمری، عمارہ بن عمر بن العلاء، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں نے عمر بن ذر کو فرماتے سنا، خدا تم پر رحم کرے! اس رات اور اس کی تاریکی میں، جو کچھ عمل اپنے لئے کرنا چاہتے ہو کرلو، اس لئے کہ نفع اسی کو حاصل ہوا جس نے رات دن کی بھلائی سے نفع اٹھایا، اور محروم وہ ہے جو ان دونوں کی خیر سے محروم رہا، یہ دونوں تو مومنین کے لئے اپنے رب کی فرمانبرداری تک پہنچنے کا راستہ ہیں، اور دوسرے غفلت میں پڑے ہوؤں کے لئے وبال ہیں، اللہ تعالیٰ کی یاد سے اپنے دلوں کو زندہ کرو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے ہی دل زندہ رہتے ہیں اس رات کتنے کھڑے ہونے والے ہیں جن کے کھڑے ہونے کی تمنا کی گئی، اور اس رات کتنے ہی سونے والے ایسے ہیں جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اس عطا کردہ عزت و کرامت کو دیکھا جو اللہ تعالیٰ نے کل قیامت کے دن عبادت گزاروں کے لئے تیار کر رکھی ہے تو وہ لمبی نیند پر ندامت کرنے لگے سو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ رات دن کے گزرنے اور دنوں کے آنے جانے سے جتنا ہو سکے فائدہ اٹھاؤ۔

۶۵۷- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں عمر بن ذر، جب اس آیت کو "مالک یوم الدین" (الفاتحہ۔۳) پڑھتے تو فرماتے، اے وہ ذات جس کے لئے وہ دن ہے تیرا ذکر صادقین کے دلوں کو کس قدر سرد بنانے والا ہے۔

۶۵۸- ابی، عبداللہ بن محمد بن عمران، محمد بن ابی عمر العدنی، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں عمر بن ذر نے فرمایا اگر میں آج اللہ تعالیٰ کی کتاب کی نصیحتیں تمہیں نہ سناؤں تو تم لوگ اپنے دلوں کی قساوت اپنی آنکھوں کا جمود اور لاعلمی کو مجھ پر لاد دو گے، جو شخص خیر کا طلب گار ہوگا وہ خیر پالے گا یہ دنیا کی گراوٹ ہے پھر یہ آیت پڑھی، جب سورج بے نور کر دیا جائے گا (تکویر۔۱) ابن ذر فرمایا کرتے تھے دوری ہو دس ماہ کی گابھن اونٹنی کے لئے اور اس کے مالکوں کے لئے انہوں نے اسکے متعلق بخل سے کام لیا اور آج اسے چھوڑ دیا ہے۔

۶۵۹- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ سعید بن جبیرؒ نے ایک خط ارسال کیا جس میں انہیں تقویٰ الٰہی کی وصیت کی اور فرمایا اے ابو عمر! ہر دن مسلمان کی زندگی اس کے لئے غنیمت ہے اسکے نماز پنجگانہ اور جتنا اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو سکے اس کا تذکرہ کیا کرو۔

۶۵۹- محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عطا بن ابی رباح کے سامنے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں زبان درازی کرنے سے رکنے کا ذکر کیا کہ ان کا ذکر خیر اسی طرح کیا جائے جیسے اللہ تعالیٰ نے ان کا اچھا ذکر فرمایا ہے اور یہ کہ ان میں سے نہ کسی کی شان گھٹائی جائے اور نہ کسی پر طعن و تشنیع کی جائے اور یہ کہ جس نے شہادت لاالہ الا اللّٰہ وان محمدا عبدہ ورسولہ، کی گواہی دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی اور جو کچھ آپ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے لیکر آئے اس کا اقرار کیا تو یہ ایماندار ہیں ان میں سے جس نے بھلائی کی تو ہم اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں ثواب کی امید رکھتے اور اس کے اس عمل کو پسند کرتے ہیں۔

اور ان میں سے جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا ارتکاب کیا تو ہم اس کے اس گناہ کو جو اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے کیا

ناپسند کرتے ہیں۔ یہ اس کا ایسا گناہ ہے جسے اللہ تعالیٰ چاہیں تو بخش دیں چاہیں تو اس کو سزا دیں، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں'' بے شک اللہ تعالیٰ شرک کے علاوہ جس کا جو گناہ چاہیں گے معاف کر دیں گے'' (النساء۔ ۴۸، ۱۱۶) سو یہ تو اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہے پھر فرمایا یہ وہ بات ہے جس کی وجہ سے میں تمہیں پسند کرتا ہوں اور یہی وہ بات ہے جس کی وجہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب دوسرے لوگوں سے جدا ہو گئے اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے، ہماری اور ان کی بخشش فرمائے۔

۶۵۸۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں مجھے ابن السماک سے یہ بات پہنچی ہے، فرماتے ہیں کہ ذر نے اپنے والد عمر بن ذر سے کہا: متکلمین لوگوں کے کلام سے کوئی روتا نہیں اور میں جب گفتگو کرتا ہوں تو یہاں سے وہاں تک رونے کی آوازیں سنائی دیتی ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ تو انہوں نے فرمایا بیٹا! اجرت پر رونے والی اور حقیقی غمگین عورت کے رونے میں یہی فرق ہے، وہ اس کی طرح کہاں ہے۔

۶۵۸۴- ابی، احمد بن ابان، عبداللہ بن محمد بن عبید، حسن بن جھور، محمد بن کناسہ، انکے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے عمر بن ذر کو فرماتے سنا، تمہیں اللہ تعالیٰ کی بردباری سے بڑا انس حاصل ہوتا ہے جس کی وجہ سے تم اس کی نافرمانیوں میں کود پڑتے ہو کیا تم اللہ تعالیٰ کے غضب کو چاہتے ہو؟ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں سنا'' پس جب انہوں نے ہمیں غضبناک کیا تو ہم نے ان سے انتقام لیا سو انہیں پانی میں ڈبو دیا'' (الزخرف۔ ۵۵) اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی شان کو حرام چیزوں سے بچ کر بلند کرو، اس واسطے کہ جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ امن نہیں دیتا۔

۶۵۸۵- ابومحمد بن حیان، احمد بن روح، ابراہیم بن الجنید، محمد بن حسین، رستم بن اسامہ العابد، محمد بن صبیح، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے عمر بن ذر کو فرماتے سنا: جس قوم کے گھر میں موت داخل ہوتی ہے تو اس کی جمعیت ختم کر دیتی ہے اور انہیں زندگی پر قناعت کرنے پر مجبور کر دیتی ہے جبکہ وہ خوش عیشی اور غرور و تکبر کی زندگی بسر کر رہے تھے۔

۶۵۸۶- محمد بن احمد بن عمر، ابی، عبداللہ بن محمد، علی بن حسن، محمد بن حسین، رستم بن اسامہ، عمار بن عمرو البجلی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے عمر بن ذر کو فرماتے سنا: جو شخص مشکلات میں صبر پر ڈٹا رہا تو اس نے خیر کو جمع کر لیا اور نیکی کے بندھن اور مکمل ثواب کی جگہوں کو تلاش کر لیا۔

۶۵۸۷- محمد بن احمد، ابی، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ہم سے کسی دوست نے بیان کیا کہ عمر بن ذر جب دیکھتے کہ رات آ گئی تو فرماتے: رات آ گئی اور رات خوف کا وقت ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے کہ اس سے ڈرا جائے۔

۶۵۸۸- محمد بن احمد، ابی، ابوبکر علی بن حسن، محمد بن حسین، عبدالرحمٰن بن عبیداللہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے عمر بن ذر کو دعا میں یہ کہتے سنا کہ اے اللہ! میں آپ سے اس خیر کا سوال کرتا ہوں جو آپ کے نزدیک ہمیں صابرین کے ثواب تک پہنچا دے اور آپ سے اس شکر کا سوال کرتا ہوں جو شکر گزار کے مزید درجات تک جو آپ کے نزدیک ہیں ہمیں پہنچا دے۔

اے اللہ! میں آپ سے اس توبہ کا سوال کرتا ہوں جس کے ذریعے آپ ہمیں گناہوں کی میل کچیل سے پاک کر دیں تاکہ ہم آپ کے منیبین کے پڑاؤ کی جگہ اتریں، آپ ہی تمام بھلائیوں اور نعمتوں کے مالک ہیں اور آپ کی طرف ہی ہر مصیبت، مشکل اور سختی میں رغبت کی جاتی ہے۔

اے اللہ! ہمیں اپنی قضاء کے مطابق صبر کی توفیق بخش، اگرچہ ہم ناپسند کریں اور اس پر راضی رہتے ہوئے فرمانبرداری کرتے ہوئے اور ہمیں اپنی قضاء کے مطابق شکر کی توفیق فرما، جیسا کہ آپکی قضاء و قدر،... ری محبت اور آپ کے اچھے فیصلے کے سامنے ہماری عاجزی کا جو تقاضا ہے اس کی توفیق عطا فرما۔

آپ کے سامنے ذلت وعاجزی کرتے ہوئے اور آپ کے ہاں زیادہ کی امید اور آپ کا قرب حاصل کرنے کے لئے، اے رب کریم! اے پروردگار! آپ کے دربار میں آپ پر ایمان سے بڑھ کر کوئی شے نفع بخش نہیں جبکہ آپ نے ہم پر اس کا احسان کیا ہے لہٰذا اب ہم سے دور نہ کیجئے یہاں تک کہ ہمیں اسی پر موت دیں کہ ہم آپ کے ثواب کی یقین دہانی رکھنے والے ہوں، آپ کی سزا سے ڈرنے والے ہوں، آپ کی آزمائش پر صابر ہوں، اور پروردگار کریم آپ کی رحمت کے امیدوار ہوں۔

۶۵۸۹- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ابن ذر نے فرمایا اگر مجھے قسم کے جھوٹا ہونے کا خوف نہ ہوتا تو میں یہ قسم کھالیتا کہ میں دنیا سے کوئی چیز لیکر نہیں جاؤں گا، یہاں تک کہ مجھے معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے آنسوؤں کے چہروں میں میرے بارے میں کیا تاثرات ہیں۔

۶۵۹۰- ابی، عبداللہ بن محمد بن عمران، ابن ابی عمر، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں عمر بن ذر نے ایک شخص کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا "اے انسان! تجھے اپنے کریم پروردگار کے بارے میں کس چیز نے دھوکہ میں رکھا ہوا ہے؟ (الانفطار۔۶) تو عمر نے فرمایا جہالت نے۔

۶۵۹۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، معروف بن سفیان، ابونعیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں نے عمر بن ذر کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا "خرابی ہے تیرے لئے پھر خرابی ہے تیرے لئے (القیامہ ۳۴) تو وہ فرمانے لگے اے پروردگار! یہ کیا وعدہ ہے

۶۵۹۲- عبداللہ بن محمد، احمد بن علی بن الجارود، ابوسعید الاشج، ابن ادریس، زکریا بن ابی زائدہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں عمر بن ذر جب سب سے پہلے گفتگو کرنے بیٹھتے تو فرماتے مجھے مانگنے پر اپنے آنسو دیدو، جب وہ ان کے پاس سے اٹھنے لگتے تو شعبی فرماتے کیا تم لوگوں نے انہیں اپنے آنسو مانگنے پر دیدیئے؟

۶۵۹۳- ابی، احمد بن محمد بن حسن، ابراہیم بن ابی حسین قاضی کوفہ، حسن بن ربیع، محمد بن صبیح، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر بن ذر سے پوچھا: خائفین کے بارے میں کونسی چیز آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ غم کی طوالت یا آنسو بہانا؟ تو انہوں نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں، جب نرم دل ہو تو جلدی شفایاب اور فرحت پاتا ہے اور جب غمگین ہو تو حلق میں اٹک جاتا ہے سو وہ تسبیح کرتا ہے اس واسطے غم ان کے نزدیک پسندیدہ ہے۔

۶۵۹۴- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین، شہاب بن عباد، ابن السماک، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن ذر نے وعظ کہا تو بنی تمیم کا ایک نوجوان چیخنے لگا اس کا رنگ بدلنے لگا مگر مجھے اس کا ایک آنسو بھی بہتا ہوا دکھائی نہ دیا، اس کے بعد وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا، پھر میں نے اسے ابن ذر کی مجلس میں روتے دیکھا تو میں نے دل میں کہا ابھی اس کی جان نکلتی ہے۔

میں نے اس کا ذکر عمر بن ذر سے کر دیا، انہوں نے فرمایا بھتیجا! جب عقل میں کمی آتی ہے تو اس میں حرارت نہیں رہتی اور آنسو خشک ہو جاتے ہیں اور جب عقل باقی رہے تو عقل والا نصیحت کو سمجھتا تو بخدا وہ اس کو جلا کر رکھ دیتی ہے اس کے بعد وہ غمگین ہوئے اور رونے لگے۔

۶۵۹۵- محمد بن احمد بن عمر، ابی، ابوبکر بن عبید، احمد بن ابراہیم، غسان بن المفضل، ابی بحر البکراوی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ مکہ میں فضل رقاشی اور عمر بن ذر جمع ہوئے، میں بھی ان کے پاس حاضر ہوا، پہلے فضل نے لمبی گفتگو کی اور وعظ کہتے کہتے مختلف مذاہب میں کلام کیا، میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ ان کے وعظ وخطاب سے نرم دل ہوا ہو پھر وہ خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد ابن ذر نے خطاب کیا انہوں نے گفتگو شروع کی خود بھی روئے اور لوگ بھی رونے لگے اور نرم دل ہو گئے۔

۶۵۹۶- ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد، یعقوب بن اسحاق، محمد بن معاذ، ابن السماک، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے بحوالہ

مجاہد روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دو فرشتوں کی طرف وحی کی کہ آدم اور حوا علیہما السلام کو جنت سے نکال دو، انہوں نے میری نافرمانی کی ہے، حضرت آدم حضرت حوا کی طرف روتے ہوئے متوجہ ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ کے پڑوس سے نکلنے کے لئے تیار ہو جاؤ، یہ گناہ کی پہلی شامت ہے، جبرائیل علیہ السلام نے ان کے سر سے تاج اتارا اور میکائیل علیہ السلام نے کنپٹیوں کا تاج اتارا، اتنے میں حضرت آدم علیہ السلام سے ایک ٹہنی چمٹ گئی، حضرت آدم سمجھتے کہ ابھی سزا کا آغاز ہوا چاہتا ہے انہوں نے اپنا سر جھکا کر کہا، معافی کا خواستگار ہوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھ سے کہاں بھاگتے ہو؟ تو حضرت آدم نے عرض کیا اے میرے مالک! آپ سے شرماتے ہوئے بھاگ رہا ہوں۔

۶۵۹۷- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابو یحییٰ محمد بن عبدالرحیم علی بن عبداللہ، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ابن عیاش منتوف، عمر بن ذر کی مذمت کرتا اور انہیں گالی گلوچ کرتا، ایک دفعہ عمر بن ذر کی ان سے ملاقات ہوئی تو فرمانے لگے اے ابن عیاش! ہمارے سب وشتم میں زیادتی نہ کرو اور صلح کی خاطر کوئی جگہ باقی رکھو، اس لئے کہ ہم اپنے متعلق اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے کو اس سے زیادہ بدلہ نہیں دیتے کہ ہم اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کریں۔

۶۵۹۸- حسن بن عبداللہ بن سعید، احمد بن محمد بن بکر، ابو بکر بن خلاد، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ایک آدمی نے عمر بن ذر کو گالی دی تو انہوں نے فرمایا اے شخص ہمارے سب وشتم میں غرق نہ ہو جائیے اور صلح کے لئے کوئی جگہ چھوڑ دو، اس لئے کہ ہم اپنے بارے میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے کو اس سے زیادہ بدلہ نہیں دیتے کہ ہم اس کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کریں۔

۶۵۹۹- ابی، ابوالحسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، عبداللہ بن عثمان بن حمزہ بن عبداللہ بن عمر، عمار بن عمر والبجلی، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں نے عمر بن ذر سے سنا فرماتے ہیں جب عبادت گزاروں نے دیکھا کہ رات چھا گئی تو انہوں نے اکتاہٹ اور غفلت والوں کو دیکھا کہ اپنے بستروں میں سکون پذیر ہیں اور اپنے ٹھکانوں یعنی خوابگاہوں اور نیند کی طرف لوٹ آئے ہیں۔

تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھ کھڑے ہوئے، اس حسن عبادت کی بیداری اور طویل تہجد گزاری کی جو نعمت اللہ تعالیٰ نے انہیں بخشی اس پر خوش ہوتے اور خوشخبری پاتے ہوئے وہ اپنے بدنوں کے ساتھ رات کا استقبال کرتے ہیں اور اس کی تاریکی کو اپنے چہرے کے رخساروں سے ہٹاتے ہیں۔ رات تو ختم ہو گئی لیکن ان کی قرآن پاک کی تلاوت کی لذت ختم نہیں ہوئی اور نہ ان کے بدن زیادہ عبادت سے اکتائے۔

سو صبح کے وقت دو فریق بن گئے ایک وہ ہے جس سے رات نے منہ موڑا تو انہوں نے انتہائی منافع اور فائدہ اٹھایا اور دوسرا گروہ وہ ہے جو نیند اور راحت و آرام سے تنگ آ گئے، پھر یہ لوگ عبادت کے لئے رات کا انتظار کرنے لگے دونوں جماعتوں میں کتنا فرق ہے سو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے، اپنی خاطر اس رات اور اس تاریکی میں جتنا ہو سکے عمل کر لو، اس واسطے کہ فائدے میں وہی ہے جس نے رات دن کی بھلائی سے فائدہ اٹھایا اور محروم وہ ہے جو ان دونوں کی خیر سے بے بہرہ رہا، رات دن تو مؤمنوں کی اپنے رب کی عبادت کرنے کا راستہ اور اپنے بارے میں غفلت زدوں پر وبال ہے، سو اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے دلوں کو اس کی یاد سے زندہ کرو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے ہی دل جلا پاتے ہیں۔ اس رات کتنے شب بیدار ایسے ہیں جن کے رات کی تاریکی میں قیام کی حرص کی گئی، اور کتنے سونے والے ایسے ہیں جب وہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ اس عزت کو دیکھتے ہیں جو کل عبادت گزاروں کو ملنے والی ہے تو انہیں اپنی طویل نیند پر ندامت و پشیمانی ہوتی ہے سو رات دن کے مرور و ذھاب اور ان کی آمد و رفت کو غنیمت جانو اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے۔

۶۶۰۰- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم، ابو نعیم، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے روایت ہے فرماتے ہیں لوگو! تم کس قدر غفلت میں ہو جس کی خلوت گزینی اور جس کی طرف تمہیں جانا ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرو ان گناہوں کے متعلق جنہیں آپس میں

چھپاتے ہو، تم ہمارے کلمہ کی طرف جلدی کیوں نہیں کرتے ہو، جبکہ وہ قریب آچکا ہے، یہ آپ کی پناہ چاہنے والوں کا ٹھکانہ ہے، خبر دار! بخدا! اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ میں اپنی قسم میں سچا ہو جاؤں گا تو میں کبھی نہیں ہنسوں گا یہاں تک کہ مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ میرے لئے کیا ہے اور مجھ پر کیا ہے؟ لیکن جب ہم اس چیز سے جسے تم دیکھتے ہو اٹھ کھڑے ہوتے ہیں تو جسے تم جانتے ہو اس کی طرف لوٹ آتے ہیں۔

ابونعیم فرماتے ہیں انہوں نے ایک دن سورۂ الحاقہ کی تلاوت کی، جب اس آیت پر پہنچے "سو جسے اس کا اعمالنامہ دائیں ہاتھ میں دیا گیا تو وہ کہے گا آؤ پڑھو! یہ ہے میرا اعمالنامہ" (الحاقہ ـ ۱۹) پھر فرمایا رب کعبہ کی قسم! اس کا گمان یقین پر محمول ہے پھر بآواز بلند پکارے گا، جبکہ اس کا چہرہ چمک رہا ہوگا، اس کا دل ٹھنڈا اور اس کے ہاتھ آزاد ہونگے، جسے اس کا اعمالنامہ بائیں ہاتھ میں دیا گیا وہ کہے گا اے کاش! مجھے میرا اعمالنامہ ملتا ہی نہ" (الحاقہ ـ ۲۵) تو ابن ذر فرمانے لگے اے جھوٹے! تو نے سچ کہا، اے جھوٹے تو نے سچ کہا، وہ پکار کر کہے گا جبکہ اس کا چہرہ سیاہ، حالت دگرگوں، دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوں گے، پھر انہوں نے بار بار ہمارے سامنے یہ وعید پڑھی، افسوس ہے تجھ پر پھر افسوس ہے تجھ پر۔

تیری عزت کی قسم! ہم تیرے علاوہ کسی وعید کو برداشت نہیں کر سکتے جو ہمیں نقصان دے سکتا ہے نہ نفع پہنچا سکتا ہے جو ہمارے کھانے پینے اور نیند کی لذت میں ہمارا شریک ہے یہاں تک کہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ جس کا ہمارے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے اس میں ہمارے لئے کیا ہے، اے پروردگار! ان لوگوں نے رات کی تاریکی کو غنیمت جان کر اس چیز میں کوشش کی جسے آپ کے سوا بے مایہ سمجھتے ہیں اگر پہلے علم میں یہ بات طے پا چکی کہ وہ توبہ نہیں کریں گے تو انہیں ان کے سب سے برے عمل کے پیچھے لگا دے۔

۶۶۰۱ - ولید بن احمد، محمد بن احمد بن محمد بن نضر، عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس، محمد بن یحییٰ الواسطی، محمد بن حسین البرجلانی، صلت بن حکیم، نضر بن اسماعیل، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے عمر بن ذر کو اپنے خطاب میں فرماتے سنا، رہی موت تو وہ تمہاری لئے مشہور ہوگئی اور تمہارے ساتھ نہیں، سو تم اس کا انتظار کر رہے ہو، ہر رات دن اس شخص کی طرح جو منتقل ہو چکا ہو اور اپنے اہل وعیال پر عزیز ہو اپنے قبیلہ میں سخی ہو، قوم میں اس کی بات مانی جاتی ہو، ایسے گڑھے کی طرف جو اس کی خشکی کا ٹھکانہ ہے اور چٹانوں کے ایسے پتھر جو بہرے ہیں۔ اس کے اہل وعیال اس پر قادر نہیں کہ اس کے لئے تکیہ کا بندوبست کریں، الا یہ کہ اس کے ساتھ کیڑے مکوڑے جا ملیں گے۔

اس کا تکیہ اس کا عمل ہوگا، اور بہت سے ایسے غمگین ہیں جن کے دنیا میں بہت غم بڑھ گئے، اس کی کوشش نے طوالت اختیار کر لی اسکا بدن تھک گیا وہ اپنی آرزو سے بہرہ مند ہونے سے پہلے ہی موت کا شکار ہو گیا، موت نے اسے اچانک آ دبوچا اور بہت سے ایسے دودھ پیتے بچے اور درد میں مبتلا مریض، بہت سے گروی رکھے ہوئے جو برائی کے دلدادہ ہیں ان میں سے ہر ایک موت کے تیر کو کھٹکھٹاتا ہے۔

کیا عبادت گزاروں کے لئے واعظوں کے کلام میں عبرتیں نہیں؟ اور کبھی کبھار میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اتنی مہلت دی گویا کہ اس نے تمہیں بے کار چھوڑ دیا ہے پھر میں اس ذات کے حلم وقدرت کی طرف لوٹتا ہوں، کہتا ہوں کہ بلکہ ہمیں ہماری عمروں تک کے لئے تاخیر دیدی گئی ایسے دن تک جس میں آنکھیں تھرا جائیں گی، اور دل کانپ اٹھیں گے "وہ دوڑ رہے ہوں گے ان کے سر جھکے ہوں گے، آنکھیں بے جھپکی ہونگی، اور دل گھبراہٹ میں ہوں گے" (ابراہیم ۴۳)

اے پروردگار! آپ نے ڈرا دیا، دھمکا دیا، اور اپنی مخلوق پر حجت کو تمام کر دیا، پھر یہ آیت پڑی "اور لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ جس دن ان کے پاس عذاب آئے گا، تو ظالم لوگ کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں قریبی وقت تک مہلت وتاخیر دیدے (ابراہیم ۴۴) پھر فرماتے ہیں اے ظالم! تو تو اپنے اس وقت کو جو تجھے ملا ہے اس کے ختم ہونے سے پہلے غنیمت جان، آخری وقت وہ ہے جب موت

کے آنے کے وقت اس کا معائنہ ہونے لگے۔ اس وقت حسرت وافسوس بے فائدہ ہے، انسان، اموات کے لئے نصب کیا ہوا ہدف ہے، وہ اپنے تیروں میں سے جسے تیر مارتی ہے خطا نہیں ہوتا، اور جس کا وہ ارادہ کریں اس کے علاوہ دوسرے کو نہیں لگتا۔

خبردار! سب سے بڑی اور دائمی خیر آخرت کی خیر ہے، جو ختم نہیں ہوگی، اور ایسی باقی ہے جسے فنا نہیں، ایسی لمبی ہے جو منقطع نہیں ہوگی، اور بندوں کو اللہ تعالیٰ کے پڑوس میں عزت کے ساتھ ٹھہرایا جائے گا ہر اس نعمت میں جسے دل چاہیں، اور آنکھیں بھائیں، نفیس مقامات پر ایک دوسرے کی زیارت کریں گے، ایک دوسرے سے ملاقاتیں کریں گے، دنیا کے ایام کو یاد کریں گے۔ اس قوم کو مبارک ہو جس نے اپنی آرزو پالی، اور اپنی مطلب برآری کرلی کیونکہ ان کی رغبت ایسے سردار کی طرف ہے جو انتہائی سخی اور فضل وشان والا ہے۔

۶۶۰۲ - الولید بن احمد، محمد بن احمد بن نصر، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، محمد بن یحییٰ بن عمر، محمد بن حسین، یحییٰ بن اسحاق، النضر بن اسماعیل، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں عمر بن ذر کے ساتھ ایک جنازہ میں حاضر ہوا، ان کے اردگرد اور لوگ بھی تھے جب میت کو قبر کے کنارے رکھا گیا تو عمر رو پڑے، پھر فرمایا اے میت! تمہارا دنیا کا سفر تو اختتام پذیر ہوا، انتہائی اچھا ہوگا اگر تم قبر میں خیر و بھلائی کو تکیہ بناؤ۔

عمر، نے اس حدیث کو عطاء، مجاہد، سعید بن جبیر، طاوس، عکرمہ، ابوزبیر، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، نافع، اپنے والد ذر، عامر شعبی اور شقیق ابی وائل وغیرہ تابعین سے مسنداً روایت کیا ہے۔

۶۶۰۳ - ابوعبداللہ محمد بن احمد بن علی، ابواسماعیل الترمذی، ابوعلی محمد بن احمد بن الحسن، اسحاق بن الحسن الحربی، القاسم سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ابونعیم نے فرمایا ہم سے عمر بن ذر نے اپنے والد کے حوالہ سے حضرت سعید بن جبیر سے اس نے حضرت ابن عباسؓ نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا اے جبرائیل! آپ کو ہماری زیارت سے مزید زیارت کرنے سے کیا چیز مانع ہے؟ تو یہ آیت نازل ہوئی "ہم آپ کے پروردگار کے حکم کے بغیر نہیں اتر سکتے اسی کے قبضۂ قدرت میں سب کچھ ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے۔" (مریم۔۶۴)[1]

صحیح حدیث ہے جسے امام بخاری نے کئی ایک سے روایت کیا ہے، بحوالہ عمر بن ذر۔

۶۶۰۴ - سلیمان بن احمد، محمد بن احمد، ابوخیثمہ، عبداللہ بن عبدالمؤمن الواسطی، عبید بن عقیل، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے بحوالہ عطاء وہ حضرت ابن عباسؓ سے اور اس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں جو صبح ہونے سے پہلے عرفہ پہنچ گیا تو اس نے عرفہ کو پالیا۔[2]

عمر کی غریب حدیث ہے عبید اس میں متفرد ہیں۔

۶۶۰۵ - محمد بن المظفر، صالح بن احمد، یحییٰ بن مخلد المقتی، عبدالرحمٰن بن الحسن، ابوالمسعود الزجاج، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے بحوالہ عطاء، حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد وسلام سے فارغ ہوتے تو ہماری طرف رخ انور فرماتے اور ارشاد فرماتے جس نے تشہد کے بعد کوئی حدث لاحق کیا تو اس کی نماز مکمل ہوگئی۔

عمر کی سند سے غریب حدیث ہے اسے متصل روایت کرنے میں ابومسعود الزجاج متفرد ہیں اور ان کے علاوہ کئی لوگوں نے مرسلاً روایت کیا ہے۔

۶۶۰۶ - محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے بحوالہ عطاء، روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

۱۔ صحیح البخاری ۹/۱۶۶۔ وشرح السنة ۱۳/۳۲۵.

۲۔ سنن الترمذی ۲۹۷۵. وسنن النسائی، کتاب الحج باب ۱۹۷. وصحیح ابن حبان ۱۰۰۹. ومجمع الزوائد ۳/۲۵۴، ۲۵۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۲۰۲.

علیہ وسلم جب تشہد مکمل فرما لیتے، پھر اسی طرح کے الفاظ ذکر کئے۔

۶۶۰۷- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالعزیز بن ابان، انکے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے بحوالہ مجاہد روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر سے فرمایا مجھے پانچ خصلتیں ایسی عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں، ہر نبی اپنی ہم زبان قوم کی طرف بھیجا گیا جبکہ مجھے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ہر سرخ اور کالے کی طرف بھیجا گیا اور رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی جس کے ذریعے کسی کی مدد مجھ سے پہلے نہیں کی گئی، میرے لئے غنیمت حلال کی گئی اور زمین میری خاطر قابل سجدہ اور قابل طہارت وضو بنادی گئی اسی طرح مجھے شفاعت کا تمغہ دیا گیا۔ ا

۶۶۰۸- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کو ذکر کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کی ایک جماعت کے پاس پہنچے جن میں عبداللہ بن رواحہ بھی تھے جو انہیں اللہ تعالیٰ کا ڈر سنا رہے تھے، جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ خاموش ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اپنے دوستوں کو اللہ تعالیٰ کی یاد دلاؤ، انہوں نے عرض کیا، یارسول اللہ! آپ اس کے زیادہ مستحق ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری جماعت ایسی جماعت ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ بیٹھنے کا حکم دیا ہے پھر آپ نے ان کے سامنے یہ آیت پڑھی ''اور روکے رکھو اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں'' الکہف۔۲۸) پھر فرمایا تمہاری مقدار جو بھی اہل زمین میں سے اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے بیٹھے ہوں تو انہی کے بقدر فرشتے ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں، زمین والے اگر الحمدللہ کہیں تو فرشتے بھی کہتے ہیں اور اگر وہ سبحان اللہ کہیں تو فرشتے بھی کہتے ہیں اور اگر وہ اللہ اکبر کہیں تو فرشتے بھی تکبیر کہتے ہیں اور اگر وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا سوال کریں تو فرشتے آمین کہتے ہیں، پھر وہ اپنے رب کی طرف لوٹ جاتے ہیں تو رب تعالیٰ باجود ان سے زیادہ علیم ہونے کے ان سے پوچھتے ہیں تم کہاں تھے اور کہاں سے آرہے ہو؟ تو وہ عرض کرتے ہیں کہ اہل زمین کے چند لوگ آپ کا ذکر کر رہے تھے تو ہم بھی آپ کا ذکر کرنے لگے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں انہوں نے کیا کہا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: انہوں نے آپ کی حمد کی، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں بندے کے زیادہ قریب ہوں میں حمد کا زیادہ حقدار ہوں، فرشتے کہتے ہیں انہوں نے آپ کی تسبیح کی، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میری تعریف ایسی ہے کہ میرے علاوہ کسی کے مناسب نہیں، فرشتے کہتے ہیں انہوں نے آپ کی بڑائی بیان کی، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے ہی لئے آسمانوں اور زمینوں میں کبریائی ہے اور میں ہی غالب حکمت والا ہوں، فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب! انہوں نے آپ سے بخشش کا سوال کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں تمہیں گواہ بنا کے کہتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے پھر فرشتے عرض کرتے ہیں اے پروردگار! ان میں تو فلاں فلاں شخص بھی تھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ ایسی قوم ہے کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والے بدبخت ومحروم نہیں ہوتے۔ ۲

عمر بن ذر فرماتے ہیں میں نے اس کا ذکر مجاہد سے کیا تو میرے والد کے الفاظ حدیث میں ان کے موافق تھے سوائے یہ کہ انہوں نے فرمایا اے پروردگار! ان میں فلاں شخص تھا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہ ایسی قوم ہے کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بدبخت نہیں ہوتا۔ عمر فرماتے ہیں مجھے یعقوب بن عطاء نے اسی طرح خبر دی، وہ اپنے والد اور وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں الایہ

ا۔ صحیح البخاری ۱/۱۱۹. وصحیح مسلم، کتاب المساجد ۳. وفتح الباری ۱/۴۳۳، ۵۳۳. والخامسة اضافة من مصادر الحدیث.

۲۔ المعجم الصغیر للطبرانی ۲/۱۰۹. ومجمع الزوائد ۱۰/۷۶. والترغیب والترهیب ۲/۴۰۴، ۴/۲۱۹. والدر المنثور ۴/۲۱۹.

کہ وہ فرماتے ہیں کہ فرشتے کہتے ہیں: ان میں ایک شخص گناہگار بھی تھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان کے ساتھ بیٹھنے والا محروم نہیں ہوتا، اسی طرح خلاد نے روایت کیا جبکہ محمد بن حماد الکوفی تنہا عمر سے نقل کرتے ہیں۔

۶۶۰۹-سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ بن المنذر الحمصی ۸۷ھ، محمد بن حماد الکوفی، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر الھمدانی سے بحوالہ مجاہدؒ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن رواحہؓ کے پاس سے گزرے، وہ اپنے ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ کی یاد دلا رہے تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایسی جماعت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہارے ساتھ بیٹھنے کا حکم دیا ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی، اور پابند رکھو اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ الکھف۔ ۲۸۔ تمہاری بقدر جو جماعت بیٹھی تو انہی کے مقدار فرشتے ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں، اگر وہ تسبیح بیان کریں تو فرشتے بھی سبحان اللہ کہتے ہیں اور اگر وہ الحمد للہ کہیں گے تو فرشتے بھی کہتے ہیں اور اگر وہ اللہ اکبر کہیں تو وہ بھی تکبیر کہتے ہیں۔ پھر وہ رب تعالیٰ کی طرف چڑھتے ہیں اور رب تعالیٰ ان سے زیادہ علیم ہونے کے باوجود پوچھتے ہیں تو وہ فرشتے عرض کرتے ہیں، اے ہمارے رب آپ کے کچھ بندے آپ کی تسبیح وتحمید وتکبیر بیان کررہے تھے تو ہم بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئے، ہم نے بھی سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا، رب تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے فرشتے کہتے ہیں، ان میں فلاں فلاں خطا کار شخص بھی تھے؟ تو رب تعالیٰ فرماتے ہیں یہ ایسی قوم ہے جن کے ساتھ بیٹھنے والا محروم نہیں ہوتا۔[۱]

۶۶۱۰-حبیب بن حسن، محمد بن حمید، عبداللہ بن ناجیہ، محمد بن عمرویہ، جارود بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے بحوالہ مجاہد حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعیدؓ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمارہے تھے۔ ذکر کی مجلسوں پر سکینت نازل ہوتی ہے، فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں رحمت ان پر چھا جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر ان کا ذکر فرماتے ہیں۔[۲]

عمر کی سند سے غریب حدیث ہے ان سے جارود بن یزید نیساپوری نقل کرنے میں متفرد ہیں۔

۶۶۱۱-ابوالقاسم، یزید بن جناح المحاربی القاضی، اسحاق بن محمد مروان، حصین بن مخارق، ان کے سلسلہ سند میں ابن ذر سے بحوالہ مجاہدؒ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمارہے تھے کہ اپنے نوجوانوں کی ہلاکت کی تمنا نہ کرو، اگر چہ ان میں انتہائی درجہ کی ہلاکت کا سامان ہو کیونکہ وہ جن خصلتوں میں ہیں یا تو توبہ کرلیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرلے گا یا انہیں مصائب وآفات ختم کردیں گے یا تو کسی دشمن کی صورت میں کہ وہ انہیں قتل کردیں یا کسی آگ کی طرف جسے یہ بجھادیں گے یا کسی پانی کی طرف جسے یہ روک دیں گے۔

عمر کی سند سے غریب حدیث ہے حصین اسے نقل کرنے میں متفرد ہیں۔

۶۶۱۲-محمد بن اسماعیل بن عباس، محمد بن مظفر، عبدالحمید بن سلیمان البصری، جعفر بن محمد الوراق الواسطی، عامر بن ابی الحسن الواسطی، ابراہیم بن بکر، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے بحوالہ عکرمہ حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسافر کی موت شہادت کی موت ہے۔[۳]

۱۔ المعجم الصغیر للطبرانی ۲/۱۰۹۔ ومجمع الزوائد ۱۰/۷۶۔ والترغیب والترھیب ۲/۴۰۴، ۴/۲۱۹۔ والدر المنثور ۴/۲۱۹۔

۲۔ تاریخ بغداد ۳/۱۲۸۔ وکنز العمال ۱۸۲۱۔

۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۲۴۶۔ ومجمع الزوائد ۲/۳۱۷۔ واللآلیء المصنوعة ۲/۷۳، ۱۳۱۔ والضعفاء للعقیلی ۲/۲۸۸، ۳/۳۶۵، ۳۶۶۔ والفوائد المجموعة ۲۰۹۔ وتنزیہ الشریعة ۲/۱۷۹۔ وکشف الخفا ۲/۲۰۰۔ والموضوعات لابن الجوزی ۲/۲۲۱۔ والعلل المتناھیة ۲/۴۰۸، ۴۰۹۔

عمر کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے اسے اسی طرح لکھا ہے۔

۶۶۱۳ - ابوعمرو بن حمدان، الحسن بن سفیان، کثیر بن عبد الحذاء، محمد بن حمید، مسلمہ بن علی، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے بحوالہ ابوقلابہ، ابومسلمہ الخولانی، ابوعبیدہ بن الجراح، حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ریش کو پکڑا اور میں دیکھ رہا تھا کہ آپ غمگین ہیں، آپ نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون، ابھی ابھی میرے پاس جبرائیل آئے اور اس نے مجھ سے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون تو میں نے کہا ہاں، انا للہ وانا الیہ راجعون، جبرائیل! کیا ہوا ہے؟ تو وہ کہنے لگے، آپ کی امت آپ کے کچھ ہی عرصہ بعد چند فتنوں میں مبتلا ہونیوالی ہے، میں نے پوچھا کفر کا فتنہ ہوگا یا گمراہی کا؟ تو جبرائیل نے کہا دونوں ہی عنقریب رونما ہوں گے تو میں نے کہا کہ یہ کیونکر ہوسکتا ہے جب کہ میں ان میں کتاب اللہ کو چھوڑنے والا ہوں تو جبرائیل نے کہا وہ کتاب اللہ کی وجہ سے ہی فتنوں میں پھنسیں گے، اور یہ خرابی ان میں ان کے امراء اور قراء (قاریوں) کی وجہ سے آئے گی، لوگ امراء کے حقوق ماریں گے اور وہ ان پر ظلم کریں گے اور ان کے حقوق انہیں نہیں دیں گے، یوں وہ قتل ہوں گے اور فتنوں میں پڑیں گے۔

قراء، امراء کی خواہش پہ چلیں گے یوں انہیں گمراہی میں مزید طول دیں گے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں رکھیں گے۔ میں نے کہا وہ شخص کیونکر سلامت رہے گا جو ان سے سلامت رہا تو جبرائیل نے کہا رکنے اور صبر کرنے کی وجہ سے، جو ان کا حق ہے اگر انہیں دیں تو لے لیں اور اگر روکیں تو چھوڑ دیں۔

اہل شام کے تابعین کا تذکرہ

۳۰۱۔ابومسلم الخولانی[1]

شیخ رحمہ اللہ نے اہل شام کے طبقہ تابعین کا ذکر کیا کہ ان میں سے حکیم الامت اور اس کے رہنما ابومسلم الخولانی عبداللہ بن ثوب، ان کا ذکر اور ان کا کچھ کلام، کتاب کے شروع میں آٹھ زاہدوں کے ساتھ گذر چکا ہے۔ ایک روایت ہے کہ وہ جنگ حنین میں مسلمان ہوئے اور حضرت ابو بکرؓ کی خلافت میں مدینہ آئے اور حضرت امیر معاویہؓ کے دور حکومت میں شام میں منتقل ہو گئے۔ جھوٹے مدعی نبوت اسود بن قیس عنسی نے جو یمن میں تھا انہیں آگ میں ڈالا تو آگ نے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا، وہ اپنی اس حالت میں حضرت خلیل ابراہیمؑ کے مشابہ ہیں۔

۶۶۱۴ - محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابوعبدالرحمن المقری، ابن لھیعہ، ابن ھبیرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کعب فرمایا کرتے تھے کہ اس امت کے حکیم ابومسلم الخولانی ہیں۔

۶۶۱۵ - محمد بن احمد ابواحمد الجرجانی، احمد بن موسیٰ العدوی، اسماعیل بن سعید الکسائی، عیسیٰ بن خالد، شریک، آدم بن علی، حسن، ان کے سلسلہ سند میں ابومسلم خولانی سے روایت ہے فرماتے ہیں زمین میں علماء ایسے ہیں جیسے آسمان میں ستارے، جب وہ ان کے لئے ظاہر ہوں تو مشاہدہ کرتے ہیں اور جب غائب ہوتے ہیں تو لوگ متحیر و حیران ہو جاتے ہیں۔

۶۶۱۶ - احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، جریر، عبدالملک بن عمیر، ان کے سلسلہ سند میں ابومسلم خولانی سے روایت ہے فرماتے ہیں چار چیزیں چار چیزوں کو قبول نہیں کرتی۔ (۱)، یتیم کا مال۔ (۲) حرام مال۔ (۳) مال غنیمت میں خیانت۔ (۴) چوری کا مال، یہ حج، عمرہ، جہاد اور صدقہ میں قبول نہیں ہوتیں۔

۶۶۱۷ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ہاشم بن القاسم، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہملا یا اس کے علاوہ وغیرہ سے روایت ہے کہ ابومسلم الخولانی دریائے دجلہ کے پاس سے گزرے اور اس میں لکڑیاں پانی سے ٹکرا رہی تھیں۔ وہ پانی پر چلے اور پھر اپنے دوستوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اگر تمہاری کوئی چیز اس پانی میں گم ہے تو بتاؤ، ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔

---

[1] تهذيب الكمال ۷۶۲۷ (۳۴/ ۲۹۰) والجرح ۵/ ت ۹۰.

۶۶۱۸-احمد بن محمد بن جبلہ ابو حامد، محمد بن اسحاق السراج، ابوھمام السکونی، بقیۃ، محمد بن زیاد، انکے سلسلہ سند میں ابو مسلم خولانی سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ جب رومی علاقوں کی طرف جنگ ہورہی تھی تو یہ لوگ ایک نہر کے پاس سے گزرنے تو انہوں نے فرمایا بسم اللہ کر کے گزر جاؤ، وہ ان کے آگے سے گزر رہا تھا فرماتے ہیں وہ نہر سے گزر رہے تھے جو کافی گہری تھی، بسا اوقات جانوروں کے گھٹنوں تک یا اس سے کم یا اس سے قریب تھی، جب یہ لوگ نہر سے گزر گئے تو ان سے کہا تمہاری کوئی چیز تو نہیں رہی؟ جس کی کوئی چیز رہ گئی ہو میں اس کا ضامن ہوں، فرماتے ہیں ان میں سے کسی نے قصداً ایک ٹوکرا پانی میں پھینک دیا جب یہ لوگ وہاں سے گذر گئے تو اس شخص نے کہا میرا ٹوکرا تو اس میں گر گیا تھا تو انہوں نے اس سے کہا میرے پیچھے آؤ، وہاں جا کے کیا دیکھتے ہیں کہ اسکا ٹوکرا نہر کی کسی شاخ سے لٹک رہا تھا۔

۶۶۱۹-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ابوھمام الولید بن شجاع، بقیہ بن الولید، محمد بن زیاد، ان کے سلسلہ سند میں ابو مسلم خولانی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے ان کی قسم توڑ دی تو انہوں نے اسے بد دعا دی، اس کی نظر چلی گئی پھر وہ ان کے پاس آئی اور کہنے لگی، ابو مسلم میں نے جو کچھ کیا سو کیا، آئندہ ایسا نہیں کروں گی تو آپ نے فرمایا اے اللہ! اگر یہ سچی ہے تو اس کی نظر واپس کر دے، فرماتے ہیں پھر وہ بینا ہوگئی۔

۶۶۲۰-محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، عمرو بن عون، حماد بن زید، ایوب، ابو قلابہ، ان کے سلسلہ سند میں ابو مسلم خولانی سے روایت ہے فرماتے ہیں علماء کی تین قسمیں ہیں ایک وہ شخص جو اپنے علم کی وجہ سے زندگی گزارے اور لوگ بھی اس کے ساتھ معاشرت رکھیں، دوسرا وہ شخص جو اپنے علم کے ساتھ زندگی بسر کرے اور لوگ اس کے ساتھ زندگی نہ گزاریں، تیسرا وہ شخص جو لوگوں کے ساتھ اپنے علم کی وجہ سے گزر بسر کرے اور اپنے آپ کو ہلاک کر دے، انہوں نے حضرت معاذ بن جبل اور حضرت عبادہ بن صامتؓ سے سنداً روایت کیا ہے۔

۶۶۲۱-ابو عمرو بن محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، ابو نعیم عبید بن ہشام الحلبی، ابو الیح، حبیب بن مرزوق، عطاء، ان کے سلسلہ سند میں ابو مسلم خولانی سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں میں مسجد میں داخل ہوا تو وہاں میں نے ایک حلقہ لگا دیکھا جس میں تقریباً تیس سے زائد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تھے، ان میں مجھے ایک نوجوان نظر آیا جس کا رنگ گندم گوں، آنکھیں سرمگیں اور چمکتے دانت تھے وہ چادر سے گھٹنے باندھے بیٹھے تھے دوران مذاکرہ جب ان پر کوئی اشکال ہوتا تو اس نوجوان سے پوچھتے۔

میں نے کہا یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے کہا: یہ معاذ بن جبل ہیں فرماتے ہیں پھر ہم کھڑے ہوئے اور مغرب کی نماز پڑھی۔ نماز کے بعد جب ہم جانے لگے تو میں ان میں سے کسی پر قدرت نہ پا سکا، جب آئندہ کل ہوئی تو میں انہیں چھوڑ کر آ گیا، میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت معاذ بن جبلؓ کے پاس کھڑا ہوں وہ ایک ستون کے پاس کھڑے نماز پڑھ رہے تھے میں بھی ان کی جانب نماز پڑھنے لگا، وہ سمجھے کہ اسے ان سے کوئی کام ہے وہ جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں ان کے اور ستون کے درمیان بیٹھ گیا، میں نے کہا اللہ کی قسم! میں آپ سے بغیر کسی رشتہ داری اور صلہ رحمی کے جس کی میں آپ سے امید رکھتا ہوں، محبت کرتا ہوں، انہوں نے فرمایا تو پھر کس لئے؟ میں نے کہا اللہ تعالیٰ کی خاطر، فرماتے ہیں انہوں نے میری چادر کو کھینچا، پھر فرمایا خوش ہو جاؤ اگر تم سچے ہو تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے اللہ تعالیٰ کے لئے آپس میں محبت کرنے والے عرش کے سایہ تلے جب کوئی سایہ نہ ہوگا نور کے منبروں پر ہوں گے۔

فرماتے ہیں پھر میں حضرت عبادہ بن صامتؓ کے پاس آیا اور انہیں یہ بات بتائی تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن رکھا ہے وہ کسی اور ذات یعنی اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں میری خاطر آپس میں محبت رکھنے والوں کے لئے میری

محبت ثابت ہو چکی ہے۔اسی طرح میری خاطر ایک دوسرے کے کام آتے والے، میری خاطر ایک دوسرے کی زیارت کرنے والے، میری خاطر ایک دوسرے کو نصیحت کرنے والوں کے لئے میری محبت ثابت ہو گئی۔[1]

۳۰۲۔ابوادریس الخولانی[2]

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان بابرکت ہستیوں میں سے وہ شخص ہیں جو دیکھ کر عبرت حاصل کرتے، ذکر و شغل میں رہ کر متفکر رہتے ان کا نام ابوادریس الخولانی، عائذ اللہ بن عبداللہ ہے۔

۶۶۲۲-عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبیدہ بن حمید، اعمش، طلحہ الایامی، ان کے سلسلہ سند میں ابوادریس سے بحوالہ ایک یمنی آدمی سے روایت ہے، وہ فرمایا کرتے تھے اے اللہ! میری نظر عبرت والی، میری خاموشی فکر والی اور میری گفتگو ذکر والی بنا دے۔

۶۶۲۳-عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، ضرار بن مرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میری خراسان میں ضحاک سے ملاقات ہوئی، مجھ پر پرانا جبہ تھا تو ضحاک کہنے لگے ابوادریس نے فرمایا ہے کہ وہ صاف دل جو پرانے کپڑوں میں ہو گندے دل سے جو صاف کپڑوں میں ہو بہتر ہے۔

۶۶۲۴-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، المقری، سعید بن ابی ایوب، عیاش بن ابی عیاش، ابراہیم دمشقی، ان کے سلسلہ سند میں ابوادریس خولانی سے روایت ہے فرماتے ہیں جس نے علم حدیث اس لئے سیکھا تا کہ لوگوں کے دل گرمائے تو وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گا۔

۶۶۲۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابوالمغیرہ، الولید بن سلیمان، ربیعہ بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں ابوادریس سے روایت ہے۔فرماتے ہیں جس نے اپنے تمام غموں کو ایک غم بنالیا تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام غموں کی کفایت کر لیتے ہیں اور جس کا ہر وادی میں ایک فکر و غم ہو تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پروا نہیں چاہے جس میں ہلاک ہو جائے۔

۶۶۲۶-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حجاج، ابومحمد بن حیان، احمد بن عبدالجبار، داؤد بن رشید، ابوحیوۃ، سعید بن عبدالعزیز، ربیعہ بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں ابوادریس خولانی سے روایت ہے فرماتے ہیں مساجد، کریم لوگوں کی مجالس ہیں۔

۶۶۲۷-عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد العبسی، سعید بن شرحبیل، لیث بن سعید، عقیل، ابن شہاب، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ایک دن میں ابوادریس خولانی کے پاس بیٹھا تھا وہ لوگوں سے خطاب کر رہے تھے دوران خطاب انہوں نے فرمایا کیا میں تمہیں اس شخص کا حال نہ بتاؤں جس کا کھانا سب سے پاکیزہ تھا؟ جب انہوں نے دیکھا کہ لوگ ان کے منتظر ہیں تو فرمایا یحییٰ بن زکریا علیہما السلام، لوگوں میں سب سے پاکیزہ کھانے والے تھے وہ وحشی جانوروں کے ساتھ کھانے اور اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ لوگوں کے ساتھ ان کی بود و باش میں شریک ہوں۔

۶۶۲۸-محمد بن معمر، ابوشعیب الحرانی، یحییٰ بن عبداللہ، الاوزاعی، حسان بن عطیہ، ان کے سلسلہ سند میں ابوادریس عائذ اللہ سے روایت ہے فرماتے ہیں یہ فتنہ ہے جس نے گائے کی زندگی کی طرح سایہ کر رکھا ہے جس میں بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے، بچا وہی جو اسے پہلے سے جانتا ہے۔

---

[1] مسند الامام أحمد ۵/۲۳۶. والمستدرک ۴/۱۷۰. وکنز العمال ۲۴۶۹۳.

[2] طبقات ابن سعد ۷/۴۴۸. والتاریخ الکبیر ۷/ت ۳۷۵. والجرح ۷/ت ۲۰۰. وتهذيب الكمال ۳۰۶۸ (۸۸/۲۴) وأسد الغابة ۳/۹۹.

۶۶۲۹- ابومحمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن رستہ، معاویہ بن عمران، انیس بن سوار، ایوب، ابوقلابہ، ان کے سلسلہ سند میں ابوادریس خولانی سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں قرآن تو ایک بشارت و خوشخبری کی علامت، تخویف و ڈرے کا نشان، فرضیت ہے یا قصص و اخبار ہیں کوئی آ تمہیں کسی بات کا حکم دے رہی ہوگی اور کوئی آیت کسی بات سے روک رہی ہوگی۔

۶۶۳۰- عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وھب، ابن لھیعۃ، جعفر بن ربیعہ بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابوادریس خولانی کو فرماتے سنا کسی شخص کو سکینت واطمینان سے بہتر کوئی ہار نہیں پہنایا گیا اور جس میں فقہ و سمجھداری دین زیادہ ہوگی تو اس میں اللہ تعالیٰ کا قصد و ارادہ بھی زیادہ ہوگا۔

۶۶۳۱- ابواحمد محمد بن احمد الجرجانی، احمد بن موسیٰ العدوی، اسماعیل بن سعید، محمد بن الشیبانی، ثور بن یزید، ابوعون، ان کے سلسلہ سند میں ابوادریس خولانی سے روایت ہے، فرماتے ہیں مجھے مسجد کے کسی حصے میں آگ سلگتی نظر آئے یہ زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں وہاں کوئی ایسا شخص خطاب کرتے دیکھوں جو فقیہہ نہ ہو۔

۶۶۳۲- ابواحمد محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ العدوی، اسماعیل بن سعید، جریر، سلیمان التیمی، یسار، ان کے سلسلہ سند میں عائذ اللہ ابوادریس سے روایت ہے، فرماتے ہیں جو کوئی احادیث میں تلاش و جستجو اس لئے کرے تا کہ لوگوں کے سامنے گفتگو کر سکے وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔

۶۶۳۳- عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن الحسن، احمد بن سعید، ابن وھب، معاویہ بن صالح، ابوالاخنس، ان کے سلسلہ سند میں ابوادریس خولانی سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا میں اگر مسجد کے کسی گوشہ میں آگ سلگتی دیکھوں جسے میں بجھا سکوں، یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں وہاں کوئی بدعت دیکھوں جسے ختم نہ کر سکوں۔

۶۶۳۴- عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبدالوھاب الثقفی، ایوب، ابوقلابہ، ان کے سلسلہ سند میں ابوادریس سے روایت ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ خیر میں کسی بندے کی ذرہ برابر بھی ہتک نہیں فرماتے۔

۶۶۳۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن بکار، فرج بن فضالہ، ربیعہ بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں ابوادریس خولانی سے روایت ہے کہ اس امت سے خشوع اٹھالیا جائے گا تم ایک شخص بھی خشوع والا نہ دیکھو گے۔

۶۶۳۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابوالمغیرہ، بشر بن عبداللہ بن یسار، عبداللہ بن ابی زکریا، ان کے سلسلہ سند میں ابو ادریس عائذ اللہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں تمہارے رب تعالیٰ نے فرمایا اے انسان! جب تو غضبناک ہوا کرے تو مجھے یاد کر لیا کر میں غضب کے وقت تجھے یاد رکھوں گا۔ چنانچہ میں تجھے ان لوگوں میں نہیں مٹاؤں گا جنہیں مٹانا چاہتا ہوں۔

۶۶۳۷- محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں ذکر کیا، موسیٰ بن اسحاق، عبدۃ بن عبدالرحیم، بقیہ بن الولید، ارطاۃ بن المنذر، یحییٰ بن مسلم، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابوادریس خولانی کو فرماتے سنا ہے۔ اس بات کے درمیان اور اس کے درمیان کہ تو جان لے کہ میں برحق نرم گوشہ ہوں، فرق نہیں مگر تو مؤمنوں کی نظر سے گر جائے گا۔

۶۶۳۸- عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں مجھے ادریس بن ابوادریس خولانی نے اپنے والد کے واسطہ سے خبر دی کہ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اندھیروں میں مساجد کی طرف چلتے ہیں قیامت کے دن کامل نور کا بدلہ دیں گے۔

۶۶۳۹- عبداللہ بن محمد، علی، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں ہے۔ مجھے ابوادریس خولانی کے حوالہ سے یہ بات پہنچی ہے۔ انہوں نے فرمایا روئے زمین پر جو شخص بھی اپنے ایمان کے چلے جانے سے بے خوف ہو تو اس کا ایمان گویا چلا گیا، واللہ اعلم۔

ابوادریس اس حدیث کو حضرت معاذ بن جبل، عبادہ بن صامت، ابوالدرداء، ابوذر، عوف بن مالک، ابوثعلبہ، عبداللہ بن حوالہ، وغیرہؓ سے مسنداً نقل کرتے ہیں۔

اوران سے زھری، بشر بن عبید، ربیعہ بن یزید، یونس بن میسرہ بن حلبس، ولید بن عبدالرحمٰن جرشی، اور ابوحازم بن دینار، وغیرہ نقل کرتے ہیں۔

۶۶۴۰-سلیمان بن احمد، ابوذرعہ دمشقی، ابومسہر، سعید بن عبدالعزیز، ربیعہ بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں ابوادریس خولانی سے بحوالہ حضرت ابوذرؓ روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے میرے بندو! میں نے اپنے لیے ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور اسے تمہارے درمیان بھی حرام ٹھہرادیا ہے لہٰذا ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا کرو، اے میرے بندو! تم صبح وشام خطائیں کرتے ہو اور میں ہی تمام گناہوں کو معاف کرتا ہوں اور مجھے اس کی کوئی پروانہیں سوتم مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہارے گناہ بخش دونگا، اے میرے بندو! تم سب کے سب بھوکے ہو ہاں جسے میں سیر کروں، تو تم مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھلا دوں گا، اے میرے بندو! تم سارے کے سارے ننگے ہو مگر جسے میں کپڑے پہناؤں، سوتم مجھ سے کپڑا مانگو میں تمہیں پوشاک پہناؤں گا، اے میرے بندو! نہ تمہارا ضرر اس حد تک پہنچ سکتا ہے کہ مجھے اس سے ضرر ہو اور نہ تمہارا نفع اس انتہا تک پہنچ سکتا ہے کہ تم مجھے کوئی نفع پہنچاؤ، اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے، جن اورانسان سب کے سب جمع ہوکر، تم میں سے سب سے گنہگار شخص کے دل جیسے ہوجائیں تو ایسا کرنا میری بادشاہت میں ذرہ برابر بھی کمی نہیں کرسکتا اور اے میرے بندو! چاہے تمہارے اگلے اور پچھلے، جن وانس تمام کے تمام کھلی وادی میں جمع ہوکر مجھ سے مانگیں اور میں ہر انسان کو اس کے سوال وحاجت کے مطابق عطا کروں تو ایسا کرنا میری بادشاہت میں اتنی کمی بھی پیدا نہیں کرسکتا جتنی سوئی کو سمندر میں ڈبونے سے ہوتی ہے۔

اے میرے بندو! یہ تمہارے ہی اعمال ہیں (جن کا بدلہ) تمہاری طرف لوٹتا ہے سو جو کوئی بھلائی دیکھے تو اسے چاہیے کہ میری تعریف کرے اور جو کوئی اس کے علاوہ کچھ اور دیکھے تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔[۱]

یہ صحیح ثابت حدیث ہے جسے امام مسلمؒ نے اپنی کتاب صحیح مسلم میں بحوالہ ابوبکر بن اسحاق الصاغانی، ابومسہر، الدارمی اور مروان عن سعید بواسطہ عبدالعزیز نقل کیا ہے۔

۶۶۴۱-ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، الحمیدی، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے امام زہری سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ مجھے ادریس خولانی نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت عبادہ بن الصامتؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ شرک، چوری اور زنا نہیں کروگے، الایۃ۔ سوتم میں سے جس نے اس وعدہ کو وفا کیا تو اس کا اجروثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اور جو اس کے خلاف کسی بات کا مرتکب ہوا تو اسے دنیا میں جو سزا ملے گی وہ اس کے لئے کفارہ بن جائے گی اور جس نے ان میں سے کسی بات کا ارتکاب کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے چاہیں تو اسے بخش دیں اور چاہے تو عذاب دیں۔[۲]

سفیان فرماتے ہیں کہ جب امام زہری نے یہ حدیث بیان کی تو ہم ان کے پاس تھے آپ نے ابوبکر ہذلی کی طرف اشارہ فرمایا کہ اسے یاد کرلو۔ تو میں نے اسے لکھ لیا جب امام زہریؒ مجلس سے اٹھے تو میں نے ابوبکر کو اسکی اطلاع کردی۔

یہ صحیح متفق علیہ حدیث ہے، جسے شعیب، معمر، عقیل، یونس، اور امام زہریؒ کے اکثر شاگردوں نے روایت کیا ہے۔

۱۔ المستدرک ۴/۲۴۱، وکنز العمال ۴۳۵۹۰.

۲۔ صحیح البخاری ۹/۹۹. وصحیح مسلم، کتاب الحدود ۴۱. وفتح الباری ۱۳/۲۰۳.

۶۶۴۲-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، زمعہ بن صالح، ان کے سلسلہ سند میں امام زہری سے بحوالہ ابوادریس خولانی سے روایت ہے فرماتے ہیں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی مجلس میں تھا جس میں حضرت عبادہ بن الصامتؓ تھے، اتنے میں انہوں نے وتر کا ذکر کیا بعض حضرات نے فرمایا وتر واجب ہے اور بعض نے کہا سنت ہے، اتنے میں حضرت عبادہؓ نے فرمایا میں تو اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میرے پاس جبرائیل امین اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے اور کہنے لگے اے محمد! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے آپ کی امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں جس نے ان نمازوں کو ان کے وضو اور آداب کی رعایت کے ساتھ ادا کیا، ان کے رکوع وسجود کا خیال کیا تو میرا اس سے عہد ہے کہ میں اسے جنت میں داخل کروں گا اور جو کوئی مجھ سے اس حال میں ملا کہ ان میں کچھ کمی کی (یہ لفظ فرمایا یا اس کے مشابہ کوئی لفظ تھا راوی کو شک ہے) تو اس سے میرا کوئی عہد نہیں میں چاہوں گا تو اسے عذاب دوں گا اور چاہوں گا تو اس پر رحم کروں گا۔[1]

زہری کی سند سے غریب حدیث ہے جسے ان سے انہی کے الفاظ کے ساتھ زمعہ کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا اس کی پہچان ابن مخریز کی حدیث سے ہوتی ہے جو انہوں نے مخدجی سے بحوالہ قتادہ روایت کی ہے۔

۶۶۴۳-ابوعمرو محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، عمرو بن واقد، یونس بن میسرہ بن حلبس، ان کے سلسلہ سند میں ابو ادریس خولانی سے بحوالہ حضرت معاذ بن جبلؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں فرمایا قیامت کے روز عقل سے محروم زمانہ فترت میں ہلاک ہونے والے اور بچپن میں فوت ہونے والے شخص کو لایا جائے گا، عقل سے بے بہرہ شخص عرض کرے گا اے پروردگار! اگر آپ مجھے عقل کی نعمت سے نوازتے تو کوئی شخص بھی جسے آپ یہ نعمت عطا کرتے اپنی عقل کی وجہ سے مجھ سے زیادہ سعادت مند نہ ہوتا، زمانہ فترت میں ہلاک ہونے والا کہے گا اے پروردگار! اگر میرے پاس آپ کا کوئی حکم آتا تو وہ شخص مجھ سے نیک بخت نہ ہوتا جس کے پاس آپ کا حکم آیا ہے اور بچپنے میں مرنے والا عرض کرے گا اے میرے رب! اگر آپ مجھے عمر کی دولت سے مالا مال کرتے تو وہ شخص جسے عمر ملی ہے مجھ سے زیادہ سعادت مند نہ ہوتا، تو رب سبحانہ وتعالیٰ فرمائیں گے میں تمہیں ایک بات کا حکم دیتا ہوں کیا اسے پورا کرو گے؟ تو وہ بیک زبان کہیں گے جی ہاں اے پروردگار! آپ کی عزت کی قسم! تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جاؤ آگ میں داخل ہو جاؤ، آپ نے فرمایا اگر وہ آگ میں جا گھستے تو آگ انہیں کچھ گزند نہ پہنچاتی، فرماتے ہیں ان کے سامنے کچھ جال نما چیزیں نمودار ہونگی وہ سمجھیں گے کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی ہر مخلوق کو ہلاک کر دیں گے۔ چنانچہ وہ جلدی سے پیچھے پلٹ کر کہیں گے آپ کی عزت کی قسم! ہم تو اس میں داخل ہوا ہی چاہتے تھے کہ ہمارے سامنے کچھ ایسے شکاری نما جال ظاہر ہوئے ہم سمجھے کہ یہ تو سب کو ہلاک کر دیں گے اللہ تعالیٰ انہیں دوسری بار حکم دیں گے تو وہ پہلی طرح جواب دیں گے، تیسری مرتبہ کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے میں تمہیں پیدا کرنے سے پہلے ہی جانتا تھا کہ تم کیا کیا اختیار کرو گے اور اپنے علم کے مطابق میں نے تمہیں پیدا کیا ہے اور میرے علم کی طرف ہی تم لوٹو گے، اے آگ انہیں سمیٹ لے، چنانچہ آگ انہیں آدبوچے گی۔[2]

یہ حدیث حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بروایت ابوادریس عن حضرت معاذ کی سند سے مسند او متصلاً معروف نہیں، البتہ یونس بن میسرہ کی سند سے روایتہً مشہور ہے، عمرو بن واقد ان سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۶۴۴-ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب بن حرب، قعنبی، ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ابوحازم بن دینار، ان کے سلسلہ سند میں ابوادریس خولانی سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں دمشق کی جامع مسجد میں داخل ہوا تو وہاں میں نے حضرت معاذ

۱۔ المطالب العالیة ۳۰۷. و کنز العمال ۱۸۸۸۱. و الأحادیث الصحیحة ۸۴۲.

۲۔ العلل المتناهية ۲/ ۴۴۱. و الکامل لابن عدی ۵/ ۱۷۷۰.

بن جبل کو پایا، میں نے انہیں سلام کر کے کہا بخدا میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرتا ہوں تو انہوں نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ کے لئے؟ میں نے کہا ہاں اللہ تعالیٰ کے لئے، پھر انہوں نے فرمایا: کیا واقعی اللہ تعالیٰ کے لئے؟ میں نے کہا: جی ہاں اللہ تعالیٰ کے لئے، تو انہوں نے میری چادر کے بندھن کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور فرمایا: خوشخبری ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، میری خاطر آپس میں محبت کرنے والوں، میری خاطر ایک دوسرے کے پاس بیٹھنے والوں، میری خاطر ایک دوسرے کے لئے کوشش کرنے والوں اور میری خاطر ایک دوسرے کی زیارت کرنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہے۔[1]

ابوادریس کی حضرت معاذؓ سے روایت کردہ مشہور حدیث ہے، ابوادریس سے جن لوگوں نے یہ حدیث نقل کی ان میں شہر بن حوشب، یزید بن ابی مریم، شریح بن عبید، عطاء الخراسانی، یونس بن میسرہ، اور محمد بن قیس شامل ہیں۔

۶۶۴۵- ابوبکر بن خلاد، الحارث بن ابی اسامہ، علی بن الجعد، فاروق الخطابی، ابومسلم الکشی، عبداللہ بن رجاء، عبدالعزیز بن ابی سلمہ الماجشون، زھری، ان کے سلسلہ سند میں ابوادریس خولانی سے بحوالہ ثعلبہ الخشنیؓ روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ درندوں میں سے ہر (پنجے) والے جانور کو کھانے سے منع فرما رہے تھے۔

زھری کی صحیح متفق علیہ حدیث ہے جسے زھری سے معمر، یونس، عقیل، مالک، صالح بن کیسان، ابن جریج، ابن عیینہ، ابن ابی ذھب، زبیری، قرہ بن حویل، یعقوب بن عطاء، عبدالرحمٰن بن یزید بن تمیم، عبدالرحمٰن بن اسحاق، ابواویس اور یوسف الماجشون نے روایت کیا ہے اور مکحول، یونس بن یوسف نے ابوادریس سے اسی طرح نقل کیا ہے جبکہ ابواشعث الصنعانی نے حضرت ابوثعلبہؓ سے بعینہ نقل کیا ہے۔

۶۶۴۶- سلیمان بن احمد، ابراہیم بن دحیم الدمشقی، ابی، الولید بن مسلم، عبداللہ بن العلاء بن یزید، زید بن واقد، بشر بن عبیداللہ، ان کے سلسلہ سند میں ابوادریس خولانی سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس وقت آپ چمڑے کے ایک خیمہ میں تھے، آپ نے ہلکا سا وضو فرمایا اور ارشاد فرمایا عوف! قیامت سے پہلے چھ چیزوں کی تیاری کرو میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! وہ کیا چیزیں ہیں؟ آپ نے فرمایا پہلی موت، تو میں اس کی وجہ سے غمگین ہو گیا، آپ نے فرمایا کہو ایک، میں نے کہا ایک، پھر فرمایا دوسری بیت المقدس کا فتح کرنا ہے، تیسری تمہیں موتیں بکری کے ٹیڑھے بالوں کی طرح ہونگی، چوتھی مال کی بہتات یہاں تک کہ ایک آدمی سو دینار دیکر بھی انہیں کم سمجھے گا، اور ایسا فتنہ جو عرب کے ہر گھر میں داخل ہو کر رہے گا اور صلح جو تمہارے اور بنی اصفر کے درمیان ہوں گی، پھر وہ تم سے جنگ کریں گے اور وہ تمہارے مقابلہ میں اسی جھنڈوں تلے آئیں گے ہر جھنڈے کے نیچے اسی ہزار جنگجو ہوں گے۔[2]

یہ ابوادریس کی سند سے حضرت عوفؓ سے روایت کردہ مشہور ثابت حدیث ہے، ہم نے اسے صرف زید بن واقد کی سند سے لکھا ہے۔

---

[1] مسند الامام أحمد ۵/ ۲۳۳. والموطأ ۹۵۴. وطبقات ابن سعد ۳/ ۲/ ۱۲۳. واتحاف السادة المتقين ۵/ ۲۴۵، ۱۷۵. وكنز العمال ۲۴۶۷۰، ۲۴۷۱۱ وشرح السنة ۱۳/ ۴۹.

[2] السنن الكبرى للبيهقي ۹/ ۲۲۳. والمستدرك ۴/ ۴۱۹، ۴۲۲، ۴۲۳. ودلائل النبوة للبيهقي ۶/ ۳۲۱. والمعجم الكبير للطبراني ۱۸/ ۴۲، ۴۶، ۶۴.

۳۰۳۔ ابوعبداللہ الصنابحی[۱]

ان بزرگ ہستیوں میں سے ایک چست و چالاک اور دوسروں سے آگے بڑھنے والے ابوعبداللہ الصنابحی عبدالرحمٰن بن عسیلہ ہیں

۶۶۴۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبداللہ بن المبارک، عبداللہ بن عون، رجاء بن حیوۃ، محمود بن ربیع، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ہم حضرت عبادہ بن صامت کے پاس تھے اور آپ بیمار تھے، اتنے میں عبداللہ الصنابحی آ گئے تو حضرت عبادہ فرمانے لگے جو اس بات سے مسرور ہونا چاہے کہ کسی ایسے شخص کو دیکھے جسے گویا کہ سات آسمانوں کے اوپر لے جایا گیا اور اس نے وہاں جیسا دیکھا ویسا عمل کیا تو وہ شخص اس آنے والے کو دیکھ لے۔

۶۶۴۸-سلیمان بن احمد، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن ایوب بن سوید، ابی، ابراہیم بن ابی عبلہ، ابن محیریز، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عبادہؓ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو اتنے میں ابوعبداللہ الصنابحی تشریف لائے، جب انہیں آتے دیکھا تو فرمایا جو آدمی کسی ایسے آدمی کو دیکھنا پسند کرے گویا کہ اسے آسمان والوں کی طرف چڑھایا گیا ہو اور وہاں اس نے جنتی اور جہنمی دونوں فریقوں کو دیکھا ہو پھر وہ واپس آ گیا ہو جیسا وہ دیکھتا گیا ویسے عمل کرتا گیا تو وہ خواہشمند شخص اس آنے والے کو دیکھ لے۔

۶۶۴۹-ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، عیسیٰ بن خالد، ابوالیمان، اسماعیل بن عیاش، جریر بن عثمان، ان کے سلسلہ سند میں ابوعبداللہ الصنابحی سے روایت ہے، وہ فرما رہے تھے ہم بس گرمی و سردی دیکھتے اس دنیا سے نکال دیئے گئے۔

۶۶۵۰-ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن ہاشم، بقیۃ بن ولید، عقیل بن مدرک، ان کے سلسلہ سند میں بعض مشائخ سے بحوالہ ابوعبداللہ الصنابحی روایت ہے، فرماتے ہیں دنیا فتنہ کی طرف اور شیطان برائی کی طرف بلاتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات ان دونوں کے ساتھ رہنے سے زیادہ بہتر ہے۔

ابوعبداللہ عبدالرحمٰن الصنابحی نے حدیث کو حضرت ابوبکر صدیق، معاذ بن جبل، عبادہ بن الصامت، اور معاویہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے سنداً روایت کرتے ہیں۔

۶۶۵۱-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، احمد بن سلیمان، رشید بن سعد، مہاجر بن غانم مذحجی، ان کے سلسلہ سند میں ابوعبداللہ صنابحی سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو منبر پر فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو سنے (یعنی قبول فرمائے) اور اس کی پریشانی کو دنیا اور آخرت میں دور کرے اسے چاہیئے کہ کسی تنگدست کو تلاش کرے یا اس کی تنگ دستی کو کم کرے، اور جو اس بات سے خوش ہو کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی جہنم کے جوش سے حفاظت فرمائے اور اسے اپنے سائے (عرش) میں جگہ دے تو اسے مسلمانوں پر غصہ نہیں کرنا چاہیئے بلکہ ان کے لئے نرم گوشہ ہو۔[۲]

اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن سلیمان نے محمد بن حسان سے بحوالہ مہاجر اسی طرح روایت کیا ہے۔

۶۶۵۲-ابوعلی بن محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابوعبدالرحمٰن المقری، حیوۃ بن شریح، عقبہ بن مسلم تجیبی، ابوعبدالرحمٰن حبلی، ان کے سلسلہ سند میں صنابحی سے بحوالہ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے معاذ! بخدا! میں تم سے محبت کرتا ہوں تو حضرت معاذ عرض کرنے لگے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ! اللہ

۱۔ طبقات ابن سعد ۷/۴۴۳، ۵۰۹. والتاریخ الکبیر ۵/ت ۱۰۲۱. والجرح ۵/ت ۱۲۴۱. وتهذيب الكمال ۳۹۰۵. (۱۷/۲۸۳).

۲۔ الدر المنثور ۱/۳۶۹.

کی قسم میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں، پھر آپ نے فرمایا اے معاذ! میں تمہیں چند کلمات کہنے کی وصیت کرتا ہوں، ہر نماز کے بعد انہیں کہنا، چھوڑنا نہیں" اللھم اعنی علی شکرک و ذکرک وحسن عبادتک "اے اللہ! اپنی شکرگزاری، ذکر اور اچھی طرح عبادت کرنے میں میری مدد فرما۔[۱]

راوی کا بیان ہے کہ حضرت معاذؓ نے ان کلمات کی وصیت صنابحی کو فرمائی۔ انہوں نے ابوعبدالرحمٰن کو انہوں نے عقبہ کو انہوں نے حیوہ کو انہوں نے مقری کو اور انہوں نے بشر کو انہوں نے محمد کو انہوں نے اس کی وصیت فرمائی، اور ہمیں اس کی وصیت ہمارے شیخ ابو نعیم نے فرمائی، ابوعاصم نے حیوہ سے اسی طرح روایت کیا ہے اور ابن لھیعہ نے عقبہ سے بحوالہ ابوعبدالرحمٰن نقل کیا ہے جس میں صنابحی کا واسطہ نہیں ہے۔

۶۶۵۳- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، صفوان بن صالح، الولید بن مسلم، خالد بن یزید مدنی، یونس بن میسرہ بن حلبس، ان کے سلسلہ سند میں ابوعبداللہ صنابحی سے بحوالہ حضرت عبادہ بن صامتؓ روایت ہے۔ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں ایک نیکی لکھتے ہیں، ایک برائی مٹاتے ہیں اور ایک درجہ بلند فرماتے ہیں لہٰذا کثرت سے سجدے کیا کرو۔[۲]

۶۶۵۴- سلیمان بن احمد، ابوزرعہ الدمشقی، آدم بن ابی ایاس، ابوغسان، محمد بن مطرف، زید بن اسلم، عطا بن یسار، ان کے سلسلہ سند میں صنابحی سے بحوالہ حضرت عبادہؓ روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا" پانچ نمازیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بندوں پر فرض فرمایا ہے جس نے ان کی حفاظت کی اور انہیں ضائع نہ کیا، بایں طور کہ ان کے حق کو ہلکا سمجھا تو اللہ تعالیٰ کا اس سے عہد ہے کہ اسے عذاب نہیں دیں گے، اور جس نے ایسا نہ کیا تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی عہد نہیں چاہے اسے معاف کریں چاہے اسے عذاب دیں۔[۳]

صنابحی کی سند سے حضرت عبادہؓ سے روایت کردہ غریب حدیث ہے اور ابن محیریز کی روایت مشہور ہے جو مخدجی سے بحوالہ حضرت عبادہؓ منقول ہے۔

۳۰۴- ایفع بن عبدالکلاعی

ان معزز ہستیوں میں سے ایک واعظ و داعی ایفع بن عبدالکلاعی ہیں۔

۶۶۵۵- ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، اسماعیل بن متوکل حمصی، ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد عباس، سلمہ بن شبیب، ابوالمغیرہ، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں فرماتے ہیں میں نے ایفع بن عبدالکلاعی کو لوگوں کو وعظ کہتے سنا، فرمایا: جہنم کے سات پل ہیں، پل صراط بھی اسی پر واقع ہے، اور اللہ تعالیٰ اس میں سے چوتھے میں ہے۔ پہلے پل کے پاس لوگوں کو روک لیا جائے گا کہا جائے گا انہیں روکو، ان سے پوچھ گچھ ہونی ہے تو نماز کی وجہ سے انہیں روکا جائیگا اور اس کے بارے میں پوچھا جائیگا، فرماتے ہیں پھر ہلاک ہوگا جس نے ہلاک

[۱] سنن ابی داؤد ۱۵۲۲. والمستدرک ۱/۲۷۳، ۳/۲۷۳، الشجری ۱/۲۳۹. ونصب الرایة ۲/۲۳۵. واتحاف السادة المتقین ۵/۹۸.

[۲] سنن الترمذی ۳۸۸. ۳۸۹. وسنن ابی داؤد ۲/۲۲۸. وسنن ابن ماجة ۱۴۲۳. ومسند الامام احمد ۵/۱۶۴، ۲۸۰. السنن الکبری للبیهقی ۲/۴۸۵، ۴۸۹، ۳/۱۰ وصحیح ابن خزیمة ۳۱۶. والمصنف لعبد الرزاق ۳۵۶۱، ۴۸۴۶، ۵۹۱۹. والمصنف لابن ابی شیبة ۲/۵۱.

[۳] فتح الباری ۲/۲۴۲. وکنز العمال ۱۸۸۶۲، ۱۹۰۲۰.

ہونا ہے اور نجات پائے گا جس نے نجات پائی ہے۔

جب دوسرے پل پر پہنچیں گے تو ان سے امانت کا حساب لیا جائیگا۔ اسے کیسے ادا کیا اور کیسے اس میں خیانت کی ہے، فرماتے ہیں پھر ہلاک ہوگا جس نے ہلاک ہونا ہے اور نجات پائے گا جس نے نجات پائی ہے، جب تیسرے پل پر پہنچیں گے تو صلہ رحمی (رشتہ داری) کے متعلق ان سے سوال ہوگا، اسے کیسے جوڑا اور کیسے توڑا؟ فرماتے ہیں پھر اس میں ہلاک ہوگا جو ہلاک ہوا اور نجات پائے گا جس نے نجات پائی، رشتہ داری اس دن حق تعالیٰ کی گویا ردیف ہوگی، جہنم کی جانب ہوا میں لٹکی ہوئی ہوگی اور وہ پکار کر کہے گی اے میرے پروردگار! جس نے مجھے جوڑا اسے آج آپ جوڑیئے اور جس نے مجھے توڑا آج اسے توڑیئے۔

ولید بن مسلم اور اسماعیل بن عیاش نے صفوان سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۶۵۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن ہاشم، ولید بن مسلم، صفوان بن عمرو، محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے، علی بن حسین بن حسن، ابراہیم بن العلاء الحمصی، اسماعیل بن عیاش، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں ایفع بن عبدالکلاع سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جہنم کے سات پل ہیں پھر اسی طرح کی روایت ذکر کی۔

اسماعیل بن عیاش نے یہ اضافہ کیا ہے کہ میں نے ابوعیاش الھوزی سے سنا وہ اس حدیث کو اس طرح ملاتے ہیں، فرماتے ہیں مخلوق اللہ تعالیٰ کے سامنے سے گزرے گی اور عرش بریں چوتھے پل پر ہوگا اور یہ وہی پل ہیں جس کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے بے شک جہنم گھات میں ہے (انباء-۲۱) دوسری جگہ ارشاد ہے "بیشک تمہارا پروردگار گھات میں ہے" (الفجر-۱۴) ارشاد ہے "ہر چلنے والے جانور کی پیشانی اس کے دست قدرت میں ہے، بے شک میرے رب تک پہنچنے کا راستہ بالکل سیدھا ہے" (ھود ۵۶)، فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بندوں کی پیشانیوں سے پکڑیں گے مؤمنوں کے ساتھ نرمی کا معاملہ فرمائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ والد سے زیادہ نرم ہوجائیں گے جیسے وہ اپنے بیٹے کے لئے نرم ہوتا ہے اور کافر سے فرمائیں گے "تجھے اپنے رب کے متعلق کس نے دھوکے میں رکھا"۔

۶۶۵۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابویعلی الموصلی، ھیثم بن خارجہ، الولید بن مسلم، صفوان بن عمروان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ایفع بن عبدکلاعی کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہوجائیں گے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے اے اہل جنت! تم دنیا میں کتنے سال رہے ہو؟ وہ عرض کریں گے یہی کوئی دن یا آدھا دن، فرمائیں گے اچھا ایک آدھ دن میں تم نے میری رحمت، رضامندی اور میری جنت کی سوداگری کی، سو تم ہمیشہ کے لئے اس جنت میں رہو۔

پھر اہل جہنم سے فرمائیں گے تم لوگ دنیا میں کتنے سال رہے ہو؟ وہ عرض کریں گے ایک دن یا دن کا کچھ حصہ، پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم نے اس ایک آدھ دن میں بہت بری سوداگری کی، میری ناراضگی، نافرمانی اور میری جہنم کا سامان اکٹھا کیا سو ہمیشہ کے لئے اس میں رہتے رہو۔

وہ عرض کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں اس سے نکال، سو اگر پھر ہم ایسا کریں تو ہم بڑے ظالم ہوں گے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ذلیل ہوکر اس میں پڑے رہو اور مجھ سے بات تک نہ کرو، یہ ان کی رب سے آخری گفتگو ہوگی۔[1]

ایفع نے اسے اسی طرح مرسلاً نقل کیا ہے۔ ایفع حضرت معاویہ بن ابی سفیان سے سنداً بھی نقل کرتے ہیں۔

۶۶۵۸-سلیمان بن احمد، ابوذرعہ دمشقی، علی بن عیاض حمصی، اسماعیل بن عیاش، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں ایفع بن عبد سے بحوالہ حضرت معاویہ روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کریں تو اسے تفقہ فی الدین (دین کی سمجھ کی) توفیق عطا فرماتے ہیں۔[2]

۱۔ الدر المنثور ۴/۲۵۷. ۲۔ صحیح البخاری ۱/۲۷، ۴/۱۰۳، ۹/۱۲۵. وصحیح مسلم، کتاب الزکاۃ ۹۸، ۱۰۰. والامارۃ ۱۷۵. وفتح الباری ۱/۱۶۰، ۱۶۴، ۱۳/۲۹۳.

ایفع سے نقل کرنے میں صفوان منفرد ہیں۔

۶۶۵۹-سلیمان بن احمد، ابوذرعہ، حیوۃ بن شریح، ولید بن عتبہ، بقیہ بن ولید، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں ایفع بن عبد سے روایت ہے، فرماتے ہیں جب عراق کا خراج حضرت عمرؓ کے پاس پیش کیا گیا تو آپ اور آپ کا خادم اونٹ شمار کرنے نکلے وہ مقدار مقرر سے زیادہ تھے۔ حضرت عمرؓ فرمانے لگے الحمدللہ اور ان کے خادم کہنے لگے اے امیر المومنین! یہ واقعی اللہ تعالیٰ کا فضل اور اسکی رحمت ہے، حضرت عمرؓ نے فرمایا تم نے جھوٹ کہا یہ وہ فضل نہیں ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہو اللہ تعالیٰ کے فضل اور اسکی رحمت سے، پس چاہیئے کہ یہ لوگ (مسلمان) خوش ہوں کہ انہیں قرآن مجید جیسی عظیم نعمت ملی (یونس۔۵۸) فرماتے ہیں ہدایت سنت اور قرآن مجید ان پر خوش ہونا چاہیئے یہ ان چیزوں سے بہتر ہے جنہیں یہ لوگ جمع کرتے ہیں اور یہ اونٹ بھی جمع کئے جانے والے مال سے ہیں۔

۳۰۵۔جبیر بن نفیر[۱]

اور ان پاکباز ہستیوں میں سے انتہائی متواضع جو اپنے آپ کو مٹی میں لتھڑا سمجھتے تھے جبیر بن نفیر ہیں۔

۶۶۶۰-ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابراہیم بن سعید الجوھری، ابوایمان، سعید بن سنان، ابوالزاھریہ، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے روایت ہے فرماتے ہیں ان سے کسی نے پوچھا: کون سا کبر برا ہے؟ آپ نے فرمایا عبادت کا کبر و تکبر برا ہے۔

۶۶۶۱-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شریح بن یونس، عبدالرحمٰن مہدی، معاویہ بن صالح، عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر، ان کے سلسلہ سند میں ہے وہ اپنے والد سے بحوالہ حضرت ابوالدرداء نقل کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ جن لوگوں کی زبانیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہتی ہیں وہ جنت میں ہنستے ہوئے داخل ہوں گے۔

۶۶۶۲-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حسین بن محمد، ابن عیاش، شرحبیل بن مسلم، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے بحوالہ حضرت ابوالدرداءؓ روایت ہے، فرماتے ہیں جو شخص ایسا ہو کہ جس پر اللہ تعالیٰ کھانے پینے کی نعمت کے علاوہ کوئی نعمت نہ دیکھے تو اس کی دینی سمجھداری کم ہوگی اور اس کا عذاب حاضر ہوگا۔

۶۶۶۳-عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین المروزی، عبداللہ بن مبارک، ثور بن یزید، خالد بن معدان، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ حضرت محمد بن ابی عمیرہؓ جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے نے فرمایا: کہ اگر کوئی بندہ ایسا ہو کہ پیدائش سے بڑھاپے تک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں سربسجود رہے تو وہ اسے حقیر سمجھے گا اس دن جو اس کا اجر و ثواب بڑھے گا۔

۶۶۶۴-ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عیسیٰ بن خالد، ابوایمان، اسماعیل بن عیاش، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے روایت ہے وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت میمونہؓ کے بھتیجے ابن السائب نے حضرت میمونہ کی خدمت میں ایک بستر بطور ہدیہ بھیجا، شام جب انہوں نے افطار فرمائی اور سونے کا ارادہ کیا وہ عبادت کر کے تھک چکی تھیں فرمانے لگیں میرے لئے میرے بھتیجے کا بھیجا ہوا بستر بچھا دو، پھر اس میں سو گئیں، اور وہ بستر اتنا آرام دہ تھا کہ بغیر حرکت کئے آپ اس پر صبح تک سوئی رہیں، فرمانے لگی اس بستر کو نکال دو کیونکہ یہ غافل کرنے والا اور نیند آور ہے میں اس پر نہیں سوؤں گی۔

۶۶۶۵-سلیمان بن احمد بن محمد بن موسیٰ الانطاکی، یعقوب بن کعب، ولید بن مسلم، صفوان بن عمرو، عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر، ان کے سلسلہ سند میں اپنے والد سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ نے قبرص کی بکریاں حمص کے ساحلی علاقہ طرسوس کی طرف

۱۔ طبقات ابن سعد ۷/۴۴۰. والتاریخ الکبیر ۲/۱/۲۲۳. والجرح ۱/۱/۵۱۲. والکاشف ۱/۱۸۰. وأسد الغابة ۱/۲۷۲. وتهذیب الکمال ۹۰۵ (۴/۵۰۹).

نکال دیں، پھر وہاں انہیں ایک کنیسہ (پناہ گاہ یا اصطبل) میں داخل کیا جسے کنیسہ معاویہ کا نام دیا جاتا ہے، پھر وہ لوگوں میں کھڑے ہو کر کہنے لگے لوگو میں تمہاری بکریوں کو تین حصوں میں تقسیم کرتا ہوں ایک حصہ تمہارے لئے، دوسرا کشتیوں کے لئے اور تیسرا حصہ قبطیوں کے لئے، وجہ یہ ہے کہ بحری دشمن کا مقابلہ تم لوگ صرف کشتیوں اور قبطیوں کے ذریعے ہی کر سکتے ہو، اتنے میں حضرت ابوذرؓ کھڑے ہوئے اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی بیعت کی ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت بازی سے خاموش نہ رہوں گا، اے معاویہ! کیا تم کشتیوں کے لئے ایک حصہ بانٹتے ہو؟ حالانکہ یہ ہمارا مال فئی ہے اور ایک حصہ قبطیوں کے واسطے دیتے ہو جبکہ وہ ہمارے مزدور ہیں، چنانچہ حضرت معاویہؓ نے حضرت ابوذرؓ کے مشورے کے مطابق تقسیم کیا۔

۶۶۶۶ - سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر حمصی، ابراہیم، بقیہ بن ولید، یحییٰ بن سعید، خالد بن معدان، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ ایک گروہ نے حضرت عمرؓ سے کہا اے امیر المومنین! ہم نے آپ سے زیادہ عادل، آپ سے زیادہ حق گو اور آپ سے زیادہ منافقین کے لئے سخت شخص کسی کو نہیں دیکھا؟ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہترین آدمی ہیں تو حضرت عوف بن مالک فرمانے لگے، تم لوگوں نے جھوٹ کہا، ہم نے ان سے بھی بہتر شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دیکھا ہے آپ نے پوچھا عوف! وہ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ نے فرمایا عوف نے سچ کہا ہے اور تم لوگوں نے غلطی کی، اللہ کی قسم! ابوبکر مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ وطیب تھے اور میں اپنے گھر والوں کے اونٹ سے زیادہ بہکا ہوا ہوں۔

۶۶۶۷ - محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے کہ موسیٰ بن اسحاق، سوید بن سعید، بقیہ بن الولید، ابوبکر بن ابی مریم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھ سے جبیر بن نفیر کے بیٹے (عبدالرحمن) نے اپنے والد جبیر بن نفیر کے واسطہ سے بیان کیا کہ انہوں نے فرمایا آدمی پوری طرح دین کی سمجھ داری نہیں سیکھ سکتا یہاں تک کہ اپنی قوم کی مجلس چھوڑ دے۔

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت جبیر بن نفیر حضرت صدیق اکبرؓ، فاروق اعظم، معاذ بن جبل، عبادہ بن الصامت، ابوالدرداء، ابوذر، نواس بن سمعان، عرباض بن ساریہ، ابوثعلبہ خشنی، عبداللہ بن عمر، عقبہ بن عامر، ابوہریرہ اور آخر میں حضرت انس بن مالکؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۶۶۶۸ - ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عمرو بن عثمان، ابی، ابوخالد محمد بن عمر، ثابت بن سعد، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق مدینہ منورہ میں منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یا اس کے اوپر کھڑے ہوئے، پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا اور رونے لگے پھر ارشاد فرمایا پچھلے سال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری اسی جگہ کھڑے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا تھا لوگو! اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو، اور یہ بات آپ نے بطور تنبیہ ارشاد فرمائی تھی، اس لئے کہ یقین کے بعد کسی کو عافیت سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ملی[1]

اس روایت کو یحییٰ بن صالح الوحاظی نے محمد بن عمر سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ "شیخ رحمہ اللہ یعنی صاحب کتاب فرماتے ہیں" کہ ہم سے احمد بن اسحاق نے بیان کیا اس سے ابوبکر بن عاصم نے اس سے، عمر بن الخطاب نے اس سے، یحییٰ بن صالح الوحاظی نے اس روایت کو بیان کیا ہے۔

۶۶۶۹ - سلیمان بن احمد، عمرو بن اسحاق بن ابراہیم بن العلاء الحمصی، عمرو بن الحارث بن الضحاک، عبداللہ بن سالم، محمد بن ولید زبیری، سلیم بن عامر، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ حمص میں حضرت عمرؓ کے دور میں دو شخص اللہ کی خاطر آپس میں محبت رکھتے تھے۔ انہوں نے یہودیوں سے دو بڑے چمڑوں پر کچھ تحریریں لکھوالیں، یہ چیزیں وہ ساتھ لیکر امیر المومنین سے پوچھنا چاہتے تھے، حضرت عمرؓ نے اہل حمص کی طرف جو پیام بھیجا اس میں ان کی طرف بھی پیام ارسال فرمایا، تو وہ دونوں کہنے لگے، اے امیر المومنین! ہم

[1] صحیح ابن حبان ۲۴۲۰. والکنی للدولابی ۱/۱۶۳. والجامع الکبیر ۹۵۶۷.

اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کی سرزمین میں ہیں۔ ان سے کچھ ایسی باتیں سنتے ہیں جن سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، کیا ہم ان سے یہ باتیں سیکھ سکتے ہیں یا انہیں چھوڑ دیں؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا شاید تم نے ان سے کچھ لکھ رکھا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا میں تھوڑی دیر بعد تمہیں اپنا واقعہ سناتا ہوں:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں ایک دفعہ میں خیبر گیا، وہاں میں نے ایک یہودی کو دیکھا جو کچھ ایسی باتیں کر رہا تھا جو مجھے بھلی لگیں، میں اسے کہنے لگا جو باتیں تم کہہ رہے ہو کیا مجھے لکھوا سکتے ہو؟ اس نے کہا ہاں، چنانچہ میں ان کے پاس ایک چمڑا لایا جو دہرا کیا ہوا تھا، یا کھجور کا تنا تھا وہ بول کر مجھے لکھوانے لگا تو میں غور سے اس کی بات ان پائیوں میں لکھنے لگا، وہاں سے جب لوٹا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایک یہودی سے ملا تھا آپ کے بعد اس جیسی بات میں نے کسی سے نہیں سنی، آپ نے فرمایا شاید تم نے اس کی بات تحریر کی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا جاؤ لے آؤ، تو میں بھاگتے ہوئے گیا مجھے اس کی امید تھی کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسی چیز لا رہا ہوں جسے آپ پسند فرماتے ہیں، جب میں لیکر حاضر ہوا تو فرمایا بیٹھو اور مجھے پڑھ کر سناؤ، تھوڑی دیر تو میں نے پڑھا پھر آپ کے چہرہ انور کی طرف نگاہ دوڑائی کیا دیکھتا ہوں کہ آپ کا رنگ تبدیل ہو رہا ہے تو میں مارے خوف کے حیران ہو گیا مجھ سے ایک حرف بھی نہ پڑھا جا رہا تھا، آپ نے جب میری یہ حالت دیکھ لی تو میں نے وہ مکتوب چمڑا آپ کے ہاتھ میں دیدیا، تو آپ ایک نقش ڈھونڈ کر لعاب سے مٹاتے جاتے اور ساتھ ہی فرما رہے تھے ان لوگوں کی پیروی نہ کرنا کیونکہ وہ خود بھی بہکے اور لوگوں کو بھی انہوں نے بے وقوف بنایا، یہاں تک کہ آپ نے تمام لکھا ہوا مٹا دیا، ایک حرف تک باقی نہ رہنے دیا، حضرت عمرؓ نے اپنے مخاطبین سے فرمایا اگر مجھے معلوم ہو گیا کہ تم نے ان سے کوئی چیز تحریر کی ہے تو میں تمہیں اس امت کے لئے عبرت بنا دوں گا، وہ دونوں کہنے لگے بخدا! ہم ان سے کبھی بھی کچھ نہیں لکھیں گے، چنانچہ وہ دونوں اپنے اپنے چمڑے لیکر وہاں سے نکلے اور اپنے لئے گڑھے کھود کر اس کی پروا نہ کی کہ وہ کتنی گہرائی میں پہنچیں گے اور دفن ہو گئے، پس یہ ان دونوں کا آخری زمانہ تھا۔

۶۶۷۰- ابوبکر بن خلاد، محمد بن احمد بن الولید الکرابیسی، غالب بن وزیر، ابن وھب، معاویہ بن صالح، ابوالزاھریہ، انکے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے بحوالہ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم کسی سے محبت کرو تو نہ اس سے جھگڑو اور نہ اس پر ظلم کرو، نہ اس سے خرید و فروخت کرو اور نہ اس سے کچھ پوچھو، (بطور تفتیش) اس لئے کہ ہو سکتا ہے کہ تمہارا اس کے کسی دشمن سے سابقہ پڑے اور وہ تمہیں اس کے متعلق ایسی باتیں بتائے جو اس میں نہ ہوں، یوں تمہارے اور اس کے درمیان محبت ختم ہو جائیگی۔[1]

جبیر بن نفیر کی سند سے غریب حدیث ہے جو انہوں نے حضرت معاویہؓ سے متصلاً نقل کی ہے جبکہ معاویہؓ سے ابن وھب کے علاوہ اور لوگوں نے مرسلاً نقل کی ہے۔

۶۶۷۱- احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی محمد بن بشر، عثمان بن عمر، عبداللہ بن عامر اسلمی، ولید بن عبدالرحمٰن، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے بحوالہ حضرت معاویہؓ روایت ہے فرماتے ہیں ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ایسی لالچ سے پناہ مانگو جو دل پر مہر لگانے کے اسباب کی طرف لے جاتی ہے اور ایسی طمع سے جو نا قابل طمع چیز کی طرف لے جائے اور ایسی طمع

---

[1] اتحاف السادة المتقين ٦/٢٢٠. وعمل اليوم والليلة لابن السني ١٩٦. والعلل المتناهية ٢/٢٧٨. والضعفاء للعقيلي ٣/٣٤٣.

سے جہاں طمع کی ضرورت نہ ہو۔[۱]

۶۶۷۲ - سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف الفریابی، عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان، ابیہ، مکحول، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ عبادہ بن الصامتؓ نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین پر جو مسلمان بندہ بھی اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مانگی ہوئی چیز اسے عطا فرمادیتے ہیں اور اس جیسی مصیبت اس سے دور فرمادیتے ہیں جب تک کہ وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے، تو قوم کے ایک شخص نے کہا: تب تو ہم زیادہ سے زیادہ دعائیں کریں گے، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ (قبول کرنیوالے) ہیں۔[۲]

اسے زید بن واقد اور ہشام بن الغاز نے اسی طرح مکحول سے روایت کیا ہے۔

۶۶۷۳ - عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبدالاعلی بن سھر، اسماعیل بن عیاش، یحیٰ بن سعید، خالد بن معدان، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے بحوالہ حضرت ابوذرؓ اور ابوالدرداء روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ابن آدم! دن کے آغاز میں میرے لئے چار رکعت (نفل) پڑھ لیا کر میں اس کے آخری حصہ میں تیری کفایت کروں گا۔[۳]

۶۶۷۴ - عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبدالاعلی بن مسھر، معاویہ بن صالح، ابوالزاھریہ، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے بحوالہ ابوثعلبہ خشنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنات کی تین قسمیں ہیں ایک قسم وہ جن کے پر ہیں جن سے وہ اڑتے ہیں اور ایک قسم وہ ہے جو سانپ اور کتوں کی شکل میں ہے، اور ایک قسم وہ ہے جو آتے اور جاتے رہتے ہیں۔[۴]

۶۶۷۵ - عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ بن صالح، معاویہ بن صالح، عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر، اپنے والد سے وہ حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں ایک دفعہ میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ وہاں مہاجرین میں سے نادار لوگ بھی تشریف فرما تھے۔ اتنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آکر ان لوگوں کے پاس بیٹھ گئے، میں آپ علیہ السلام کی طرف اٹھ کر گیا تو آپ نے فرمایا فقراء مہاجرین کو وہ مژدہ ہو جس سے ان کے چہرے مسرور ہوں، بے شک وہ مالداروں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے میں دیکھ رہا ہوں کہ ان کے رنگ (فقروفاقہ کی وجہ سے) پھیکے پڑ گئے ہیں، حضرت ابن عمر فرماتے ہیں میں نے تمنا کی کاش میں بھی انہی میں سے ہوتا۔[۵]

۶۶۷۶ - ابوبکر بن خلاد، محمد بن احمد بن ولید، محمد بن اسری، محمد بن حمید، ابراہیم بن ابی عبلۃ، ولید بن عبدالرحمٰن الجرشی، ان کے سلسلہ سند میں جبیر الحضرمی سے بحوالہ عوف بن مالک اشجعیؓ روایت ہے فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا یہ علم کے اٹھائے جانے کی گھڑیاں ہیں، تو زیاد بن لبید انصاری نے عرض کیا ہم سے علم کیسے اٹھالیا جائے گا جبکہ ہم میں

۱۔ مسند الامام أحمد ۵/۳۲۲. والمستدرک ۱/۵۳۳. ومشکاۃ المصابیح ۲۲۷۴. ومجمع الزوائد ۱۰/۱۴۴. وکشف الخفا ۱/۱۳۳.

۲۔ الترغیب والترھیب ۲/۴۷۸. وشرح السنۃ ۵/۱۸۶.

۳۔ مشکاۃ المصابیح ۱۳۱۳.

۴۔ صحیح ابن حبان ۲۰۰۷. والمستدرک ۲/۴۵۶. ومجمع الزوائد ۸/۱۳۶. واتحاف السادۃ المتقین ۷/۲۸۹. ومشکاۃ المصابیح ۴۱۴۸.

۵۔ سنن الدارمی ۲/۳۳۹. ومشکاۃ المصابیح ۵۲۵۸. والترغیب والترھیب ۴/۱۴۹.

اللہ تعالیٰ کی کتاب موجود ہے ہم اسے اپنے بچوں اور عورتوں کو سکھاتے ہیں، وہ اپنے بیٹوں اور عورتوں کو سکھائیں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن لبید! میرا تو تمہارے بارے میں یہ گمان تھا کہ تم مدینہ کے سمجھدار لوگوں میں سے ہو، کیا انجیل اور تورات اہل کتاب کے پاس نہیں ہے تو پھر انہیں کیا فائدہ ہوا؟ ابن حمید فرماتے ہیں جبیر بن نفیر نے فرمایا پھر میں شداد بن اوس سے ملا اور ان کے سامنے یہ حدیث بیان کی۔ انہوں نے فرمایا کیا انہوں نے تم سے یہ بیان نہیں کیا کہ علم کیسے اٹھالیا جائے گا؟ میں نے کہا نہیں، تو انہوں نے کہا علماء کے وفات پا جانے کی وجہ سے، اور اس کا اظہار یوں ہوگا کہ خشوع وخضوع ختم ہو جائے گا، تم ایک شخص بھی خشوع خضوع والا نہیں دیکھو گے۔[1]

اسی طرح اس روایت کو ولید نے بیان کیا ہے اور فرمایا کہ جبیر نے حضرت عوفؓ سے روایت کیا ہے اور معاویہ بن صالح نے، عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے اس نے اپنے والد سے بحوالہ حضرت ابوالدرداءؓ روایت کیا ہے۔

۳۰۶۔ ابن محیریز[2]

ان بزرگوں میں سے دین عزیز کے لئے صبر کرنے والے، اپنے نفس میں تواضع اختیار کرنے والے عبداللہ بن محیریز ہیں۔

۶۶۷۷- محمد بن معمر، ابوشعیب الحرانی، یحییٰ بن عبداللہ البابلی، الاوزاعی، اسید بن عبدالرحمٰن، خالد بن دریک، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ابن محیریز ایک کپڑا فروش کے پاس کپڑا خریدنے گئے وہ آپ کو پہچانتا نہ تھا، اس کے پاس ایک شخص تھا، جو آپ کو پہچانتا تھا، آپ نے پوچھا یہ کپڑا کتنے کا ہے؟ اس شخص نے کہا، اتنے کا، تو جو شخص آپ کو جانتا تھا کہنے لگا ابن محیریز کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش آؤ، تو ابن محیریز نے فرمایا میں اپنے مال سے خریداری کے لئے آیا تھا نہ کہ اپنے دین سے، چنانچہ آپ کھڑے ہوگئے اور کپڑا نہ خریدا۔

۶۶۷۸- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، اسماعیل بن ابراہیم، رجاء بن ابی سلمہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں مجھے یہ خبر دی گئی کہ ابن محیریز ایک کپڑا فروش کے پاس کپڑا خریدنے گئے تو کسی شخص نے دوکاندار سے کہا انہیں جانتے ہو؟ یہ ابن محیریز ہیں، یہ بات سن کر آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا ہم تو اپنے دراہم سے خریداری کے لئے آئے تھے نہ کہ اپنی دینداری کی وجہ سے۔

۶۶۷۹- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز الجروی، ایوب بن سوید، ابوزرعہ، خالد بن دریک، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں۔ انہوں نے کہا، اے ابن محیریز! میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے سنا ہے جسے آپ ناپسند کرتے ہیں میں نے سنا ہے لوگ کہتے ہیں کہ ابن محیریز اپنے ان کپڑوں کی طرف بلاتے ہیں جنہیں وہ کام کاج میں پہنتے ہیں۔

چنانچہ خالد بن دریک فرماتے ہیں میں نے ایک شخص کو کہتے سنا کہ اسے اس چیز پر بخل مجبور کرتا ہے، راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ روانہ ہوئے اور اپنے لئے دو کپڑے خریدے، روئی کا کپڑا انہیں بہت پسند تھا انہیں پہنا، راوی کا بیان ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ وہ ایک دفعہ ایک پارچہ فروش کے پاس کپڑا خریدنے گیا تو ان کے ساتھ جو شخص تھا تاجر سے کہنے لگا یہ ابن محیریز ہیں، تو انہوں نے فرمایا، تف ہے ہم اس لئے آئے تھے تاکہ اپنے پیسوں سے (کپڑا) خریدیں اس لئے نہ آئے تھے کہ اپنے دین کی بناء پر خریداری کریں اور کچھ خریدے بغیر وہاں سے نکل آئے۔

۶۶۸۰- محمد بن معمر، ابوشعیب الحرانی، یحییٰ بن عبداللہ، الاوزاعی، اسید بن عبدالرحمٰن، خالد بن دریک، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے

---

[1] سنن الترمذی ۲۶۵۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/۴۳. والمستدرک ۱/۹۹. ومجمع الزوائد ۱/۲۰۰،۲۰۰.

[2] طبقات ابن سعد ۷/۴۴۷. والتاریخ الکبیر ۵/ت ۶۱۳. والمجمع ۵/ت ۷۷۶. والکاشف ۲/ت ۳۰۰۷. وتھذیب الکمال ۳۵۵۵. (۱۰۶) والاصابۃ ۳/ت ۶۶۳۳.

ہیں، مجھے ابن محیریز نے کہا کہ لوگوں کی زبانوں کا جواب دو، تو میں نے ان کے لئے ایک قبطی عمامہ، قبطی چادر اور ایک قبطی قمیص خریدی، وہ فرماتے ہیں پھر وہ انہیں پہن کر باہر نکلے، پھر کہنے لگے کہ اب لوگ کیا کہتے ہیں؟ راوی کہتے ہیں میں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابن محیریز نے کپڑے پہن لئے ہیں، میری یہ بات سن کر وہ خوش ہو گئے وہ کاتے ہوئے گندم گوں رنگ کے کپڑے زیب تن فرماتے تھے۔

۶۶۸۱ - احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن العزیز، ہمیں ضمرہ نے لکھا، اوزاعی، اسید بن عبدالرحمٰن، خالد بن دریک ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابن محیریز سے کہا جن لوگوں کو آپ نے دیکھا ہے ان کا لباس کیا تھا؟ تو وہ کہنے لگے چادریں اور گیرو سے رنگا ہوا کپڑا۔

۶۶۸۲ - احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز، ہماری طرف ضمرہ نے لکھا، رجاء بن ابوسلمہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ابن محیریز نے فرمایا کہ میری جلد پر برص ہو جائے یہ مجھے ریشم پہننے سے زیادہ پسند ہے۔

۶۶۸۳ - احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حکم بن موسیٰ، ضمرہ، یحییٰ بن ابی عمر الشیبانی، رجاء ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ابن محیریز نے اپنے گھر والوں کے کاتے ہوئے دو کپڑے پہنے، تو خالد بن دریک نے ان سے کہا مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ لوگ آپ سے پہلوتہی اور بخل سے کام لیں، تو ابن محیریز نے فرمایا میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ اپنے آپ کی یا کسی کی پاکی ظاہر کروں، پھر انہوں نے حکم دیا تو وہ ان کے لئے دو سفید مصری کپڑے خریدنے گئے جنہیں آپ نے پہن لیا۔

۶۶۸۴ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز، ہمیں ضمرہ نے لکھ بھیجا، رجاء بن ابی سلمہ، عبداللہ بن ابی نعیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ابن محیریز سلیمان بن عبدالملک کے پاس آئے تو سلیمان نے ان سے کہا ابن محیریز! مجھے یہ اطلاع پہنچی ہے کہ آپ نے اپنے بیٹے کی شادی کر دی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے تو سلیمان نے کہا تو ہم نے اس کی طرف سے مہر ادا کر دیا، تو ابن محیریز فرمانے لگے، رہا مہر معجّل تو وہ ان کو ادا کر دیا گیا البتہ مہر مؤجل وہ اس (بیٹے) کے ذمہ ہے، اس وقت بلال بن ابی بردہ ان کے ساتھ تخت پر بیٹھے ہوئے تھے۔ بلال نے کہا ابن محیریز! امیر کا عطیہ قبول کر لو، بعد میں جب ابن محیریز وہاں سے نکلے تو میں ان کے پیچھے ہو لیا، فرمانے لگے بلال کب سے سلیمان کا گماشتہ (پولیس آفیسر) بن گیا؟

۶۶۸۵ - ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز، ایوب بن سوید، ابوزرعہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبدالملک بن مروان نے ابن محیریز کی خدمت میں ایک لونڈی بھیجی، تو ابن محیریز نے اپنا گھر چھوڑ دیا۔ اس میں داخل نہ ہوتے تھے، تو امیر المؤمنین سے جب کہا گیا کہ ابن محیریز نے گھر چھوڑ دیا ہے تو امیر نے پوچھا کیوں؟ تو لوگوں نے فرمایا اس لونڈی کی وجہ سے جسے تو نے اس گھر میں بھیجا ہے، تو عبدالملک نے آدمی بھیج کر اسے واپس لے لیا۔

۶۶۸۶ - ابوحامد، احمد بن محمد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن رافع، زید بن الحباب، عبدالواحد بن موسیٰ، ابومعاویہ ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ابن محیریز کہا کرتے تھے اے اللہ! میں آپ سے پوشیدہ ذکر مانگتا ہوں۔

۶۶۸۷ - احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ہم سے ابن محیریز نے کہا مجھے اس بات کا خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بری طرح زمین پر گرا دیں۔

۶۶۸۸ - احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ولید بن شجاع، ضمرہ، ابن عبدربہ بن سلیمان، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابن محیریز سے سنا فرماتے ہیں تم میں سے ہر ایک کل حق تعالیٰ سے ملے گا، ہر ایک کو اس کے جھوٹ کا لقب دیں گے یہ اس واسطے کہ تم میں جس کی انگلی سونے کی ہو تو وہ اس سے اشارہ کرتا ہے اور جب اس میں کوئی خرابی مثلاً وہ شل ہو تو اسے چھپاتا پھرتا ہے۔

۶۶۸۹ - محمد بن علی، عبداللہ بن اہاب بن شداد العسقلانی، بکر بن نصر عسقلانی، ضمرہ، عمر بن عبدالملک الکنانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ روم کے علاقہ سافہ میں ایک شخص ابن محیریز کے ساتھ تھا، جب ہم اس سے جدا ہونے لگے تو ابن محیریز نے ان سے کہا مجھے کچھ وصیت

کردیں تو اس شخص نے کہا اگر تم سے یہ ہو سکے کہ پہچان پیدا کرو اور لوگوں میں تمہارا تعارف نہ ہو تو ایسا ہی کرو اور اگر تم سے یہ ہو سکے کہ تم چل کر جاؤ اور تمہاری طرف کوئی چل کر نہ آئے تو ایسا ہی کرنا، اور اگر تم سے ہو سکے کہ تم سے سوال کیا جائے اور تم لوگوں سے سوال نہ کرو تو ایسا ہی کرنا

۶۶۹۰- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ الحضرمی، احمد بن عبداللہ بن یونس، معاویہ بن حفص، داؤد بن مہاجر، ان کے سلسلہ سند میں ابن محیریز سے روایت ہے فرماتے ہیں میں فضالہ بن عبید صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہا، ایک دفعہ میں نے ان سے عرض کیا، خدا آپ پر مہربان ہو مجھے کچھ وصیت کریں، تو انہوں نے فرمایا مجھ سے تین باتیں ذہن نشین کرلو، جن کی بدولت اللہ تعالیٰ تمہیں نفع پہنچائیں گے، تمہارا بس چلے کہ تم پہچانو اور تمہیں پہچانا نہ جائے تو ایسا ہی کرنا، اور اگر ہو سکے کہ سنے اور بات نہ کرو تو ایسے ہی کرنا، اگر تم اس کی قدرت رکھتے ہو کہ لوگوں کے پاس بیٹھو اور تمہارے پاس لوگ نہ بیٹھیں تو اسی طرح کرنا۔

۶۶۹۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، عبداللہ بن عوف القاری، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رودس میں اپنے آپ کو دیکھا کہ اس وقت لشکر میں سب کے سامنے اور سب سے زیادہ نماز پڑھنے والا شخص ابن محیریز سے بڑھ کر کوئی نہ تھا، بعد میں جب ان کا چرچا ہوا تو انہوں نے اس میں کمی کرنا شروع کردی۔

۶۶۹۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، ولید بن ہشام، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ولید نے مجھے صائفہ کا والی بنایا، تو میں نے ابن محیریز سے کہا آپ کو معلوم ہے میں جس مصیبت میں گرفتار ہو گیا ہوں اس میں آپ کی رائے کا ہونا ضروری ہے، آپ نے فرمایا اگرچہ ضروری ہے مگر کم۔

۶۶۹۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ہارون بن معروف، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، ہشام بن مسلم الکنانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابن محیریز سے سوالات کئے اور بڑی کثرت سے کئے تو آپ نے فرمایا اے ہشام! یہ کیا بات ہے؟ تو میں نے عرض کیا (حضرت) علم ختم ہو گیا ہے فرمایا جب تک اللہ تعالیٰ کی کتاب موجود ہے علم باقی رہے گا، ایک آدمی جو کسی مسئلہ کے متعلق سوال کرنے آیا یہاں تک کہ جب اس نے اپنی ذمہ داری کو پہچان لیا جو اس کے لئے تھی وہ اس کے پاس آیا اس حال میں کہ وہ اسے پہچانتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے کہ اس کے پاس کوئی آئے اور وہ اسے نہ جانتا ہو۔

۶۶۹۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز، ایوب بن سوید، ابوزرعہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ شام میں حجاج بن یوسف کے عیوب، ابن محیریز اور ابوالبیض العنسی کے سوا کوئی ظاہر نہ کرتا تھا تو ولید نے ان سے کہا یا تو آپ اس کام سے باز آجائیں ورنہ میں آپ کو اس کے پاس بھیج دوں گا۔

۶۶۹۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن بکار، عبداللہ بن مبارک، علی بن طلیق، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے ابن محیریز کو فرماتے سنا جو شخص اپنے والد کے آگے چلا تو گویا اس نے باپ کی نافرمانی کی، ہاں ایسی صورت میں آگے چل سکتا ہے کہ اس کے راستے سے نقصان دہ چیز کو دور کرے اور جس نے اپنے والد کو اس کے نام یا کنیت سے پکارا تو اس نے نافرمانی کی ہاں یوں کہہ سکتا ہے ابا جان!

۶۶۹۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع، ضمرہ، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، احمد بن ولید، عبدالوھاب بن نجدہ ضمرہ، رجاء بن حیوۃ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں: ہم ابن محیریز کی مجلس میں تھے کہ ہمیں حضرت ابن عمرؓ کی وفات کی اطلاع پہنچی تو ابن محیریز کہنے لگے، بخدا میں ان کی زندگی کو لوگوں کے لئے امن وامان شمار کرتا تھا، اور رجاء بن حیوۃ نے، جب ابن محیریز کی وفات ہوئی کہا اللہ کی قسم! میں ابن محیریز کی حیات کو زمین والوں کے لئے امن وامان شمار کرتا تھا۔

۶۶۹۷- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبدالعزیز الجروی، ابوحفص تنیسی، عمرو بن سلمہ، سعید بن عبدالعزیز، عطیہ بن قیس، ان

کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ابن محیریز نے اپنے محتسب خرچ سے کہا ہمارے اخراجات میں سے تمہارے پاس کیا بچا ہے؟ تو وہ کہنے لگا اتنا اتنا، تو فرمانے لگے رزق، رزق کے لئے ہے، یعنی رزق دینے کے لئے ہے۔

۶۶۹۸-عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن علی بن احمد بن سلیمان، محمد بن علی بن محیریز، ابواسامہ، وھیب، موسیٰ بن عقبہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہم نے ابن محیریز سے جب ہم ان کے ساتھ ایک جنازہ میں تھے سنا۔ میں نے لوگوں (صحابہ کو) پایا ہے جب ان میں سے کوئی شخص فوت ہوتا تو لوگ کہتے تمام تعریفیں اس ذات کے لئے جس نے ہم میں سے اس شخص کو اسلام کی حالت میں موت دی، اس کے بعد یہ ختم ہوگئی، آج میں کسی کو یہ کہتے نہیں سنتا۔

۶۶۹۹-عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، عبدربہ بن زیتون، ان کے سلسلہ سند میں ابن محیریز سے روایت ہے، عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، ثور بن یزید، عبدربہ بن سلیمان بن عبداللہ بن محیریز فرماتے ہیں مسجد میں ہر بات لغو ہے سوائے تین آدمیوں کی بات کے، نمازی، ذکر کرنے والا، سوال کرنے والے یا دینے والے۔

۶۷۰۱-احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، ابوعمیر رملی، ضمرہ، اوزاعی۔ ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن زکریا جب فلسطین آتے اور وہاں ابن محیریز کو دیکھتے تو آپ اپنے آپ کو چھوٹا ظاہر کرتے کیونکہ وہ ان کی فضیلت جانتے تھے۔

۶۷۰۰-احمد بن اسحاق، ابن ابی داؤد، ابوالطاہر بن السراج، بشر بن بکر، ابوبکر، عمرو بن عثمان، بقیۃ، اوزاعی، ابراہیم بن قرۃ، ربیعہ بن عبدالرحمٰن، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں مجھے ابن محیریز نے کہا جب تم کوئی بھلائی دیکھو تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کرو، الحمدللہ کہو، اور جب کوئی ناپسندیدہ چیز پیش آئے تو زمین سے چمٹ جاؤ، اور اللہ تعالیٰ سے مصیبت میں تخفیف کا سوال کرو۔

۶۷۰۱-احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، محمود بن خالد، ولید بن مسلم، ابوعمرو الاوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبداللہ ابن محیریز سے روایت ہے فرماتے ہیں ایسے فتنے رونما ہوں گے کہ آدمی صبح مومن ہوگا اور شام کو کافر، تو عباس بن نعیم نے ان سے کہا یہ کیسے ہوگا؟ فرمایا اسے تیزی کی زیادتی منع کرے گی کہ وہ ملنے کی جگہوں کے ساتھ ملے۔

۶۷۰۲-احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان بن اشعث سجستانی، محمود بن خالد، عمرو بن عبدالواحد، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابن محیریز نے ایک لونڈی خریدنا چاہی، تو کسی نے ان سے کہا ہمیں بتائیے کہ کیا آپ اسے اپنے لئے خریدنا چاہتے ہیں؟ تو آپ نے یہ بات ناپسند سمجھی اور انہیں بتانے سے انکار کردیا۔

۶۷۰۳-احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، عمرو بن عثمان، بقیہ، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبداللہ بن محیریز، پانی پیتے ہوئے کہتے واھالی، مغز نہ چاٹو، یہ عجمی کلمہ ہے، سر نہ دکھاؤ، اور تھیلے میں جلدی نہ کرو۔

۶۷۰۴-محمد بن معمر، ابوشعیب الحرانی، یحییٰ بن عبداللہ، احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، عباس بن ولید بن یزید، ابی، اوزاعی، اسید بن عبدالرحمٰن، خالد بن دریک، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ابن محیریز نے کہا ہم سمجھتے تھے کہ عمل علم سے افضل ہے اور اب ہم علم کی طرف عمل سے زیادہ محتاج ہیں۔

۶۷۰۵-احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، محمد بن یحییٰ، محمد بن کثیر، اوزاعی، یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی، عبداللہ بن محیریز، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں دین ایک ایک سنت کرکے ختم ہوجائیگا جیسے رسی کی ایک ایک لڑی سے پوری رسی ختم ہوجاتی ہے۔

۶۷۰۶-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، عمرو بن عبدالرحمٰن بن محیریز، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میرے دادا ابن محیریز ہر ہفتہ میں ایک قرآن ختم کرتے تھے۔

۶۷۰۷-احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز، ابوحفص التنسی، عمرو بن ابی سلمہ، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے

کسی شخص نے مجھ سے بیان کیا جس نے ابن محیریز سے سن رکھا تھا کہ جس نے ایک رات اللہ تعالیٰ کے راستہ میں پہرہ دیا تو اس کے لئے ہر شخص اور ہر سواری کے عوض ایک ایک قیراط کا ثواب ہے۔

۶۷۰۸-احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابن محیریز ایک نسخہ لکھا ہوا لے کر عبدالملک کے پاس آئے جس میں نصیحتیں لکھی تھیں، آپ جو کچھ اس میں ہوتا پڑھتے جب پڑھ کر فارغ ہوتے تو وہ نسخہ لے لیتے۔

۶۷۰۹-احمد، عبداللہ، حسن بن عبدالعزیز، ایوب بن سوید، ابوزرعہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے ابن محیریز ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنی بیوی سے باتیں کررہا تھا۔ آپ نے ارادہ کیا کہ ان دونوں سے بات کریں، پھر فرمانے لگے اللہ ہی بہتر جانتا ہے جو یہ دونوں کہہ رہے ہیں اور وہاں سے گزر گئے اور ان سے بات نہ کی اور مجھے یہ بات بھی پہنچی ہے کہ ابن محیریز سے بڑھ کر کوئی شخص اپنے علم سے نور حاصل کرنے والا نہ تھا۔

۶۷۱۰-احمد، عبداللہ، حسن، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابن محیریز جب جہاد میں جاتے تو سب سے بہترین خرچ ان کے نزدیک جانوروں کو چارا کھلانا ہوتا تھا۔

۶۷۱۱-محمد بن احمد بن محمد، عبدالرحمٰن بن داؤد، عبدالرحمٰن بن عمرو الدمشقی، ہشام، یعنی ابن عمار، مغیرہ بن مغیرہ، رجاء بن ابی سلمہ، خالد بن دریک، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابن محیریز میں دو خصلتیں ایسی تھیں جنہیں میں نے اس امت میں سے جن لوگوں کو میں نے دیکھا ان میں نہیں پایا، حق جب ظاہر ہوجاتا تو خاموش نہ رہ سکتے تھے یہاں تک کہ اس میں گفتگو کرتے کوئی ناراض ہوتا اور راضی ہوجاتا، اور وہ اس بات کے بڑے حریص تھے کہ وہ اپنے نفس کی سب سے عمدہ خصلت پوشیدہ رکھیں۔

۶۷۱۲-محمد بن احمد، قاسم بن فورک، علی بن سہل الرملی، ضمرہ شیبانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبداللہ بن دیلمی، اپنے بھائیوں کے بارے میں سب سے زیادہ بصیرت والے تھے۔ ایک مجلس جس میں وہ بھی تھے ابن محیریز کا ذکر کیا گیا تو کسی نے کہا وہ تو بخیل آدمی تھے جس پر ابن دیلمی غضب ناک ہوکر کہنے لگے، وہ اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیزوں میں انتہائی سخی تھے اور جو چیزیں تم چاہتے ہو ان میں واقعی وہ بخیل تھے۔

ابن محیریز متعدد صحابہ کرام سے سنداً روایت کرتے ہیں ان میں حضرت ابوسعید خدری، معاویہ بن ابی سفیان، ابومحذورۃ، فضالۃ بن عبید، ابوجمعہ حبیب بن سباع، وغیرہ حضرات شامل ہیں۔ اور ان سے مندرجہ ذیل تابعین نے روایت کیا ہے مکحول، زھری، محمد بن یحییٰ بن حبان، خالد بن دریک وغیرہ شامل ہیں۔

۶۷۱۳-فاروق الخطابی، سلیمان، الکشی، ابراہیم بن حمید الطویل، صالح بن ابی الاخضر، الزھری، ابوالعباس، احمد بن محمد بن یوسف الصرصری یوسف القاضی، عبداللہ بن محمد بن اسماء، جویریہ، مالک، زھری، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ابن محیریز سے بحوالہ حضرت ابوسعید خدریؓ روایت ہے، فرماتے ہیں ہمیں کچھ قیدی عورتیں مال غنیمت میں حاصل ہوئیں، جن سے ہم عزل کرتے تھے پھر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، آپ نے فرمایا بے شک تم ایسا کرتے رہو، بے شک تم ایسا کرتے رہو، بے شک تم ایسا کرتے رہو، لیکن جو جان بھی قیامت تک وجود میں آنی ہے آکر رہے گی۔[۱]

اسی طرح نقل کیا ہے امام مالک کی حدیث جو زھری سے مروی ہے اس میں جویرہ منفرد ہیں، اسے امام مالک نے اپنی کتاب الموطا میں ذکر کیا ہے جو ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن، محمد بن یحییٰ بن حبان، ابن محیریز سے منقول ہے۔

۱۔ التمهيد لابن عبد البر ۳/۱۳۳۔

۶۷۱۴-ابوبکر بن خلاد، محمد بن خالد، عبداللہ بن مسلمہ القعنبی، مالک، ربیعہ، محمد بن یحییٰ بن حبان، انکے سلسلہ سند میں ابن محیریز (حضرت ابوسعید خدریؓ) سے روایت ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا، تو میں نے وہاں حضرت ابوسعید خدریؓ کو دیکھا میں ان کے پاس بیٹھ گیا اور ان سے عزل کے بارے میں پوچھنے لگا تو حضرت ابوسعیدؓ نے فرمایا ہم غزوہ بنی مصطلق میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، تو ہمیں عرب (عورتیں) بطور قیدی ملیں۔ ہمیں عورتوں کی چاہت ہوئی، مسافری ہم پر گراں گزر رہی تھی اور ہم نے فدیہ دینا پسند کیا ہم نے عزل کا ارادہ کیا تو ہم لوگ کہنے لگے، ہم آپ علیہ السلام سے پوچھے بغیر عزل کر رہے تھے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود ہیں تو بعد میں ہم نے آپ سے پوچھا، آپ نے فرمایا تم پہ کچھ حرج نہیں اگر تم عزل کرو، جس جان نے قیامت سے پہلے ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا۔[۱]

اسے ربیعہ سے اسماعیل بن جعفر اور یحییٰ بن ایوب المصری نے روایت کیا ہے۔

۶۷۱۵-محمد بن احمد، حسن بن سفیان، قتیبہ بن سعید، اسماعیل بن جعفر، ربیعہ، محمد، ان کے سلسلہ سند میں ابن محیریز سے بواسطہ حضرت ابو سعیدؓ روایت ہے، سلیمان بن احمد، یحییٰ بن ایوب العلاف، سعید بن ابی مریم، یحییٰ بن ایوب، ربیعہ، محمد بن یحییٰ بن حبان، ان کے سلسلہ سند میں ابن محیریز سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں اور ابوصرمہ جو عمر وفضیلت میں مجھ سے بڑے تھے، حضرت ابوسعید خدریؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے ان سے عزل کے بارے میں استفسار کیا، انہوں نے فرمایا کہ ہم نے بنی مصطلق کی عورتوں کو قیدی بنایا، اور عزل کا ارادہ کیا، ہم میں سے کسی نے کہا تم لوگ عزل کرتے ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم میں موجود ہیں، حضور سے پوچھتے نہیں؟ تو لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا وہ لوگ کہنے لگے یارسول اللہ! ہم نے عرب کی سب سے عمدہ عورتوں کو قیدی بنایا ہے یعنی ہم نے بنی مصطلق کو اسارت میں لیا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ عزل کریں، اور فدیہ دینے کی رغبت رکھتے ہیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر تم لوگ یہ نہ کرو تو کوئی حرج تو نہیں اس واسطے کہ جس جان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ اس نے ہونا ہے تو وہ ہو کر رہے گی۔[۲]

یہ یحییٰ بن ایوب کے الفاظ ہیں اور موسیٰ بن عقبہ نے بواسطہ محمد بن یحییٰ، ابن محیریز سے نقل کیا ہے۔

۶۷۱۶-ابواحمد، محمد بن احمد الجرجانی، ابوایوب سلیمان الحسن العطار، ابوکامل الفضیل بن حسین، فضیل بن سلیمان، موسیٰ بن عقبہ، محمد بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں ابن محیریز سے بواسطہ حضرت ابوسعید اسی طرح روایت کیا ہے۔

اور اوزاعی نے اسے ربیعہ سے اس شخص کے حوالہ سے نقل کیا ہے جس نے ابن محیریز سے سن رکھا تھا اور اس میں ابن محیریز کا نام نہیں لیا۔

۶۷۱۷-فاروق الخطابی، حبیب بن حسن، ابومسلم الکشی، حجاج بن منہال، حماد بن سلمہ، جبلہ بن عطیہ، ان کے سلسلہ سند میں عبداللہ بن محیریز سے بحوالہ حضرت معاویہؓ روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کسی بندے کو بھلائی پہنچانا چاہیں تو اسے دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں۔[۳]

ابن محیریز کی سند سے غریب حدیث ہے جسے حماد، جبلہ سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۷۱۸-سلیمان بن احمد، علی بن مبارک، اسماعیل بن ابی اویس، سلیمان بن ابی بلال، حبیب بن حسن، عمرو بن حفص السدوسی، عاصم بن علی، لیث بن سعد، محمد بن عجلان، محمد بن یحییٰ بن حبان، ان کے سلسلہ سند میں عبداللہ بن محیریز سے بحوالہ حضرت امیر معاویہؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے لوگو! جب بھی رکوع یا سجود کرو تو مجھ سے آگے بڑھنے میں جلدی نہ کیا کرو، میرے ساتھ رکوع کی حالت میں، میرے رکوع سے سر اٹھانے تک مل سکتے ہو اس واسطے کہ میں بھاری بدن ہو چکا ہوں۔[۴]

---

[۱] صحیح البخاری ۳/۱۹۴، ۵/۱۴۸، ۹/۱۴۸. وفتح البخاری ۵/۱۷۰، ۷/۴۲۹.

[۲] صحیح البخاری ۳/۱۰۹، ۸/۱۴۵. وصحیح مسلم، کتاب النکاح باب ۲۲. وفتح الباری ۴/۴۲۰.

[۳] صحیح البخاری ۴/۲۹. وکشف الخفا ۱/۱۸.

[۴] المعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/۳۶۷.

اس حدیث کو وھیب اور بکر بن مضر نے ابن عجلان سے روایت کیا ہے اور اسامہ بن زید نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۷۱۹-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عباس بن فضل، ھمام، عامر الاحول، مکحول، ان کے سلسلہ سند میں عبداللہ بن محیریز سے بحوالہ حضرت ابومحذورہ روایت ہے فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کے ۱۹ اور اقامت کے ۱۷ کلمات سکھائے۔

اس حدیث کو ہشام، سعید بن ابی عروبہ نے عامر سے اسی طرح نقل کیا ہے اور ابن جریج نے عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابی محذورہ، عبداللہ بن محیریز سے روایت کیا ہے۔

۶۷۲۰-سلیمان بن احمد، محمد بن صالح بن الولید، ابوموسیٰ محمد بن المثنی ابو عاصم، ابن جریج، عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابی محذورہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبداللہ بن محیریز نے ان سے بیان کیا ہے، اور وہ حضرت ابومحذورہؓ کی پرورش میں بحالت یتیمی تھے پھر آپ نے انہیں شام کی طرف روانہ کیا۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے ابومحذورہ سے عرض کیا، میں شام جا رہا ہوں اور مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ لوگ مجھ سے آپ کی اذان کے متعلق دریافت کریں گے، تو انہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت ابومحذورہؓ نے انہیں خبر دی، فرماتے ہیں کہ ہم کچھ لوگ سفر میں کسی راستے پر تھے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی مؤذن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نماز کے لئے اذان دی، ہم چونکہ مؤذن کے پاس تھے اس لئے ہم نے وہ آواز سنی، چنانچہ ہم چیخ کر اسی آواز کو دہرانے لگے تاکہ ہماری آواز آپ صلی اللہ علیہ وسلم سن لیں، آپ نے ہماری طرف لوگوں کو روانہ کیا اور ہمیں پکڑ کر آپ کے سامنے پیش کر دیا گیا۔

آپ نے فرمایا تم میں سے جس کی بلند آواز میں نے سنی ہے وہ کون ہے؟ تمام جماعت کا اشارہ اور تصدیق کی مہر مجھ پر ثبت ہو رہی تھی۔ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو چھوڑ دیا اور مجھے اپنے پاس روک لیا، مجھ سے فرمایا اٹھو نماز کی اذان کہو، چنانچہ میں اٹھا اس وقت مجھے آپ سے اور جو کام آپ کہہ رہے تھے سے بڑھ کر کوئی چیز ناپسندیدہ نہ تھی۔ میں آپ کے سامنے کھڑا تھا آپ نے بذات خود مجھے اذان کے کلمات تلقین کئے پھر طویل حدیث بیان کی۔

۶۷۲۱-عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، عمر بن علی المقدمی، حجاج بن ارطاۃ، مکحول، ان کے سلسلہ سند میں عبداللہ بن محیریز سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے فضالۃ بن عبید، جو ان صحابہ کرام سے تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی، سے چور کے ہاتھوں کو گردن لٹکانے کے متعلق دریافت کیا، کیا یہ سنت ہے؟ تو انہوں نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا جس کے بارے آپ نے قطع ید کا حکم دیا پھر وہ ہاتھ اس کے گلے میں لٹکا دیا گیا۔

۶۷۲۲-سلیمان بن احمد، حسن بن احمد بن یونس الاھوازی، حفص بن عمر الربالی، محمد بن عمر الواقدی، حارثہ بن ابی عمران، محمد بن یحییٰ بن حبان، انکے سلسلہ سند میں عبداللہ بن محیریز سے بحوالہ حضرت فضالہ بن عبید روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی سفر میں کسی جگہ پڑاؤ کرتے یا اپنے گھر میں داخل ہوتے بیٹھنے سے پہلے دو رکعت ادا کرتے تھے۔

۶۷۲۳-محمد بن معمر، ابوشعیب الحرانی، یحییٰ بن عبداللہ، الاوزاعی، اسید بن عبدالرحمٰن، خالد بن دریک، ان کے سلسلہ سند میں ابن محیریز سے بحوالہ حضرت فضالہ بن عبید سے روایت ہے ان سے پوچھا گیا کہ رومی زمین میں کسی آدمی کو کھانا یا چارا ملے تو کیا وہ فروخت کر سکتا ہے تو حضرت فضالہ نے فرمایا لوگ چاہتے ہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے دین سے ہٹا دیں، بخدا ایسا کبھی نہیں ہوگا، یہاں تک کہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے ساتھیوں سے جاملوں، جس نے دشمن کی زمین میں غلہ یا چارا پایا اور پھر اسے فروخت کر دیا تو یقیناً اس میں اللہ تعالیٰ کا حق اور مسلمانوں کے لئے مال فئے کا حصہ واجب ہو چکا۔

۶۷۲۴- سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوہاب، ابوالمغیرہ، احمد بن یعقوب بن مرجان، ابوشعیب الحرانی، یحیٰ بن عبداللہ، اوزاعی، اسید بن عبدالرحمٰن، خالد بن دریک، ان کے سلسلہ سند میں ابن محیریز سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوجمعہؓ سے عرض کیا، ہم سے کوئی ایسی حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، انہوں نے فرمایا ہاں میں تم سے ایک عمدہ حدیث بیان کرتا ہوں، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوپہر کا کھانا کھایا۔ ہمارے ساتھ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح تھے، انہوں نے کہا یارسول اللہ! ہم آپ پر ایمان لائے اور آپ کی معیت میں جہاد کیا، کیا کوئی ہم سے بھی بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں وہ لوگ جو تمہارے بعد میں آئیں گے اور مجھ پر ایمان لائیں گے جبکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہیں۔[1]

عبداللہ بن ابی زکریا[2]

۳۰۷- ان نیک سیرت لوگوں میں سے وہ بھی تھے جو اپنے ذکرا ذکار کی طرف بوڑھے اور بچوں سے مقابلہ کر کے آگے بڑھنے والے، اپنے مسلکہ سے پوشیدہ اور ظاہری فائدہ اٹھانے والے، جو پسندیدہ، ہوشیار، وَلی اور پرہیزگار تھے ان کا نام عبداللہ بن ابی زکریا ہے۔

۶۷۲۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز الجروی، ایوب بن سوید، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ شام میں کوئی شخص ابن ابی زکریا سے افضل نہ تھا، انہوں نے فرمایا میں نے اپنی زبان کی درستگی سے پہلے بیس سال اس کا علاج واصلاح کی۔

۶۷۲۶- احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوعمیر، ضمرہ، ابی جمیلہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابن ابی زکریا کو فرماتے سنا میں بیس سال تک خاموشی کی مشق کرتا رہا مگر پھر بھی میں اپنی چاہت پر قادر نہ ہوسکا۔

۶۷۲۷- احمد بن اسحاق، احمد بن عمر بن ضحاک، ابوعمیر، ضمرہ، ابوجمیلہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ابن ابی زکریا اپنی مجلس میں کسی کا ذکر نہ کرتے تھے۔ فرماتے تھے اگر تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہو تو ہم تمہاری اعانت ومدد کرتے ہیں اور اگر لوگوں کا ذکر کرنا چاہتے ہو تو پھر تم سے دستبردار ہوتے ہیں۔

۶۷۲۸- عبیداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن ابی عاصم، حوطی، وھب بن عمرو الاحمسی، ابوسبا عتبہ بن تمیم، ان کے سلسلہ سند میں عبداللہ بن ابی زکریا سے روایت ہے فرماتے ہیں جس کی گفتگو زیادہ ہوگی اس کی غلطیاں اور بے ہودہ باتیں بھی بہت ہوں گی اور جس کی بے ہودہ باتیں کثرت سے ہوں گی اس کا تقویٰ بھی کم ہوگا اور جس کا تقویٰ کم ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا دل مار دیتے ہیں۔

۶۷۲۹- عبداللہ بن محمد، احمد بن عمرو بن الضحاک، الحوطی، محمد بن شعیب بن شابور، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں عبداللہ بن ابی زکریا سے منقول ہے، فرماتے ہیں ایسا نہیں ہوسکتا کہ کسی قوم میں پندرہ آدمی استغفار کرنے والے ہوں جو ہر دن ۲۵ بار استغفار کرتے ہوں اور پھر اس قوم کو عذاب ہو، اور اگر تم چاہتے ہو تو قرآن مجید کی یہ آیت پڑھ لو۔ ''پس نکال لیا ہم نے اس بستی سے ہر ایماندار کو سو ہم نے اس میں ایک گھر کے علاوہ مسلمانوں کا کوئی گھر نہ پایا'' (الذاریات۔ ۳۵، ۳۶)

۶۷۳۰- ابی، احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، صلت بن حکیم، مرجی زاہد شاہد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عبداللہ بن ابی زکریا کو فرماتے سنا اللہ کی قسم! کشادہ کپڑا پہننا، راکھ پھانکنا اور گندگی پر کتوں کے ساتھ سونا، نیک لوگوں کی رفاقت سے آسان

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۴/۲۷.

[2] طبقات ابن سعد ۷/۴۵۶. والتاریخ الکبیر ۵/ت ۲۷۲. والجرح ۵/ت۳۵، ۲۸. والکاشف ۲/ت ۲۷۵۰. وتھذیب الکمال ۴۷، ۳۲. (۱۴/ ۵۲۰)

ہے۔

۶۷۳۱- احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابوداؤد، عمرو بن عثمان، عقبہ بن علقمہ، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ابن ابی زکریا سے روایت ہے فرمایا جس نے آسمانی بجلی کی چمک کے وقت سبحان اللہ کہہ لیا تو اس پر بجلی نہیں گرے گی۔

۶۷۳۲- احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، علی بن حشرم، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، حسان بن عطیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک مجلس جس میں ابن ابی زکریا اور مکحول بھی تھے لوگوں نے آپس میں اس بات کا مذاکرہ کیا کہ بندہ جب کوئی برائی کرتا ہے تو وہ کچھ گھڑیوں تک نہیں لکھی جاتی پس اگر وہ استغفار کر لے تو بہتر ورنہ وہ اس کے ذمہ میں لکھ لی جاتی ہے۔

۶۷۳۳- احمد بن اسحاق، ابوبکر ابن ابی داؤد، محمود بن خالد، عمر بن عبدالواحد، اوزاعی، حسان بن عطیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابن ابی زکریا نے ان سے دو حدیثیں بیان کیں، ایک یہ کہ جس نے اپنے عمل میں ریا سے کام لیا تو اس کا سابقہ عمل باطل ہو گیا میں نے کہا سابقہ عمل کیسے باطل ہو جائے گا؟ انہوں نے کہا ہمیں یہ روایت اسی طرح پہنچی ہے اور دوسری یہ کہ عنقریب ایسے ائمہ پیدا ہوں گے کہ اگر تم نے ان کی نافرمانی کی تو گمراہ ہو جاؤ گے اور اگر ان کی نافرمانی کی تو بہک جاؤ گے، حسان کہتے ہیں میں نے ان سے دونوں کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا مجھے معلوم نہیں۔

۶۷۳۴- احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان بن الاشعث، محمود بن خالد، عمرو بن عبدالواحد، اوزاعی، حسان بن عطیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ابن ابی زکریا نے فرمایا کہ مجھ سے قضائے حاجت کی جگہ کافی دور تھی، جہاں پتھروں سے صحیح صفائی نہیں ہوتی، مجھے اندیشہ ہو گیا تھا کہ میرا پانی سے استنجا بدعت ہو جائے گا۔ اوزاعی فرماتے ہیں پھر جب میں نے حسان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی "استنجا ایسے تین پتھروں سے ہونا چاہئے کہ جو صاف کرنے والے ہوں، گوبر وغیرہ نہ ہو، اور پانی زیادہ پاکیزگی کا ذریعہ ہے" وہ فرمانے لگے کاش! ابن ابی زکریا زندہ ہوتے تا کہ میں یہ حدیث سنا کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی کرتا[1]۔

۶۷۳۵- ابومحمد بن حبان، ابن ابی عاصم، الحوطی، بقیہ بن الولید، مسلم بن زیاد، ان کے سلسلہ کلام میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابن ابی زکریا کو فرماتے سنا میں نے کبھی دینار کو چھوا اور نہ کبھی درہم کو ہاتھ لگایا اور نہ کبھی کوئی چیز خریدی اور نہ بیچی، صرف ایک بار بھاؤ تاؤ کیا وہ اس طرح کہ ایک دفعہ مجھے سخت سردی لگی تو میں نے ایک صراف کے دروازے پر دو جورابیں لٹکی ہوئی دیکھیں میں نے کہا یہ کتنے کی ہیں؟ پھر مجھے کچھ یاد آ گیا تو میں خاموش ہو گیا، آپ بڑے ہنس مکھ اور صاحب تبسم شخصیت کے مالک تھے۔

بقیہ کہتے ہیں میں نے مسلم سے کہا کہ ان کا گزارہ کیسے ہوتا تھا؟ وہ فرمانے لگے ان کے اور بھائی تھے جو ان کی کفالت کرتے تھے۔

۶۷۳۶- عبداللہ بن محمد، جعفر بن احمد، ابراہیم بن جنید، مہدی بن جعفر، ولید بن مسلم، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں عبداللہ بن ابی زکریا سے روایت ہے، وہ فرمایا کرتے تھے اگر مجھے پہلے لوگوں کی طرح اسکا اختیار دیا جائے کہ میں سو سال کی عمر پاؤں جس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت وطاعت ہو اور اس بات کے درمیان کہ میں اسی دن یا اسی گھڑی میں فوت ہو جاؤں تو میں اس بات کو اختیار کروں گا کہ اسی دن یا اسی گھڑی میں، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے اشتیاق میں فوت ہو جاؤں۔

۶۷۳۷- ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں ذکر کیا، ابن ابی عاصم، الحوطی، دریج بن عطیہ، علی بن ابی جمیلہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی زکریا نے مجھے اپنے گھر بلایا۔ کچھ دیر بعد وہ میرے پاس مصاحف (قرآن مجید کا نسخہ) نکال کر لائے تو میں نے ان سے کہا: آپ ان پورے (نسخوں) سے کیا کریں گے؟ فرمانے لگے ان میں سے کوئی بھی فالتو نہیں، ایک میں تو میں

[1] المصنف لابن ابی شیبۃ ۱/۱۵۴۔

پڑھتا ہوں، اور دوسرے میں گھر کی عورتیں اور تیسرے میں میرا بیٹا پڑھتا ہے۔ علی بن ابی جمیلہ فرماتے ہیں کہ میں نے جب بھی انہیں دیکھا تو ایسے معلوم ہوتا کہ انکے کپڑے آج ہی دھوئے ہیں۔

۶۷۳۸- محمد بن احمد، ابن ابی عاصم، ابراہیم بن محمد بن یوسف، ضمرہ، ابن ابی جمیلہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ابن ابی زکریا کے پاس ''مشکاں'' کا ذکر کیا گیا اور وہ حضرت ابودرداءؓ کے پاس بیٹھتے تھے لوگوں نے کہا وہ تو بادشاہ کے پاس بیٹھتے تھے، آپ نے فرمایا ان دونوں کی بخشش ہوگئی، ان کا ذکر بد کرنے سے باز رہو، اس واسطے کہ میں نے دیکھا وہ ہمارے ساتھ سمندر فرادیس میں تھے، طغیانی سمندر ہم پر سخت ہوئی اور ہمیں اپنی جان کی پڑگئی تو انہوں نے اپنا مصحف گلے میں لٹکا لیا اور میرے پاس آکر کہنے لگے: ابن ابی زکریا! میں چاہتا ہوں یہ مصحف مجھے اور تمہیں قیامت کے دن کی طرف پہنچادیں۔

۶۷۳۹- احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، محمود بن خالد، ولید بن مسلم، ابوعمرو، الاوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبداللہ بن ابی زکریا کے پاس ایک شخص مشیت کے مسئلہ کے بارے میں دریافت کرنے آیا، آپ نے اسے امر اور سنت کے مطابق خبر دی مگر اس نے قبول نہ کیا تو آپ نے اس سے فرمایا باز رہو تم اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دیکھتے تو ان سے یہ بات قبول نہ کرتے، یا تم حروری ہو جوان سے قبول نہ کرو۔

۶۷۴۰- ابواحمد محمد بن احمد، ابن ابی عاصم، ابوعمیر، ضمرہ، محمد بن ابی جبلہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبداللہ بن عبدالملک نے مجھے اپنا مصاحب بنانے کا ارادہ کیا میں نے ابن ابی زکریا سے مشورہ کیا تو انہوں نے فرمایا تم آزاد ہو لہٰذا اپنے آپ کو غلام نہ بناؤ۔

۶۷۴۱- ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن ابی عاصم الحوطی، وھب بن عمرو الاحمسی، ابوسبا عتبہ بن تمیم، ان کے سلسلہ سند میں ابن ابی زکریا سے روایت ہے۔ فرمایا میں جو بات بھی کرتا ہوں تو اس میں ابلیس کے گناہ کی اپنے سینے میں چبھن پاتا ہوں، ہاں جو بات کتاب اللہ سے ہو کیونکہ میں اس میں کمی زیادتی کی قدرت نہیں رکھتا، اور جتنا میں نے کلام سیکھنا چاہا حسب ارادہ سیکھا، پھر میں نے خاموشی سیکھنے کی طلب کی تو اسے علم سیکھنے سے زیادہ مشکل پایا، ابوسبا فرماتے ہیں، مجھے ابن ابی زکریا کے متعلق یہ بات پہنچی ہے کہ انہوں نے اپنے منہ میں ایک پتھر کئی سال رکھا تاکہ خاموشی سیکھیں۔

وہ حضرت عبادہ بن الصامت، ابودرداء، ام درداء اور رجاء بن حیوۃ سے مسند نقل کرتے ہیں۔

۶۷۴۲- سلیمان بن احمد، علی بن عبید اللہ الفرغانی، محمد بن سلیمان بن عبداللہ الحرانی القردوانی، ابی، سلیمان بن ابی داؤد، مکحول، ان کے سلسلہ سند میں ابن ابی زکریا اور ابن محیریز سے بحوالہ حضرت عبادہ بن الصامتؓ روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ کے راستے کا گرد و غبار اور جہنم کا دھواں کسی مسلمان کے پیٹ میں جمع نہیں ہو سکتے۔[1]

۶۷۴۳- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، زکریا بن یحییٰ، ہشیم، داؤد بن عمرو کی سند سے عبداللہ بن ابی زکریا سے مروی ہے کہ حضرت ابوالدرداءؓ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: تم قیامت کے روز اپنے اور اپنے باپوں کے نام سے پکارے جاؤ گے لہٰذا اپنے نام اچھے رکھا کرو۔[2]

۶۷۴۴- سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عثمان، بکر بن سہیل، نعیم بن حماد، ولید بن مسلم، عبدالرحمن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں عبد

---

[1] سنن الترمذی ۱۶۳۳، ۲۳۱۱. وسنن النسائی ۶/۱۳. وسنن ابن ماجة ۲۷۷۴. ومسند أحمد ۲/۲۵۶، ۳۴۲، ۴۴۱. والمستدرک ۲/۷۲، ۴/۲۶۰. واتحاف السادة المتقین ۹/۲۱۴.

[2] سنن أبی داؤد ۴۹۴۸. ومسند الامام أحمد ۵/۱۹۴. وسنن الدارمی ۲/۲۹۴. وصحیح ابن حبان ۱۹۴۴. وفتح الباری ۱۰/۵۷۷. واتحاف السادة المتقین ۵/۳۸۹. وشرح السنة ۱۲/۳۲۷.

اللہ بن ابی زکریا سے بحوالہ رجاء بن حیوۃ ،حضرت نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب اللہ تعالیٰ کسی کام کا حکم دینا چاہتے ہیں تو اس میں کلام فرماتے ہیں، جب کلام کرتے ہیں تو آسمان کانپنے لگتا ہے، یا فرمایا اس میں سخت جنبش پیدا ہو جاتی ہے، جب اس آواز کو اہل آسمان سنتے ہیں تو بے ہوش ہو کر سجدے میں گر پڑتے ہیں پھر سب سے پہلے جبرائیل امین علیہ السلام سر اٹھاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ جو چاہتے بذریعہ وحی ان سے گفتگو فرماتے ہیں پھر جبرائیل علیہ السلام اس بات کو لے کر ملائکہ کے پاس جاتے ہیں وہ جب بھی کسی آسمان کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہاں کے فرشتے ان سے پوچھتے ہیں: ہمارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ تو وہ فرماتے ہیں تمہارا پروردگار بہت بڑا ہے تو سارے کے سارے وہی بات کہتے ہیں جو جبرائیل امین کہتے ہیں، پھر جبرائیل علیہ السلام آسمان وزمین کی اس جگہ پہنچتے ہیں جہاں کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہوتا ہے۔

یہ حدیث عبداللہ بن ابی زکریا کی غریب حدیث ہے، جوانہوں نے رجاء بن حیوۃ سے روایت کی، ان سے حضرت عبدالرحمٰن بن یزید نے روایت کی ہے۔

۶۷۴۵-سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی، ابومسہر، صدقہ بن خالد، خالد بن دھقان، عبداللہ بن ابی زکریا، ام درداء، بحوالہ حضرت ابودرداء، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے، فرمایا مسلمان ہمیشہ لمبی گردن والا نیک رہے گا جب تک کسی حرام خون کا ارتکاب نہ کرے۔[1]

۶۷۴۶-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، سلیمان بن احمد، ابراہیم بن دحیم، ابی، محمد بن شعیب بن شابور، خالد بن دھقان، ان کے سلسلہ سند میں عبداللہ بن ابی زکریا سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ام درداءؓ سے سنا، فرماتی ہیں میں نے ابودرداءؓ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہر گناہ کے متعلق یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمادیں گے البتہ شرک پر جو مرا اس کی بخشش نہیں ہوگی یا کسی نے جان بوجھ کر کسی مسلمان کو قتل کیا ہو۔[2]

۳۰۸-ابوعطیہ المذبوح

ان لوگوں میں سے بہت ڈرنے والے، کشادہ سینے والے ابوعطیہ بن قیس المذبوح ہیں۔

۶۷۴۷-عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید الکندی، بقیہ بن ولید، ابوبکر بن ابی مریم الغسانی، الہیثم بن مالک، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ہم ایفع بن عبد کے پاس باتیں کر رہے تھے اور اس وقت ان کے پاس ابوعطیہ المذبوح بھی تھے تو ان لوگوں نے نعمتوں کا ذکر کیا، لوگ کہنے لگے سب سے زیادہ نعمتوں میں کون ہے؟ تو کچھ لوگوں نے کہا کہ فلاں فلاں شخص، اتنے میں ایفع نے کہا، ابوعطیہ! آپ کیا کہتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ نعمت والا شخص نہ بتاؤں؟ وہ دھڑ ہے جو لحد میں رکھا ہوا ہے اور عذاب سے محفوظ ہے۔ بقیہ نے فرمایا کہ صفوان بن عمرو نے مجھے سنایا، وہ جسم جو مٹی میں رکھا ہو، عذاب سے محفوظ ہو اور ثواب کا منتظر ہو۔

۶۷۴۸-عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین، عبداللہ بن مبارک، ابی بکر بن ابی مریم الغسانی، حماد بن سعید بن ابی عطیہ المذبوح۔ ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں جب ابوعطیہ پر جان کنی کی کیفیت طاری ہوئی تو وہ گھبرا گئے۔ لوگوں نے ان سے کہا کیا آپ موت

---

[1] سنن أبي داؤد، كتاب الفتن باب ٦. والسنن الكبرى للبيهقي ٨/٢٢. والمعجم الصغير للطبراني ٢/١٢١. ونصب الراية ٤/٣٢٥. ومشكاة المصابيح ٣٤٦٧. والدر المنثور ٢/١٩٩.

[2] سنن أبي داؤد ٤٢٧٠. وسنن النسائي ٧/٨١. ومسند الامام أحمد ٤/٩٩. والسنن الكبرى للبيهقي ٢/٣٣٥، ٣٥٩، ٨/٢١. والمستدرك ٤/٣٥١. وصحيح ابن حبان ٥١. ومجمع الزوائد ٧/٢٩٦. والدر المنثور ٢/١٩٧. والمعجم الكبير للطبراني ١٩/٣٦٥.

سے ڈرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں ڈرتا ہوں، یہ تو ایک گھڑی کی بات ہے پھر مجھے معلوم نہیں کہاں لے جایا جائے گا۔

ابوعطیہ، حضرت معاذ بن جبل، ابودرداء، معاویہ اور عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔

۶۷۴۹-سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوھاب، ابوالیمان، ابوبکر بن ابی مریم، ابی عطیہ بن قیس، حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد اسلام کا ستون اور اس کے کوہان کا بلند حصہ ہے۔[1]

۶۷۵۰-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، سوید بن سعید، عمرو بن عثمان، بقیہ، ابوبکر بن ابی مریم، ان کے سلسلہ سند میں ابوعطیہ المذ بوح سے بحوالہ ابودرداءؓ روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبر دے اور چلتا بن۔[2]

۶۷۵۱-سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوھاب، ابوالمغیرہ، ابوبکر بن ابی مریم، حبیب بن عبید، عطیہ بن قیس، عمرو بن عبسہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: رات کی (نفل) نماز دو رکعت ہے اور رات کا آخری حصہ قبولیت دعا کا ہے۔

۶۷۵۲-علی بن ھارون، احمد بن حسین الصوفی، ابراہیم بن حسن بن اسحاق انطاکی، بقیہ بن ولید، ابوبکر بن ابی مریم، ان کے سلسلہ سند میں عطیہ بن قیس سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آنکھ سرین کا بندھن ہے جب آنکھ سو جاتی ہے تو بندھن کھل جاتا ہے۔[3]

۳۰۹-مرتج بن مسروق[4]

انہی لوگوں میں سے پریشان، جن کا گلا گھونٹا گیا ابوالحسن مرتج بن مسروق ہیں۔

۶۷۵۳-محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، عبیداللہ بن عبدالکریم، عمرو بن عثمان، بقیہ بن ولید، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں مرتج بن مسروق سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں امید سے پہلے خوف دلانا ہوتا ہے وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو پیدا فرمایا اور تم لوگ جنت میں اس وقت تک نہیں گھس سکتے یہاں تک کہ جہنم کے اوپر سے گزرو۔

۶۷۵۴-ابی محمد بن احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبیداللہ، ابراہیم بن یعقوب، موسیٰ، ابن ایوب، عیسیٰ بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ایک دن مرتج بن مسروق کو دیکھا گیا کہ وہ اپنے گھر کے شگافوں کو گائے کے گوبر سے درست کر رہے ہیں، کسی نے ان سے کہا آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا دنیا گندگی کا ڈھیر ہے اس کی اصلاح بھی گندگی سے ہی کرنا بہتر ہے۔

عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، ابن المبارک، اسماعیل، ابن مکرم، ان کے سلسلہ سند میں مرتج بن مسروق سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا جو نوجوان بھی دنیا کی لذت اور اس کے تماشے کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے ترک کرتا ہے اور جوانی کو اس میں لگاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں مرتج کی جان ہے، بہتر صدیقوں کے اجر جتنا ثواب دیتے ہیں

مرتج حضرت معاذ بن جبلؓ سے سنداً روایت کرتے ہیں۔

---

[1] مسند الامام أحمد ۲۳۴/۵. وفتح الباري ۴۰۰/۱۰.

[2] كشف الخفا ۶۵/۱. ومجمع الزوائد ۹۰/۸. وميزان الإعتدال ۱۰۰۶. واتحاف السادة المتقين ۲۵۷/۹. وكنز العمال ۲۴۷۸۱، ۴۳۸۰۴. والمطالب العالية ۲۷۰۲.

[3] سنن ابن ماجة ۴۷۷. والسنن الكبرى للبيهقي ۱۱۸/۱. وسنن الدار قطني ۱۶۰/۱. والكامل لابن عدى ۴۷۱/۲. ونصب الراية ۴۶/۱. وكشف الخفا ۱۰۰/۲.

[4] أمالي الشجري ۱۶۰/۲. والزهد للامام أحمد ۶۰. ومجمع الزوائد ۲۵۰/۱۰. واتحاف السادة المتقين ۴۳۸/۴، ۳۵۸/۹.

۶۷۵۵۔محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، کثیر بن عبید، بقیہ بن ولید، سری بن ینعم، ان کے سلسلہ سند میں ابوالحسن مرتع بن مسروق الھوزنی سے بحوالہ حضرت معاذ بن جبلؓ روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جب آپ انہیں یمن کی طرف روانہ فرمار ہے تھے کہ معاذ! عیش وعشرت سے بچنا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے بندے عیش پرست نہیں ہوتے۔

۳۱۰۔عمرو بن الاسود[1]

ان ستودہ صفات والوں میں سے وہ شخص ہیں جو بہت عمدہ راستے پر جانے والے تھے جن کا نام العنسی عمرو بن الاسود ہے۔

۶۷۵۶۔عبداللہ بن محمد، مسلم بن سعید بن مسلم، مجاشع بن عمرو بن حسان، عیسیٰ بن یونس، ابوبکر بن ابی مریم، یحییٰ بن جابر الطائی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمرو بن الاسود نے فرمایا میں کبھی شہرت والا لباس نہیں پہنوں گا، اور نہ کبھی دن کے وقت اپنا پیٹ کھانے سے بھروں گا یہاں تک کہ اس (اللہ تعالیٰ) سے جاملوں، حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے جسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چال دیکھ کر خوشی ہوتی ہو اسے چاہئے کہ وہ عمرو بن الاسود کو دیکھ لے۔

۶۷۵۷۔محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں نقل کیا علی بن حسین بن جنید، ابراہیم بن علاء، ابن عیاش، شرحبیل، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ عمرو بن الاسود بہت زیادہ سیر ہو کر کھانے سے بچتے تھے کہ کہیں ناشکری پیدا نہ ہو اور جب اپنے گھر سے مسجد کی طرف نکلتے تو دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ لیتے تا کہ تکبر پیدا نہ ہو۔

عمرو بن اسود حضرت معاذ، عبادہ بن الصامت، عرباض بن ساریہ، ام حرام اور جنادہ بن ابی امیہ سے سنداً روایت کرتے ہیں

۶۷۵۸۔سلیمان بن احمد، احمد بن المعلی الدمشقی، عبداللہ بن یزید المقری الدمشقی، صدقہ بن عبداللہ، نضر بن علقمہ، (اخیہ) ابن عائذ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ عمرو بن الاسود نے مجھے حضرت معاذ بن جبلؓ کے حوالہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے مبغوض وہ شخص ہے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو جائے۔[2]

۶۷۵۹۔سلیمان بن احمد، احمد بن المعلی، سفیان بن عبدالرحمٰن، ایوب بن حسان الجرشی، ثور بن یزید، خالد بن معدان، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن الاسود سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ حضرت عبادہ بن الصامت کے پاس آئے اس وقت وہ حمص کے کنارے اپنے مال میں تھے، ان کے ساتھ ان کی زوجہ ام حرام بنت ملحان بھی تھیں۔

ابن الاسود فرماتے ہیں کہ ہم سے حضرت ام حرام بنت ملحان نے بیان فرمایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمار ہے تھے میری امت کا سب سے پہلا لشکر جو سمندر میں جنگی کارروائی کرے گا ان کے لئے جنت واجب ہے، حضرت ام حرام فرماتی ہیں یارسول اللہ! کیا میں بھی ان میں شامل ہو سکتی ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا تم بھی ان میں شامل ہو، پھر آپ نے فرمایا پہلا لشکر جو قیصر پر حملہ آور ہو گا ان کی بخشش ہو گئی، ام حرام کہنے لگیں یارسول اللہ! کیا میں بھی ان میں ہوں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔[3]

اسی طرح ایوب بن حسان نے عمیر بن الاسود سے نقل کیا ہے اور ان کے علاوہ ثور سے روایت کیا تو انہوں نے کہا عمرو بن الاسود۔

۱۔ طبقات ابن سعد ۴۴۲/۷. والتاریخ الکبیر ۶/ت ۲۵۰۴. والجرح ۶/ت ۱۲۲۲. والکاشف ۲/ت ۴۱۸۹. وتھذیب التھذیب ۴/۸. وتھذیب الکمال ۴۳۲۷. (۵۴۳/۱۲)

۲۔ کنز العمال ۳۸۸.

۳۔ صحیح البخاری ۵۱/۴. والمستدرک ۵۵۶/۴. ودلائل النبوۃ للبیھقی ۴۵۲/۶.

۶۷۶۰۔ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عباس بن ولید بن صبیح، سعید بن مصفّٰی، عثمان بن سعید بن کثیر، ابو مطیع معاویہ بن یحییٰ، عمیر بن سعید، خالد بن معدان، جبیر بن نفیر، کثیر بن مرۃ، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن الاسود سے بحوالہ حضرت عرباض بن ساریہؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر صاحب عمل کا عمل جب وہ مرجاتا ہے منقطع ہوجاتا ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے راستے میں گھوڑا باندھنے والے کے، اس واسطے کہ اس کا عمل بڑھتا رہتا ہے اور اس کا رزق قیامت تک جاری رہتا ہے۔[۱]

۶۷۶۱۔محمد بن علی بن حبیش، موسیٰ بن ہارون، اسحاق بن بنداھویہ، سالم بن قادم، بقیہ بن ولید، یحییٰ بن سعد، خالد بن معدان، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن الاسود سے بحوالہ حضرت جنادہ بن ابی امیہؓ سے روایت ہے، وہ حضرت عبادہ بن الصامت سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے تم لوگوں سے دجال کے بارے میں بیان کیا تھا۔ مجھے اندیشہ تھا کہ تم اسے نہیں سمجھے ہوں گے، مسیح دجال ٹھگنے قد والا، گھنگریالے بالوں والا، کانا، چپٹی ناک والا کہ نہ بلند ہوگی اور نہ گہری، اس کی دونوں آنکھیں پھٹی ہوئی ہونگی، پھر بھی اگر تم پر اس کا معاملہ پوشیدہ رہے تو خوب جان لو تمہارا پروردگار کانا نہیں اور تم اپنے رب کو مرنے سے پہلے نہیں دیکھ سکتے۔[۲]

اسے عبدالوھاب حوطی نے بقیہ سے روایت کیا ہے، انہوں نے عمرو اور جنادہ دونوں سے روایت کیا ہے وہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔

۳۱۱۔عمیر بن ھانی[۳]

ان بزرگوں میں سے آرزوں اور سستی کو ترک کرنے والے، مبانی اور معانی پر مداومت کرنے والے، ابوالولید عمیر بن ھانی ہیں۔

۶۷۶۲۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوموسیٰ الانصاری، ولید بن مسلم، سعید بن عبدالعزیز، انکے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں۔ میں نے عمیر بن ھانی سے کہا آپ کی زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تھکتی نہیں ہے، آپ دن رات میں کتنی بار سبحان اللہ کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا ایک ہزار بار، ہاں یہ کہ کبھی انگلیاں خطا کرجائیں۔

۶۷۶۳۔محمد بن احمد نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے، حسن بن علی بن زیاد، ہیثم بن خارجہ، عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمیر بن ھانی سے سنا، انہوں نے فتنے کا ذکر کیا، فرمایا خوشخبری ہے بکری والے کے لئے جو کسی پہاڑ کے دامن میں رہتا ہو، نماز قائم کرتا ہو اور زکوۃ ادا کرتا ہو، مہمان کی مہمان نوازی کرتا ہو، لوگ اسے نہ جانتے ہو جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کو اپنی تقویٰ کی بناء پر جانتا ہو، یہی بے خوف وخطر بندہ ہے۔

عمیر، حضرت ابن عمر، ابوہریرہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم سے مسنداً روایت کرتے ہیں۔

۶۷۶۴۔سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوھاب، ابوالمغیرہ، عبداللہ بن سالم الحمصی، العلاء بن عتبہ الحمصی، ان کے سلسلہ سند میں عمیر بن ھانی العنسی سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے ہیں، ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۲۵۷/۱۸. ومجمع الزوائد ۲۹۰/۵. والدر المنثور ۱۱۴/۲، ۲۴۳. والکامل لابن عدی ۲۳۹۸/۶. وتاریخ ابن عساکر ۲۲۳/۷.

۲۔ مشکاۃ المصابیح ۵۴۸۵.

۳۔ التاریخ الکبیر ۶/ت ۳۲۳۶. والجرح ۶/ت ۲۰۹۷. والکاشف ۲/ت ۴۳۵۵. وتھذیب الکمال ۴۵۲۱(۳۸۸/۲۲)

وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ نے فتنوں کا ذکر فرمایا تو ایک شخص کہنے لگا فتنہ احلاس کیا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ جنگ کا فتنہ ہے، پھر ایک پوشیدہ فتنہ ہوگا جس میں دھواں ایک ایسے شخص کے قدموں سے ظاہر ہوگا جو میرے اہل بیت میں سے ہوگا، اس کا گمان ہوگا کہ وہ مجھ سے ہے حالانکہ اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں، میرے قرابت دار تو پرہیزگار لوگ ہیں، پھر لوگ ایسے شخص کے ہاتھ پر صلح کرلیں گے جیسے پسلی کا پچھلا حصہ، پھر ایک اندھا فتنہ ہوگا اس امت میں کسی کو نہیں چھوڑے گا ہر ایک کو ایک طمانچہ مارے گا جب لوگ یہ کہیں گے کہ وہ ختم ہوگیا تو وہ اور لمبا ہو جائے گا جس میں آدمی صبح کو مؤمن اور شام کو کافر ہوگا یہاں تک کہ لوگ دو خیموں کی طرف پہنچ جائیں گے ایک خیمہ ایمان کا ہوگا جس میں کوئی نفاق نہ ہوگا اور دوسرا خیمہ نفاق ہوگا جس میں کوئی ایمان وغیرہ نہ ہوگا، جب ایسا ہو چکے تو منتظر رہنا، آج یا کل دجال کا ظہور ہوگا۔[1]

عمر اور علاء کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے اسے صرف عبداللہ بن سالم کی حدیث سے مرفوع لکھا ہے۔

۶۷۶۵۔سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ حضرمی، محمد بن ایوب بن عافیہ، معاویہ بن صالح، ان کے سلسلہ سند میں عمیر بن ھانی سے روایت ہے۔انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے سنا فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے برے لوگ آگ میں ایسے گریں گے جیسے مکھیاں شوربے میں گرتی ہیں۔

معاویہ اور عمیر کی سند سے غریب حدیث ہے، محمد بن ایوب ان سے نقل کرنے میں منفرد ہیں، اسے اوزاعی نے عمیر سے بحوالہ ابن عمرؓ مرفوع نقل کیا ہے۔

۶۷۶۶۔ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، علی بن حجر، ولید بن مسلم، ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں عمیر بن ھانی سے روایت ہے۔فرماتے ہیں میں نے حضرت معاویہؓ سے منبر پر سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا میری امت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے دین پر قائم رہے گی۔ان کے مخالف اور انہیں چھوڑنے والے ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر یعنی قیامت آجائے اور وہ لوگوں پر غالب ہوں گے۔

عمیر فرماتے ہیں اتنے میں مالک بن یخامر کھڑے ہوئے، انہوں نے کہا امیر المومنین! میں نے حضرت معاذؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ لوگ شام میں ہوں گے تو حضرت معاویہ فرمانے لگے دیکھ لو! یہ مالک بن یخامر ہیں ان کا گمان ہے کہ وہ لوگ شام میں ہوں گے اور یہ بات انہوں نے حضرت معاذ بن جبل سے سنی ہے۔

عمیر کی سند سے غریب حدیث ہے ابن جابر ان سے نقل کرنے میں منفرد ہیں اور یہ زیادتی حضرت معاذؓ کی طرف سے ہے جو صرف اس حدیث میں محفوظ ہے۔

۶۷۶۷۔ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، عثمان بن ابی العاتکہ، ان کے سلسلہ سند میں عمیر بن ھانی سے بحوالہ حضرت ابوہریرہؓ روایت ہے۔وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا جو شخص کسی کام سے مسجد میں گیا تو وہ اس کا حصہ ہے۔

ہم نے عمیر کی حدیث کو اسی طرح لکھا ہے۔

۶۷۶۸۔عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، ابواسحاق بن حمزہ، احمد بن حسین الحذاء، علی بن عبداللہ، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے، عمیر بن ھانی سے بحوالہ جنادہ بن ابی امیہ روایت ہے، وہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عبادہ بن الصامتؓ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نیند سے بولتے بولتے بیدار ہوا اور اس نے " لاالہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ

---

[1] المستدرک ۴/۴۶۷. ومسند الامام احمد ۲/۱۳۳. والدر المنثور ۶/۵۶.

الملک وله الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شئی قدیر ، سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ و لا اله الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر ولا حول ولا قوة الا باللّٰہ "، کہا اور اس کے بعد رب اغفرلی، کہا، یہ فرمایا تھا یا یہ کہا تھا کہ اس نے کوئی دعا مانگی تو اس کی دعا قبول کی جائے گی، پھر اگر اس نے پختہ ارادہ کر کے وضو کر لیا اور نماز پڑھی تو اس کی نماز قبول ہوگی۔[1]

صحیح متفق علیہ حدیث ہے جو عمیر بن ھانی اور اوزاعی سے منقول ہے۔

۶۷۶۹۔ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یعلی بن ولید عنسی، مبشر بن اسماعیل، ابواسحاق بن حمزہ، محمد بن سری، خلیل بن عمرو، ولید، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں عمیر بن ھانی سے بحوالہ جنادہ بن ابی امیہ سے بواسطہ حضرت عبادہ بن الصامت روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لاالٰہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک له وان محمد عبده ورسوله۔ (اور یہ حضرت عیسیٰ بن مریم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول اور وہ کلمہ ہیں جس کا القاء اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کی طرف کیا) کی گواہی دی تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے چاہے وہ جیسا عمل بھی کرتا رہا۔

عمیر اور اوزاعی کی صحیح متفق علیہ حدیث ہے۔

۳۱۲۔ عبیدہ بن مہاجر

ان بزرگوں میں سے زاہد شخص، جھگڑوں سے دور، قبل اجر چیزوں میں سبقت کرنے والے ابوعبدرب عبیدہ بن مہاجر ہیں۔

۶۷۷۰۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز الجروی، ابوحفص التنیسی، سعید بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ابوعبدرب نے دس ہزار یا دولاکھ دینار نکالے، وہ فرماتے تھے اگر بردا نہر سونا برسائے تو میں لوگوں میں سب سے پہلے اس کی طرف نہیں بڑھوں گا، اور یہ کہا جائے کہ اس لکڑی میں موت ہے تو کوئی شخص مجھ سے سبقت نہیں کر سکے گا البتہ جو مجھ سے زیادہ قوی ہو۔

۶۷۷۱۔ عبدالرحمٰن بن العباس، ابراہیم بن اسحاق الحربی، حسن بن عبدالعزیز، ابومسھر، سعید، ان کے سلسلہ سند میں ابوعبدرب سے روایت ہے۔ فرمایا اگر یہ کہا جائے کہ اس لکڑی کو ہاتھ لگانے والا مر جائے گا تو میں اس کی طرف اٹھتا یہاں تک کہ اسے ہاتھ لگاتا۔

۶۷۷۲۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز، عبداللہ بن یوسف، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ابوعبدرب غلام خرید کر انہیں آزاد کرتے تھے، ایک دن انہوں نے ایک بوڑھی رومی عورت خریدی، پھر اسے آزاد کر دیا۔ وہ کہنے لگی مجھے کیا خبر کہ اب میں کہاں پناہ لوں گی؟ چنانچہ آپ نے اسے اپنے گھر روانہ کر دیا، شام جب وہ مسجد سے گھر کی طرف لوٹے تو رات کا کھانا آیا، آپ نے اس عورت کو بلا بھیجا اس نے آپ کے ہمراہ کھانا کھایا پھر اس سے رومی زبان میں گفتگو کی تو معلوم ہوا کہ وہ تو آپ کی والدہ ہے، آپ نے اس سے اسلام کے بارے میں پوچھا، اس نے انکار کر دیا، آپ نے اس سے نیکی کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی تھی، ایک روز آپ اس کے پاس عصر کے بعد آئے تو آپ کو پتہ چلا کہ وہ مسلمان ہو چکی ہیں، آپ سجدے میں گر گئے اور اسی حالت میں پڑے رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

۶۷۷۳۔ ابوبکر بن محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ، ابراہیم بن العلاء، بن ضحاک، ولید بن مسلم، ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابوعبدرب دمشق کے مالدار لوگوں میں سے تھے، وہ آذربائیجان کی طرف بغرض تجارت نکلے، کسی چراگاہ اور نہر کی جانب انہیں شام پڑ گئی، وہاں پڑاؤ کیا ابوعبدرب فرماتے ہیں کہ میں نے چراگاہ کی ایک جانب سے الحمد للہ کی آواز بڑی کثرت سے سنی، میں آواز کی طرف

۱۔ صحیح البخاری ۲/۶۸۔

لپکا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص گڑھے کے اندر ایک چٹائی میں لپٹا ہوا ہے۔ میں نے اسے سلام کیا اور کہا اللہ کے بندے! تو کون ہے؟ اس نے کہا ایک مسلمان آدمی ہوں، میں نے کہا تمہاری یہ کیا حالت ہو رہی ہے، فرماتے ہیں مجھ پر اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے جس کا شکر مجھ پر واجب ہے فرماتے ہیں میں نے کہا وہ کیسے جب کہ تم چٹائی میں لپٹے پڑے ہو؟

تو اس نے کہا مجھے کیا کہ میں اللہ کی تعریف نہ کروں، حالانکہ اس نے مجھے پیدا کیا اور بہت اچھا پیدا کیا، میری پیدائش و پرورش اسلام میں رکھی اور مجھے میرے ارکان میں عافیت کا لباس پہنایا اور جس چیز کے ذکر کو میں ناگوار سمجھتا یا اس کی نشر و اشاعت کو ناپسند کرتا اس پر پردہ ڈالا، اس سے بڑھ کر کون زیادہ نعمت والا ہوگا جو میری طرح اس حالت میں شام کرے، فرماتے ہیں میں نے اس سے کہا اللہ تجھ پر رحم کرے، میں چاہتا ہوں کہ تم میرے ساتھ گھر تک آؤ کیونکہ ہم یہاں ایک نہر کے پاس ٹھہرے ہوئے ہیں اس نے کہا وہ کیوں؟ میں نے کہا تا کہ آپ کو کچھ غلہ دیا جائے اور اتنا کپڑا جو چٹائی اوڑھنے سے کفایت کرے اس نے کہا مجھے کوئی ضرورت نہیں۔

ولید فرماتے ہیں میرا گمان ہے اس نے یہ کہا تھا کہ گھاس کھانے میں میرے لئے ابو عبدرب کی بات سے کفایت ہے پس میں وہاں سے لوٹا، مجھے اپنے آپ پر بہت غصہ آیا اور میں نے اسے ڈانٹا، کیونکہ میں نے دمشق میں اپنے سے زیادہ کوئی مالدار شخص نہ چھوڑا تھا اور میں اس سے بھی زیادہ کا جویا تھا، اے اللہ! میں آپ کے حضور توبہ کرتا ہوں اس برائی سے جس میں میں مبتلا ہوں، یہ رات میں نے اسی طرح گزاری، میرے بھائیوں کو میرے ارادے کی خبر نہ تھی، سحری کے وقت وہ حسب معمول چل دیئے وہ میری سواری کے پاس آئے تو میں اس پر سوار ہوا اور اس کا رخ دمشق کی طرف موڑ دیا اور میں دل میں کہنے لگا میں نے تو صدق دل سے توبہ نہیں کی، اگر میں پھر اپنی تجارت میں چل نکلوں، لوگوں نے مجھ سے پوچھا تو میں نے انہیں پورا کہہ سنایا تو انہوں نے مجھے جانے پر عتاب کیا میں نے صاف انکار کر دیا، راوی کا بیان ہے کہ ابن جابر نے فرمایا: جب وہ واپس آئے تو اپنے تمام نقدی مال کا صدقہ کر دیا اور جو بچا اسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں لگا دیا۔

ابن جابر فرماتے ہیں میرے بعض بھائی اور دوستوں نے مجھے بتایا کہ انہوں نے فرمایا کہ میں کبھی کسی عبا فروش سے کسی عبا کی قیمت میں، جس کی قیمت سات ہو ایک دانق کم کرا کر چھ نہیں کہا کہ پیسے گھٹاؤ، جب میں نے اصرار کیا تو وہ کہنے لگا کہ تم اس بوڑھے شخص کے کتنے مشابہ ہو جو کل شام میرے پاس آیا تھا جسے ابو عبدرب کہا جاتا ہے۔ اس نے مجھ سے سات سو چادریں سات کی خریدیں اور مجھ سے ایک درہم بھی کم کرنے کو نہیں کہا، البتہ مجھ سے یہ کہا کہ یہ چادریں مجھے اٹھوا دو تو میں نے اپنے اعوان اس کے ساتھ بھیج دیئے تو وہ ان چادروں کو لشکر کے فقراء میں تقسیم کرتے گئے، یوں ان چادروں میں سے ایک بھی ان کے گھر میں نہیں پہنچی۔

ابن جابر فرماتے ہیں ابو عبدرب نے اپنا تمام نقدی مال صدقہ کر دیا اور اپنی جائیداد کو بھی فروخت کر کے صدقہ کر دیا، یعنی صرف دمشق میں ایک گھر رہنے دیا۔ وہ فرمایا کرتے تھے بخدا اگر تمہاری یہ نہر یعنی نہر بردا، سونا اور چاندی بہائے اور جو شخص چاہے نکلے اور جو کچھ اس سے نکلے وہ لے لے میں اس کی طرف نہ نکلوں گا، اور یہ کہا جائے کہ جو اس لکڑی کو ہاتھ لگائے گا مر جائے گا تو مجھے اس بات کی زیادہ خوشی ہوگی کہ میں اس کی طرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے شوق میں اٹھوں، ابن جابر فرماتے ہیں اتفاقاً میں ایک دن ان کے پاس گیا دمشق کے وضوخانے میں وہ وضو فرما رہے تھے، میں نے علیک سلیک کیا انہوں نے جواب دیا، وہ کہنے لگے اے طویل جلدی مت کرو، چنانچہ میں ان کا انتظار کرنے لگا، وضو کر چکنے کے بعد وہ میری طرف متوجہ ہوئے میں نے کہا فرمائیے! مجھے تم سے مشورہ کرنا ہے، مجھے کیا مشورہ دیتے ہو؟ فرماتے ہیں میں نے کہا، فرمائیے، فرمایا میرا نقدی اور جائیداد کی صورت میں سارا مال ختم ہو چکا ہے صرف یہ گھر باقی ہے اسے بھی اگر میں اتنے ہزار کا بیچ دوں تو تمہاری کیا رائے ہے؟ فرماتے ہیں میں نے کہا اللہ کی قسم! مجھے یہ معلوم نہیں کہ آپ کی کتنی عمر باقی ہے اندیشہ ہے کہ آپ اپنی زندگی گزارنے کی خاطر لوگوں کے اور ان کے غلوں کے محتاج ہوں گے۔ اور آپ کے اس گھر کا ایک گوشہ جس

میں آپ رہائش پذیر ہیں، آپ کو چھپا کر لوگوں کے گھروں سے مستغنی رکھے گا، وہ فرمانے لگے تمہاری بس یہی رائے ہے؟ میں نے کہا جی ہاں، تو آپ نے فرمایا خدا کی قسم، تجھے اسی طرح کی مصیبت پہنچے، میں نے کہا وہ کیسے؟ انہوں نے کہا کہ لمبی حماقت اور اس کے پاؤں کی ایک دھاری ٹھیک تمہارے اوپر پہنچے، اے فقر والے تو مجھے ڈراتا ہے، ابن جابر فرماتے ہیں انہوں نے بہت بڑے مال میں اس مکان کو فروخت کیا، اور اسے تقسیم کر دیا، اسی کے ساتھ ان کی موت کا حادثہ پیش آیا تو لوگوں نے ان کے پاس صرف کفن کی قیمت کے بقدر مال پایا

ابن جابر فرماتے ہیں ان کے پاس سے ایک شخص گزرا جسے آپ پسند کرتے تھے، آپ نے فرمایا کیا تم فلاں نہیں ہو؟ اس نے کہا فلاں ہی ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کی حالت کو درست رکھے، کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے تمہارے متعلق یہ بات پہنچی ہے کہ تم چار ہزار دینار بڑھاتے ہو، فرمایا بے وقوف ہے جس کے پاس عقل ہے اور نہ مال۔

وہ حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ سے سنداً روایت کرتے ہیں، عبدالرحمٰن اور عبدالجبار کے ناموں سے موسوم تھے ان کا نام قسطنطین تھا۔

۶۷۷۴۔ مخلد بن جعفر، جعفر الفریابی، ہشام بن عمار، صدقۃ بن خالد، عبدالرحمٰن بن زید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں ابوعبدرب سے روایت ہے، فرمایا میں نے حضرت معاویہؓ سے دمشق کے منبر پر فرماتے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ دنیا میں صرف آزمائش اور فتنہ باقی رہ گئے ہیں، عمل تو ایک برتن کی طرح ہے جو اس کا اوپر کا حصہ عمدہ ہو تو نیچے والا بھی اچھا ہوتا ہے اور جب بالائی حصہ ناپاک ہو تو نیچے والا بھی ناپاک ہو جاتا ہے۔[1]

اسے ولید بن مسلم نے حضرت ابن عباسؓ سے اسی طرح نقل کیا ہے جبکہ حضرت معاویہ سے صرف ابوعبدرب نے روایت کیا ہے۔

۶۷۷۵۔ محمد بن علی بن حبیش، محمد بن عبدوس بن کامل، منصور بن ابی مزاحم، یزید بن یوسف، ثابت بن ثوبان، ان کے سلسلہ سند میں ابوعبد رب سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نے حضرت معاویہؓ کو فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نہ تو مغلوب ہوتے ہیں نہ دھوکا کھاتے ہیں اور جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اسے دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں۔[2]

اس روایت کو ثابت، ابوعبدرب سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۷۷۶۔ مخلد بن جعفر، جعفر الفریابی، سلیمان بن عبدالرحمٰن، محمد بن شعیب، فاروق الخطابی، ابومسلم الکشی، سلیمان بن احمد الواسطی، ولید بن مسلم، سلیمان بن احمد، موسیٰ بن سہل الجونی، ہشام بن عمار، صدقۃ بن خالد، احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، محمد بن مصطفیٰ، عمر بن عبد الواحد، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، عبیدہ، ابومہاجر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ایک شخص برے کام کرتا تھا۔ اس نے ننانوے قتل کئے سب کو ظلماً ناحق قتل کیا تھا، وہ ایک پادری کے پاس آیا اور کہا، اس کمینے شخص نے ہر برائی کا ارتکاب کیا ہے سو جانوں کا ناحق قتل بھی کیا ہے کیا اس کے لئے توبہ کا کوئی راستہ ہے؟ راہب نے کہا تمہارے لئے توبہ کی کوئی گنجائش نہیں، چنانچہ اس نے راہب کو بھی ٹھکانے لگا دیا، پھر دوسرے کے پاس آیا اس سے بھی وہی گفتگو کی تو اس نے بھی یہی کہا کہ تمہاری توبہ کیونکر ہو سکتی ہے، اس کا کام بھی تمام کر دیا، پھر تیسرے کے پاس آیا اس سے بھی وہی کہا جو پہلے دو سے کہا تھا تو اس نے بھی سابقہ لوگوں کی طرح جواب دیا چنانچہ اس پر بھی ہاتھ صاف کر دیئے۔

---

[1] تاریخ بغداد ۱/۲۷۴. وتاریخ ابن عساکر ۲/۲۱۲. واتحاف السادۃ المتقین ۸/۱۱۱. وکنز العمال ۳۰۹۹۹.

[2] المعجم الکبیر للطبرانی ۹/۳۷۶. ومجمع الزوائد ۱/۸۴، ۱۸۳. والجامع الکبیر ۵۲۲۲. وکنز العمال ۲۹۸۲۶.

پھر ایک راہب کے پاس آیا اس سے کہا کہ اس کمینے نے کوئی برائی نہیں چھوڑی، سو خون کئے اور وہ بھی ناحق، کیا کوئی توبہ کی صورت ہے؟ تو وہ کہنے لگا اگر میں یہ کہوں کہ اللہ تعالیٰ کسی توبہ کرنے والے کی توبہ قبول نہیں کرتے تو میں جھوٹ کہوں گا، یہاں آؤ، یہ گرجا میں کچھ لوگ عبادت میں لگے ہوئے ہیں، تم بھی ان کے ساتھ مل کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو جاؤ، چنانچہ وہ شخص توبہ تائب ہو کر نکلا، ابھی راستے میں ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک فرشتہ روح قبض کرنے کے لئے بھیجا، اتنے میں رحمت اور عذاب کے فرشتے بھی آپہنچے، جن میں جھگڑا ہو گیا اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا جس نے ان سے کہا جس گرجے کی طرف یہ زیادہ قریب ہے انہیں میں سے شمار ہوگا، تو جب ناپا گیا تو وہ توبہ کرنے والوں کے گرجے کے زیادہ قریب تھا، یوں اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی

یہ روایت عبیدہ بن عبدرب، حضرت معاویہؓ سے نقل کرنے میں اکیلے ہیں جبکہ ایک جماعت نے قتادہ سے بواسطہ حضرت ابو بکر صدیقؓ ابو سعید خدری سے روایت کی ہے اور ابن عائد نے مقدام بن معدی کرب سے نقل کی ہے اور ابن انعم نے ابو عبدالرحمٰن الحبلی سے بواسطہ ابن عمرو روایت کی ہے اور ابن لھیعہ نے عبیدہ اللہ بن مغیرہ سے بواسطہ ابو زمعہ بلوی نقل کی ہے جبکہ ابن جریج نے یزید بن یزید سے بواسطہ مکحول حضرت ابو ہریرہؓ روایت کی ہے۔

۳۱۴۔ یزید بن مرثد[1]

انہی لوگوں میں سے زیادہ گریہ وزاری کرنے والے یزید بن مرثد ہیں۔

۶۷۷۷۔ ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، احمد بن اسحاق، ابو یحییٰ الرازی، محمد بن مہران، ولید بن مسلم، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ کلام میں ہے کہ میں نے یزید بن مرثد سے کہا، کیا بات ہے کہ میں نے کبھی آپکی آنکھ کو خشک ہوتے نہیں دیکھا؟ فرمانے لگے تمہیں اس سوال سے کیا غرض؟ میں نے کہا امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اس سے فائدہ پہنچائیں گے، فرمایا اے میرے بھائی مجھے اللہ تعالیٰ نے دھمکایا ہے کہ اگر میں نے نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ جہنم میں قید کردیں گے تب بھی میں اس بات کا مستحق تھا کہ میری آنکھ خشک نہ ہو، فرماتے ہیں میں نے ان سے کہا کیا آپ اپنی خلوت میں بھی ایسے ہی ہوتے ہیں وہ کہنے لگے تمہاری اس سوال کیلئے غرض؟ میں نے کہا، ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ مجھے اس سے فائدہ پہنچائے۔

انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم! یہ بات تو مجھے اس وقت بھی پیش آتی ہے جب میں اپنے گھر والوں کے پاس راحت حاصل کرنے جاتا ہوں۔ چنانچہ میرے اور میری مراد کے درمیان یہ بات حائل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جب میرے سامنے کھانا رکھا جاتا ہے تب بھی یہی صورت پیش آتی ہے۔ میرے اور کھانے کے درمیان حائل ہو جاتی ہے، حالت بایں جارسید کہ میری بیوی رو کر کہنے لگی: ہائے افسوس! میں تمہارے ساتھ دنیا کی زندگی میں اس طویل غم میں مخصوص ہوئی جس میں میری آنکھ ٹھنڈی نہ ہوئی۔

۶۷۷۸۔ محمد بن احمد بن محمد، احمد بن موسیٰ بن اسحاق، ابی محمد بن ادریس، سلیمان بن شرحبیل، حاتم بن شفی ابی فروہ ھمدانی ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے یزید بن مرثد کو فرماتے سنا کہ بنی اسرائیل کا ایک گریہ زار شخص کہا کرتا تھا اے اللہ! مجھے اپنے عذاب کے ذریعے ادب مت سکھائیو! اور اپنے حیلہ میں میرے ساتھ تدبیر نہ کی جیو! اور آپ کو راضی کرنے میں مجھ سے جو کوتاہی ہو اس میں مواخذہ نہ فرمائیو، میری خطا بہت بڑی ہے سو مجھے بخش دیجئے، میرا عمل تھوڑا ہے اسے قبول فرمائیے، جیسے آپ چاہیں گے ویسا ہی میرا سوال ہوگا، اور جب میں کسی کام کا ارادہ کروں تو آپ کا ارادہ ہی کارگر ہوگا، کوئی ایسی اچھی چیز نہیں جس کی وجہ سے میں آپ سے اور آپ

[1] التاریخ الکبیر ۸/رت ۳۳۲۲. والجرح ۹/رت ۱۲۲۵. وتھذیب الکمال ۷۰۴۷. (۳۲/۲۳۹).

کی مدد سے مستغنی ہوں، اور نہ کوئی برائی آپ پر غالب آسکتی ہے اور نہ کوئی ایسی چیز ہے جسے میں ترجیح دوں اور وہ آپ کی قدرت سے نکل جائے تو میری نجات کیسے ہوگی؟

یہ نجات صرف آپ کے ہاں سے ملے گی۔ اے انبیاء کے پروردگار، اتقیاء کے والی، کرامت کے مرتبہ کو پیدا کرنے والے، ایسا جدید جو پرانا نہ ہو، ایسا حفیظ جو بھلایا نہ جائے، ہمیشہ رہنے والی ذات جسے فنا نہیں، تو زندہ ہے موت سے پاک، بیدار، سوتا نہیں، میں نے آپ کے ذریعے آپ کی معرفت پائی اور آپ کے ذریعے آپ تک ہدایت پائی، اگر آپ نہ ہوتے تو میں کیسے جان سکتا کہ آپ کون ہے آپ بلند شان اور عظیم مرتبہ والے ہیں۔

۶۷۷۹۔ سلیمان بن احمد، احمد بن المعلی، ہشام بن عمار، یحییٰ بن حمزہ، وضین بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن مرثد سے روایت ہے کہ ابودرداءؓ نے حضرت معاویہ سے کہا اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم لوگوں کے رزق میں سے جو چیز گھٹاتے ہو اسی کے مثل زمین سے گھٹ جاتا ہے۔

۶۷۸۰۔ محمد بن احمد بن ابراہیم، نے اپنی کتاب میں ذکر کیا کہ احمد بن ہارون، احمد بن منصور، محمد بن وھب، سوید بن عبدالعزیز، وضین بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ولید بن عبدالملک نے یزید بن مرثد کو والی بنانے کا ارادہ کیا۔ یہ بات یزید بن مرثد کو پہنچی تو انہوں نے الٹی پوستین (کھال کی قمیص) پہنی، کھال کو پیٹھ پر اور اون کو باہر کی طرف کر دیا، اپنے ہاتھ میں ایک چپاتی اور گوشت دار ہڈی لی اور بغیر چادر، ننگے سر بغیر جوتے اور موزے کے باہر نکل آئے، بازار میں چلتے چلتے روٹی اور گوشت کھانے لگے۔ کسی نے ولید سے کہا کہ یزید بن مرثد ذہنی توازن کھو بیٹھے ہیں اور جو کچھ انہوں نے کیا اس کی اطلاع دی چنانچہ ولید نے انہیں چھوڑ دیا۔

یزید بن مرثد حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت ابودرداءؓ اور ابوذرؓ سے سنداً روایت کرتے ہیں۔

۶۷۸۱۔ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہیثم بن خارجہ، عبداللہ بن عبدالرحمن بن یزید بن جابر، وضین بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن مرثد سے روایت ہے وہ حضرت معاذ بن جبلؓ سے نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اس وقت تک عطیات لیتے رہو جب تک وہ عطیات ہوں اور جب دین پر رشوت ستانی شروع ہو جائے تو چھوڑ دو، اور تم لوگ اسے چھوڑنے والے نہیں، تمہیں فقر و حاجت روک رہے ہوتے ہیں، خبردار اس کی چکی پھر رہی ہے سوائے کتاب اللہ کے ساتھ پھیرا و جہاں پھرے، بے شک کتاب اور سلطان افتراق کریں گے سو تم کتاب سے جدا نہ ہونا، عنقریب تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جو اپنے حق میں فیصلے کریں گے مگر تمہارے حق میں ناانصافی سے کام لیں گے، اگر تم ان کے حکم سے روگردانی کروگے تو وہ تمہیں قتل کر دیں گے اور اگر ان کی بات مانو گے تو وہ تمہیں گمراہ کر دیں گے۔

لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم کیا کریں؟ آپ نے فرمایا جیسے عیسیٰ علیہ السلام کے صحابہ نے کیا، آروں سے چیرے گئے لکڑیوں (صلیب) پر لٹکائے گئے، اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی موت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی زندگی سے بہتر ہے۔[1]

حضرت معاذ کی سند سے غریب حدیث ہے جسے ان سے صرف یزید نے اور یزید سے وضین نے روایت کیا ہے اور اسحاق بن راھویہ نے سوید بن عبداللہ بن عبدالرحمن سے بواسطہ یزید روایت کیا ہے جس میں وضین کا ذکر نہیں۔

۶۷۸۲۔ سلیمان بن احمد بن مسعود، عمرو بن ابی سلمہ، صدقہ بن عبداللہ، وضین بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن مرثد سے بحوالہ

---

[1] المعجم الكبير للطبراني ٢٠/٨١. والسنن الكبرى للبيهقي ٣٥٩/٦. والمعجم الصغير للطبراني ٢٦٤/١. والمطالب العالية ٤٤٠٨. وامالي الشجري ٢٦٢/٢. وتاريخ بغداد ٣٩٨/٣. ومجمع الزوائد ٢٣٨/٥. وكنز العمال ١٠٨٠، ١٠٨١، ١٥٠٨١.

حضرت ابودرداءؓ روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا دین کے محفوظ رکھنے، مضبوط بنانے اور باندھ کر رکھنے کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے فرمایا اور اپنی مٹھی کو بند کیا، اپنے رب کی خالص عبادت کرو، نماز پنجگانہ کو قائم کرو، مال کی زکوٰۃ دو، جس سے تمہارے دل پاک ہوں گے، رمضان کے روزے رکھو، بیت اللہ کا حج کرو، تو تم اپنے رب کی جنت میں چلے جاؤ گے۔[۱]

یزید کی سند سے غریب حدیث ہے جسے وضین نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۷۸۳۔ سلیمان بن احمد، محمد بن یزداد الثوری، ولید بن شجاع، محمد بن حمزہ الرقی، خلیل بن مرۃ، وضین بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن مرثد سے بواسطہ حضرت ابوذر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے فرمایا داؤد علیہ السلام نے فرمایا اے پروردگار! آپ کے بندوں کا آپ پر کیا حق ہے جب وہ آپ کے گھر کی زیارت کریں؟ کیونکہ ہر زیارت کرنے والے کا، جس کی زیارت کی جائے حق ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے داؤد! مجھ پر ان کا یہ حق ہے کہ میں دنیا میں انہیں عذاب نہ دوں اور جب وہ مجھ سے ملیں تو ان کی بخشش کردوں۔[۲]

وضین اور یزید کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے صرف محمد بن حمزہ کی خلیل سے روایت کردہ حدیث لکھی ہے۔

۳۱۴۔ شفی بن ماتع الاصحی[۳]

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان میں سے حنفی عالم شفی بن ماتع الاصحی ہیں۔

۶۷۸۴۔ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبداللہ بن صالح، ابن لھیعہ، قیس بن رافع، ان کے سلسلہ سند میں شفی الاصحی سے روایت ہے، فرماتے ہیں اس امت پر ہر چیز کے خزانے کھول دیئے جائیں گے یہاں تک کہ ان پر حدیث کے خزائن کھولے جائیں گے۔

۶۷۸۵۔ ابومحمد بن حیان، ابن ابی عاصم، حسین بن حسن، ابن المبارک، ابن لھیعہ، عیاش بن عباس، شییم بن بیتان، ان کے سلسلہ سند میں شفی الاصحی سے روایت ہے، فرماتے ہیں جسکی گفتگو زیادہ ہوگی اس کی غلطیاں بھی زیادہ ہوں گی۔

۶۷۸۶۔ ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وھب، ابراہیم بن نشیط، عمار بن سعد، ان کے سلسلہ سند میں شفی الاصحی سے روایت ہے، فرماتے ہیں گناہ کا چھوڑنا توبہ کے طلب کرنے سے زیادہ آسان ہے۔

۶۷۸۷۔ محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے محمد بن ایوب، ابراہیم بن موسیٰ، ابن المبارک، یحییٰ، ایوب، عبیداللہ بن زحر، شجرہ ابی محمد، ان کے سلسلہ سند میں شفی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں کے کندھے نماز میں تو ملے ہوتے ہیں لیکن دونوں کے درمیان زمین و آسمان جتنا فرق ہوتا ہے اور وہ دونوں اپنے روزے رکھنے کے گھر میں ایک ہوتے ہیں لیکن ان دونوں کے روزہ رکھنے میں زمین آسمان کے برابر تفاوت ہوتا ہے۔

۶۷۸۸۔ سلیمان بن احمد نے املا کرایا ابویزید القراطیسی نے ۲۸۰ میں بیان کیا، اسد بن موسیٰ، اسماعیل بن عیاش، ثعلبہ بن مسلم خثعمی، ایوب بن بشیر عجلی، ان کے سلسلہ سند میں شفی بن ماتع الاصحی سے بواسطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا چار شخص اپنے عذاب کی وجہ سے اہل جہنم کو تکلیف پہنچائیں گے وہ گرم کھولتے پانی اور آگ میں بھاگتے ہوئے موت اور ہلاکت کو پکار رہے

---

[۱] نصب الرایۃ ۲/۳۲۷۔

[۲] الدر المنثور ۱/۲۲۱۔ وکنز العمال ۱۲۳۹۳۔

[۳] طبقات ابن سعد ۷/۵۱۳۔ والتاریخ الکبیر ۴/ت ۲۷۵۳۔ والجرح ۴/ت ۱۷۰۴۔ وتھذیب الکمال ۲۷۶۴ (۱۲/۵۴۳) والاصابۃ ۲/ت ۴۰۱۷۔

ہوں گے، اہل جہنم ایک دوسرے سے کہیں گے ان لوگوں کو کیا ہوا کہ انہوں نے اپنی تکلیف کی وجہ سے ہمیں بھی ایذاء میں مبتلا کر رکھا ہے۔

آپ نے فرمایا: ان میں سے ایک شخص وہ ہوگا جس پر انگاروں کا تابوت بند کیا ہوا ہوگا، اور ایک شخص اپنی انتڑیوں کو گھسیٹ رہا ہوگا، اور ایک شخص کے منہ سے پیپ اور خون بہہ رہا ہوگا، اور ایک شخص اپنا گوشت کھا رہا ہوگا، تابوت والے سے کہا جائیگا: دور ترین شخص کی کیا حالت ہے کہ اس نے ہمیں اس تکلیف وعذاب کے باوجود ایذاء میں مبتلا کر رکھا ہے؟ وہ کہے گا کہ وہ بعید ترین شخص مر گیا ہے اور اس کی گردن میں لوگوں کے مال ہیں۔

پھر جو انتڑیاں گھسیٹ رہا ہے اس سے کہا جائے گا، اس بعید ترین شخص کی کیا حالت ہے کہ اس نے ہمیں اس تکلیف ومصیبت میں ڈال رکھا ہے؟ وہ کہے گا کہ یہ دور ترین شخص اس بات کی پروانہ کرتا تھا کہ پیشاب کہاں لگا ہے، اسے دھوتا نہیں تھا، پھر اس سے کہا جائیگا جس کے منہ سے پیپ اور خون بہہ رہا ہوگا اس خیانت کرنے والے کی کیا حالت ہے جس نے ہمیں اس عذاب کے ساتھ مزید ایذیت میں پھنسا رکھا ہے؟ وہ کہے گا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور یہ شخص جب کسی بات کی طرف متوجہ ہوتا تھا تو اس سے ایسے ہی لذت اٹھاتا تھا جیسے جماع سے، پھر گوشت کھانے والے سے کہا جائے گا: اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ترین شخص کی کیا حالت ہے، جس نے ہمیں اس عذاب کے باجود ایذیت میں ڈال رکھا ہے؟ وہ کہے گا: یہ دور ترین شخص لوگوں کا گوشت کھایا (یعنی غیبت) کرتا تھا۔[1]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی اسناد کے ساتھ صرف شفی نے روایت کیا ہے، اسماعیل بن عیاش اس میں منفرد ہیں، شفی کے بارے میں اختلاف ہے، بعض نے کہا وہ صحابی ہیں، اسی روایت کو مروان بن معاویہ نے اسماعیل بن عیاش سے اسی طرح روایت کیا ہے کہ اسکی گردن میں لوگوں کے اموال ہوں گے، جن کے لئے اس نے وفا چھوڑی اور نہ ادائیگی، فرماتے ہیں وہ ایسی بات کا قصد کرتا تھا جو انتہائی فحش اور خبیث ہوتی تھی، فرماتے ہیں وہ لوگوں کا گوشت کھاتا اور چغلی کرتا تھا۔

۶۷۸۹۔ عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن علی السندی، محمد بن عبداللہ بن یزید المقری، مروان بن معاویہ بن اسماعیل بن عیاش نے اسی سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔ شفی حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص، ابوہریرہ سے مسند اً روایت کرتے ہیں۔

۶۷۹۰۔ حبیب بن حسن، عمر بن حفص السدوسی، عاصم بن علی، لیث بن سعد، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، بکر بن مضر، ابوعمرو بن حمدان، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحاق بن راھویہ، سوید بن عبدالعزیز، قرۃ بن عبدالرحمٰن، ابی قبیل، ان کے سلسلہ سند میں شفی الاصبحی سے بحوالہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص روایت ہے۔ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ کے دست مبارک میں دو کتابیں تھیں، آپ نے فرمایا جانتے ہو! یہ کیا کتابیں ہیں؟ لوگوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ! آپ ہی بتا دیجئے، آپ نے دائیں طرف والوں کو فرمایا: یہ رب العالمین کی طرف سے ایک کتاب آئی ہے جس میں اہل جنت کے اور ان کے آباء واجداد اور ان کے قبیلوں کے نام ہیں، پھر دوسروں کی طرف متوجہ ہوئے ان میں نہ کچھ اضافہ ہوگا اور نہ ان میں سے کوئی کم ہوگا اور جو کتاب آپ کے دائیں ہاتھ میں تھی اس کے متعلق فرمایا: یہ رب العالمین کی جانب سے کتاب آئی ہے اس میں اہل نار کے اور ان کے آباء واجداد اور قبائل کے نام درج ہیں، پھر دوسروں کی طرف متوجہ ہوئے کہ ان میں نہ کوئی زیادہ ہوگا اور نہ کبھی کم ہوگا۔

اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا، اگر معاملہ پہلے سے ہو چکا تو ہم عمل کس لئے کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا سیدھے اور قریب قریب رہو، اس لئے کہ جو جنتی ہے اس کا خاتمہ اہل جنت پر ہوگا چاہے وہ جو بھی عمل کرے اور جہنمی کا خاتمہ اہل جہنم کے عمل پر ہوگا چاہے وہ جو بھی عمل کرے، پھر آپ نے دونوں ہاتھ بند کر لئے، اس کے بعد آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں (کی تقدیروں سے)

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۷/۳۲۲. والترغیب والترھیب ۲/۶۰۵. ومجمع الزوائد ۱/۲۰۸. واتحاف السادۃ المتقین ۷/۴۷۹، ۵۳۸. وکنز العمال ۴۳۹۷۹.

فارغ ہوگیا اور دائیں ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ ایک گروہ جنت میں اور بائیں ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا کہ ایک فریق دوزخ میں جائے گا۔

یہ لیث کے الفاظ ہیں۔[۱]

۶۷۹۱۔عبداللہ بن جعفر اسماعیل بن عبداللہ، عبداللہ بن صالح، لیث بن سعد، حیوۃ بن شریح، ان کے سلسلہ سند میں شفی سے بحوالہ حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد سے واپسی جہاد کرنے کی طرح ہے۔[۲]

۶۷۹۲۔سلیمان بن احمد، طاہر بن سعید بن قیس، سعید بن ابی مریم، ابن لھیعۃ، یزید بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں شفی الاصبحی سے بحوالہ حضرت عبداللہ بن عمرو روایت ہے فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ہزار مثالیں سمجھی ہیں۔

۶۷۹۳۔عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبداللہ بن صالح، لیث بن سعد، ولید بن ابی الولید، ان کے سلسلہ سند میں شفی الاصبحی سے بواسطہ حضرت ابو ہریرہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔آپ نے فرمایا قیامت کے روز تین آدمی آئیں گے ایک جرأت مند قاتل دوم سخی، سوم قاری، اس کے بعد لمبی حدیث ذکر کی۔اس روایت کو حیوۃ بن شریح نے ولید بن ابی ولید سے بواسطہ عقبہ بن مسلم شفی سے روایت کیا ہے۔

۶۷۹۴۔علی بن حمید الواسطی، بشر بن موسیٰ، محمد بن مقاتل، عبداللہ بن مبارک، حیوۃ بن شریح، ولید بن ابی ولید ابوعثمان مدنی، عقبہ بن مسلم ان کے سلسلہ سند میں شفی الاصبحی سے روایت ہے۔فرماتے ہیں وہ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص کے پاس بہت سے لوگ بھیڑ کیے کھڑے ہیں، معلوم کرنے پر پتہ یہ چلا کہ یہ حضرت ابو ہریرہؓ ہیں اس کے بعد طویل حدیث ذکر کی۔

۳۱۵۔رجاء بن حیوہ[۳]

انہی نیک لوگوں میں سے وہ فقیہ ہیں جو بہت سمجھانے والے، بڑے مہمان نواز، خلفاء اور امراء کے مشیر رجاء بن حیوہ ابو المقدام ہیں۔

۶۷۹۵۔سلیمان بن احمد، محمد بن عبید بن آدم عسقلانی، احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوعمیر رملی، ضمرہ، ابن شوذب، مطر الوراق، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے رجاء بن حیوہ سے افضل کوئی شامی شخص نہیں دیکھا۔

۶۷۹۶۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوسعید الاشج، ابواسامہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ابوعون جب اپنے کسی پسندیدہ آدمی کا ذکر کرتے تو رجاء بن حیوہ کا نام لیتے۔

۶۸۹۷۔ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عبدالعزیز بن ابی رزمہ، نضر بن شمیل، ابن عون، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے تین آدمیوں جیسا کوئی نہیں دیکھا، گویا کہ وہ ایک دوسرے سے مل اور جڑ گئے ہیں، عراق میں ابن سیرین، حجاز میں قاسم بن محمد اور شام میں رجاء بن حیوہ۔

۶۸۹۸۔سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی، عبید بن ابی سائب، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں نے اچھے طریقے سے

[۱] سنن الترمذی ۲۱۴۱. ومسند الامام أحمد ۱۶۷/۲. ومشکاۃ المصابیح ۹۶. والدر المنثور ۳/۶. وکنز العمال ۵۲۶.

[۲] سنن ابی داؤد ۲۴۸۷. ومسند الامام احمد ۱۷۴/۲. والسنن الکبری للبیھقی ۲۸/۹. ومشکاۃ المصابیح ۳۸۴. وکنز العمال ۱۰۶۰۸.

[۳] طبقات ابن سعد ۴۵۴/۷. والتاریخ الکبیر ۳/ت ۱۰۶۲. والجرح ۲۲۶۶/۳. والکاشف ۳۰۸/۱. وتھذیب الکمال ۱۸۹۰ (۱۵۱/۹).

نماز ادا کرنے والا کوئی شخص رجاء بن حیوۃ سے بڑھ کر نہیں دیکھا۔

۶۷۹۹۔سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عون، محمد بن مصفی، بقیہ، عبدالرحمن بن عبداللہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ رجاء بن حیوۃ کندی نے عدی بن عدی اور معن بن منذر سے ایک دن کہا جبکہ آپ ان دونوں کو نصیحت کر رہے تھے، تم دونوں اس بات کو دیکھ لو جس پر قائم رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتے ہو، اسے اسی وقت اختیار کرلو اور اس بات میں بھی غور کرلو جس پر اللہ تعالیٰ کے حضور آنے سے ناپسند کرتے ہو ابھی سے اسے ترک کردو۔

۶۸۰۰۔احمد بن اسحاق، ابن ابی العاصم ابوعمیر، ضمرۃ بن ابی سلمہ، علاء بن رؤبۃ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں مجھے رجاء بن حیوۃ سے کوئی کام تھا، میں نے ان کے بارے میں پوچھا تو لوگوں نے کہا وہ سلیمان بن عبدالملک کے پاس ہیں۔

فرماتے ہیں میں ان سے ملا تو انہوں نے فرمایا، آج امیر المومنین نے ابن موہب کو عہدہ قضاء پر فائز کیا ہے، اگر مجھے عہدہ سنبھالنے اور اپنے قبر کے گڑھے کی طرف لیجائے جانے میں اختیار ملتا تو میں گڑھے کی طرف جانے کو پسند کرتا، میں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ نے انہیں اس کا مشورہ دیا ہے؟ فرمایا لوگوں نے سچ کہا ہے، میں نے عوام الناس کے لئے دیکھا اس کے لئے نہیں

۶۸۰۱۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرۃ، رجاء بن ابی سلمہ، ابوعبید مولی سلیمان، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں رجاء بن حیوۃ کو سوائے دو شخصوں کے کسی کو لعنت کرتے نہیں سنا، ان میں سے ایک یزید بن المھلب ہے۔

۶۸۰۲۔ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، سوار بن عبداللہ، سالم بن نوح، محمد بن ذکوان، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوۃ سے روایت ہے، فرمایا میں سلیمان بن عبدالملک کے ساتھ کھڑا تھا اور مجھے اس کے ہاں قدر و منزلت حاصل تھی اتنے میں ایک شخص آیا جس نے رجاء بن حیوۃ کا ذکر کیا کہ وہ بہت اچھے کردار والے ہیں، پھر اس نے سلام کیا اور کہا: اے رجاء! آپ اس شخص کی آزمائش ہیں اور اسکی نزدیکی میں ہلاکت ہے اے رجاء! تم نیکی کا حکم اور ضعیف کی مدد ضرور کرنا، اے رجاء خوب جان لو، جسے بادشاہ کے پاس مقام و مرتبہ حاصل ہو اور وہ کسی ایسے انسان کی حاجت برآری کرے جو اپنی ضرورت پیش کرنے کی قدرت نہیں رکھتا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ اس کے قدم حساب کے لئے جمے ہوئے ہوں گے۔

اے رجاء! خوب سمجھ لو، جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت برآری میں لگا رہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا کرتے ہیں، اے رجاء یہ بھی جان لو! اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہترین عمل وہ خوشی ہے جو تم کسی مسلمان کو پہنچاؤ پھر وہ شخص گم ہوگیا، ان کا گمان تھا کہ یہ خضر علیہ السلام ہیں۔

۶۸۰۳۔ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عمر بن شیبہ، ہارون بن معروف، ضمرۃ، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن ابی سلمہ سے روایت ہے فرماتے ہیں یزید بن عبدالملک بیت المقدس آئے، انہوں نے رجاء بن حیوۃ سے درخواست کی کہ وہ ان کے ساتھ رہیں، آپ نے انکار کردیا اور معافی کے خواستگار ہوئے، تو عقبہ بن وساح نے ان سے کہا بے شک اللہ تعالیٰ آپ کے مرتبہ سے نفع پہنچائے گا، تو رجاء بن حیوہ نے فرمایا جو لوگ تمہاری مراد ہیں وہ چل بسے، تو عقبہ نے ان سے کہا کہ لوگ ایسے ہیں کہ جب ان کے کوئی قریب ہوتا ہے تو پھر اس پر سوار ہو جاتے ہیں تو رجاء نے فرمایا میں بھی اس بات کی امید کرتا ہوں کہ جس چیز کی میں ان کے لئے دعا کرتا ہوں وہ ان کو کافی رہے گی۔

۶۸۰۴۔ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبدالعزیز، ابومسہر، عون بن حکیم، ولید بن سائب، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ رجاء بن حیوۃ نے ہشام بن عبدالملک کو لکھا: اے امیر المومنین! مجھے یہ اطلاع پہنچی ہے کہ آپ غیلان اور صالح کو قتل کرنا چاہتے ہیں اور اس بارے میں کچھ تردد کر رہے ہیں اللہ کی قسم! اے امیر المومنین! ان دونوں کو قتل کرنا دو ہزار رومیوں اور ترکیوں کے قتل کرنے سے

افضل ہے۔

۶۸۰۵۔ سلیمان بن احمد، احمد بن اسماعیل الصفار دیلی، ہارون بن زید بن ابی الزرقاء، ابی، سھیل بن ابی حزم قطعی، ابن عون، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے لوگوں میں سے کسی کو اہل اسلام کے لئے بلند امید، قاسم بن محمد، محمد بن سیرین اور رجاء بن حیوہ سے بڑھ کر نہیں پایا۔

۶۸۰۶۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز الجروی، ضمرہ، یحییٰ بن ابی عمرو الشیبانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ رجاء بن حیوہ، عصر کی تاخیر کے اور ظہر اور عصر کے درمیان پڑھنے کے قائل تھے۔

۶۸۰۷۔ ابومحمد بن حیان، قاسم بن فورک، علی بن سھل، ضمرۃ، ابراہیم بن ابی عبلۃ، انکے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ہم لوگ عطاء خراسانی کے پاس بیٹھتے تھے، وہ مختلف دعائیں کرتے تھے، ایک دن وہ غائب ہوگئے تو ایک موذن شخص اذان کہنے لگا تو رجاء بن حیوہ نے اس کی آواز کو ناپسند کیا، رجاء بن حیوہ نے فرمایا یہ کون ہے؟ تو اس نے کہا میں ابوالمقدام ہوں، آپ نے فرمایا خاموش رہو ہم اہل خیر کے علاوہ دوسروں سے خیر کی بات سننے کو ناپسند کرتے ہیں۔

۶۸۰۸۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز الجروی، ضمرۃ، ان کے سلسلہ سند میں رجاء سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں بردباری عقل سے بلند ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو اس سے موسوم فرمایا ہے۔

۶۸۰۹۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبدالعزیز، ابوحفص یعنی عمرو بن ابی سلمہ، سعید یعنی عبدالعزیز وہ کسی انسان کا ذکر کر رہے تھے کہ اس نے خواب میں دیکھا کوئی ابدال فوت ہوگیا ہے اور رجاء بن حیوہ نے اس کی جگہ دوسرے آدمی کا نام لکھا ہے۔

۶۸۱۰۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ عقبہ بن وساج نے رجاء بن حیوہ سے کہا، اگر آپ میں دو خصلتیں نہ ہوتیں تو آپ ہی کامل مرد ہوتے، رجاء نے کہا، وہ کیا ہیں؟ تو عقبہ نے کہا تمہارے بھائی تمہارے پاس چل کر آتے ہیں تم ان کے پاس نہیں جاتے، دوم تم نے اپنے جانوروں کی رانوں میں رجاء نام نشان لگا رکھا ہے قبیلہ کا نشان کافی تھا، رجاء نے اس سے کہا تمہارا یہ کہنا کہ میں اپنے بھائیوں کے پاس چل کر نہیں جاتا وہ میرے پاس چل کر آتے ہیں تو کئی بار ایسا ہوا ہے کہ انہوں نے مجھ سے نماز میں جلدی کرائی ہے، رہا تمہارا یہ کہنا کہ میں نے جانوروں پر نام کا نشان لگا رکھا ہے سو میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا کہ کسی آدمی کا نام اس کے جانوروں کی رانوں پر ہو۔

۶۸۱۱۔ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوعمیر، ضمرۃ، ابن ابی جمیلہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رجاء بن حیوہ کو الوداع کہا کہ ابومقدام اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت کرے، آپ نے فرمایا اے ھانی اللہ تعالیٰ سے حفاظت کا نہیں بلکہ ایمان کی حفاظت کا سوال کرو۔

۶۸۱۲۔ عبدالرحمن بن العباس، ابراہیم بن اسحاق الحربی، اسحاق بن ابراہیم، حسین بن محمد، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حجاج، مسعودی، ابوعتبہ، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے روایت ہے فرمایا جس بندہ نے موت کا ذکر کثرت سے کیا تو اس نے حسد اور فرحت کو ترک کر دیا۔

۶۸۱۳۔ ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وھب، نافع بن یزید، ابومالک، ابوعجلان، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے روایت ہے، فرمایا وہ اسلام کیا ہی اچھا ہے جسے ایمان مزین کر دے۔

۶۸۱۴۔ ابن لھیعۃ، ابن عجلان، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہا جاتا ہے کہ وہ اسلام کیا ہی شاندار ہے جسے ایمان مزین کر دے، وہ ایمان کس قدر اچھا ہے جسے تقویٰ چمک دار بنا دے، وہ تقویٰ کیا ہی خوب ہے جسے علم سجا دے، اور وہ علم کیا

ہی بہتر ہے جسے حلم و بردباری چار چاند لگا دے، اور وہ حلم کیا ہی عمدہ ہے جسے نرمی وشفقت مزین کر دے۔

رجاء بن حیوۃ اس حدیث کی عبداللہ بن عمرو سے ابودرداء، ابوامامہ، معاویہ، اور جابرؓ سے مسنداً روایت کرتے ہیں۔ عبدالرحمٰن بن غنم، عبادہ بن نسی، عبدالملک بن مروان، ورّاد کاتب المغیرہ اور حضرت ام درداءؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۶۸۱۵۔ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبداللہ بن صالح، لیث بن سعد، اسحاق بن عبدالرحمٰن، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے روایت ہے، وہ اپنے والد سے وہ حضرت عبداللہ بن عمرو سے نقل کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھوڑی سی دین کی سمجھ بوجھ بہت سی عبادت گزاری سے بہتر ہے، آدمی کے لئے فقیہ ہونا کافی ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہو، اور جو اپنی رائے پر خوش ہو اس کا جاہل ہونا کافی ہے، لوگوں کی دو قسمیں ہیں مؤمن اور جاہل، مومن کو تکلیف نہ پہنچاؤ اور جاہل کے ساتھ پڑوس مت رکھو۔[1]

رجاء کی غریب حدیث ہے جسے اسحاق بن اسید نقل کرنے میں منفرد ہیں، رجاء سے صرف ان کے بیٹے نے روایت کی ہے۔

۶۸۱۶۔ محمد بن احمد بن حسن الیمانی، محمد بن عبداللہ بن حسن، محمد بن بکیر، ابوالاحوص، محمد بن عبیداللہ، عبدالملک بن ابی مالک، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوۃ سے روایت ہے، فرماتے ہیں حضرت ابودرداءؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اہل علم کا جانا، علم کا ختم ہو جانا ہے۔

اسی طرح انہوں نے عبدالملک بن ابی مالک سے نقل کیا ہے جبکہ سوید بن سعید نے ابوالاحوص سے عبدالملک بن عمیر کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

۶۸۱۷۔ حسن بن علی الوراق، یحییٰ بن محمد، محمد بن الفتح الحنبلی، یعقوب بن ابراہیم، احمد بن یحییٰ الجلاب، محمد بن حسن ھمدانی، سفیان ثوری، عبدالملک بن عمیر، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوۃ سے روایت ہے۔ وہ حضرت ابودرداءؓ سے وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا علم تو سیکھنے سے حاصل ہوتا ہے اور بُردباری کی صفت تحمل مزاجی سے آتی ہے جو خیر کا متلاشی ہوا سے خیر و بھلائی دی جاتی ہے اور شر سے بچنے کی کوشش سے اسے بچایا جاتا ہے اور وہ شخص بلند درجات میں سکون پذیر نہ ہو گا میں تم سے جنت کی بابت نہیں کہتا، جس نے کہانت (غیب دانی کا دعویٰ) سیکھی یا تیروں سے تقسیم کی یا پرندے کے اڑنے سے فال لی، جو اسے سفر سے روک دے۔[2]

ثوری کی عبدالملک سے روایت کردہ غریب حدیث ہے اس میں محمد بن حسن منفرد ہیں۔

۶۸۱۸۔ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ، سلیمان بن احمد، محمد بن حسن بن کیسان، حبان بن ھلال، مھدی بن میمون، محمد بن ابی یعقوب، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوۃ حضرت ابوامامہؓ سے نقل کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوے کا ارادہ فرمایا، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے لئے اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا فرما دیجئے، آپ نے فرمایا اے اللہ! انہیں سلامت رکھ اور مال غنیمت سے مالا مال فرما، چنانچہ ہم نے جہاد کیا جس میں ہم سلامت رہے اور مال غنیمت حاصل کیا، پھر آپ نے دوسرے غزوہ کا ارادہ فرمایا، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے لئے اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا فرمایئے، آپ نے فرمایا اے اللہ! انہیں سلامت رکھ اور مال غنیمت سے مستفید فرما، چنانچہ ہم نے جہاد کیا جس میں ہم سلامت رہے اور مال غنیمت حاصل کیا پھر آپ نے تیسرا غزوہ تیار فرمایا، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں دوبار آپ کی خدمت میں شہادت کی دعا کرانے آیا، آپ نے فرمایا اے اللہ!

---

[1] التاریخ الکبیر ۱/ ۳۸۱. وکشف الخفا ۲/ ۱۴۶. والاسرار المرفوعة ۲۹۲. وکنز العمال ۲۸۷۹۴. ۲۸۹۲۲.

[2] فتح الباری ۱/ ۱۶۱. واتحاف السادة المتقین ۱/ ۹۱، ۲۷. والعلل المتناهية ۱/ ۷۶، ۲/ ۲۲۳. والدر المنثور ۵۱. وتاریخ بغداد ۵/ ۲۰۱. ۹/ ۱۲۷. والاحادیث الصحیحة ۳۴۲.

انہیں سلامت رکھ اور مال غنیمت سے مالا مال فرما، سو ہم نے جہاد کیا اور مال غنیمت بھی حاصل کرلیا۔

پھر میں آپ کے پاس چوتھی بار حاضر ہوا، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے کوئی عمل تاکید فرمائیں جس پر عمل کر کے مجھے نفع حاصل ہو؟ آپ نے فرمایا تم روزے رکھا کرو کہ اس جیسا عمل کوئی نہیں، چنانچہ حضرت ابوامامہ خود اور ان کی بیوی اور ان کا خادم ہمیشہ روزے کی حالت میں پائے جاتے، اور جب دن میں ان کے گھر آگ سلگتی یا دھواں اٹھتا دیکھا جاتا تو لوگ سمجھ جاتے کہ ان کے گھر کوئی مہمان آیا ہے، فرماتے ہیں اس کے بعد میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے آپ نے ایک بات کا حکم دیا جس پر عمل کر کے مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے مجھے فائدہ پہنچایا، یارسول اللہ! اب کی بار کوئی دوسرا حکم تلقین فرمائیں جس پر عمل کے بعد اللہ تعالیٰ مجھے نفع بخشیں، ابوامامہ! جان لو تم اللہ تعالیٰ کے لئے جو سجدہ بھی کرتے ہو تو اسکی وجہ سے تمہارا ایک درجہ بلند ہوتا اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے[1]

اس روایت کو محمد بن ابی یعقوب سے شعبہ نے نقل کیا ہے انہوں نے ابونصر سے انہوں نے رجاء سے۔

۶۸۱۹۔ ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس، عبدالصمد بن عبدالوارث، شعبہ، محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب، ابونصر، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے حضرت ابوامامہ کے حوالہ سے روایت ہے، فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے کہا یارسول اللہ! مجھے کسی ایسے عمل کا حکم دیں جو مجھے جنت میں داخل کرے؟ آپ نے فرمایا تم روزے رکھا کرو، اس کے برابر کوئی عمل نہیں، دوسری مرتبہ پھر میں آپ کے پاس آیا، آپ نے فرمایا تم روزے رکھا کرو اس کے برابر کوئی عمل نہیں ہے[2]

اس روایت کو امام احمد بن حنبل نے عبدالصمد سے بحوالہ شعبہ نقل کیا ہے اور ابونصر اس کے مشابہ ہیں کہ وہ یحییٰ بن ابی کثیر ہوں کیونکہ انہوں نے رجاء بن حیوۃ سے نقل کیا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ علی بن ابی حملہ ہوں اس واسطے کہ ان کی کنیت ابونصر ہے اور واصل مولی بن عیینہ نے محمد بن ابی یعقوب سے بحوالہ رجاء نقل کیا ہے۔

۶۸۲۰۔ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی سلمہ، روح بن عبادہ، ہشام، واصل مولی ابن عیینہ، محمد بن ابی یعقوب، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے، بحوالہ حضرت ابوامامہؓ روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوہ کی تیاری کی، میں آپ کے پاس آیا میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے لئے شہادت کی دعا فرمادیجئے، آپ نے فرمایا اے اللہ! انہیں سلامت رکھ اور مال غنیمت سے مالا مال فرما، اس کے بعد مہدی کی حدیث کی طرح پوری حدیث ذکر کی۔

اور امام احمد بن حنبل اور دیگر کبار، روح، ہشام، واصل سے نقل کرتے ہیں اور عبدالرزاق وغیرہ نے ہشام، محمد سے بغیر واصل کے روایت ہے۔

۶۸۲۱۔ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، جواد یعنی ابن مجالد، انکے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں رجاء بن حیوہ حضرت معاویہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائیں اس کو دین کی کچھ عطا فرماتے ہیں۔

ابن عون نے رجاء بن حیوہ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

---

[1] مسند الامام أحمد ۲۴۸/۵، ۲۴۹، ۲۵۵، ۲۵۸. والمعجم الكبير للطبراني ۱۰۸/۸. وصحيح ابن حبان ۹۲۹. والمصنف لعبد الرزاق ۷۸۹۹. ومجمع الزوائد ۷۸۹۹. وتاريخ ابن عساكر ۴۲۰/۲.

[2] سنن النسائي ۱۶۵/۴، ۱۶۶. ومسند الامام أحمد ۲۴۹/۵. وصحيح ابن حبان ۹۲۹، ۹۳۰. وكنز العمال ۲۳۶۳۸، ۲۴۲۷۵.

۶۸۲۲۔سلیمان بن احمد، یحیٰ بن صاعد، محمد بن منصور الجواز مکی، یحیٰ بن ابی الحجاج، عیسیٰ بن سنان، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے روایت ہے، وہ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے نقل کرتے ہیں ان سے کسی نے کہا کیا آپ لوگ سنتے تھے کہ کچھ گناہ ایسے بھی ہیں جو کفر، شرک اور نفاق کا درجہ رکھتے ہوں؟ آپ نے فرمایا معاذ اللہ لیکن ہم کہتے تھے کہ گنہگار مسلمان۔

۶۸۲۳۔ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن عمار الموصلی، معافی بن عمران، سلیمان بن ابی داؤد، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے بحوالہ عبدالرحمٰن بن غنم سے حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی واضح ایمان تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک جھوٹ اور مزاح کو چھوڑ نہ دے تو وہ سچا ہے اور جب جھگڑے کو ترک کردے تو وہ برحق سچا آدمی ہے۔[1]

اسے خالد بن حیان، محمد بن عثمان قرشی نے سلیمان سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۸۲۴۔ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن ابی بکر، عمر بن علی، محمد بن عجلان، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے، وراد کاتب المغیرہ سے روایت ہے کہ امیر معاویہ نے مغیرہؓ کو لکھا کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے بعد بات چیت کرتے تھے؟ تو حضرت مغیرہ نے ان کی طرف لکھا، بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہونے کے بعد دو کلمات کہتے تھے۔" لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیئ قدیر، اللھم لامانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذاالجد منک الجد "اس روایت کو قاسم بن معن نے اور دوسرے لوگوں میں سلیمان بن بلال نے محمد بن عجلان سے روایت کیا ہے۔

۶۸۲۵۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ولید بن مسلم، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے بحوالہ کاتب المغیرہ، حضرت مغیرہؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور موزے کے اوپر اور نیچے مسح فرمایا۔

رجاء کی غریب حدیث ہے جسے ان سے صرف ثور نے نقل کیا ہے۔

۶۸۲۶۔سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، عبداللہ بن وھب، حارث بن نبھان، محمد بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے بحوالہ جنادہ بن ابی امیہ، حضرت عبادہ بن الصامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عاقلہ (قاتل کے خویش واقارب) پر اعتراف کرنیوالے کی کسی بات کو حجت قرار مت دو۔[2]

۶۸۲۷۔ابوبکر الطلحی، عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، ابوفروۃ بن یزید بن سنان، ابوعبید الحاجب فرماتے ہیں، میں نے ایک شیخ سے مسجد حرام میں کہتے سنا کہ حضرت ابودرداءؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر چیز کی ابتدا ہوتی ہے اور نماز کی ابتدا تکبیر تحریمہ ہے سو اس کی حفاظت کیا کرو۔[3]

ابوعبید فرماتے ہیں میں نے یہ روایت رجاء بن حیوہ کے سامنے بیان کی، آپ نے فرمایا مجھ سے یہ روایت حضرت ام درداءؓ نے حضرت ابودرداء کے حوالہ سے بیان کی تھی، رجاء کی غریب حدیث ہے ان سے صرف ابوفروہ نے ابوعبید کے حوالہ سے نقل کی ہے۔

۳۱۶۔مکحول الشامی[4]

ان میں سے امام فقیہ روزہ دار، جن سے لوگ مذاق کرتے تھے، اہل شام کے امام ابوعبداللہ مکحول ہیں۔

۱۔ المعجم الصغیر للطبرانی ۲/۷۲. ومجمع الزوائد ۱/۵۸، ۹۲. ۱/۳۰۲. وفتح الباری ۱/۵۷. واتحاف السادۃ المتقین ۷/۵۳۰. وتخریج الاحیاء ۳۸۰. وکنز العمال ۱۰۴. والترغیب والترھیب ۳/۵۹۴.

۲۔ سنن الدارقطنی ۳/۱۷۸. ومجمع الزوائد ۶/۳۰۱.

۳۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ۱/۳۰۷. والمطالب العالیۃ ۴۴۱۰. ومجمع الزوائد ۲/۱۰۳. وتاریخ جرجان ۳۵۹.

۴۔ طبقات ابن سعد ۷/۴۵۳. والتاریخ الکبیر ۸/ت۲۰۰۸. والجرح ۸/ت ۱۸۶۷. والمیزان ۴/ت ۸۷۴۹. وتھذیب الکمال ۲۸. ۶۱۱ (۲۸/۴۶۴)

۶۸۲۸۔احمد بن جعفر بن حمدان ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،ابی ،عمر بن ایوب موصلی ،مغیرہ بن زیاد،ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرمایا جسے اس کا علم نفع نہ دے تو اس کی جہالت اسے نقصان پہنچاتی ہے۔قرآن مجید پڑھو وہ تمہیں روکے گا اور اگر نہ روکے تو گویا تم نے قرآن پڑھا ہی نہیں۔

۶۸۲۹۔ابوعبداللہ احمد بن اسحاق ،ابوبکر بن ابی عاصم ،عباس بن ولید بن صبح دمشق ،مروان بن محمد ،عبدربہ ابن صالح ،ان کے سلسلہ سند میں روایت ہے ،فرماتے ہیں مکحول میرے پاس اس بیماری میں تشریف لائے جس میں ان کی وفات ہوئی تھی تو کسی نے ان سے کہا ابوعبد اللہ !اللہ تعالیٰ آپ کی عافیت کو بہتر بنائے ؟آپ نے فرمایا اس ذات کے ساتھ مل جانا ،جس سے معافی کی امید ہے اس بقاء سے بہتر ہے جس کے شر سے امن نہیں اور بعض نے اس کا اضافہ کیا ہے انسانی شیاطین اور ابلیس اور اس کا لشکر ،

۶۸۳۰۔ابی ،ابراہیم بن محمد بن حسن ،احمد بن سعید الحمصی ،بقیہ ،ابوثوبان ،کسی ابوعبدرب سے سنا وہ مکحول کو کہہ رہے تھے اے ابوعبداللہ ! کیا آپ جنت سے محبت کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کون جنت سے محبت نہیں کرتا ،اور فرمایا موت سے محبت کرو اس لئے کہ تم موت سے پہلے جنت کو ہرگز نہ دیکھ سکو گے۔

۶۸۳۱۔ابوحامد بن جبلہ ،محمد بن اسحاق ،ابوجعفر المخزومی ،نصر بن المغیرہ ،سفیان ،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابن منبہ نے مکحول کی طرف لکھا ،آپ ایسے شخص ہیں کہ اسلام کے بارے میں جو ظاہری علم ہے اس کے شرف سے مشرف ہیں ،اب آپ اسلام کے باطنی علم کو محبت اور قرب سے طلب کرتے ہیں۔

۶۸۳۲۔ابوحامد بن جبلہ ،محمد بن اسحاق ،داؤد بن رشید ،ولید بن مسلم ،علی بن حوشب ،ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے مکحول کو فرماتے سنا ،میں اس (شہر دمشق میں) آیا اور مجھے کچھ علم نہ تھا ،میرا خیال ہے انہوں نے کہا تھا کہ زیادہ علم رکھنے والا کوئی نہ تھا ،تو وہاں کے باسیوں نے مجھ سے کچھ نہ پوچھا یہاں تک کہ وہ علم چلا گیا۔

۶۸۳۳۔ابوحامد بن جبلہ ،محمد بن اسحاق جوھری ،ہارون بن معروف ،ضمرہ ،رجاء بن ابی سلمہ ،ابورزین ،ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ جب لوگوں نے تقدیر کے متعلق مکحول سے بکثرت سوال کئے تو میں نے دل میں کہا میں بھی ان سے اس کے متعلق ضرور پوچھوں گا ،میں نے کہا آپ اس شخص کے متعلق کیا کہتے ہیں جس پر قرض ہے اور اس کا سہارا فقط ایک باندھی ہے ،کیا وہ اس سے عزل کرے گا؟ آپ نے فرمایا وہ ایسا نہ کرے ،ایسا نہ کرے ،اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو جان پیدا کرنی ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی ،اس پر کوئی حرج نہیں وہ ایسا نہ کرے۔

۶۸۳۴۔احمد بن اسحاق ،احمد بن عمرو بن الضحاک ،الحوطی ،ولید بن مسلم ،ابوعمرو بن کثیر ،محمد بن مہاجر ،برکۃ الازدی ،ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے مکحول کو وضو کرایا پھر ان کے پاس ایک تولیہ لایا تو آپ نے اس سے پونچھنے سے انکار کر دیا اور اپنے کپڑے کے ایک گوشے سے چہرہ کو پونچھا اور فرمایا وضوایک برکت ہے میں چاہتا ہوں کہ وہ برکت میرے اپنے کپڑے سے باہر نہ جائے۔

۶۸۳۵۔سلیمان بن احمد ،ابوعبدالملک احمد بن ابراہیم القرشی ،ابراہیم ،عبداللہ بن العلاء بن زید ،ابی ،زھری ،ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں علماء چار ہیں ،مدینہ میں سعید بن المسیب ،کوفہ میں عامر الشعبی ،بصرہ میں حسن بن ابی الحسن اور شام میں مکحول۔

۶۸۳۶۔ابوحامد بن جبلہ ،محمد بن اسحاق ،ابوہمام السکونی ،سوید بن عبدالعزیز ،نعمان بن منذر ،ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرماتے ہیں ،میں اور زھری آپس میں ملے تو ہم نے تیمم کے متعلق مذاکرہ کیا ،زھری فرمانے لگے کہ بغلوں تک مسح ہے میں نے کہا ، آپ نے یہ قول کس سے اخذ کیا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ،اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے پس دھوؤ اپنے چہروں اور ہاتھوں کو (مائدہ۔۶) تو اس سے پورا ہاتھ مراد ہے ،میں نے کہا اللہ تعالیٰ کا تو یہ بھی ارشاد ہے :چور مرد اور عورت کی یہ سزا ہے کہ ان کے ہاتھ کاٹو ،(مائدہ۔۳۸)

تو ہاتھ کہاں سے کاٹا جائے گا ؟یوں میں اس بحث میں ان پر غالب رہا۔

۶۸۳۷۔سلیمان بن احمد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، حضرمی، احمد بن یونس، معقل بن عبید اللہ الجزری، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا وہ کہنے لگا ابو عبد اللہ! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! تم اپنی جانوں کی خبر لو، جب تم ہدایت پر ہوتو گمراہ آدمی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔(مائدہ ۔۱۰۵)

آپ نے فرمایا اے بھتیجے! اس آیت کی تاویل ابھی تک نہیں آئی، جب وعظ کہنے والا ڈر جائے اور جسے وعظ کیا جائے وہ انکار کرے، تو اس وقت تم اپنی خبر لو، تم اگر ہدایت یافتہ ہوتو گمراہ آدمی تمہیں کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتا، اے بھتیجے! اب ہم وعظ کرتے ہیں اور وعظ ہی ہم سے سنا جاتا ہے۔

۶۸۳۸۔قاضی محمد بن احمد بن ابراہیم، ابن ابی عاصم، دحیم، ولید بن مسلم، ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، فرمایا علم صرف اس شخص سے حاصل کیا جائے جس کی طلب کی گواہی دی جائے۔

۶۸۳۹۔احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان بن الاشعث، میسب بن واضح، ابواسحاق الفزاری، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، فرماتے ہیں عہدۂ قضاء قبول کرنے کے مقابلہ میں میری گردن اتار دی جائے یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے اور عہدۂ قضاء بیت المال کے مقابلہ میں مجھے زیادہ محبوب ہے۔

۶۸۴۰۔ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عبید اللہ بن سعد زہری، حجاج بن محمد، اسماعیل بن عیاش، تمیم بن عطیہ العنسی، ان کے سلسلہ سند میں فرماتے ہیں۔ میں نے بارہا مکحول کو فرماتے سنا کہ وہ فارسی میں نادانم یعنی مجھے معلوم نہیں، کہا کرتے تھے۔

۶۸۴۱۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، احمد بن محمد بن حسن، ایوب بن محمد الوزان، معمر بن سلیمان، ابوالمہاجر، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، فرمایا جن لوگوں کے دل نرم ہوں ان کے گناہ بھی کم ہوا کرتے ہیں۔

۶۸۴۲۔ابومحمد بن حیان، ابویعلی، غسان بن ربیع، عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ان کے والد مکحول کو فرماتے سنا جو شخص کسی نیک آدمی سے محبت کرتا ہے تو گویا وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اور جو شخص علم سیکھنے گیا تو وہ لوٹنے تک جنت کے راستے پر ہیں۔

۶۸۴۳۔علی بن ہارون، جعفر الفریابی، قتیبہ بن سعید، عبدالوہاب الثقفی، برد، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے کہ وہ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش بھی سوموار کو ہوئی، آپ مبعوث بھی سوموار کو ہوئے اور وفات بھی سوموار کے دن فرمائی، انسانوں کے اعمال بھی سوموار اور جمعرات کے دن پیش کیے جاتے ہیں۔

۶۸۴۴۔ابومحمد بن حیان، احمد بن روح، احمد بن محمد، علی بن مخلد، ابوعبداللہ الشامی، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرمایا جس نے کسی رات کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے زندہ کیا تو وہ صبح کے وقت ایسا ہوگا کہ گویا آج اس کی ماں نے اسے جنا۔

۶۸۴۵۔احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان بن الاشعث، محمود بن خالد، عمر بن عبدالواحد، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرماتے ہیں جس نے "استغفر اللّٰہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ" کہا تو اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اگر چہ وہ میدان جنگ سے بھاگا ہو۔

۶۸۴۶۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی عمر بن ایوب، مغیرہ بن زیاد، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ دو آنکھوں کو عذاب نہیں چھوئے گا، ایک وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے اشکبار ہوئی اور دوسری وہ آنکھ جو مسلمانوں کی پشت پناہی کی خاطر بیدار رہی ہو۔

۶۸۴۷۔ابوبکر بن مالک ،عبداللہ بن احمد ،ابی ،حسن بن عبداللہ بن سعید ،ابن ابی داؤد ،ابراہیم بن حسن مقسمی ،حجاج ،سعید بن عبدالعزیز ، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے ،فرماتے ہیں مؤمن ہلکے پھلکے نرم ہوتے ہیں جیسے سدھایا ہوا اونٹ جسے کھینچا جائے تو چل پڑتا ہے اور اگر چٹان پر بھی بٹھایا جائے تو بیٹھ جاتا ہے۔

۶۸۴۸۔احمد بن اسحاق ،عبداللہ بن سلیمان ،علی بن خشرم عیسیٰ بن یونس ،اوزاعی ،ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں اگرچہ جماعت کے بارے میں فضیلت ہے لیکن سلامتی تنہائی میں ہے۔

۶۸۴۹۔ابوبکر الاجری ،جعفر بن محمد الفریابی ،ہشام بن عمار ،صدقہ بن خالد ،عبدالرحمن بن یزید بن جابر ،ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ،میں نے مکحول کو فرماتے سنا قیامت آنے سے پہلے لوگوں میں عالم شخص مردار گدھے سے زیادہ بدبودار ہوگا۔

۶۸۵۰۔ابی ،ابوالحسن بن ابان ،ابوبکر بن عبید ،محمد بن حسن ،محمد بن جعفر المدائنی ،بکر بن خنیس ،ابوعبداللہ الشامی ،ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرماتے ہیں فرائض کی سب سے افضل عبادت بھوکا اور پیاسا رہنا ہے۔

بکر فرماتے ہیں کہا جاتا ہے کہ بھوکا پیاسا آدمی نصیحت کی بات کو زیادہ سمجھتا ہے اور اس کا دل نرمی کی طرف تیزی سے جاتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ کھانے کی کثرت بہت سی بھلائیوں کو روک دیتی ہے۔

۶۸۵۱۔ابی ،احمد بن محمد بن عمر ،ابوبکر الاموی ،ابوجعفر الکندی ،سلم بن سلم البلخی ،ابوحبیب الموصلی ،ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے ،فرماتے ہیں حضرت یحییٰ اور عیسیٰ علیہ السلام کی ملاقات ہوئی ،حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یحییٰ علیہ السلام سے ہنس کر مصافحہ کیا تو یحییٰ علیہ السلام نے ان سے کہا اے میرے خالہ زاد بھائی ،میں آپ کو ایسا ہنستا دیکھ رہا ہوں گویا کہ آپ امن میں ہیں؟ تو عیسیٰ علیہ السلام فرمانے لگے اے میرے خالہ زاد بھائی! کیا بات ہے میں آپ کو تیوری چڑھا دیکھ رہا ہوں گویا کہ آپ ناامید ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے دونوں کی طرف وحی بھیجی کہ تم میں سے مجھے وہ شخص زیادہ محبوب ہے جو اپنے ساتھی کے ساتھ خوش مزاجی سے پیش آئے۔

۶۸۵۲۔عثمان بن محمد بن عثمان ،محمد بن عمرو البغدادی ،محمد بن اسماعیل سلمی ،ابوصالح ،معاویہ بن صالح ،علاء بن حارث ،ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے ،فرماتے ہیں چار چیزیں انسان کے لئے فائدہ مند اور تین چیزیں اس کے لئے وبال ہیں ،بہرکیف چار چیزیں جس میں ہونگی اسے فائدہ پہنچائیں گی ،وہ شکر ،ایمان ،دعا اور استغفار ہے ،اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اگر تم ایمان لے آؤ اور شکر گزاری کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب دیکر کیا کرے گا" نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دینے والا نہیں دراں حالیکہ وہ استغفار کرنے والے ہوں۔اسی طرح ارشاد ہے اگر تمہاری دعا نہ ہوتی تو (اللہ تعالیٰ) میرا رب تمہاری پروا نہ کرتا۔"

اور وہ تین چیزیں جو اس کے لئے وبال ہیں وہ ناحق تدبیر ،بغاوت اور عہد شکنی ہے ،حق تعالیٰ کا ارشاد ہے "جس نے عہد شکنی کی تو اس کا وبال اسی پر پڑے گا" نیز ارشاد ہے برے لوگوں کا مکر انہی کو لے ڈوبتا ہے ،اے لوگو تمہاری بغاوت خود تمہارے لئے نقصان دہ ہے (یونس۔۲۳)

۶۸۵۳۔عبداللہ بن محمد ،جعفر بن عبداللہ بن الصباح ،ابوعمرو الدوری ،ایوب بن مبارک الحنفی ،ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرماتے ہیں قبیلہ کی ایک عبادت گزار عورت تھی جس کا نام فارعہ بنت مستورد تھا ،وہ کھڑے ہوکر عبادت کر رہی تھی کیا دیکھتی ہے کہ ابلیس ایک پتھر پر سجدہ ریز ہے اور اس کے آنسو رخساروں پر ایسے بہہ رہے ہیں جیسے کوئی بچہ چیخ رہا ہو ،انہوں نے اس سے کہا: اے ابلیس! تمہیں اتنے لمبے سجدہ سے کیا فائدہ؟ تو وہ کہنے لگا: اے شیخ کی بیٹی نیک خاتون! مجھے امید ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنی قسم پوری کرلیں گے تو مجھے جہنم سے نکال لیں گے ،ابوعمرو الدوری فرماتے ہیں دیکھو ابلیس کو اپنے رب کی رحمت سے اتنی امید ہے تو ہمیں کیسی ہونی چاہئے جبکہ ہم اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔

۶۸۵۴۔ محمد بن محمد بن عبد اللہ بن الجرجانی، ابوجعفر محمد بن عبد الرحمن الاصفہانی الارزیانی، نیشاپور میں، احمد بن مھران، عمر بن سعید دمشق، محمد بن شعیب بن شابور نعمان بن منذر، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تفسیر میں روایت ہے کہ جو تم سے بھول چوک ہوجائے اس میں تم پر کوئی حرج نہیں، لیکن وہ باتیں جن کا تم دل سے قصد کرو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (احزاب۔۵) فرمایا کہ خطا کا گناہ ان سے ہٹادیا، اور قصد وارادہ پر مغفرت کو رکھا۔

۶۸۵۵۔ ابوبکر بن محمد بن عبد اللہ المقری، عبد اللہ بن محمد بن عمران، محمد بن احمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ، عبید بن جنادہ، عطاء بن مسلم، ابوعبد الرحمن دمشقی، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، فرماتے ہیں ایک دفعہ حضرت سلیمان علیہ السلام بالوں کے تخت پر تھے۔ آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب تھے، اچانک آپ نے ہوا کو حکم دیا تو ہوا نے اٹھالیا انسان اور جن آگے چلنے لگے، پرندے اوپر سایہ کرنے لگے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک کسان راستے کے کنارے پر ہل چلا رہا تھا، کہنے لگا! اگر سلیمان بن داؤد میرے پاس ہوتے تو میں ان سے تین باتیں کرتا تو اللہ تعالیٰ نے سلیمان بن داؤد کی طرف وحی بھیجی کہ کسان کے پاس جاؤ، فرماتے ہیں حضرت سلیمان گھوڑے پر سوار ہوکر اس کے پاس آئے، اور فرمایا اے کسان! میں سلیمان ہوں، جو بات تم کہنا چاہتے ہو کہو! وہ کہنے لگا، آپ کو اس کا علم کیسے ہوا کہ میں کچھ کہنے کا ارادہ رکھتا ہوں، فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دار کردیا ہے۔

وہ کہنے لگا میں اس کی گواہی دیتا ہوں، کہنے لگا بخدا صرف یہ بات ہے کہ میں نے آپ کو اس نعمت میں دیکھا جس میں آپ ہیں تو میں نے کہا اللہ کی قسم! اے سلیمان! اس لذت میں ہیں جس کی لذت کل تھی، اور نہ انعام کرنے والے کی نعمت میں ہے اور میں جس مشقت میں ہوں اور جس کی تھکن میں ہوں دونوں برابر ہیں نہ سلیمان اس لذت کو محسوس کرسکتے ہیں جو گزرگئی اور نہ جو تکلیف میں برداشت کررہا تھا اس کو پاسکتا ہوں۔

اور دوسری بات جو میں نے کہی، حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا وہ کیا ہے تو اس نے کہا میں نے کہا تھا کہ سلیمان علیہ السلام اور میں مرنے والے ہیں، آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا لیکن میں نے کہا تھا کہ اے سلیمان میں نے ایسی بات کہی جس سے اپنے دل کو آرام پہنچایا، میں نے کہا تھا سلیمان کو جو کچھ دیا گیا اس کے متعلق ان سے سوال ہوگا اور مجھ سے کچھ سوال نہ ہوگا، فرماتے ہیں سلیمان علیہ السلام اپنے گھوڑے پر ہی سجدے میں گر پڑے اور روکر کہنے لگے، اے رب! اگر آپ ایسے سخی نہ ہوتے جو بخل نہیں کرتا تو میں آپ سے سوال کرتا کہ آپ نے جو کچھ مجھے دیا ہے اسے لے لیں، فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی، اے سلیمان اپنا سر اٹھاؤ، میں اپنے کسی بندے پر جو بھی ایسی نعمت کو جو رضامندی کا ذریعہ ہو تو اس پر حساب نہیں لیتا۔

۶۸۵۶۔ عمر بن احمد بن عثمان الواعظ، عبد اللہ بن عبد الرحمن، عبد اللہ بن محمد الاموی، عمر بن سعید دمشقی، سعید بن عبد العزیز، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام کی دعا ہے: اے وہ ذات جو کوے کے بچوں کو انکے گھونسلے میں رزق پہنچانے والی ہے اور یہ اس وجہ سے کہ کوا جب بچے دیتا ہے تو وہ سفید ہوتے ہیں وہ جب انہیں دیکھتا ہے تو ان سے نفرت کرتا ہے وہ بچے اپنا منہ کھولتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف مکھیاں بھیجتا ہے جو ان کے منہ میں داخل ہوجاتی ہیں تو یہ مکھیاں ان بچوں کے سیاہ ہونے تک ان کی غذا رہتی ہے جب وہ سیاہ ہوجاتے ہیں تو مکھیاں ختم ہوجاتی ہے یوں کوا ان کی طرف لوٹ آتا ہے اور انہیں غذا پہنچاتا ہے۔

۶۸۵۷۔ عمر بن احمد، محمد بن ہارون حضرمی، سلیمان بن عمر، ابی، خلیل بن قرۃ، صدقہ، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب امت میں پندرہ آدمی اللہ تعالیٰ سے ہر روز پچیس بار استغفار کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس امت کو عام عذاب میں گرفتار نہیں فرماتے۔

۶۸۵۸۔ ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوکریب، ولید بن مسلم، ضمیر بن علاء، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے

مکحول سے سنا فرماتے ہیں والدین سے نیکی کبیرہ گناہوں کا کفارہ ہے، آدمی ہمیشہ نیکی پر اس وقت تک قادر رہتا ہے جب اس کے قبیلہ میں اس سے بڑا شخص موجود ہو۔

۶۸۵۹۔عبداللہ بن محمد، علی بن محمد بن عمر، عبداللہ بن خبیق، عثمان بن عبدالرحمن، ابن ثوبان، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرماتے ہیں جو شخص مدارات اور خاطر تواضع کرتا ہوا مرا تو وہ شہید ہے۔

۶۸۶۰۔ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن الصباح، ولید بن مسلم، ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں فرماتے ہیں کہ یزید بن عبدالملک بن مروان، مکحول اور ان کے ساتھیوں کے پاس آئے، جب ہم نے اسے آتے دیکھا تو ہم نے مجلس کشادہ کرنے کا ارادہ کیا تو مکحول نے فرمایا، اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہو، اسے چھوڑ دو جہاں جگہ پائے گا بیٹھ جائے گا تا کہ اسے تواضع کی تعلیم حاصل ہو۔

۶۸۶۱۔ابومحمد بن حیان، محمد بن عبداللہ الرزای، ابن ابی سری، محمد بن وھب بن عطیہ، ولید، ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ انہوں نے اس آیت ''تم ضرور بضرور ایک درجہ کے بعد دوسرے درجہ میں منتقل ہوگے'' (انشقاق۔۱۹) کی تفسیر میں فرمایا تم پر بیس سال بعد ایسی حالت میں ہوگے کہ اس جیسی پر پہلے نہ تھے۔

۶۸۶۲۔محمد بن احمد بن حسن، محمد بن سری قنطری، عبداللہ بن ابی سعید سامری، اسماعیل بن یحییٰ بجلی، ابوسھل بصری، عمرو بن فروخ، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، فرماتے ہیں جس کی خوشبو اچھی ہو اس کی عقل میں اضافہ ہوتا ہے اور جس نے اپنے کپڑے صاف رکھے اس کی پریشانی کم ہوتی ہے۔

۶۸۶۳۔عمر بن احمد بن عثمان واعظ، عثمان بن احمد بن عبداللہ، حسن بن یزید انباری، عمر بن سعید دمشقی، سعید بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے مکحول کو فرماتے سنا، میں نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا جب بھی وہ رکوع یا سجدہ کرتا تو روتا، میں نے اس پر تہمت لگائی کہ یہ ریا کرتا ہے جس کی وجہ سے میں ایک سال تک روزے سے محروم کر دیا گیا۔

۶۸۶۴۔احمد بن اسحاق، ابن ابی عاصم، عباس بن محمد، مروان بن محمد، سعید بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں مکحول کے پاس بیٹھا تھا، ان کے پاس ایک شخص نے زیادہ وقت لگایا تو مکحول فرمانے لگے، وہ شخص رسوا ہوا جس کا کوئی سفیہ اور بے وقوف دوست نہیں۔

۶۸۶۵۔احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، عباس بن محمد، عمر بن عبدالواحد، نعمان بن منذر، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرماتے ہیں کسی بے وقوف اور منافق سے عہد و پیمان مت کرو، انہوں نے جو اللہ تعالیٰ سے عہد توڑا ہے وہ تمہارے عہد سے بڑا ہے۔

مکحول متعدد صحابہ سے مسنداً روایت کرتے ہیں، ان میں حضرت انس بن مالک، واثلہ بن اسقع، ابوامامہ باھلی اور ابوھند داریؓ ہیں۔

اسی طرح ابوثعلبہ خشنی، حذیفہ بن یمان، عبداللہ بن عمر الخطاب، عبداللہ بن عمرو بن العاص، ابوایوب، ابودرداء، شداد بن اوس، اور دوسرے لوگوں میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۶۸۶۶۔ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، محمد بن علی بن جیش، سلیمان بن احمد، جعفر بن محمد فریابی، محمد بن عائذ، ھیثم بن حمید، حفص بن غیلان، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، وہ حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کس وقت نیکی کا حکم اور برائی سے روک ٹوک ترک کر دی جائے؟ آپ نے فرمایا جب تم میں سے نیک لوگوں میں مداہنت اور تمہارے برے لوگوں میں فحش و برائی ظاہر ہو جائے گی اور فقہ و دین کی سمجھ تمہارے چھوٹوں اور رذیل لوگوں میں منتقل ہو جائے گی۔[1]

---

[1] مسند الامام أحمد ۱۸۷/۳. وسنن ابن ماجة ۴۰۱۵. وتاريخ ابن عساكر ۳۸۷/۴. والدر المنثور ۳۴۱/۲. وفتح الباري ۳۰۱/۱۳. وكنز العمال ۳۸۵۰۲.

۶۸۶۷۔ ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، اسماعیل بن ابراہیم القطان، محمد بن رافع، اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف رازی، جعفر بن مسافر، محمد بن اسماعیل بن ابی فدیک، عبدالرحمٰن بن حمید، ہشام بن الغاز بن ربیعہ، ان کے سلسلہ سند میں مکحول دمشقی سے بحوالہ حضرت انسؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح وشام یہ دعا پڑھی: اے اللہ! میں آپ کو اور آپ کا عرش اٹھانے والے فرشتوں اور آپ کی تمام مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ آپ اللہ ہیں، آپ اکیلے ہیں، آپ کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے بندے اور رسول ہیں'' تو اللہ تعالیٰ اس کا چوتھائی حصہ آگ سے آزاد کردیں گے اور جس نے اس دعا کو دومرتبہ کہا تو اللہ تعالیٰ اس کا آدھا حصہ آگ سے آزاد کردیں گے اور جس نے تین بار کہا تو اللہ تعالیٰ اس کے بدن کا تین چوتھائی حصہ آزاد کردیں گے اور اگر چار مرتبہ اس دعا کو پڑھا تو اسے آگ سے آزاد کردیں گے۔[۱]

مکحول اور ہشام کی غریب حدیث ہے ہم نے اسے ابن ابی فدیک کی حدیث سے ہی لکھا ہے۔

۶۸۶۸۔ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، قاسم بن امیہ حذاء، حفص، برد، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بحوالہ حضرت واثلہؓ روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی (کی مصیبت پر) خوشی کا اظہار نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ اسے نجات دیدیگا اور تجھے مبتلا کردے گا۔[۲]

برد اور مکحول کی غریب حدیث ہے۔ ہم نے اسے صرف حفص بن غیاث کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۸۶۹۔ احمد بن عبداللہ بن عبدالمومن، ابوبکر، عبداللہ بن علی بن جارود، اسحاق بن منصور، احمد بن ابی الطیب، ابوسلیمان، اسماعیل بن عیاش، ابومعاذ عتبہ بن حمید، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے۔ وہ حضرت واثلہ بن اسقعؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مرنے والوں کے پاس حاضر رہا کرو اور انہیں لا الہ الا اللہ کی تلقین کیا کرو اور جنت کی بشارت دیا کرو، اس لئے کہ موت کی اس پچھاڑ میں انسانوں سے زیادہ بہت سے عقلمند اور عورتیں حیرت زدہ ہوجاتی ہیں اور شیطان اس پچھاڑ میں انسانوں سے زیادہ ان کے قریب ہوتا ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ملک الموت کو دیکھنا تلوار کے سو واروں سے زیادہ سخت ہوتی ہے اور اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کسی بندے کی جان اس وقت تک نہیں نکلتی جب اس کی ہر ہر رگ علیحدہ علیحدہ دردمند ہوجائے۔

مکحول کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف اسماعیل کی حدیث سے ہی لکھا ہے۔

۶۸۷۰۔ سلیمان بن احمد، ولید بن حماد، رملی، سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی، بشر بن عون، بکار بن تمیم، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بحوالہ حضرت واثلہ بن اسقعؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک بندے کو کھڑا کریں گے جس کا کوئی گناہ نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے تمہیں میں کس طرح اجر دوں؟ تمہارے عمل کے بدلے یا اپنی اس نعمت کے بدلے جو میں نے تمہیں دی تھی؟ وہ عرض کرے گا اے میرے رب! آپ خوب جانتے ہیں کہ میں نے آپ کی نافرمانی نہیں کی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرے بندے میری نعمتوں میں سے جو نعمتیں ہیں سب لے لو، تو اس کے پاس کوئی نیکی ایسی نہ ہوگی جس کو نعمت خداوندی نے نہ گھیرا ہو، وہ عرض کرے گا پروردگار! آپ اپنی نعمت اور رحمت سے بدلہ دیں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میری نعمت اور رحمت کے ساتھ ہی اجر ملے گا۔

۱۔ الترغیب والترھیب ۱/۴۵۱. وکنز العمال ۳۴۴۹۳.

۲۔ سنن الترمذی ۲۵۰۶. وشرح السنة ۱۴۱/۱۳. والترغیب والترھیب ۳۱۰/۳. وتنزیہ الشریعة ۳۲۹/۲. وکشف الخفاء ۴۹۷/۲. والفوائد المجموعة ۲۶۵. واللآلیء المصنوعة ۲۲۸/۲. وتذکرة الموضوعات ۲۱۷. ومشکاة المصابیح ۳۱۱.

اور پھر ایک ایسا شخص لایا جائے گا جو اپنے زعم میں نیک ہوگا کہ اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے کیا تو میرے دوستوں کے ساتھ موالات کرتا تھا؟ وہ عرض کرے گا میں سلامتی والا شخص تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تو میرے دشمنوں سے عداوت رکھتا تھا؟ وہ عرض کرے گا میرے اور کسی دوسرے کے درمیان کوئی عداوت نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میری رحمت اس شخص کو حاصل نہیں ہوسکتی جو میرے دوستوں سے موالات اور میرے دشمنوں سے عداوت نہ کرتا ہو۔

مکحول کی غریب حدیث ہے، ہم نے اسے صرف بشر کی حدیث سے جو انہوں نے بکار سے نقل کی ہے لکھا ہے۔

۶۸۷۱۔ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حارث بن عبداللہ ہمدانی، خلف بن خلیفہ، سالم الافطس، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے حضرت ابوامامہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دوسرے کو شعر سنا کر خوش ہوتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس بیٹھے مسکرا رہے ہوتے تھے، مکحول کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف سالم کی ان سے روایت کردہ حدیث لکھی ہے۔

۶۸۷۲۔ سلیمان بن احمد، احمد بن خلید، ابوتوبہ، ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حارث بن عبداللہ، محمد بن عبید، موسیٰ بن عمیر، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے حضرت ابواسامہؓ کے حوالہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مومن نے کسی مومن سے بے تکلفی برتی اور اسے سودے میں دھوکا دیا تو اس کا دھوکا اس کے لیے سود ہوگا۔[1]

یہ حارث کے الفاظ ہیں اور ابوتوبہ نے فرمایا بے تکلفی کا دھوکا حرام ہے۔

۶۸۷۳۔ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابوعبدالرحمٰن المقری، حیوۃ، ابوصخر حمید بن زیاد، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے کہ میں نے ابوھند داریؓ سے سنا، فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جو اپنے بھائی کے ساتھ دکھلاوے کے لئے کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے خلاف حقیقت دکھائیں اور سنائیں گے۔[2]

مکحول کی غریب حدیث ہے حمید ابوصخر اس میں منفرد ہیں، اس حدیث کو ائمہ نے مقری احمد اور اسحاق وغیرہ سے روایت کیا ہے اور ابن لھیعہ و رشدین نے ابوصخر سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۶۸۷۴۔ علی بن احمد بن علی المصیصی، الھیثم بن خالد المصیصی، عبدالکبیر بن المعافی بن سلیمان، ابی، ابن لھیعہ، عبیداللہ بن ابی جعفر، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بحوالہ حضرت حذیفہؓ روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ پانچ بچوں کا باپ تمنا کرے گا کہ وہ چار کا باپ ہوتا اور چار کا تین کی، اور تین کا دو کی، اور دو کا ایک کی، اور ایک بچہ کا باپ یہ تمنا کرے گا کہ اس کا کوئی بچہ نہ ہوتا۔

حضرت حذیفہ سے مکحول کی غریب حدیث ہے، مکحول نے حضرت حذیفہؓ سے ملاقات نہیں کی، اس طرح اس سند میں ارسال ہے۔

۶۸۷۵۔ محمد بن علی بن حبیش، احمد بن القاسم بن مساوری، ابی، غسان بن عبید، حمزہ نصیبی، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، فرماتے ہیں حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی کئی نشانیاں ہیں، کسی نے پوچھا اس کی کیا علامتیں ہیں آپ نے فرمایا فاسق فاجر لوگوں کا مسجد میں غلو، اور برے لوگوں کا نیک لوگوں پر غلبہ، تو ایک اعرابی نے کہا، پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا سب کچھ چھوڑ کر اپنے گھر کا ٹاٹ بن جاؤ، یہ مکحول کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف حمزہ کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۸۷۶۔ ابوبکر بن خلاد، ابوعبداللہ محمد بن احمد بن مخلد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، داؤد بن ابی ھند، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بواسطہ حضرت ابوثعلبہ خشنی روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے مجھے سب سے محبوب اور میرے قریب سب سے زیادہ وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں، اور تم میں سے مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ شخص ہے، جو بے حد

---

[1] اتحاف السادة المتقين ۵/۴۹۶.

[2] مجمع الزوائد ۸/۹۶. ۱۰/۲۲۳. واتحاف السادة المتقين ۷/۵۶۸.

بولنے والے، کشادہ منہ اور باچھیں کھولنے والے ہیں۔[1]

اس روایت کو ابوجعفر رازی، وھب، خالد اور ابن ابی عدی نے دوسرے لوگوں کے ساتھ داؤد سے نقل کیا ہے۔

۶۸۷۷۔ سلیمان بن احمد، احمد بن ابراہیم بن فیل الانطاکی، ابوتوبہ ربیع بن نافع، محمد بن عمر الکلاعی، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غزوہ سے پہلے حج کرنا پچاس غزوہ سے افضل ہے اور حج سے پہلے غزوہ کرنا پچاس حجوں سے بہتر ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک گھڑی بھی ٹھہرنا پچاس حجوں سے افضل اور بہتر ہے۔[2]

یہ حدیث حضرت ابن عمر اور مکحول سے غریب ہے ہم نے صرف کلاعی کی حدیث سے لکھی ہے۔

۶۸۷۸۔ سلیمان بن احمد، حسین بن اسحاق تستری، علی بن بحر، سوید بن عبدالعزیز بن نعمان بن منذر، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بحوالہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دن جہنم کو بھڑ کایا جاتا اور اس کے دروازے کھولے جاتے ہیں ماسوائے جمعہ کے، اس دن نہ اسے بھڑکایا جاتا ہے اور نہ اس کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔[3]

حضرت عبداللہ اور مکحول کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف نعمان کی حدیث سے لکھی ہے۔

۶۸۷۹۔ عبداللہ بن محمد، احمد بن محمد بن مصقلہ، رزق اللہ بن موسیٰ محمد بن یعلی کوفی، عمر بن صبح، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بحوالہ شداد بن اوس روایت ہے، فرمایا ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں باب الحجرات کے پاس وعظ فرمارہے تھے کہ اچانک ایک بوڑھا شخص آیا جو بنی عامر سے تھا جو اپنی قوم کا نمائندہ اور سردار تھا اس کے ساتھ ایک انتہائی بوڑھا شخص تھا جو لاٹھی پر ٹیک لگائے ہوئے تھا۔ وہ شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوگیا اور اپنا نسب دادا تک بیان کرکے اس نے کہا مجھے بتاؤ کس چیز سے علم بڑھتا ہے؟ آپ نے فرمایا سیکھنے سے، پھر اس نے کہا کس چیز سے شر میں اضافہ ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا اصرار کرنے سے، پھر وہ کہنے لگا: کیا گناہ کے بعد نیکی نفع دیتی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں، توبہ گناہوں کو دھو دیتی ہے اور نیکیاں برائیوں کو ختم کردیتی ہیں، جب بندہ اپنے رب کو راحت میں یاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ مصیبت میں جواب دیتے ہیں، پھر اس نے کہا اے عبدالمطلب کے بیٹے! یہ کیسے ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مجھے میری عزت اور جلال کی قسم! میں اپنے کسی بندے کے لئے دو امن اور دو خوف کبھی جمع نہ کروں گا۔ اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا تو اس دن جس معلوم دن کے خاطر میں اپنے بندوں کو جمع کروں گا وہ مجھ سے ڈرے گا۔ اس کا خوف اس کے لئے ہمیشہ رہے گا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرا تو وہ اس دن جس میں میں اپنے بندوں کو قدس کے باڑہ میں جمع کروں گا تو وہ بے خوف ہوگا۔ اس کا خوف اس کے ساتھ ہمیشہ رہے گا اور اس امن کو میں ان لوگوں کے ساتھ جن کا امن ختم کردیا جائے گا ختم نہ کروں گا۔

مکحول اور ثور کی غریب حدیث ہے، ہم نے صرف محمد بن یعلی کوفی کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۸۸۰۔ حبیب بن حسن، عباس بن یوسف شکلی محمد بن سیار سیاری، محمد بن اسماعیل، ابوخالد یزید الواسطی، الحجاج، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے، حضرت ابوایوب انصاریؓ روایت ہے، فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص چالیس روز اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کردے تو اس کی زبان سے حکمت کے چشمے پھوٹیں گے۔[4]

۱۔ مسند الامام أحمد ۱۹۳/۴. وصحیح ابن حبان ۱۹۱۷. والمصنف لابن أبی شیبۃ ۳۲۷/۸. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۵۸/۲. والترغیب والترھیب ۴۱۲/۳. ومجمع الزوائد ۲۱/۸، ۳۲۷/۹، ۲۵۳/۱۰، ۳۲۵.

۲۔ کنز العمال ۱۰۶۰۱.

۳۔ سنن أبی داؤد ۱۰۸۳. واتحاف السادۃ المتقین ۲۱۷/۳. وکنز العمال ۲۱۰۳۲.

۴۔ سنن الدارمی ۳۵۹/۱. والترغیب والترھیب ۵۶/۱. واتحاف السادۃ المتقین ۷/۶. والموضوعات لابن الجوزی ۱۴۴/۳، ۱۴۵. والأسرار المرفوعۃ ۳۲۶. وکشف الخفا ۳۱۰/۲، ۳۱۱. واللآلی المصنوعۃ ۱۷۶/۲. وتنزیہ الشریعۃ ۳۰۵/۲.

اس روایت کو یزید واسطی نے اسی طرح متصلاً روایت کیا ہے اور ابن ہارون، ابو معاویہ نے حجاج سے روایت کی ہے اور انہوں نے مرسلاً نقل کیا ہے۔

۶۸۸۱۔ ابو محمد عبداللہ بن محمد، عبدالرحمن بن محمد الرازی، ھناد بن السری، ابو معاویہ، حجاج، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے فاروق خطابی، سلیمان بن احمد، ابو مسلم الکشی، ھذیل بن ابراہیم، عثمان بن عبدالرحمن، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے، حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے بھائی کو تسمہ پر اٹھایا گویا کہ اسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں کسی بار بردار جانور پر اٹھایا ہے۔[۱]

۶۸۸۲۔ سلیمان بن احمد، عبدالرحمن بن معاویہ، العتبی، یوسف بن عدی، ایوب بن مدرک، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے جمعہ کے روز عمامہ باندھنے والوں پر سلام بھیجتے ہیں۔[۲]

مکحول کی غریب حدیث ہے ایوب ان سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۸۸۳۔ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ علی بن عیاش، عاصم بن علی، عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے حضرت جبیر بن نفیر سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندہ کی توبہ قبول فرماتے ہیں جب تک کہ اس کی روح نزخرے میں اٹکی ہو۔[۳]

۶۸۸۴۔ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبداللہ بن یوسف، ہیثم بن حمید، ابو معبد، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بحوالہ ابو وھم سماعی سے حضرت ابوایوب انصاریؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نماز اپنے سے پہلے کے گناہ کو ختم کر دیتی ہے۔[۴]

اس روایت کو ابو معبد حفص بن غیلان، مکحول سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۸۸۵۔ ابو احمد محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد، فضل بن حباب، ابوالولید طیالسی، لیث بن سعد، ایوب بن موسیٰ، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بحوالہ شرجیل بن سبط سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں حضرت سلمان میرے پاس سے گزرے اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک شب و روز گھوڑا باندھنا ایک مہینہ روزہ رکھنے اور قیام کرنے سے افضل ہے اور اگر وہ شخص اسی عمل میں مر گیا تو اس کا عمل جاری رہے گا جو عمل بھی وہ کرتا رہا فتنہ انگیزی سے محفوظ رہے گا اور اس کا رزق جاری رہے گا۔[۵]

اس روایت کو یزید بن یزید نے جابر اور محمد بن عمرو سے بواسطہ مکحول اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۸۸۶۔ سلیمان بن احمد، عبدان بن محمد المروزی، اسحاق بن الھویہ، بقیہ بن ولید، ابن ثوبان، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بواسطہ

۱۔ العلل المتناهية ۲/۱۴۲. وكنز العمال ۴۳۰۹۲،۱۳۴۳۶. وتاريخ بغداد ۵/۲۳۱.

۲۔ الأحاديث الضعيفة ۱۵۹. ومجمع الزوائد ۲/۱۷۶، ۵/۱۲۱. وكنز العمال ۲۱۱۲۶. وتخريج الاحياء ۱/۱۸۱. وميزان الاعتدال ۱۰۰۰. ولسان الميزان ۱/۵۱۲. والضعفاء للعقيلي ۱/۱۱۵. والكامل لابن عدى ۱/۳۴۰. والموضوعات لابن الجوزى ۲/۱۰۵. وتنزيه الشريعة ۲/۳۰۴.

۳۔ سنن الترمذى ۳۵۳۷. ومسند الامام أحمد ۲/۱۳۲، ۳/۴۲۵. والمستدرک ۴/۲۵۷. ومسند الشهاب ۱۰۸۵. وصحيح ابن حبان ۲۴۴۹. وكشف الخفا ۱/۲۸۸. واتحاف السادة المتقين ۸/۵۲۵، ۱۰/۲۵۹.

۴۔ الكامل لابن عدى ۲/۸۰۲. والدر المنثور ۳/۳۵۳.

۵۔ فتح البارى ۱۲/۴۱۱. واتحاف السادة المتقين ۱۰/۳۸۱. والترغيب والترهيب ۲/۲۴۳.

عبدالرحمٰن بن غنم، حضرت ابومالک اشعری نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ آپ نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلنے والے کو محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی، اس کے وعدہ کی تصدیق کرتے ہوئے، اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہوئے جواب دیا (یعنی اس کی امداد کی) تو اس کا اللہ پر ذمہ ہے کہ چاہے اسے لشکر کے اندر موت دیں، جیسے چاہیں، اسے جنت میں داخل فرمائیں گے، یا وہ اللہ کے ضمان میں صبح کرے گا، اور اگر اس کی عدم موجودگی طول پکڑ گئی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے گھر والوں کے پاس سلامتی، اجر اور غنیمت کے ساتھ واپس لوٹائیں، اور اگر اس کے گھوڑے یا اونٹ نے اس کی گردن توڑ دی یا اسے کسی سانپ نے ڈس لیا یا وہ اپنے بستر پر مرگیا جیسے بھی اللہ تعالیٰ نے اس کا مرنا چاہا۔[۱]

۶۸۸۷۔ قاضی ابواحمد محمد بن احمد، شعیب بن محمد ذیلی، ازھر بن مرزبان، عتبہ بن حماد، ابوخلید، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بحوالہ مالک بن یخامر حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعبان کی پندرھویں رات کو اللہ تعالیٰ اپنے مخلوق کی طرف جھانکتے ہیں تو سوائے مشرک اور کینہ پرور کے سب کی بخشش فرمادیتے ہیں۔[۲]

مکحول کی حدیث ہے جو انہوں نے عبدالرحمٰن بن غنم سے نقل کی ہے جس میں ابن ثوبان منفرد ہیں ان کی حدیث مالک سے مروی ہے جس میں اوزاعی منفرد ہیں۔

۶۸۸۸۔ محمد بن مظفر، احمد بن سعید بن یزید، یارون بن اسحاق، ابوخالد الاحمر، ابواسحاق، ہشام بن الغاز، ابن عجلان، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بواسطہ غضیف، حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے فرمایا میرے پاس سے ایک نوجوان گزرا، میں نے کہا میرے لئے استغفار کرو گے؟ تو اس نے کہا میں آپ کے لئے استغفار کروں جبکہ آپ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، میں نے کہا ہاں اس نے کہا نہیں کیا آپ مجھے جانتے ہیں کہ آپ حضرت عمرؓ کے پاس سے گزرے تھے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا کیا ہی گل رعنا جوان ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا بے شک اللہ تعالیٰ نے حق عمر کی زبان پر جاری کیا ہے جس کے ذریعہ وہ گفتگو کرتا ہے۔[۳]

۶۸۸۹۔ ابوعمرو بن حمدان، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحاق بن راھویہ، بقیہ بن ولید، محمد بن ولید زبیدی، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بواسطہ مسروق بن الاجدع حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتا پہنے اور ننگے پاؤں نماز پڑھتے دیکھا، اور نماز سے فراغت کے بعد آپ کبھی دائیں طرف اور کبھی بائیں جانب مڑتے تھے۔

مکحول کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف بقیہ کی حدیث سے لکھا ہے جو زبیدی سے مروی ہے۔

۶۸۹۰۔ ابوعبداللہ محمد بن احمد بن علی بن مخلد، ابواسماعیل محمد بن اسماعیل ترمذی، ایوب بن سلیمان بن بلال، ابوبکر، سلیمان بن بلال، قدامہ بن موسیٰ، عبدالعزیز بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بواسطہ عباد بن زید حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے نکلے، میں آپ کے پیچھے ہولیا، میرے پاس ایک برتن تھا جس میں پانی تھا جب آپ تشریف لائے تو میں نے وہ پانی آپ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے جبہ کے نیچے سے دونوں ہاتھ نکالے، وضو فرمایا اور دونوں موزوں سے مسح کیا۔

---

[۱] السنن الکبریٰ للبیہقی ۶۵/۸، ۱۶۶، ۱۶۶. و کنز العمال ۱۰۶۴۴.

[۲] مسند الامام أحمد ۱۷۶/۲. وصحیح ابن حبان ۱۹۸۰. والسنۃ لابن ابی عاصم ۲۲۴/۱. وأمالی الشجری ۲۸۰/۱، ۲۳/۲، ۳۵، ۱۰۰. والترغیب والترھیب ۱۱۹/۲.

[۳] سنن الترمذی ۳۶۸۲. ومسند الامام أحمد ۵۳/۲، ۴۰۱، ۴۰. والمستدرک ۸۶/۳، ۸۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۳۹/۱، ۹، ۱۳/۱۹، ۳. وصحیح ابن حبان ۲۱۸۳، ۲۱۸۵. وفتح الباری ۵۰/۷. وکشف الخفا ۲۵۸/۱.

۶۸۹۱۔ابومحمد بن حیان، اپنی اصل کتاب سے نقل کیا، ابوبکر البزار نے املاء کرا کر لکھوایا، محمد بن حرب واسطی، یحییٰ بن متوکل، عنبسہ بن مھران، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بواسطہ سعید بن المسیب، حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن مجید میں جھگڑنا کفر ہے۔

مکحول کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف محمد بن حرب کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۸۹۲۔سلیمان بن احمد، محمد بن محمویہ الاھوازی الجوھری، ابوربیع عیسیٰ بن علی الناقد، موسیٰ بن ابراہیم المروزی، عمرو بن واقد، زبید بن واقد ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بواسطہ سعید بن المسیب روایت ہے، فرمایا جب خراسان کے قریبی علاقے فتح ہوئے تو حضرت عمر رونے لگے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ان کے پاس آئے اور فرمایا اے امیر المؤمنین آپ کس بنا پر رو رہے ہیں؟ کیا اللہ تعالیٰ نے کبھی آپ کو اس طرح کی فتح دی ہے؟ حضرت عمر نے فرمایا مجھے رونے دو، اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھے یہ پسند ہے کہ ہمارے اور ان کے درمیان آگ کا ایک سمندر ہوتا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جب خراسان کی پچھلی جانب سے عباس کی اولاد کے جھنڈے نمودار ہوں گے تو وہ لوگ اسلام کی موت کی خبر لائیں گے جو ان کے جھنڈے تلے چلا قیامت کے روز میری شفاعت سے محروم رہے گا۔[1]

یہ زید اور مکحول کی غریب حدیث ہے۔

۶۸۹۳۔سلیمان بن احمد، قاسم بن زکریا، محمد بن عمرو بن حنان، یحییٰ بن سعید العطار دمشقی، ابوعبدالرحمٰن، زید بن واقد، انکے سلسلہ سند میں مکحول سے بواسطہ ابوسلمہ حضرت حذیفہ بن یمانؓ روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آگ ضرور تمہارا قصد کرے گی جو ابھی ایک وادی میں بجھی پڑی ہے۔ اس وادی کو برھوت کہتے ہیں، وہ لوگوں کو ڈھانپ لے گی، جس میں دردناک عذاب ہوگا، جانوں اور مالوں کو کھا جائے گی، آٹھ دن میں پوری دنیا کے گرد گھوم جائے گی وہ ایسے اڑے گی جیسے پرندہ اور بادل اڑتا ہے، رات میں اس کی گرمی دن سے زیادہ ہوگی، زمین و آسمان کے درمیان اس کی آواز کڑک دار بجلی سے مشابہ ہوگی، وہ دن میں لوگوں کے سروں سے عرش کے زیادہ قریب ہوگی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا وہ آگ اس دن مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو سلامت رکھے گی؟ آپ نے فرمایا اس دن مؤمن اور مؤمنات کہاں ہوں گے؟ جو لوگ ہوں گے وہ گدھوں سے زیادہ شریر ہوں گے، جانوروں کی طرح جفتی کریں گے اور ان میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہوگا جو کہے باز آؤ باز آؤ ایسا نہ کرو۔

زید اور مکحول کی غریب حدیث ہے جس میں یحییٰ بن سعید منفرد ہیں، جو ابوعبدالرحمٰن سے نقل کرتے ہیں ان کا نام محمد بن سعید ہے جبکہ یحییٰ بن سعید اور موسیٰ بن ابراہیم المروزی دونوں ضعیف ہیں۔

---

[1] الموضوعات لابن الجوزی ۲/۳۸. واللآلی المصنوعة ۱/۲۲۷. وکنز العمال ۲/۱۲۱.

۳۱۷۔ عطاء بن میسرہ

حضرت شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ان بزرگوں میں سے آخرت کی تیاری کی ترغیب دینے والے، دنیا کے دھوکے سے نفرت دلانے والے، ابوعثمان خراسانی عطاء بن میسرہ ہیں جو کامل فقیہ اور باعمل واعظ تھے، انہوں نے کوچ کے لئے توشہ انتقال کا یقین کرتے ہوئے کیا۔

کہا گیا ہے کہ سیدھی راہ میں غور کرنا، آخرت کے لئے تیاری کرنا اور تیاری میں سبقت کرنے کا نام تصوف ہے۔

۶۸۹۴۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن اسحاق، ابومحمد بن حیان، جعفر فریابی، دحیم، احمد بن اسحاق، ابویحییٰ رازی، محمد بن مہران جمال، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق سراج، عبداللہ بن سعید، ولید بن مسلم، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عطاء خراسانی کے ساتھ مل کر جہاد کرتے تھے۔ وہ نماز کے ذریعے رات کو زندہ کرتے، جب رات کا تہائی یا آدھا حصہ گزر جاتا تو ہمیں آواز دیتے، اس وقت وہ اپنے خیمے میں ہوتے اور ہمیں ان کی آواز سنائی دیتی، اے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، اے یزید بن یزید، اے ہشام بن غاز، اے فلاں، اے فلاں، کھڑے ہو جاؤ، وضو کرو اور نماز پڑھو، کہ اس رات کا قیام اور اس دن کا روزہ پگھلی ہوئی چیز کے پینے اور لوہے کے ٹکڑوں سے زیادہ آسان ہے، جلدی جلدی نجات کو تلاش کرو، پھر اپنی نماز میں مشغول ہو جاتے۔

۶۸۹۵۔ سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوہاب بن نجدہ، ابی، ولید بن مسلم، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہم عطاء خراسانی کے ساتھ مل کر جہاد کرتے تھے تو وہ سوائے سحری کے وقت تھوڑی سی نیند کے اول سے آخر تک نماز پڑھتے تھے۔

۶۸۹۶۔ عبداللہ بن محمد، احمد بن عبدالجبار، ہیثم بن خارجہ، عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے۔ وہ اپنی بات اشارہ سے کرتے تھے فرماتے ہیں میں تمہیں تمہاری دنیا کی وصیت نہیں کرتا، تم خود ہی اس کی وصیت طلب کرنے والے ہو تمہیں اس کے حریص ہو، میں تو تمہیں تمہاری آخرت کی وصیت کرتا ہوں، تم خوب جانتے ہو کہ کوئی بندہ مال اور شرافت کی وجہ سے نہیں چھوڑا جائے گا، اگر وہ یہ کہے کہ میں فلاں ہوں اور فلاں کا بیٹا ہوں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خود ہی اسے آگ سے آزاد کردیں گے۔ اور جسے اللہ تعالیٰ نے آگ سے آزاد کردیا تو وہ آزاد ہوگیا اور جسے اللہ تعالیٰ نے آگ سے آزاد نہیں کیا تو وہ سخت ہلاکت میں ہوگا جس میں کبھی کوئی ہلاک نہ ہوا ہوگا۔

سو تم عمل کے گھر میں ثواب کے گھر کے لئے کوشش کرو اور دارالفنا میں دارالبقا کے لئے جستجو کرو، دنیا کا نام دنیا (قریب) اسی وجہ سے رکھا گیا کہ وہ عمل کرنے والی جگہ کے قریب ہے اور آخرت کو آخرت اس وجہ سے کہتے ہیں کیونکہ اس میں ہر چیز بعد میں ہوگی اور اس وجہ سے کہ وہ ثواب کا گھر ہے جس میں عمل کوئی نہیں اور ملا دو گناہوں کے ساتھ بلکہ ہر گناہ کے ساتھ جب تم سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے، اے اللہ! مجھے بخش دے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے لئے اپنے آپ کو حوالہ کردیتا ہے اور ملا دو گناہوں کے ساتھ "لا الٰـــہ الا اللّٰـہ وحدہ لاشریک لہ، اللّٰہ اکبر کبیراً والحمد للّٰہ رب العالمین وسبحان اللّٰہ وبحمدہ ولاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ استغفر اللّٰہ واتوب الیہ"

جب اعمالنامے کھولے جائیں گے اور یہ کلام ظاہر ہوگا جسے ہر بندے نے اپنی خطاؤں کے ساتھ ملایا ہوگا، اس کلام کی وجہ سے مغفرت کا امیدوار ہوگا اور یہ کلمات حسنات اس کی برائیاں ختم کردیں گے، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں بے شک

نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں یہ نصیحت و یاددھانی ہے یاد کرنے والوں کے لئے۔ (ہود۔۱۱۴) جو شخص دنیا سے اس طرح گیا کہ اسکے پاس نیکیاں بھی ہیں اور برائیاں بھی اور ان نیکیوں سے برائیوں کے مٹانے کی امید رکھتا ہے اور جو گناہوں پر ڈٹا رہا اور استغفار سے اکڑا وہ اس دن گناہوں پر اصرار اور استغفار سے تکبر کرتے ہوئے نکلے گا، حساب و کتاب اسے دور کر دے گا، اور اسے اس کے عمل کا بدلہ دیا جائیگا البتہ جس سے درگزر کر نیوالی کریم ذات درگزر کرے، کیونکہ وہ مغفرت والا ہے باوجودیکہ لوگ ظلم کرتے ہیں وہ جلد حساب لینے والا ہے دنیا کو ایسا سمجھو جیسا کہ تم کسی چیز کو چھوڑنے والے ہو اور بخدا وہ ضرور تم سے جدا ہو گی اور موت کو ایسا سمجھو جیسا تم نے کسی چیز کو چکھ رکھا ہے۔ بخدا تم ضرور اسے چکھو گے، اور آخرت کو ایسا سمجھو جیسے تم کسی جگہ اتر چکے ہو، خدا کی قسم تم ضرور اس میں اترو گے، یہ تمام لوگوں کا گھر ہے لوگوں میں سے جو بھی سفر کے لئے نکلتا ہے تو ضروری سامان سفر اپنے ساتھ ضرور لیتا ہے اور اپنا ساز و سامان تیار کرتا ہے۔ گرمی سے بچاؤ کے لئے کوئی سایہ دار چیز لیتا ہے اور پیاس کے لئے توشہ دان، اور سردی سے بچاؤ کے لئے لحاف اور رضائی لیتا ہے جس نے اپنے سفر کے لئے قابل اصلاح چیز لی لوگ اس کی ریس کرتے ہیں۔

اور جو شخص اس طرح سفر کے لئے نکلے کہ نہ ساز و سامان لے اور نہ ضروری چیزیں لیں تو ندامت اٹھاتا ہے۔ جب دن چڑھے گا تو وہ کوئی سائبان نہ پائے گا اور جب پیاسا ہو گا تو سیرابی کے لئے کچھ نہ پائے گا، اور جب ٹھنڈک محسوس کرے گا تو لحاف نہ پائے گا میرے نزدیک اس سے بڑھ کر نادم شخص کوئی نہیں۔

سو سب سے عقلمند شخص وہ ہے جو نہ ختم ہونے والے سفر کا سامان کرے، وہ دنیا میں پیاس کے لئے سیراب نہ کرنے والی چیز لیتا ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سایہ تلے جگہ دیں گے۔ وہ کبھی دھوپ محسوس نہیں کرے گا اور جو اس دن دھوپ میں رہا کبھی بھی سایہ میں نہ آسکے گا اور جو آج کھڑا ہوا اور سامان سیرابی کر لیا وہ کبھی پیاسا نہ ہو گا اور جو اس دن پیاسا ہو کبھی سیراب نہ ہو گا، اور جو کھڑا ہوا اور اپنی پوشاک کا سامان کیا وہ کبھی ننگا نہ ہو گا، کیونکہ اس دن جو ننگا ہو گیا وہ کبھی پوشاک نہ پہن سکے گا، کوئی آدمی بھی دو براتیں لیکر حاضر نہ ہو گا، ایک برأت ہولنا کی کے ظہور کے وقت اور دوسری برأت جب اللہ تعالیٰ کے سامنے وہ اپنی مخلوق کی گردنوں کے متعلق جو چاہے فیصلہ فرمائیں گے اس ذات کا کوئی شریک نہیں۔

۶۸۹۷۔ ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن سلیمان، اسماعیل بن عباد رملی، ضمرۃ، ابن عطاء، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس امت کا ذکر اور اس کی سادہ لوحی کا اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے لئے جو اجر و ثواب ہے اس کا ذکر کیا، راوی کا بیان ہے کہ آپ صحابہ اس بات پر تعجب کرتے ہوئے کہنے لگے: اے روح اللہ! یہ کیونکر ہو گا؟ آپ نے فرمایا ان کی زبانوں پر ایک ایسا کلمہ جاری ہو گا جسے ان سے پہلے دوسری امتیں ثقیل سمجھتی ہونگی، یعنی توحید، لا الہ الا اللہ کہنا۔

۶۸۹۸۔ سلیمان بن احمد، ابوزرعہ الدمشقی، ابو مسھر، سعید بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عطاء خراسانی جب کوئی ایسا شخص نہ پاتے جسے حدیث سنائیں تو مساکین کے پاس آتے اور انہیں احادیث سناتے۔

۶۸۹۹۔ سلیمان بن احمد، ابوزرعہ، ابو عبدالملک بن الفارسی، یزید بن سمرۃ ابو ھزان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ انہوں نے عطاء خراسانی کو فرماتے سنا ذکر کی مجالس حلال ہیں۔

۶۹۰۰۔ عبداللہ بن محمد ابوالعباس ھروی، موسیٰ بن عامر، ولید بن مسلم، ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ داؤد نبی علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب بنی اسرائیل کو کیا ہوا کہ جب ان پر کوئی مصیبت یا سختی نازل ہوتی ہے تو یہ لوگ کہتے ہیں اے ابراہیم! اسحاق اور یعقوب کے معبود! تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ ابراہیم علیہ السلام کو جب بھی میرے اور کسی دوسری چیز کے درمیان اختیار ملا تو انہوں نے مجھے ہی اختیار کیا اور اسحاق جو ہیں انہوں نے ان کی خاطر اپنا عمدہ اور نفیس مال خرچ کیا اور یعقوب کو

میں نے ایسی آزمائش میں مبتلا کیا تھا جس میں انہوں نے مجھ سے بدگمانی نہیں کی، یہاں تک کہ میں نے وہ مصیبت اور آزمائش ختم کردی
۶۹۰۱۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حسن بن محمد، احمد بن محمد یزید زعفرانی، محمد بن حسان ارزق، ولید بن مسلم، ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ داؤد علیہ السلام نے اپنی خطا کو اپنی ہتھیلی پر نقش کرلیا تا کہ اسے بھول نہ جائیں، آپ جب اسے دیکھتے تو آپ کا دست مبارک لرز جاتا۔
۶۹۰۲۔ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن سلیمان، موسیٰ بن عامر، ولید بن مسلم، ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ داؤد علیہ السلام سے کسی نے کہا کہ اپنا سر اٹھایئے تو جب وہ سر اٹھانے لگے تو وہ زمین سے مل گیا ان کے پاس جبرائیل امین آئے اور انہیں زمین سے اس طرح اکھیڑا جیسے درخت سے گوند اکھیڑتے ہیں۔
ولید فرماتے ہیں کہ ہمیں قیس بن زبیر نے بتایا کہ جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ کے چہرے کے جوش کی وجہ سے سجدے کے اعضاء زمین سے چپک گئے، ولید نے کہا: ابن لھیعہ فرماتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنے سجدے میں یوں کہتے تھے تیری ذات پاک ہے۔ میرے آنسو مشروب ہیں، میرے سامنے پڑی ہوئی راکھ میرا کھانا ہے ولید نے کہا کہ ابن ابی نجیح نے فرمایا داؤد علیہ السلام کہتے تھے اے میرے رب میری خطاء کو میری ہتھیلی میں رکھ دے۔ چنانچہ وہ کھانے پینے کے لئے جب بھی ہاتھ بڑھاتے آپ اسے دیکھتے تو وہ خطا آپکو رلا دیتی، بسا اوقات پانی سے بھرا جام لایا جاتا، آپ پینے کے لئے اسے ہاتھ میں لیتے تو اپنی خطا دیکھ کر رکھ دیتے، بالآخر وہ آپ کے آنسوؤں سے مٹ گئی۔
۶۹۰۳۔احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی العاصم، ابوعمیر رملی، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے فرمایا جوان آدمی سے کسی ضرورت کی طلب بوڑھے کی بنسبت زیادہ آسان ہے تم یوسف علیہ السلام کے قول کو نہیں دیکھتے وہ فرماتے ہیں تم پر کچھ مؤاخذہ نہیں اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے اور یعقوب علیہ السلام نے فرمایا میں تمہارے لئے اپنے رب سے مغفرت مانگوں گا

۶۹۰۴۔عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن معدان، عبداللہ بن ھانی المقدسی، ضمرہ، عثمان بن عطاء، ابیہ، انکے سلسلہ سند میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے میرے پروردگار! ایک گھڑی کی ذلت سے میرے لئے سو موتیں مرنا زیادہ آسان ہے، راوی کا بیان ہے کہ موت کی وجہ سے وہ خوش نفس ہو گئے، کسی نبی کی روح خوش نفسی کے بغیر قبض نہیں ہوتی۔
۶۹۰۵۔سلیمان بن احمد، عبداللہ بن وھیب غزی، محمد بن سری، ضمرہ، عثمان بن عطاء، ابیہ ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مکڑی نے دو دفعہ جالہ تنا۔ ایک دفعہ داؤد علیہ السلام پر جب دشمن طالوت آپ کی تلاش میں تھا، دوسری مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب آپ غار میں تھے۔
۶۹۰۶۔سلیمان بن احمد، عبداللہ بن وھیب، محمد بن سری، ضمرہ، عثمان بن عطاء، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ قیامت کے دن بندے کا حساب واقف کاروں کے سامنے ہوگا تاکہ اس پر گراں گزرے۔
۶۹۰۷۔سلیمان بن احمد، عبدالجبار بن ابی عامر حسینی، ابی، ابوسلام خالد سلام سلیحی خثعمی، ان کے سلسلہ سند میں عطاء سے روایت ہے کہ تورات میں لکھا ہے کہ سنت کے خلاف شادی قیامت کے روز حسرت اور ندامت ہوگی۔
۶۹۰۸۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، سلیمان بن احمد، محمد بن عبید بن آدم، ابوعمیر، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، ان کے سلسلہ سند میں عطاء سے روایت ہے کہ جیسے نئے کپڑے میں چکناہٹ کا نشان لگتا ہے خیر کے متلاشی شخص میں اس سے بھی زیادہ عیب ظاہر ہوتا ہے۔
۶۹۰۹۔ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، قدامہ بن ہیثم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عطاء بن میسرہ خراسانی سے

پوچھا، میں نے کہا میرا فلاں شخص پر حق بنتا ہے اور وہ اس کا انکار کر چکا ہے اور گواہ پیش کر کر کے میں تھک گیا ہوں، کیا میں اس کے مال سے قصاص لے سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا تمہاری کیا رائے ہے، اگر وہ تمہاری لونڈی کے ساتھ کچھ کرتا تو تم کیا کرتے؟

۶۹۱۰۔محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ زمین کے جس حصہ پر جو بندہ بھی سجدہ کرتا ہے تو وہ قیامت کے روز اس کے حق میں گواہی دے گی اور جس دن اس کی وفات ہوگی اس پر وہ حصہ روئے گا۔

۶۹۱۱۔عبدالرحمٰن بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن بن عبدالملک، ایوب بن محمد وزان، محمد بن علی، عبداللہ بن ابان عسقلانی، بکیر بن نسر عسقلانی ضمرہ، عمر بن ورد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے عطاء خراسانی نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بدعتی کو توبہ کی اجازت دینے سے انکار کیا ہے۔

۶۹۱۲۔عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن معدان، ابوعمیر، ضمرہ، ان کے سلسلہ سند میں ابن عطاء نے بحوالہ ان کے والد روایت ہے کہ تین چیزوں کے بعد اپنے بھائیوں سے ملاقات کیا کرو، اگر وہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت کیا کرو، اگر مشغول ہوں انکی مدد کیا کرو، اگر بھول جائیں تو ان کو یاددھانی کیا کرو، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایک میل چلو اور بیمار کی عیادت کرو، دو میل چلو اور دو آدمیوں کے درمیان صلح کرو، تین میل چلو اور اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے بھائی کی زیارت کرو۔

۶۹۱۳۔محمد بن علی، عبداللہ، بکیر، ضمرۃ، عثمان بن عطاء ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے کہ ایک عورت کے بچہ نے پاخانہ کیا تو اس نے روٹی کے ٹکڑے سے صاف کر کے ایک سوراخ میں وہ ٹکڑا رکھ دیا۔ ان لوگوں کے ہاں ایک نہر چلتی تھی اللہ تعالیٰ نے اس نہر کو روک دیا جس کی وجہ سے یہ لوگ قحط میں مبتلا ہو گئے۔ اس عورت کو بھی سخت بھوک لگی اس نے وہی ٹکڑا اٹھا کر کھالیا، جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس نہر کو جاری کر دیا۔

۶۹۱۴۔محمد بن علی، عبداللہ، بکیر، ضمرہ، عثمان بن عطاء، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ سعید بن المسیب کی اہلیہ نے کہا ہم اپنے خاوندوں سے ایسی باتیں کرتی تھیں جیسے تم لوگ امراء سے گفتگو کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ آپکو سلامت رکھے، آپ کو عافیت دے۔

۶۹۱۵۔محمد بن احمد نے اپنی کتاب میں ذکر کیا محمد بن ایوب، عیسیٰ بن ابراہیم، عفیف بن سالم، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ جہنم کے سات دروازے ہیں، ان میں سب سے سخت، انتہائی مصیبت اور گرمی والا بدبودار وہ دروازہ ہے جو زنا کاروں کے لئے ہے جو باوجود علم کے گناہوں کا ارتکاب کرتے تھے۔

۶۹۱۶۔سلیمان بن احمد، محمد بن عبید بن آدم، ابوعمیر رملی، ضمرہ، ابراہیم بن ابی عیلہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے ہم صبح کے بعد عطاء خراسانی کے پاس بیٹھتے تھے۔ وہ دعائیں کرتے تھے ایک دن وہ موجود نہ تھے تو ایک مؤذن شخص نے گفتگو کی، رجاء بن حیوہ کو اس کی آواز ناپسند لگی آپ نے فرمایا یہ کون ہے؟ اس نے کہا میں ابومقدام ہوں، رجاء نے فرمایا خاموش رہو، ہم خیر کی بات اہل خیر سے ہی سننا پسند کرتے ہیں

۶۹۱۷۔سلیمان بن احمد، محمد بن عبید بن آدم، ابوعمیر رملی، ضمرہ، ابراہیم بن ابی علیلہ، ابن غاس، ضمرہ، عثمان بن عطاء، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں جب سے میں نے چھوٹے چھوٹے پیالوں کی نمو داری دیکھی تو میں سمجھ گیا کہ برکت اٹھالی گئی ہے۔

۶۹۱۸۔عبدالرحمٰن بن محمد بن جعفر، حاجب بن ارکین، عبدالرحمٰن بن واقد، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، انکے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے تبعین مومنین کو کافی ہے۔

۶۹۱۹۔محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب بن حارث، عیسیٰ بن یونس، عثمان بن عطاء، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے میرے دل میں سب سے قابل اعتبار عمل میرا علم کو پھیلانا ہے۔

۶۹۲۰۔محمد بن احمد بن حسن یقطینی، محمد بن حسن بن قتیبہ، عیسیٰ بن محمد رملی، ضمرہ، ابن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں عطاء سے روایت ہے

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تفسیر کے متعلق ارشاد ہے "وہ عورتیں اپنے ظاہری اعضاء کے علاوہ زینت کو ظاہر کر سکتی ہیں" (نور۔۳۱) فرمایا سرمہ اور خضاب کی جانب مراد ہے۔

۶۹۲۱۔ محمد بن علی، ابوالعباس بن قتیبہ، صفوان بن صالح ضمرہ، عثمان بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا فرماتے ہیں۔ ابلیس کا ایک سرمہ ہے جو وہ لوگوں کو لگاتا ہے ذکر کئے بغیر سورہنا ابلیس کا سرمہ ہے۔

۶۹۲۲۔ عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن راشد، ابوعمیر ضمرہ، ابن عطاء، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کسی عالم کے لئے مناسب نہیں کہ اس کی آواز اس کی مجلس سے آگے بڑھے، عطاء فرماتے ہیں علم کی مجلس ایک دوسرے کے پیچھے بنیاد کی حیثیت رکھتی ہیں۔

۶۹۲۳۔ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، جعفر بن مسافر، بشر بن بکر، اوزاعی، عطاء فرماتے ہیں تین چیزوں میں سے ایک بھی اصحاب رسول میں نہ تھی، کسی کے نامعلوم طریقے سے قتل ہو جانے پر وہ قسم نہ کھاتے، نہ ان میں کوئی حروری تھا اور نہ ان میں کوئی تقدیر کو جھٹلانے والا تھا۔

۶۹۲۴۔ ابی محمد بن احمد بن یزید، احمد بن محمد کنانی، ابونصر ہاشم بن قاسم، ابومعشر، منصور بن گریب، انکے سلسلہ سند میں عطاء سے روایت ہے، فرماتے ہیں جب خمس تھا تو خمس تھا، جب سود کھایا جانے لگا تو زمین دھنسائی اور زلزلہ کا سلسلہ شروع ہو گیا، حکام جب جور وظلم کرتے ہیں تو بارشیں کم ہوتی ہیں، اور جب زنا عام اور بکثرت ہونے لگے تو موتیں زیادہ ہوتی ہیں اور جب زکوٰۃ روک لی جاتی ہے تو مویشی ہلاک ہوتے ہیں اور جب ذمیوں کے ساتھ ظلم وزیادتی ہوتی ہے تو لوگ اسے حکومت کہتے ہیں۔

۶۹۲۵۔ عبداللہ بن محمد، احمد بن عبدالجبار، نعیم بن ہیثم، نجم العطار، عطاء بن میسرہ خراسانی، اللہ تعالیٰ کے ارشاد آپ ان سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی رضا جوئی کی خاطر اعراض کریں جس کی آپ امید رکھتے ہیں۔ (اسراء۔۲۸) آپ نے فرمایا یہ آیت والدین کے ذکر کے بارے میں نہیں ہے۔ قبیلہ مزینہ کے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواریاں مانگنے آئے، آپ نے فرمایا میرے پاس تمہارے لئے سواریاں نہیں ہیں اور نہ میں تمہیں سوار کر سکتا ہوں، وہ لوگ واپس ہو گئے اور غم کی وجہ سے برابر ان کے آنسو بہہ رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، رحمت سے مراد مال فئی ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تفسیر میں "اور جب تم ان سے اور جن کی وہ اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتے تھے جدا ہو گئے" (الکھف۔۱۶) عطاء فرماتے ہیں یہ کسی قوم کے چند نوجوان تھے جو قوم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کچھ دیگر معبودان باطلہ کی عبادت کرتی تھی وہ معدودے چند نوجوان ان بناوٹی معبودوں کی عبادت سے ہٹ گئے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت سے علیحدہ نہ ہوئے۔

۶۹۲۶۔ عبداللہ بن محمد، صوفی، ابن منیع، ابونصر تمار، معافی بن عمران ضرار بن عمرو الملطی، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "بہت سے چہرے اس دن روشن ہوں گے" (عبس۔۳۸) کی تفسیر مروی ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں زیادہ عرصہ رہنے کی وجہ سے گردآلود ہونے کی بناء پر۔

۶۹۲۷۔ ابی محمد بن خشام بن سعید، عمرو بن علی، عمر بن ابی خلیفہ، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ عطاء نے ہمارے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی اور جب ہم واپس ہونے لگے تو اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، فرمایا تم مغرب اور عشاء کے مابین اس وقت کو دیکھ رہے ہونا! یہ غفلت کا وقت ہے اور یہی اوابین کی نماز ہے، جس نے قرآن حفظ کر کے اول سے آخر تک اس نماز میں پڑھا تو وہ جنت کے باغوں میں ہوگا۔

عطاء بن میسرہ، حضرت انس بن مالک، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر، ابوہریرہ، ابوامامہ، اور حضرت عقبہ بن عامرؓ سے مسنداً روایت کرتے ہیں۔ اسی طرح حضرت معاذ بن جبل، ابورزین، کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت کرتے ہیں، کبار تابعین

جیسے حضرت سعید بن میسب، ابوادریس خولانی، ابن محیریز، حسن بصری، یحییٰ بن یعمر، نعیم بن ابی ھند، عطاء بن ابی ریاح، نافع، عکرمہ، اور ابوعمر جونی سے ان کا سماع اور روایت لینا بہت زیادہ ہے۔ ان کی پیدائش ۵۰ھ میں اور وفات ۱۳۵ھ میں ہوئی۔

۶۹۲۸۔ سلیمان بن احمد، یحییٰ بن ایوب، سعید بن ابی مریم، نافع بن یزید، ابن ابی اسید، ان کے سلسلہ سند میں عطاء سے حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ میں کسی کی قبر پر دفن سے فارغ ہونے کے بعد کھڑے ہوئے، پھر آپ نے فرمایا: انا للہ وانا الیہ راجعون، اے اللہ! یہ آپ کا مہمان ہوا اور آپ بہترین مہمان نواز ہیں، زمین اس کے لئے کشادہ کردیں، اور اس کی روح کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیں، اور اپنی جانب سے اسے اچھی قبولیت بخش دیں اور سوالات قبر کے وقت اس کی زبان کو ثابت رکھئے۔

عطاء کی غریب حدیث ہے، ہم نے صرف نافع کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۹۲۹۔ سلیمان بن احمد، احمد بن معلی، سلیمان بن عبدالرحمن، اسماعیل بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے، حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا وہ کہنے لگا یا رسول اللہ! میں نے اونٹ ذبح کرنے کی منت مانی تھی لیکن مجھے اونٹ ملا نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی جگہ سات بکریاں ذبح کردو۔[1]

عطاء کی حضرت ابن عباس سے روایت کردہ غریب حدیث ہے ہم نے صرف اسماعیل کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۹۳۰۔ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، سھل بن عثمان، نصر بن عبدالرحمن وشاء، محاربی، عبدالحمید بن ابی جعفر، عثمان بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین پانچ چیزوں کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ ان میں سے کوئی چیز بھی دوسری سے کم قبول نہیں فرماتا، اس بات کی گواہی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، رسولوں پر، جنت اور جہنم پر، موت کے بعد زندگی پر ایمان لانا یہ ایک جزء ہوا، پانچ نمازیں اسلام کا ستون ہیں، اللہ تعالیٰ ایمان کے بغیر نماز قبول نہیں فرماتا، زکوٰۃ گناہوں سے پاکیزگی کا ذریعہ ہے، اللہ تعالیٰ کے ہاں زکوٰۃ کے بغیر ایمان اور نماز قبول نہیں، جس نے یہ سارے کام کئے مگر جب رمضان آیا تو اس نے جان بوجھ کر رمضان کے روزے ترک کردیئے، تو اللہ تعالیٰ اس کا ایمان، نماز اور زکوٰۃ قبول نہیں فرماتے اور جس نے یہ چاروں امور سرانجام دیئے مگر حج کرنے کی سہولت کے باجود اس نے حج کیا اور نہ ہی حج (بدل) کی وصیت کی، اور نہ اس کے خاندان میں سے کسی نے اسکی طرف سے حج کیا تو اللہ تعالیٰ اس کا ایمان، نماز، زکوٰۃ اور روزے کچھ بھی قبول نہیں فرمائیں گے، کیونکہ حج اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے ایک فرض ہے، اللہ تعالیٰ اپنے فرائض میں سے کوئی بھی فرض دوسرے سے کم ہرگز قبول نہیں فرماتے۔[2]

حضرت ابن عمر کی ان الفاظ سے غریب حدیث ہے، ان سے صرف عطاء نے اور عطاء سے فقط انکے بیٹے عثمان نے روایت کیا ہے اور اس روایت میں عبدالحمید بن ابی جعفر متفرد ہیں۔

۶۹۳۱۔ ابوبکر بن محمد بن جعفر بن احمد شمشاطی مقری جو واسط کے رہنے والے ہیں ابوشعیب حرانی، یزید بن ہارون، اسحاق بن نجیح، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے بواسطہ حضرت ابوہریرہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر نبی کا اپنی امت میں ایک خلیل ہوتا ہے اور میرا خلیل عثمان بن عفان ہے۔[3]

۱۔ المطالب العالیة ۱۱۹۵.

۲۔ کنز العمال ۱۳۸۰. وعلل الحدیث ۸۷۹.

۳۔ کنز العمال ۳۲۵۹۸، ۳۳۰۸۹. والبدایة والنهایة ۶/ ۳۰۴.

عطاء کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف اسی طرح لکھا ہے۔

۶۹۳۲۔ابواحمد محمد بن احمد، عبداللہ بن صالح بخاری، محمد بن ناصح، بقیہ بن ولید، مسلمہ بن علی عثمان بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں نیزہ گاڑا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے گناہوں کو روک دیں گے۔[1]

عثمان کی اپنے والد سے نقل کردہ غریب حدیث ہے ہم نے صرف بقیہ کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۹۳۳۔ابواحمد محمد بن احمد، عبداللہ بن شیرویہ، اسحاق بن راھویہ، کلثوم بن محمد بن ابی زرعۃ، ان کے سلسلہ سند میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسی رسالت دیکر بھیجا جس کی وجہ سے میں پریشان ہوگیا، اور میں یہ جان چکا کہ لوگ میری تکذیب کرنے والے ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ڈرایا کہ اگر میں نے رسالت نہ پہنچائی تو اللہ تعالیٰ مجھے عذاب دے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام میں دو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت نہیں کرتے اور وہ ان میں فساد پیدا کرے مگر ایسی بات کی وجہ سے جو ان میں دوسرے کے ساتھ گفتگو کرے۔

ان الفاظ سے یہ غریب حدیث ہے، جو انہوں نے ابوہریرہؓ اور عطاء سے روایت کی ہے۔ ان سے اس نسخہ میں روایت کرنے میں کلثوم اکیلے ہیں۔

۶۹۳۴۔محمد بن علی، ابوالعباس بن قتیبہ، صفوان بن صالح، محمد بن عثمان بن عطاء خراسانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے اپنے والد سے، دادا جان سے نقل کرتے سنا وہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کفر (کا سرغنہ) مشرق کی جانب ہے۔[2]

عطاء کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف ان کی اولاد کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۹۳۵۔ابوبکر بن محمد بن جعفر بن ہیثم، احمد بن خلیل برجلانی، ابونضر، عبدالعزیز بن نعمان قرشی، یزید بن حیان، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا، ان چار آدمیوں کی محبت صرف مؤمن کے دل ہی میں جمع ہوسکتی ہے، ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم اجمعین۔[3]

اس روایت کو امام احمد بن حنبل نے ابونضر سے اسی طرح روایت کیا ہے اور ابوعامر نے ثوری سے بحوالہ عطاء خراسانی، انہوں نے حضرت انس سے آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۶۹۳۶۔ابوسلمہ یزید بن خالد بن مرشد، مغیرہ بن مغیرہ، عثمان بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے حضرت ابوامامہ باھلیؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمرو بن عبسہ سے کہا، اے عمرو! آپ کو چوتھائی اسلام سے کیوں موسوم کیا گیا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام لانے سے پہلے ہی اسلام ڈال دیا تھا اور میں خبروں کے بارے میں پوچھتا رہتا اور قافلوں کا قصد کرتا یہاں تک کہ ایک قافلہ گزرا جو مکہ سے واپس ہو رہا تھا تو ان لوگوں نے کہا: مکہ میں قبیلہ قریش کا ایک شخص نکلا ہے جس کا گمان ہے کہ وہ نبی ہے، چنانچہ میں مکہ آیا اور آپ سے ملاقات کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، آپ کے ساتھ اس مہم میں کون ہیں؟ آپ نے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام یعنی ابوبکر اور بلال، میں نے کہا، یارسول اللہ! میں آپ سے اس دین پر بیعت کرتا ہوں، یوں میں مسلمان ہوگیا

۱۔ کنز العمال ۱۰۶۳۰.

۲۔ مسند الامام احمد ۲/ ۲۷۲، ۳۸۰، ۴۰۷، ۴۵۷، ۴۸۴. ومسند ابی عوانة ۱/ ۵۹.

۳۔ تاریخ بغداد ۳/ ۴۳۲. وکشف الخفا ۲/ ۵۱۷. والمطالب العالیة ۴۰۲۶. ۴۵۲۶. وکنز العمال ۳۳۱۰۳.

اور چوتھا شخص ہوگیا، اسی وجہ سے میرا نام ربع (چوتھائی) اسلام رکھا گیا، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا میں آپ کے پاس اقامت کروں یا اپنے اہل وعیال کے پاس چلا جاؤں؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ تم اپنے اہل وعیال کے ساتھ رہو، اور جب تم یہ سن لو کہ میں یثرب کی طرف نکل آیا ہوں تو میرے پاس آجانا۔

پھر جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں آپ کی خدمت میں پہنچا، میں نے سلام کیا آپ نے جواب دیا اور آپ سے چند سوالات کئے ان میں ایک بات یہ بھی تھی کہ سب سے افضل غلام کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا جس کی قیمت زیادہ ہو اور جو اپنے مالکوں کو انتہائی پسندیدہ ہو۔

اس روایت کو ابوامامہ سے متعدد افراد نے نقل کیا ہے، ان میں سلیم بن عامر، ضمرہ بن حبیب، ابوسلام دمشقی، عمرو بن عبداللہ شیبانی، شداد بن عبداللہ، اور نعیم بن زکریا شامل ہیں۔

۶۹۳۷۔ احمد بن اسحاق، جعفر بن محمد بن یعقوب، ابراہیم بن معمر، عمرو بن حفص بن عمرو، عبدالغفار بن عفان اوزاعی کے داماد، ولید بن مزید ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے، حضرت عتبہ بن عامرؓ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتا ہو پھر وہ اپنے جوتے یا نعل کے تلوے کی طرف دیکھے (مبادا اس کے ساتھ کوئی نجاست لگی ہو) تو فرشتے اسے کہتے ہیں تم اچھے رہو اور جنت تمہارے لئے اچھی ہو، سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔[۱]

یہ حضرت عتبہ اور عطاء خراسانی کی غریب حدیث ہے، ہم نے صرف اسی طرح لکھا ہے۔

۶۹۳۸۔ عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن معدان، احمد بن جعفر، محمد بن حمید، ابراہیم بن مختار، ابن جریج، انکے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے وہ حضرت کعب بن عجرہ سے آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق ''جن لوگوں نے نیکی کی ان کے لئے نیکی اور زیادہ بھلائی ہے (یونس۔۲۶) آپ نے فرمایا حسنیٰ سے مراد جنت اور زیادہ سے مراد اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے۔[۲]

عطاء اور ابن جریج کی غریب حدیث ہے جس میں ابراہیم بن مختار متفرد ہیں۔

۶۹۳۹۔ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، ولید بن مسلم، شعیب بن رزیق، انکے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی آیات اور کچھ کلمات سکھائے کہ زمین پر جو مسلمان پریشان ہو، قرض خواہ ہو یا مقروض ہو اور ان کلمات کے ذریعے دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرماتے ہیں اور اسکی تکلیف دور فرمادیتے ہیں۔ ایک روز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روک دیا گیا اور میں آپ کے ساتھ جمعہ کی نماز نہ پڑھ سکا، آپ نے فرمایا معاذ! تم کس وجہ سے جمعہ کی نماز نہ پڑھ سکے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! یوحنان بن ماریا، یہودی کی میرے ذمہ ایک اوقیہ چاندی تھی، وہ میرے دروازے پر گھات لگائے بیٹھا تھا، مجھے اندیشہ تھا کہ وہ مجھے آپ سے روک دیگا اور مجھے اپنی جائیداد سے غافل کردے گا، آپ نے فرمایا معاذ! کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارا قرض اتار دیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا تو پھر تم یہ دعا مانگو! اے اللہ! آپ ہی بادشاہت کے مالک ہیں جسے چاہتے ہیں بادشاہت سے نوازتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں اس سے محروم رکھتے ہیں، جسے چاہتے ہیں عزت دیتے ہیں اور جسے چاہتے ذلت دیتے ہیں، آپ کے قبضہ قدرت میں ساری بھلائی ہے آپ ہر چیز پر قادر ہیں، جسے چاہتے ہیں بغیر حساب کتاب کے دیتے ہیں۔ دنیا وآخرت کی مہربان ذات اور دونوں جہانوں کی رحیم ذات، ان دونوں میں سے جتنا جسے چاہتے ہیں دیتے ہیں، اور جتنا جس سے چاہتے ہیں روکے رکھتے ہیں، میرا قرض ادا فرمادیجئے، اگر تم پر زمین بھر سونا ہوا تو اللہ تعالیٰ اسے

۱۔ تاریخ أصبهان ۱/۱۸۵. وکنز العمال ۲۸۰۹.

۲۔ تفسیر الطبری ۱۱/۷۵. وتفسیر ابن کثیر ۴/۱۹۹، ۴۳۹. والدر المنثور ۳/۳۰۵.

تمہاری طرف سے ادا فرمادیں گے۔

عطاء کی غریب حدیث ہے جسے انہوں نے حضرت معاذ سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

۶۹۴۰۔محمد بن علی بن مخلد، ابراہیم بن ہیثم بلدی، سلیم بن قادم، بقیہ، عبداللہ بن ابی منوسیٰ، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے بواسطہ ابورزین عقیلی سے روایت ہے، محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن اسحاق ضبی علی بن ہاشم، عثمان بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے وہ حضرت ابورزینؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے (مسلمان) بھائی کی زیارت کے لئے نکلتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اسے رخصت کرنے آتے ہیں اور کہتے ہیں اے اللہ! اسے ملا جیسے اس نے تیری خاطر صلہ رحمی کی اگر تم ایسا کرسکو تو ضرور کرو۔

بقیہ اور علی کے الفاظ یہ ہیں ''اے ابورزین! اللہ کی خاطر زیارت کرو، اس واسطے کہ بندہ جب بھائی کی، اللہ تعالیٰ کی خاطر زیارت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ستر ہزار فرشتے مقرر فرمادیتے ہیں۔ اگر وہ صبح کے وقت نکلا ہو تو شام تک اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور اگر شام کو نکلے تو صبح تک دعا کرتے ہیں۔ اگر تم اپنے جسم کو اس کام میں لگا سکو تو کرگزرو۔

اس روایت کو ولید بن مزید نے عثمان بن عطاء سے ان کے والد کے حوالہ سے روایت کیا ہے، انہوں نے حسن سے بواسطہ حضرت ابورزین نقل کیا ہے۔

۶۹۴۱۔ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عثمان بن ابی شیبہ، طلحہ بن یحییٰ، یونس بن یزید، ابن شہاب، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے، حضرت سعید بن المسیب سے نقل کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن خطابؓ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور انہیں حج کے ساتھ عمرہ کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا اگر تم اسے علیحدہ ادا کرو یعنی اشہر حج کے علاوہ میں تو یہ زیادہ مکمل کرنے والا ہے تمہارے حج اور عمرہ کو، پھر فرمایا میں تمہیں اس سے روکتا ہوں، جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج تمتع کیا ہے اور میں نے بھی آپ کے ساتھ ادا کیا ہے۔

اسی طرح اسے طلحہ نے یونس سے روایت کیا ہے جس میں یونس منفرد ہیں اور ابن وہب نے یونس سے بواسطہ عطاء نقل کیا ہے جس میں زہری کا حوالہ نہیں۔

۶۹۴۲۔سلیمان بن احمد، علی بن سعید رازی، محمد بن مظفر، اسامہ بن علی بن سعید عیسیٰ بن ابراہیم غافقی، عبداللہ بن وھب، یونس بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ سعید بن المسیب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے حج کے مہینوں میں تمتع کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کیا ہے اور میں اس سے روک رہا ہوں، یہ اس واسطے کہ تم میں سے کوئی حج کے مہینوں میں دور دراز سے پراگندہ، تھکا ماندہ عمرہ کرنے کے لئے آتا ہے اس کی پراگندگی، تکان اور اس کا تلبیہ صرف اس کے عمرہ میں ہوتا ہے۔ پھر وہ آتا ہے اور بیت اللہ کا طواف کرتا ہے، احرام کھولتا ہے لباس پہنتا ہے خوشبو لگاتا ہے اور اپنی اہل سے قربت کرتا ہے اگر وہ اس کے ساتھ ہوں۔

یہاں تک کہ جب آٹھ ذی الحجہ کا روز ہوتا ہے تو وہ حج کا احرام باندھ لیتا ہے اور منیٰ کی طرف حج کا تلبیہ کہتے ہوئے نکل پڑتا ہے نہ پراگندگی، نہ تھکاوٹ اور نہ کوئی تلبیہ، صرف ایک دن کا یہ سارا کام، جبکہ حج، عمرہ سے افضل ہے، اگر ہم ان کے درمیان سے ہٹ جائیں تو یہ لوگ ان سے معانقہ کریں باوجو یکہ اس گھر کے رہنے والے ایسے ہیں کہ نہ ان کے پاس دودھیا جانور ہیں اور نہ کھیتی ہیں ان کی بہار تو ان لوگوں پر ہے جو ان پر طاری ہوتے ہیں۔

۶۹۴۳۔عبدالملک بن حسن سقطی، احمد بن یحییٰ حلوانی، محمد بن معاویہ نیشاپوری، شعیب بن رزیق، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے وہ سعید بن المسیب سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفانؓ کو وضو کرتے دیکھا، آپ نے داڑھی کا خلال کیا پھر

فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

عطاء کی غریب حدیث ہے شعیب اس میں منفرد ہیں۔

۶۹۴۴۔ سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، مسلم بن ابراہیم، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے وہ سعید بن المسیب سے روایت کرتے ہیں، وہ حضرت خولہ بنت حکیمؓ سے نقل کرتے ہیں، آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! اگر عورت خواب میں وہ چیز دیکھے جو مرد دیکھتا ہے (یعنی احتلام ہو جائے) آپ نے فرمایا جب وہ ایسا دیکھے تو غسل کرے۔[1]

سعید سے عطاء کی روایت کردہ غریب حدیث ہے اسماعیل بن عیاش نے بھی اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۹۴۵۔ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ میں نے ابو ادریس خولانی کو فرماتے سنا، میں حمص کی مسجد میں داخل ہوا، وہاں میں ایک حلقہ میں بیٹھ گیا جس میں ہر شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کر رہا تھا، ان میں ایک نوجوان تھا جب وہ بات کرتا تو سب خاموش ہو جاتے، میں نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، آپ مجھ سے حدیث بیان کریں اللہ کی قسم مجھے آپ سے محبت ہے، انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے اللہ تعالیٰ کے جلال کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے اللہ تعالیٰ (کے عرش) کے سایہ تلے ہوں گے جس دن اس کے سوا کوئی سائبان نہ ہوگا، میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، آپ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں معاذ بن جبل ہوں۔

اس روایت کو شعیب بن رزیق اور عتبہ بن ابی حکیم نے عطاء سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۹۴۶۔ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، معاویہ بن عمرو، ابو اسحاق فزاری، عثمان بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے بواسطہ ابن محیریز حضرت عبد اللہ بن السعدیؓ روایت ہے فرمایا میں اپنی قوم کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ میں چونکہ سب سے کم عمر تھا اس واسطے انہوں نے مجھے اپنے کجاووں یا اپنے اونٹوں کے پاس چھوڑ دیا۔ انہوں نے اپنے مسائل حل کروائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی پیچھے باقی ہے؟ انہوں نے کہا ایک لڑکا ہے جو ہمارے کجاووں یا اونٹوں کے پاس ہے، آپ نے فرمایا اسے بلا بھیجو، بے شک اس کی ضرورت تمہاری ضرورتوں سے بہتر ہے، سو انہوں نے میری طرف آدمی بھیجا، میں آپ کے پاس حاضر ہوا، آپ نے فرمایا: تمہاری کیا حاجت ہے؟ میں نے عرض کیا، میری حاجت یہ ہے کہ کیا ہجرت ختم ہو گئی ہے؟ آپ نے فرمایا: جب تک کافروں سے جنگ و قتال جاری ہے ہجرت ختم نہیں ہوگی۔[2]

اس روایت کو یحییٰ بن حمزہ نے عطاء سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۹۴۷۔ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حسین بن عیسیٰ بسطامی، محمد بن ابی فدیک، عبد الرحمٰن بن فضیل، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے، وہ حسن سے آپ حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑوسی تین طرح کے ہیں، ایک وہ پڑوسی جس کا صرف ایک حق ہے، یہ سب سے کم درجہ حق والا پڑوسی ہے، اور ایک پڑوسی جس کے دو حقوق ہیں اور ایک پڑوسی ایسا ہے جس کے تین حقوق ہیں اس پڑوسی کا حق سب سے افضل ہے، رہا وہ پڑوسی جس کا ایک ہی حق ہے وہ مشرک پڑوسی ہے، جس کے ساتھ کوئی رشتہ داری تو نہیں صرف پڑوسی کا حق ہے، دوسرا پڑوسی جس کے دو حق ہیں تو وہ مسلمان پڑوسی ہے جس کے ساتھ رشتہ داری تو نہیں، ہاں اسلام اور پڑوسی کا حق ہے۔ رہا وہ پڑوسی جس کے تین حقوق ہیں وہ ایسا پڑوسی ہے جو مسلمان، رشتہ دار ہو تو اس کے

۱۔ صحیح البخاری ۱/۴۴، ۷۹، ۴/۱۲۰، ۸/۲۹، ۳۶. وصحیح مسلم، کتاب الحیض ۳۲.

۲۔ المستدرک ۴/۳۲۷. والسنن الکبریٰ للبیهقی ۴/۱۹۸. وکنز العمال ۴۶۱۲۹.

اسلام، پڑوس اور رشتہ داری کا حق ہے۔ پڑوس کا سب سے کم حق یہ ہے کہ تم اپنے پڑوسی کو اپنی ہانڈی کی خوشبو سے کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ، ہاں جب اس میں اس کے لئے بھی پکاؤ تو علیحدہ بات ہے۔ اعطا کی حسن سے روایت کردہ غریب حدیث ہے، ہم نے صرف ابن ابی فدیک کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۹۴۸۔ محمد بن احمد بن حسن، محمود بن محمد المروزی، علی بن حجر، اسحاق بن نجیح، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے، حسن سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے ابو تیمیہؓ سے سنا انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے، فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عدل وانصاف کے مختلف شعبوں کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا اپنے نفس سے لوگوں کو انصاف دینا، عالم آدمی کو سلام کرنا غنا وفقر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا، یہاں تک کہ تمہیں اس کی پروا نہ ہو کہ تمہاری اللہ تعالیٰ کی راہ میں مذمت ہوئی یا تعریف ہوئی۔

فرماتے ہیں میں نے آپ سے پوچھا خواہشات کے کیا شعبے ہیں؟ آپ نے فرمایا ایسا لالچ جس کے پیچھے آدمی چل پڑے، ایسی خواہش جس کی پیروی کی جائے، آدمی کا اپنے آپ سے خوش ہونا، مصیبت کے وقت صبر کی کمی اور آسانی وآسائش کے وقت شکر کی کمی۔

عطاء کی حسن سے روایت کردہ غریب حدیث ہے ہم نے صرف اسی طریق پر لکھا ہے۔

۶۹۴۹۔ علی بن ہارون بن محمد، یوسف القاضی، ابوموسیٰ، عبدالاعلیٰ، داؤد بن ابی ہند، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے وہ یحییٰ بن یعمر سے وہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اس نے کہا یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا نماز پڑھنا، زکوٰۃ دینا، اور حج کرنا، اس نے کہا اگر میں یہ کام کرلوں تو کیا میں مسلمان ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں، پھر اس نے کہا ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ پر، فرشتوں پر، اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر، اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر، مرنے کے بعد جی اٹھنے پر، جنت، جہنم پر، تقدیر کے خیر وشر کے سب پر ایمان رکھنا، اس نے کہا اگر میں ایسا کرلوں تو کیا ایمان دار ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں، پھر اس نے کہا احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ کے لئے ایسے طریقے سے عمل کرو کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر ایسا نہ کرسکو تو (یوں تو ضرور خیال کرو) وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ پھر اس نے کہا کیا میں ایسا کر چکنے کے بعد احسان کرنے والا ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں، پھر اس نے کہا یا رسول اللہ! قیامت کب ہے؟ آپ نے فرمایا یہ پانچ چیزیں ہیں جن کا تعلق غیب سے ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا "بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس ہی قیامت کا علم ہے" (لقمان۔۳۴) البتہ میں تمہیں اس کی چند نشانیوں سے خبردار کرتا ہوں، جب لونڈی اپنی مالک کو جنم دے، اور لوگ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر عمارتوں میں لگ جائیں، اور جب لوگوں کے سردار بھوکے ننگے اور مفلس لوگ بن جائیں گے۔ اس نے کہا وہ کون ہوں گے؟ آپ نے فرمایا دیہاتی لوگ۔ اس کے بعد وہ شخص منہ پھیر کر چل دیا، آپ نے فرمایا اس شخص کو میرے پاس لاؤ، لوگ اس کے پیچھے لپکے تاکہ اسے دیکھیں مگر انہیں کچھ نظر نہ آیا، آپ نے فرمایا یہ جبرائیل علیہ السلام تھے جو لوگوں کو دین سکھانے آئے تھے۔

عطاء اور داؤد کی غریب حدیث ہے جس میں حضرت عمرؓ کا ذکر نہیں۔

۶۹۵۰۔ احمد بن یعقوب بن مہرجان، حسن بن علی معمری، محمد بن ابان واسطی، داؤد بن ابی فرات، محمد بن یوسف ابی زجاء اسدی، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے نعیم بن ابی ہند، ابو تھل سے وہ حضرت حذیفہؓ سے نقل کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض وفات میں جس میں آپ کی وفات ہوئی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت حضرت علی اپنے سینے سے آپ کو سہارا دیئے

ا۔ مجمع الزوائد ۱۶۳/۸۔ وکنز العمال ۲۴۸۹۱۔ وفتح الباری ۴۴۲/۱۰۔ واتحاف السادۃ المتقین ۳۰۴/۲۔ وکشف الخفا ۳۹۳/۱۔ وتفسیر ابن کثیر ۲۶۳/۲۔ والقرطبی ۱۸۴/۵۔

ہوئے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اب آپ کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا بہتر ہوں، میں نے حضرت علیؓ سے کہا، کیا آپ مجھے رسول اللہ کو سہارا دینے کی سعادت دیں گے تاکہ میں اپنے سینے سے سہارا دوں کیونکہ آپ پہلے سے حاضر ہیں اور تھک چکے ہیں نا؟ آپ نے فرمایا حذیفہ تم میرے قریب ہو جاؤ، وہ اس بات کے زیادہ مستحق ہیں، میں آپ کے زیادہ قریب ہوا، آپ نے فرمایا اے حذیفہ! جس کے لئے صدقہ یا روزے کی مہر لگی اور وہ اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب ہو تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کیا میں اس بات کو ظاہر کروں یا پوشیدہ رکھوں؟ آپ نے فرمایا، پوشیدہ رکھو۔

نعیم کی مشہور حدیث ہے اور عطاء کی غریب حدیث ہے جس میں داؤد منفرد ہیں۔

۶۹۵۱۔ محمد بن حمید، عبدان بن احمد، دحیم، عبداللہ بن یحییٰ بن برنسی، ابی، عبداللہ بن محمد، یونس بن عبدالاعلیٰ، ابن وھب، حیوہ، اسحاق بن عبدالرحمٰن خراسانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عطاء خراسانی نے ان سے بیان کیا، وہ نافع سے وہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب تم بیع عینہ؎ سے خرید و فروخت کرنے لگو گے، گایوں کی دموں کو پکڑلو گے جہاد چھوڑ کر کھیتی میں خوش ہونے لگو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت و رسوائی کو اس وقت تک مسلط رکھے گا جب تک کہ تم اپنے دین کی طرف واپس نہ لوٹو۔[1]

عطاء کی نافع سے روایت کردہ غریب حدیث ہے جس میں حیوہ، اسحاق سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۹۵۲۔ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبداللہ بن احمد بن ذکوان، عراک بن خالد بن یزید بن صبیح المری، عثمان بن عطاء، انکے سلسلہ سند میں ان کے والد سے وہ عکرمہ وہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت رقیہؓ جو حضرت عثمانؓ کی زوجہ تھی، کی وفات کا غم ہوا تو آپ نے فرمایا تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے، بیٹیوں کو دفن کرنا عزت کے کاموں میں سے ہے۔[2]

عطاء کی عکرمہ سے روایت کردہ غریب حدیث ہے جس میں عراک بن خالد متفرد ہیں۔

۶۹۵۳۔ محمد بن احمد بن علی بن مخلد، محمد بن یونس کدیمی، بشر بن عمران زہرانی، شعیب بن رزیق، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے وہ عطاء بن ابی رباح سے وہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: تین آنکھوں پر (جہنم کی) آگ حرام ہے، وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئی، وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھنے سے جھک گئی، وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی۔[3]

اس روایت کو عثمان بن عطاء نے اپنے والد سے نقل کیا ہے اور فرمایا: عن ابن عباس۔

۶۹۵۴۔ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، دحیم، سلیمان بن احمد، ابراہیم بن دحیم، ابی، محمد بن شعیب بن مشابور، عثمان بن عطاء انکے سلسلہ سند میں ان کے والد سے وہ ابوعمران جونی سے آپ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

۱۔ سنن أبی داؤد ۳۴۶۲. والسنن الکبری للبیهقی ۳۱۶/۵. والکامل لابن عدی ۱۹۹۸/۵. ونصب الرایة ۱۷/۴. والکنی للدولابی ۲۵/۲. ومیزان الاعتدال ۱۰۳۷۸. والترغیب والترهیب ۳۲۹/۲.

۲۔ تاریخ بغداد ۶۷/۵، ۲۹۱/۷. وتاریخ ابن عساکر ۲۹۸/۱. ۷، ۲۷۹. وتذکرة الموضوعات ۲۱۷. والکامل لابن عدی ۶۹۳/۲. والدر المنتثرة ۸۴. والموضوعات لابن الجوزی ۲۳۵/۳. والأحادیث الضعیفة ۱۸۵، ۱۸۶.

۳۔ المصنف لابن أبی شیبة ۳۵۰/۵. وشرح السنة ۳۶۵/۱۴. وتاریخ ابن عساکر ۳۴۲/۶.

؎ یعنی کسی چیز کو اس کی اصلی قیمت سے زیادہ کر کے ادھار [illegible]

وسلم کو چار اعمال بہت پسند تھے۔ دو عمل آپ کی جان کو مشقت میں ڈال دیتے اور دو عمل آپ کے مال کے لئے باعث مشقت تھے، وہ دو عمل جو آپ کی جان کو مشقت میں ڈالتے وہ روزہ اور نماز تھی اور وہ دو عمل جو مال کے لئے باعث مشقت تھے وہ جہاد اور صدقہ ہے۔

عطاء کی غریب حدیث ہے جو ابوعمران سے مروی ہے، اور اسے ابوتوبہ الربیع بن نافع نے عبدالعزیز بن عبدالملک قرشی بحوالہ عطاء اسی طرح نقل کیا ہے۔

۳۱۸۔ خالد بن معدان[1]

اور ان لوگوں میں سے با مشقت بدن والے، موجود دل والے، قابل تعریف عقل والے، وہ اپنے دل کو وجد میں اور اپنی عقل کو پانے والے اور وصل میں کوشش کرنے والے خالد بن معدان ہیں۔

کہا گیا ہے کہ تصوف، معبود کے مشاہدے کیلئے انتہائی کوشش کا نام ہے۔

۶۹۵۵۔ عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن جعفر، سلمہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ خالد بن معدان دن میں چالیس ہزار دفعہ سبحان اللہ کہتے تھے، یہ مقدار قرآن مجید کی تلاوت کے علاوہ تھی، وفات کے بعد جب انہیں تخت پر غسل کے لئے رکھا گیا تو اپنی انگلی کو اسی طرح حرکت دینے لگے یعنی سبحان اللہ کہنے لگے۔

۶۹۵۶۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حاتم بن اللیث جوہری، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان کی اولاد میں سے کسی شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ خالد بن معدان کا انتقال روزے کی حالت میں ہوا۔

۶۹۵۷۔ ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد اموی، محمد بن حسین، بہلول بن مورق، بشر بن منصور، ثور، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے۔ فرمایا میں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے، اپنے نفس کو بھوکا اور ننگا رکھ شاید وہ اللہ عزوجل کو دیکھ سکے۔

۶۹۵۸۔ ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، علی بن سہل رملی، ولید، عبدۃ بنت خالد بن معدان، ان کے سلسلہ سند میں ہے وہ اپنے والد سے نقل کرتی ہیں فرماتی ہیں، بہت کم ایسا ہوتا کہ خالد دوپہر کے وقت جب قیلولہ (دوپہر کا آرام) کرنے بستر پر آتے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات اور آپ کے مہاجرین وانصار صحابہ سے اشتیاق کا ذکر نہ کیا ہو، پھر ان کا نام لیتے اور فرماتے وہی لوگ میری اصل اور فصل ہیں۔ ان کی دل آرزو کرتا ہے ان کی طرف میرا اشتیاق بڑھ گیا ہے، اے میرے رب! مجھے اپنی طرف بلا لے، یہاں تک کہ ان پر نیند غالب آجاتی اور وہ اسی طرح سو جاتے۔

۶۹۵۹۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن عبداللہ بن الزبیرح، عبدالرحمن بن العباس، ابراہیم بن اسحاق حربی، عبید اللہ بن عمر، ابواسامہ، سفیان، ثور، ابن الزبیر، ایک شخص کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے انہوں نے فرمایا مجھے یہ بات پسند نہیں کہ خشکی یا تری میں کوئی جانور موت سے میرا فدیہ بن جائے، اگر موت کوئی ہدف ہوتا جس تک سبقت لیجانی ہوتی تو مجھ سے وہی شخص آگے بڑھ سکتا جو طاقت میں مجھ سے زیادہ ہوتا۔

۶۹۶۰ عبدالرحمن بن عباس، ابراہیم بن اسحاق حربی، سعید بن یحییٰ، ابی، احوص بن حکیم، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے، فرمایا اللہ کی قسم! اگر موت کسی مکان میں رکھی ہوتی تو میں سب سے پہلے وہاں پہنچتا۔

۶۹۶۱۔ ابومحمد بن حیان، ابن ابی عاصم، محمد بن عمر، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کسی شامی شخص نے مجھ سے بحوالہ بنت خالد بن معدان روایت بیان کی۔ وہ اپنے والد سے نقل کرتی ہیں کہ انہوں نے فرمایا مؤمن کا سب سے کم درجہ یہ حال ہے کہ وہ نماز میں کھڑا

---

[1] طبقات ابن سعد ۷/۴۵۵. والتاریخ الکبیر ۳/ت ۹۰۱ والجرح ۳/ت ۱۵۸۴. وتهذيب الكمال ۱۶۵۳. (۸/۱۶۷).

ہوتا ہے اور فاجر کا سب سے بہتر حال یہ ہے کہ وہ سویا ہو۔

۶۹۶۲۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابوالمغیرہ، جریر، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے۔فرمایا جب تم میں سے کسی کے لئے بھلائی کا دروازہ کھولا جائے تو وہ اس کی طرف جلدی کرے، اس واسطے کہ اسے معلوم نہیں کہ یہ کب بند ہو جائے گا۔

۶۹۶۳۔محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان بن عیینہ، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے فرمایا جس نے بغیر عجب اور کسی کو سنانے کے علاوہ، سبحان اللہ وبحمدہ کہا تو اللہ تعالیٰ اس کلمہ کے لئے دو آنکھیں اور دو پر بنائیں گے جن کے ذریعے وہ تسبیح کرنے والوں کے ساتھ اڑتے تسبیح کرتی رہے گی۔

۶۹۶۴۔محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن سری، فضیل بن عیاض، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے۔انہوں نے فرمایا بندے کی اس وقت بھی قدردانی ہوتی ہے جب وہ الحمدللہ کہے، اگرچہ وہ ہمبستری کے بستر پر ہو اور اس کے پاس خوبصورت نوخیز لڑکی ہو۔

۶۹۶۵۔سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر، ابی، بقیہ، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام جب انگور کے خوشہ کے پاس آتے تو ایک ایک دانہ کھاتے اور ہر دانے پر اللہ تعالیٰ کا نام لیتے۔

۶۹۶۶۔محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ، دحیم، ولید، حریز، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے فرمایا آنکھ بھی مال ہے اور نفس بھی مال ہے اور انسان کا سب سے بہترین مال وہ ہے جس سے وہ مستفید ہو اور اسے خرچ کرے۔اور تمہارا سب سے برا وہ مال ہے جس کو نہ تم دیکھو اور نہ وہ تمہیں دیکھے، اس کا حساب تو تمہارے ذمہ ہو اور اس کا نفع کسی اور کو پہنچے، خالد نے فرمایا وہ لوگ تین چیزوں میں تم سے سبقت لے گئے۔انہیں فقر سے کوئی اندیشہ نہ تھا، نمازی شخص کے بارے میں شک نہ کرتے تھے، دشمن سے آمنا سامنا ہوتا تو بزدل نہ ہوتے۔

۶۹۶۷۔احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن سلیمان بن اشعث، عباس بن ولید، ابی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے خالد بن معدان کے واسطے سے یہ بات پہنچی کہ وہ فرمایا کرتے تھے کھانا اور تعریف کرنا، کھا کر خاموش رہنے سے بہتر ہے۔

۶۹۶۸۔عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین المروزی، ابن المبارک، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے۔فرمایا آدمی پوری طرح فقیہ اس وقت تک نہیں بن سکتا یہاں تک کہ وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے پہلو میں اونٹوں کی طرح دیکھے پھر اپنے آپ پر غور کرے تو وہ اسے انتہائی حقیر نظر آئے گا۔

۶۹۶۹۔ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن ہشام، بقیہ، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے۔فرمایا خبردار! تم لوگ دو خطروں سے بچ کر رہنا اس واسطے کہ کبھی آدمی کا ہاتھ پورے بدن سے خرچ کرتا ہے کسی نے کہا خطرے کیا ہیں؟ فرمایا آدمی کا چلتے ہوئے اپنا ہاتھ مارنا۔

۶۹۷۰۔عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندوں میں سے مجھے سب سے محبوب وہ لوگ ہیں جو میری محبت کی وجہ سے آپس میں محبت کرنے والے ہوں، جن کے دل مسجدوں کے ساتھ لگے رہیں جو سحری کے وقت استغفار کریں، یہی وہ لوگ ہیں جب میں زمین والوں کو عذاب دینے کا ارادہ کروں تو مجھے وہ یاد ہوتے ہیں یوں میں ان سے عذاب پھیر دیتا ہوں۔

۶۹۷۱۔ابواحمد محمد بن احمد، عبداللہ بن شیرویہ، اسحاق بن راھویہ، عیسیٰ بن یونس، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معادن سے

روایت ہے۔فرمایا جب اہل جنت، جنت میں داخل ہو جائیں گے تو وہ کہیں گے کیا ہمارے پروردگار نے ہم سے یہ وعدہ نہ کیا تھا کہ ہم جہنم میں اتریں گے؟ فرشتے کہیں گے کیوں نہیں، مگر جب تم اس پر سے گزرے تو وہ بجھی ہوئی تھی۔

۶۹۷۲۔ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس کدیمی، احمد بن ابراہیم بن یوسف، عمران بن عبدالرحیم، حسین بن حفص، سفیان ثوری، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے۔فرمایا ہر بندے کی چار آنکھیں ہیں دو آنکھیں بدن میں جن سے دنیا کے معاملات کو دیکھتا ہے اور دو آنکھیں اس کے دل میں ہیں جن سے آخرت کے امور کو دیکھتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کے دل کی دونوں آنکھیں کھول دیتا ہے تو وہ ان چیزوں کو دیکھ لیتا ہے جن سے اللہ تعالیٰ کی وعدہ کی ہوئی غیب کی چیز دیکھتا ہے۔وہ دونوں غیب ہیں اور غیب سے امن غیب کی وجہ سے ہوتا ہے اور جب کسی بندے کو اس کے علاوہ کچھ پہنچانے کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے اپنے حال پر چھوڑ دیتے ہیں پھر یہ آیت پڑھی، کیا ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں۔(محمد۔۲۴)

۶۹۷۳۔ابوعلی محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، حمیدی ح، ابی، عبداللہ بن محمد بن عمران، محمد بن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ثور بن یزید، خالد بن معدان سے اسی طرح کی روایت ہے۔

۶۹۷۴۔احمد بن ابراہیم بن یوسف، عمران بن عبدالرحیم، حسین بن حفص، سفیان، ثور، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے فرمایا کہ ہر بندے کے ساتھ ایک شیطان ہے جو اس کی پیٹھ کی ہڈی کے ساتھ پوشیدہ رہتا ہے۔اپنی گردن کو کندھے کی طرف موڑے ہوتا ہے۔اپنے منہ کو اس کے دل پر لگائے ہوتا ہے۔حسین کے علاوہ دوسروں نے سفیان سے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب غافل ہوتا ہے تو وسوسے ڈالتا ہے۔

۶۹۷۵۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبداللہ بن واقد، ام عبداللہ بنت خالد، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد خالد سے روایت ہے۔فرمایا قبولیت کی دعا یا جو قبولیت کا اارادہ کرے تو سجدہ کرتے دونوں ہاتھوں کو پلٹ دے اور دعا کرے۔

۶۹۷۶۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبداللہ بن واقد، ام عبداللہ، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد خالد سے روایت ہے۔فرمایا دل مٹی سے بنائے گئے ہیں اور مٹی سردی میں نرم پڑ جاتی ہے۔

۶۹۷۷۔محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں ذکر کیا، عبداللہ بن محمد بغوی، محمد بن زیاد بن فروہ، ابوشہاب، طلحہ بن مزید، ثور، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں حکیم آدمی کی بات قبول نہیں کرتا، میں تو اس کا قصد اور عمل قبول کرتا ہوں۔اگر اسکا قصد اور عمل پسندیدہ اور رضامندی کا سبب ہو تو میں اسکا قصد و عمل اللہ تعالیٰ کی تعریف اور وقار بنا دیتا ہوں اگرچہ وہ بات نہ کرے۔

۶۹۷۸۔محمد بن احمد، موسیٰ بن اسحاق، عبداللہ بن عوف، فرج بن فضالہ، شعوذ، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے کہ داؤد (اللہ تعالیٰ کے) نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے میرے ذکر میں مشغول رہنے والوں کو میں، مجھ سے مانگنے والوں سے زیادہ افضل عطا کرتا ہوں۔

۶۹۷۹۔محمد بن علی بن جیش، موسیٰ بن ہارون، عطیہ بن بقیہ بن ولید، ابی، بحیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے خالد بن معدان کو فرماتے سنا، جو شخص حق کی مخالفت کر کے تعریف کا متلاشی ہو تو وہ تعریف اللہ تعالیٰ اس کے لئے مذمت بنا کر دے مارتے ہیں اور جو حق کی موافقت میں ملامتوں پر جرأت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان ملامتوں کو اس کے لئے تعریف بنا دیتے ہیں۔

۶۹۸۰۔محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن یزید، سعید بن محمد الوراق، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے۔فرمایا اللہ تعالیٰ انسان کی رات کے ابتدائی حصہ میں کھیتی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں تمہارا اگلا حصہ پہلے

حصہ کے ساتھ مل جائے۔

۶۹۸۱۔عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن ہاشم بعلبکی، ولید، عبدہ بنت خالد بن معدان، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے۔فرمایا آسمان میں ایک فرشتہ ہے جس کا آدھا بدن آگ اور آدھا برف ہے، وہ کہتا ہے اے پروردگار تیری ذات پاک ہے اور تیری تعریف ہے جیسے آپ نے اس آگ اور برف کو یکجا کیا۔اسی طرح مومنوں کے دلوں کو جمع کردیں۔اس کے علاوہ اس کی اور کوئی تسبیح نہیں۔

۶۹۸۲۔محمد بن علی بن جیش، موسیٰ بن ہارون، سعید بن یعقوب طالقانی، اسماعیل بن عیاش، بحیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے خالد بن معدان کو فرماتے سنا وہ لوگ سرحدوں پر گھوڑے باندھنے پر کسی چیز کو ترجیح نہیں دیتے تھے۔

۶۹۸۳۔محمد بن علی بن جیش، موسیٰ بن ہارون، عیسیٰ بن سالم، سلم بن قادم، داؤد بن رشید، بقیۃ بن ولید، بحیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں سند خالد بن معدان سے روایت ہے۔وہ کثیر بن مرہ سے نقل کرتے ہیں فرمایا یہ ایک مزید نعمت ہوگی کہ اہل جنت کے پاس سے ایک بادل گزرے گا، وہ کہے گا کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم پر برسوں؟ وہ کسی چیز کی تمنا نہیں کریں گے ان پر بارش ہوگی، خالد فرماتے ہیں کثیر فرماتے: اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کا مشاہدہ کرایا تو ضرور کہوں گا مجھ پر زیورات میں سجی دھجی لڑکیاں برسا۔

۶۹۸۴۔احمد بن عبیداللہ بن محمود، محمد بن احمد بن یحییٰ، ابوبکر المؤدب، سلمہ بن شبیب، ولید، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ حضرت معاذ بن جبلؓ سے نقل کرتے ہیں۔انہوں نے فرمایا ملک الموت کے پاس مشرق سے مغرب تک کی مقدار کا ایک نیزہ ہے۔جب دنیا میں سے کسی بندے کی زندگی ختم ہوجاتی ہے تو اس نیزہ کو بندے کے سر پر مارتا ہے پھر کہتے ہیں اب تمہاری وجہ سے اموات کے لشکر میں اضافہ ہوگا۔

۶۹۸۵۔احمد بن اسحاق، اسحاق بن ابراہیم بن قران المودب، سلمہ بن شبیب، ابوالمغیرہ، ام عبداللہ، عبدۃ بنت خالد بن معدان، ان دونوں سے ان کے والد سے روایت ہے۔انہوں نے فرمایا جس بستر پر انسان نہیں سوتا اس پر شیطان سوتا ہے۔

۶۹۸۶۔محمد بن معمر، ابوشبیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ بابلتی، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے خالد بن معدان کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے انسان! اگر تو مجھے اپنے دل میں یاد کرے گا تو تمہیں بھی تجھے اسی طرح یاد کروں گا، اور اگر تو مجھے مجلس میں یاد کرے گا تو میں بھی تجھے اسی طرح مجلس میں یاد کروں گا جو تیری مجلس سے بہتر ہوگی، اگر تو مجھے غصہ کی حالت میں یاد رکھے گا تو میں بھی تجھے غضب میں یاد رکھوں گا، میں تجھے عذاب والوں کے ساتھ عذاب نہیں دوں گا۔

خالد بن معدان حضرت معاذ بن جبلؓ، عبادہ بن صامتؓ، ابوعبیدہ بن الجراح اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں، حضرت مقدام بن معدی کرب، ابوامامہ باہلی، ابوہریرہؓ، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمرو، معاویہ، عبداللہ بن سیر، ثوبان، واثلہ، عتبہ بن عبید غنم، ابوبحریہ، کثیر بن مرۃ، عبدالرحمٰن عمرو سلمی، عمرو بن الاسود، اور ربیعہ جرشی سے ہیں۔

۶۹۸۷۔فاروق الخطابی، ابوخالد عبدالعزیز بن معاویہ قرشی، ابومسلم الکشی، سعید بن سلام، عطار، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے۔فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی ضرورتوں میں پوشیدگی سے مدد چاہو کیونکہ ہر نعمت والے شخص سے حسد کیا جاتا ہے۔[1]

---

[1] المعجم الصغیر للطبرانی ۲/۱۴۹. ومیزان الاعتدال ۳۱۹۵. وکشف الخفا ۱/۱۳۵. وتنزیہ الشریعۃ ۲/۱۳۵. والفوائد المجموعۃ ۷۰، ۲۶۱. وتذکرۃ الموضوعات ۲۰۵. والموضوعات لابن الجوزی ۲/۱۶۵. واللآلی المصنوعۃ ۲/۴۳.

خالد کی غریب حدیث ہے جس میں ثور منفرد ہیں، اس روایت کو عمرو بن یحییٰ بصری نے شعبہ سے انہوں نے ثور سے نقل کیا ہے

۷۹۸۸۔ فاروق الخطابی، سلیمان بن احمد نے جماعت سمیت، ابو مسلم الکشی، عصمۃ بن سلیمان الخزاز، حازم مولیٰ بنی ہاشم، لمازہ، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ حضرت معاذ بن جبل سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ میں سے ایک شخص کی جائیداد دیکھنے آئے، آپ نے فرمایا خیر و برکت ہو اور بابرکت شگون ہو، رزق میں وسعت ہو، اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے، اسکے سر پر دفلی بجاؤ، دفلی لائی گئی اور بجائی گئی، اتنے میں طباق لائے گئے جن پر میوے اور شکر رکھی تھی، اس پر بکھیر دی گئی لوگوں نے اپنے ہاتھ روک لئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کیا ہوا کہ لوٹتے نہیں؟ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ نے لوٹنے سے روکا نہیں؟ میں نے تمہیں لشکروں کے لوٹنے سے روکا ہے، شادیوں کے لوٹنے سے نہیں روکا، چنانچہ لوگوں نے آپ سے اور آپ نے لوگوں سے چھینا۔[۱]

خالد کی غریب حدیث ہے جسے ان سے نقل کرنے میں ثور منفرد ہیں۔

۷۹۸۹۔ عبداللہ بن محمد نے اپنی اصل کتاب سے نقل کیا ہے، محمد بن زکریا، عمر بن یحییٰ، شعبہ بن الحجاج، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ معاذ بن جبلؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسانوں کے دل سردی میں نرم پڑ جاتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا ہے اور مٹی سردی میں نرم ہو جاتی ہے۔[۲]

شعبہ سے اس روایت کو مرفوع نقل کرنے میں عمر بن یحییٰ منفرد ہیں جبکہ ان کی حدیث متروک ہے صحیح روایت خالد کا قول ہے جسے ابن ابی داؤد نے ابن زکریا سے روایت کیا ہے۔

۷۹۹۰۔ سلیمان بن احمد، حسین بن اسحاق تستری، ابوالربیع زہرانی، صلت بن الحجاج، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ حضرت عبادہ بن صامتؓ سے نقل کرتے ہیں، فرمایا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر وحشت کی شکایت کرنے لگا آپ نے اسے کبوتروں کا جوڑا رکھنے کا حکم دیا۔ خالد کی غریب حدیث ہے جسے صلت سے وہ ثور سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۷۹۹۱۔ محمد بن جیش، موسیٰ بن ہارون، اسحاق بن راھویہ، بقیۃ بن ولید، بجیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ ابوعبیدؓ سے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، آپ نے فرمایا انسان کا دل چڑیا کی طرح ہے دن میں سات مرتبہ تبدیل ہوتا ہے

موسیٰ بن ہارون نے فرمایا ہم سے یہ حدیث اسحاق نے اپنی سند سے بیان کی جس کی سند ابوعبیدہ بن الجراحؓ سے ہے اور خالد کی ملاقات حضرت ابوعبیدہؓ سے نہیں ہوئی۔

۷۹۹۲۔ محمد بن علی جیش، موسیٰ بن ہارون، سلم بن قادم، بقیہ بن ولید، بجیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ خالد بن معدان نے فرمایا کہ ابوذرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اپنے دل کو ایمان کے لئے خالص کر لیا، اپنے دل کو محفوظ کر لیا، اپنی زبان کو سچا کر لیا، اپنے نفس کو مطمئن کر لیا، اپنی عادت کو درست کر لیا، اپنے کان کو (حق بات) سننے والا بنا دیا، اپنی آنکھ کو دیکھنے والا بنا لیا، رہا کان تو وہ انڈیلنے والا ہے، آنکھ دل کی نیت کا اقرار کرنے والی ہے، اور تحقیق وہ شخص کامیاب ہوا جس نے اپنے دل کو محفوظ کرنے والا بنا دیا۔[۳]

۱۔ سنن أبي داؤد ۴۹۳۶. ومجمع الزوائد ۲۹۰/۴. وكنز العمال ۴۵۵۷۱.

۲۔ الأحاديث الضعيفة ۵۱۱. واللآلي المصنوعة ۵۱/۱. وكنز العمال ۳۵۲۱۱. وتنزيه الشريعة ۱۷۱/۱. والفوائد المجموعة ۴۶۸، ۴۹۸.

۳۔ مسند الامام احمد ۱۴۷/۵، ومجمع الزوائد ۲۳۲/۱۰. واللآلي المصنوعة ۵۱/۱. والترغيب والترهيب ۵۶/۱، ۵۵۱/۳. ومشكاة المصابيح والدر المنثور ۲۳۷/۲.

خالد کی غریب حدیث ہے جسے ان سے نقل کرنے میں بحیر منفرد ہیں۔

۶۹۹۳۔محمد بن احمد بن محمد بن احمد ابوجعفر المقری، سھل بن مردویہ علی بن بحر عیسیٰ بن یونس ،ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے حضرت مقدام بن معدی کربؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسانوں میں سے کسی کا کھانا اس کے ہاتھ کی کمائی کے کھانے سے زیادہ بہتر نہیں، داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے۔[1]

اس روایت کو معاویہ بن صالح ، اسماعیل بن عیاش اور بقیہ نے بحیر سے اسی طرح نقل کیا ہے، خالد کی صحیح حدیث ہے جسے عیسیٰ کی حدیث سے ثور نے نقل کیا ہے۔

۶۹۹۴۔ابو اسحاق بن حمزہ نے پوری جماعت سمیت نقل کیا، عبداللہ بن محمد، منصور بن ابی مزاحم، یحییٰ بن حمزہ، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ حضرت معدیکربؓ سے آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلمؐ سے نقل کرتے ہیں، آپ نے فرمایا اپنے اناج کا ماپ کیا کرو، تمہارے لئے اس میں برکت دی جائے گی۔[2]

ثور کی خالد سے مروی صحیح حدیث ہے اسے ابن المبارک اور ولید بن مسلم نے ثور سے روایت کیا ہے اور اسماعیل بن عیاش اور بقیہ نے بحیر سے نقل کیا ہے۔انہوں نے کہا مقدام سے، ابوایوب سے اسی طرح منقول ہے۔

۶۹۹۵۔احمد بن اسحاق، محمد بن زکریا، محمد بن کثیر، اسماعیل بن عیاش، بحیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ حضرت مقدام سے، آپ ابوایوبؓ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

بخاری نے اس روایت کو ثور کی حدیث سے بحوالہ خالد نقل کیا ہے جس میں ابوایوبؓ کا حوالہ نہیں۔

۶۹۹۶۔ابوالحسن سھل بن عبداللہ الوراق العستری، حسن بن سھل بن عبدالعزیز الجوز البصری، ابوعاصم النبیل، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ حضرت ابوامامہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے جب رات کا دسترخوان اٹھایا جاتا تو آپ فرماتے تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے بہت زیادہ، اچھی اور مبارک، نہ وہ کافی ہیں نہ انہیں الوداع ہے اور نہ ان سے لاپرواہی اے ہمارے رب!

اس روایت کو سفیان ثوری نے ثور سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۹۹۷۔سلیمان بن احمد علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، اسی روایت کو سفیان نے نقل کیا ہے۔

۶۹۹۸۔عبدالرحمن بن العباس الوراق، محمد بن یونس الکدیمی، روح بن عبادۃ، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند مین خالد بن معدان سے روایت ہے، وہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کا واضح نشان ہے جیسے راستے کا مینارہ، اسی میں سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے، نماز قائم کی جائے، زکوٰۃ دی جائے، حج کیا جائے، رمضان کے روزے رکھے جائیں، نیکی کا حکم اور برائی سے روکا جائے، لوگوں کو سلام کیا جائے اگر وہ تمہیں جواب دیں تو فرشتے انہیں اور تجھے جواب دیتے ہیں اور اگر وہ تمہیں جواب نہ دیں تو فرشتے تمہیں جواب دیتے ہیں، ان پر لعنت یا خاموش ہوجاتے ہیں اور تمہارے اپنے گھر والوں کو سلام کہنا جب گھر میں جاؤ، جس نے ان میں سے کسی چیز کو توڑا تو یہ چیزیں اسلام کے تیروں میں سے ایک تیر تھی جسے اس نے چھوڑ دیا اور جس نے ان سب چیزوں کو چھوڑ دیا تو اس نے اسلام کو چھوڑ دیا۔[3]

۱۔صحیح البخاری ۳/۷۴. وفتح الباری ۴/۳۰۳. والترغیب والترھیب ۱/۵۹۲. ۲/۵۲۱.

۲۔صحیح البخاری ۳/۸۸. وفتح الباری ۱۱/۲۸۱. وکشف الخفا ۲/۱۹۲۱.

۳۔المستدرک ۱/۲۱. وأمالی الشجری ۱/۳۸. وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۱۵۷. ومجمع الزوائد ۱/۴۸.

خالد کی غریب حدیث ہے جس میں ثور منفرد ہیں اس روایت کو احمد بن حنبل اور کبار محدثین نے روح سے روایت کیا ہے۔

۶۹۹۹۔ سلیمان بن احمد، حفص بن عمر الرقی، سلیمان بن عبد اللہ، بقیۃ بن عبد اللہ، بقیہ بن ولید، بحیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے، وہ حضرت عبد اللہ بن عمرو سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھا تو اسے غلام آزاد کرنے کی طرح ثواب ہے۔[۱]

اسے حیوۃ بن شریح نے بقیہ سے موقوفاً نقل کیا ہے۔ ہم نے صرف سلیمان کی حدیث سے مرفوع الفاظ کے ساتھ لکھا ہے جو بقیہ سے مروی ہے۔

۷۰۰۰۔ سلیمان بن علان الوراق، محمد بن محمد الواسطی، احمد بن معاویہ بن بکر، عیسیٰ بن یونس، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ عبد اللہ بن بسرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی بدعتی کی عزت کی تو اس نے اسلام (کی عمارت) ڈھانے پر اعانت کی۔[۲]

خالد کی غریب حدیث ہے جس میں ثور سے نقل کرنے میں عیسیٰ متفرد ہیں۔

۷۰۰۱۔ فاروق الخطابی، ابو مسلم الکشی، قعنبی، عیسیٰ بن یونس، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ حضرت عبد اللہ بن بسر سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہفتہ کے دن سوائے فرض روزہ کے کوئی روزہ نہ رکھو، اگر تم کچھ اور نہ پاؤ تو انگور کی شاخ یا کسی درخت کی بیل چبالینا۔[۳]

خالد کی غریب حدیث ہے جس میں ثور سے عیسیٰ نقل کرنے میں متفرد ہیں۔

۷۰۰۲۔ سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، سوید بن سعید، ولید بن محمد الموقری، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ معاویہ بن ابی سفیانؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نہ دھوکا میں آتے ہیں نہ ان پر کوئی غالب آتا ہے اور اس چیز کی خبر دی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے علم میں اپنا وجود نہیں رکھتی، جس سے اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرمائیں اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرماتے ہیں جسے دین کی سمجھ نہ دیں تو اس کی پرواہ نہیں کرتے۔

یہ آخری لفظ میں پرواہ کا ذکر نہیں، حضرت معاویہ سے ان کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا، اور متعدد لوگوں نے تفقہ فی الدین والی روایت حضرت معاویہ سے نقل کی ہے، ثابت نے ابو عبد رب زاہد سے انہوں نے امیر معاویہ سے ثوبان کے واسطہ سے روایت کیا جس میں غلبہ، خلابہ، (دھوکہ) وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۰۳۔ محمد بن علی بن حبیش، موسیٰ بن ہارون الحافظ، ابو ہمام، ابو طالب بقیہ بن ولید، بحیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ عتبہ بن عبدؓ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر کوئی شخص پیدائش سے لے کر مرنے تک منہ کے بل، اللہ تعالیٰ کی رضا میں سجدے میں پڑا رہے تو قیامت کے دن اسے بھی کم جانے گا۔

خالد کی غریب حدیث ہے جسے بحیر سے نقل کرنے میں بقیہ متفرد ہیں۔

۱۔ الترغیب والترهيب ۲/۱۲۶. ومجمع الزوائد ۳/۱۹۸. والمطالب العالية ۱۰۳۷.

۲۔ الموضوعات ۱/۲۷۱. والفوائد المجموعة ۲۱۱. واللآلي المصنوعة ۱/۱۳۰. واتحاف السادة المتقين ۹/۱۹۶. وتنزيه الشريعة ۱/۳۱۴.

۳۔ سنن أبي داؤد ۲۴۲۱. وسنن الترمذي ۷۴۴. وسنن ابن ماجة ۱۷۲۶. ومسند الامام أحمد ۴/۱۸۹، ۶/۳۶۸. والمستدرك ۱/۴۳۵. ومشكاة المصابيح ۲۰۶۳.

۷۰۰۴۔ابو غانم سھل بن اسماعیل واسطی ،محمود بن محمد ،محمد بن ابراہیم ،بقیہ ،ثور بن یزید ،ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ واثلہ بن اسقع سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین کی سمجھ کے بغیر عبادت گزار ایسا ہے جیسے آٹے کی چکی کا گدھا ہے۔[1]

خالد اور ثور کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف بقیہ کی حدیث سے لکھا ہے۔

۷۰۰۵۔سلیمان بن احمد ،ابراہیم بن دحیم دمشقی ،ابی ،سھل بن ہاشم ،سفیان بن ثوری ،ثور بن یزید ،انکے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ حضرت ثوبان سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی چیز سے خوف ہوتا تو آپ فرماتے اللہ ربی لااشرک به شیئاً اللہ تعالیٰ میرا رب ہے میں کسی چیز کو اسکا شریک نہیں بناتا۔

خالد اور ثوری کی غریب حدیث ہے جسے ثوری سے صرف سھل بن ہاشم نے روایت کیا ہے۔

۷۰۰۶۔ابو عمرو بن حمدان ،حسن بن سفیان ،ہشام بن عمار ،اسماعیل بن عیاش ،بحیر بن سعید ،ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ جبیر بن نضیر سے آپ عرباض بن ساریہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صف اول کیلئے تین دفعہ اور صف ثانی کے لئے ایک دفعہ دعا کی۔

اسے یحییٰ بن ابی کثیر نے محمد بن ابراہیم تیمی سے انہوں نے خالد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۷۰۰۷۔احمد بن یعقوب بن مھر جان ،حسن بن محمد بن نصر التمار ،ح ،عبد اللہ بن محمد ،احمد بن عمرو البزار ،محمد بن عثمان بن عقیلی ،محمد بن عبد الرحمن طفاوی ،خلیل بن مرہ ،ثور بن یزید ،ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ مالک بن یخامر سے وہ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت کرتے ہیں۔فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طواف کر رہے تھے میں آپ کے پیچھے ہولیا ،میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بتائیں سب سے برے لوگ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا خیر کی باتیں پوچھو ،برائی کی باتیں مت پوچھو ،برے لوگ ،لوگوں کے برے علماء ہیں۔[2]

خالد کی غریب حدیث ہے جسے ثور سے نقل کرنے میں خلیل منفرد ہیں۔

۷۰۰۸۔ابو عمرو بن حمدان ،حسن بن سفیان ،علی بن حجر ،محمد بن مصطفیٰ ،بقیہ ،بحیر بن سعید ،ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ ابو بحریہ سے وہ معاذ بن جبلؓ سے روایت کرتے ہیں۔فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غزوے دو طرح کے ہیں ،رہا وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا طالب ہو ،امام کا فرمانبردار ہو شریک کیلئے آسانی پیدا کرے ،عمدہ مال خرچ کرے ،فساد سے دور رہے تو اس کی نیند اور بیداری سب کا سب اجر ہے ،رہا وہ شخص جو فخر وریاء اور شہرت کی خاطر جہاد کرے ،امام کی نافرمانی کرے زمین میں فساد کرے تو وہ کفایت کرنے والی چیز کو لے کر نہیں لوٹا۔

خالد کی غریب حدیث ہے جو ابو بحریہ سے مروی ہے۔

۷۰۰۹۔محمد بن علی بن حبیش ،موسیٰ بن ہارون ،داؤد بن عمر ضبی ،سعید بن یعقوب طلقانی ،ح ،ابو عمرو بن حمدان ،حسن بن سفیان ،علی بن حجر ،عبد الوھاب بن ضحاک ،اسماعیل بن عیاش ،بحیر بن سعید ،ان کے سلسلہ سند میں خالد سے وہ کثیر بن مرہ سے وہ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کی جو بیوی بھی اپنے خاوند کو تکلیف دیتی ہے تو اس کی حور عین بیوی کہتی ہے

۱۔ الموضوعات ۱/۲۶۲. وتنزیہ الشریعۃ ۱/۲۶۷. واللآلی المصنوعۃ ۱/۱۳۱. والاسرار المرفوعۃ ۳۵۱. والفوائد المجموعۃ ۲۹۰. وکشف الخفا ۲/۳۶۰. واتحاف السادۃ المتقین ۷/۴۳۳. والأحادیث الضعیفۃ ۷۸۲.

۲۔ کشف الخفا ۱/۵۵۹. واتحاف السادۃ المتقین ۱/۲۶۴. ۳۷۰.

ارنے! اللہ تعالیٰ تیرا ناس کرے، اسے تکلیف نہ دے یہ تیرے پاس مہمان ہے عنقریب تجھ سے جدا ہونے والا ہے۔

خالد کی غریب حدیث ہے جو کثیر سے مروی ہے بحیر اس میں متفرد ہیں۔

۷۰۱۰۔ فاروق الخطابی، حبیب نے پوری جماعت سمیت روایت کیا، ابو مسلم الکشی، ابو عاصم النبیل، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ عبدالرحمٰن بن عمرو وہ حضرت عرباض بن ساریہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی، پھر اپنا رخ انور ہماری طرف پھیرا اور ہمیں ایسی بلیغ نصیحت کی جس سے آنکھیں اشکبار اور دل گھبرا گئے، تو لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا یارسول اللہ! یہ گویا الوداع کرنے والے کی نصیحت ہے ہمیں کوئی وصیت کریں۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے، امام کی بات سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں، وہ اگرچہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو، اس واسطے کہ تم میں سے جو زندہ رہا وہ بہت اختلاف اور پھوٹ دیکھے گا، لہٰذا تم میری اور ان خلفاء کی سنت کو لازم پکڑنا جو میرے بعد رہنما اور ہدایت یافتہ ہیں۔ انہیں مضبوطی سے تھامنا، اور دین میں نئے کاموں سے بچنا، اس واسطے کہ ہر بدعت گمراہی ہے۔[1]

اسے اسماعیل نے بحیر سے انہوں نے خالد سے آپ نے حضرت عرباضؓ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۷۰۱۱۔ ابو احمد محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحاق بن راھویہ، بقیہ بن علید، بحیر بن سعید، انکے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ عمر بن اسود، وہ جنادہ بن ابی امیہ وہ حضرت عبادہ بن صامتؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم سے مسیح دجال کے بارے میں گفتگو کی تھی، وہ کوتاہ قامت ٹھگنا، چپٹی ناک والا، گھنگریالے بالوں والا کانا ہوگا، اس کی بائیں آنکھ سپاٹ ہوگی نہ اوپر اٹھی ہوگی اور نہ سخت ہوگی، پھر اگر وہ تم پر ملتبس و مشتبہ ہو تو خوب جان لو کہ تمہارا رب کانا نہیں، اور مرنے سے پہلے اپنے رب کو ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔

خالد کی غریب حدیث ہے جس میں بحیر متفرد ہیں۔

۷۰۱۲۔ محمد بن علی بن حبیش، موسیٰ بن ہارون، سعید بن یعقوب، احمد بن ابراہیم الموصلی، اسماعیل بن عیاش، بحیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ عبداللہ بن ابی بلال خزاعی سے، وہ حضرت عرباض بن ساریہؓ سے نقل کرتے ہیں۔ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ شہداء اور بستروں پر مرنے والے لوگ ہمارے رب سے، طاعون میں مرنے والوں کے بارے میں جھگڑا کریں گے، شہداء کہیں گے یہ ہمارے بھائی ہیں جیسے ہم قتل کیے گئے ایسے یہ بھی قتل ہوئے، اور بستروں پر مرنے والے کہ یہ کہیں گے ہمارے بھائی ہیں جیسے ہم بستروں پر مرے ویسے یہ بھی مرے، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان میں فیصلہ فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے طاعون زدہ لوگوں کو دیکھو اگر ان کے زخم شہداء کے زخموں کے مشابہ ہیں تو یہ ان میں سے ہیں۔ چنانچہ طاعون زدہ لوگوں کے زخموں کو دیکھا جائے گا تو وہ شہداء کے زخموں کے مشابہ ہوں گے یوں انہیں ان کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔[2]

عبداللہ کی حضرت عرباضؓ سے روایت کردہ غریب حدیث ہے جس میں خالد منفرد ہیں۔

---

[1] سنن أبی داؤد ۴۶۰۷. وسنن الترمذی ۲۶۷۶. ومسند الامام أحمد ۱۲۶/۴، ۱۲۷. وسنن الدارمی ۴۳/۱. والمستدرک ۹۶/۱، ۹۷، ۳۸۰/۳. وصحیح ابن حبان ۱۰۲. والترغیب والترهیب ۷۸/۱. ومشکاة المصابیح ۱۶۵.

[2] سنن النسائی ۳۷/۶. ومسند الامام أحمد ۱۲۸/۴، ۱۲۹. وفتح الباری ۱۹۴/۱۰. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۵۰/۱۸. والترغیب والترهیب ۳۳۷/۲. ومشکاة المصابیح ۱۵۹۶.

۲۱۹۔ بلال بن سعد[۱]

انہی لوگوں میں وہ شخص ہیں جو وعظ کہنے کے لئے تیار، وعدہ میں غور وفکر کرنے والے بلال بن سعد ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ادا کرنے والے، سننے والے، خدمت میں لوگوں کا بوجھ اٹھانے والے، بلند شان، بلیغ وعظ کہنے والے ماہر شخص تھے۔

۷۰۱۳۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، عباس بن ولید بن مزید، ابی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بلال بن سعد ایسی عبادت کرتے تھے کہ ہم نے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں کسی کے بارے میں نہیں سنا، وہ دن اور رات میں غسل کرتے۔

۷۰۱۴۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، اسحاق بن اخیل، ابوزرقاء عبدالملک بن محمد دمشقی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال کی گفتگو سنی، ان سے زیادہ بلیغ واعظ میں نے نہیں سنا۔

۷۰۱۵۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، ح، ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید، ابی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے۔ بلال کا ایک بیٹا قسطنطنیہ میں فوت ہوگیا۔ ایک شخص آکر اس پر دعویٰ کرنے لگا کہ اس نے میرے بیس سے کچھ اوپر دینار دینے ہیں، اس پر بلال نے کہا تمہارے پاس گواہ ہے؟ اس نے کہا نہیں، بلال نے کہا، کوئی تحریر؟ اس نے کہا نہیں، بلال ﷺ کہا، کیا تم قسم کھاتے ہو؟ اس نے کہا ہاں راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہوئے اور اس شخص کو دینار دیئے۔ اور فرمایا اگر تو سچا ہے تو میں نے اپنے بیٹے کی طرف سے ادا کر دیا، اور اگر تم جھوٹے ہو تو یہ تمہارے لئے صدقہ ہے۔

۷۰۱۶۔ سلیمان بن احمد، محمد بن حاتم مروزی، حبان بن موسیٰ، عبداللہ بن المبارک، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں کہ بلال بن سعد کی جگہ شام ومصر میں ایسی تھی جیسے حسن بن ابی الحسن کا مقام بصرہ میں تھا۔

۷۰۱۷۔ سلیمان بن احمد بن مسعود المقدسی، محمد بن کثیر، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد سے سنا فرماتے ہیں اے افسوس! مجھے غم نہیں ہوتا۔

۷۰۱۸۔ سلیمان بن احمد، عبدالوھاب، ابوالمغیرہ، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے، فرمایا جب کوئی گناہ پوشیدہ کیا جائے تو وہ صرف گناہ کرنے والوں کو نقصان پہنچاتا ہے اور جب وہ گناہ ظاہر ہو جائے تو اس مین کوئی تبدیلی نہیں ہوتی اور عام لوگوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔

۷۰۱۹۔ عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن ابی عاصم، عمرو بن عثمان، ابی، ابوخالد مخزومی، خالد بن محمد الثقفی، ان کے سلسلہ سند مین ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو واقعات بیان کرتے ہوئے سنا، اس وقت وہ اہل دمشق کو وعظ کہہ رہے تھے، مؤمن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اس قوم کا ایمان کیسا جو آپس میں بغض وعداوت رکھتے ہیں؟

۷۰۲۰۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوموسیٰ انصاری، نیز احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، عمرو بن عثمان، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا کہ تمہارا اپنی نیکیوں کو یاد رکھنا، اور برائیوں کو بھول جانا بھی دھوکا ہے۔

۷۰۲۱۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن مطیع، داؤد بن رشید، ابوکریب، عبداللہ بن المبارک، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا: تم گناہ کے چھوٹے ہونے کی طرف مت دیکھو بلکہ یہ دیکھو کہ تم نے کس کی نافرمانی کی

۱۔ طبقات ابن سعد ۷/۴۶۱. والتاریخ الکبیر ۲/۱/۱۰۸. والجرح ۱/۱/۳۹۸. والکاشف ۱/۱۶۵. وسیر النبلاء ۵/۹۰. وتھذیب الکمال ۷۸۳. (۴/۲۹۱).

ہے۔

اسے ولید بن مسلم اور ولید بن یزید نے اوزاعی سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۷۰۲۲۔عبداللہ بن محمد، ابن ابی عاصم، ابراہیم بن محمد، عباس بن ولید، محمد بن شعیب، عثمان بن مسلم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ انہوں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا، بہت سے لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہیں اور، بہت سے غلط فہمی والے جانتے نہیں، سو خرابی ہے اس شخص کے لئے کہ اس کے لئے خرابی ہے مگر وہ جانتا نہیں کھاتا پیتا، ہنستا کھیلتا ہے، جب کہ اللہ تعالیٰ کی قضاء وقدر میں اس کا جہنمی ہونا مقرر ہو چکا ہے، عباس نے اپنی حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ تمہاری روح کے لئے، تمہارے بدن کے لئے خرابی ہو، چاہئے کہ تو روئے اور ہمیشہ کے لئے تجھ پر رونے والیاں روئیں۔

۷۰۲۳۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ، احمد بن حنبل، عبداللہ بن المبارک، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا بہت سے خوش وخرم لوگ غلط فہمی میں ہیں، کھاتے پیتے ہیں، جبکہ اللہ تعالیٰ کی لکھت میں اس کا جہنم کا ایندھن بننا طے ہو چکا، اسے عقبہ بن علقمہ اور ولید بن مزید نے اوزاعی سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۷۰۲۴۔سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوھاب بن نجدۃ، عبدالوھاب بن ضحاک، اسماعیل بن عیاش، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے، فرمایا تمہارا ایسا پروردگار ہے جو تمہیں عذاب دینے میں جلدی نہیں کرتا، کوتاہی ولغزش کو قبول کرتا ہے، توبہ کو قبول کرتا ہے، جو شخص متوجہ ہو کر آئے اس کو قبول کرتا ہے اور پیٹھ پھیرنے والے پر مہربانی کرتا ہے۔

۷۰۲۵۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، مسکین بن بکیر، سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عرق، نیز، احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، عمرو بن عثمان، عبدالسلام بن عبدالقدوس، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے۔فرمایا میں نے ان لوگوں کا زمانہ پایا ہے جو نیک اعمال پر ایک دوسرے کو ابھارتے، یعنی نماز، روزہ، زکوۃ، نیک کام کرنے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر ابھارتے تھے، اور آج وہی لوگ ریا پر ابھارتے ہیں۔

یہ مسکین کے الفاظ ہیں جو انہوں نے اوزاعی سے نقل کئے ہیں، ابن ابی داؤد نے فرمایا ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں۔

۷۰۲۶۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن مطیع، داؤد بن رشید، عبداللہ بن مبارک، نیز، سلیمان بن احمد، ابراہیم بن دحیم، ابی، ولید، سوید بن عبدالعزیز، ح، ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید بن مزید، ابی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے۔فرمایا یہ گناہ کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا سے بے رغبت کرتے ہیں اور ہم اس میں رغبت رکھتے ہیں۔

۷۰۲۷۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، حکم بن موسیٰ، ابن المبارک، عبدالرحمن بن العباس، جعفر الفریابی، دحیم، سلیمان بن احمد، ابراہیم بن دحیم، ابی، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال سے مروی ہے۔فرمایا میں نے ان لوگوں کو پایا کہ وہ اغراض میں سختی کیا کرتے تھے، ایک دوسرے سے ہنسی خوشی پیش آتے اور جب رات ہوتی تو وہ راہب ہوتے۔

۷۰۲۸۔عبداللہ بن محمد، ابن ابی عاصم، ایوب الوزان، سعید بن مسلمہ، ح، ابی ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید بن زید، ابی، سعید بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بلال بن سعد نے فرمایا: جب اعمال ایک دوسرے کے قریب ہو جاتے ہیں تو آزمائش سخت ہوتی ہے۔

۷۰۲۹۔ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید، ابی، سعید بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بلال بن سعد نے فرمایا، ذکر دو طرح کے ہیں، ایک ذکر زبانی جو بہتر واچھا ہے اور دوسرا اس وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا جب کوئی چیز حلال یا حرام پیش آئے تو یہ افضل ہے۔

۷۰۳۰۔ابی، ابراہیم بن محمد، عباس بن ولید، ابی، سعید بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بلال بن سعد نے فرمایا: اگر جہنم کے

کھولتے ہوئے پانی کا ایک ڈول زمین پر رکھ دیا جائے تو زمین کے تمام جاندار مر جائیں۔

۷۰۳۱۔سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عرق، احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، محمد بن مصفیٰ، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے ہوئے سنا اور انہوں نے غساق کا ذکر کیا۔ فرمایا اگر اس کا ایک ٹکڑا زمین پر پڑ جائے تو جو کچھ اس میں ہے سب بدبودار ہو جائے۔

۷۰۳۲۔احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، محمد بن آدم، عبداللہ بن المبارک، ح، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، نیز، عبداللہ بن محمد، ابن ابی عاصم، دحیم، ولید بن مسلم، ابی، ابراہیم بن محمد حسن، عیاض بن ولید، ابی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا تمہارا زاہد، رغبت کرنے والا اور مجتہد کوتاہی کرنے والا، تمہارا عالم جاہل اور تمہارا جاہل فریب خوردہ ہے۔

۷۰۳۳۔سلیمان، ابراہیم بن دحیم، ابی سوید بن عبدالعزیز، اوزاعی سے اسی طرح منقول ہے۔

۷۰۳۴۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ح، احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، عمرو بن عثمان، نیز، احمد بن اسحاق، ابن ابی عاصم، دحیم، ولید بن مسلم، ابی، ابراہیم بن محمد، عباس بن ولید، ابی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا وہ تمہارا بھائی ہے جس سے جب تم ملو تو وہ تمہارا اللہ تعالیٰ کے ہاں حصہ یاد دلائے، تمہارے اس بھائی سے بہتر ہے جو تمہارے ہاتھ میں دینار رکھے۔

۷۰۳۵۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوکریب، نیز، ابومحمد بن حیان، علی بن اسحاق، حسین المروزی، عبداللہ بن المبارک، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے۔ فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ مسلمان اپنے بھائی کا آئینہ ہے تو کیا تم میرے معاملہ میں کسی طرح شک کرتے ہو۔

۷۰۳۶۔سلیمان بن احمد، ابراہیم بن دحیم، عبداللہ بن محمد، ابن ابی عاصم، دحیم، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ لوگ استسقاء کے لئے نکلے ان میں بلال بن سعد بھی تھے۔ انہوں نے کہا، لوگو! کیا تمہیں برائی کا اقرار ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ہے، تو انہوں نے کہا اے اللہ! آپ نے فرمایا ہے کہ نیکی کرنے والوں پر کچھ دار و گیر نہیں اور ان میں کا ہر شخص برائی کا اقرار کرنے والا ہے لہٰذا آپ ہمیں بخش دیجئے اور سیراب فرمائیے، چنانچہ ان پر بارش ہوئی۔

۷۰۳۷۔ابومحمد بن حیان، ابوجعفر بن ماھان الرازی، دحیم، ولید بن مسلم، احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، ابی، ابراہیم بن محمد، عباس بن ولید، ابی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا: اے لوگو! ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، جس کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مددگار نہیں۔

۷۰۳۸۔سلیمان بن احمد، علی بن سعید الرازی، سلیمان بن منصور بن عمار، اسباط بن عبدالواحد، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ گناہوں کو بخش دیتے ہیں لیکن نامہ اعمال سے مٹاتے نہیں یہاں تک کہ اسے گناہوں سے خبردار کراتے ہیں اگرچہ وہ توبہ کر چکا ہو۔

۷۰۳۹۔عبداللہ بن محمد، ولید بن ابان، ابوسعید دمشقی، سلیمان بن منصور بن عمار، ابی الھقل بن زیاد، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کو جہنم سے نکالنے کا حکم دے گا، چنانچہ وہ اپنی بیڑیوں اور طوقوں کو لئے نکلے گے، وہ اللہ کے حضور کھڑے کئے جائیں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے اپنی خواب گاہ اور جہاں تم پہنچے کیسا پایا؟ وہ کہیں گے، بری ہی خوابگاہ تھی اور برا ہی ٹھکانہ ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ تمہارے اعمال کا نتیجہ ہے میں بندوں پر ظلم نہیں کرتا، پھر ان کے بارے میں حکم فرمائیں گے کہ جہنم میں پہنچا دیئے جائیں، ان میں کا ایک تو بیڑیوں اور طوق کو گھسیٹتا ہوا اس میں جا گھسے گا، اور دوسرا جائے گا تو سہی مگر ادھر ادھر دیکھتا ہوا

جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ انہیں واپس لانے کا حکم فرمائیں گے جو جہنم میں اپنی بیڑیوں اور طوق کے ساتھ جا گھسا تھا۔ اس سے فرمائیں گے تمہیں ایسا کرنے پر کس نے مجبور کیا کہ تم نے اسے پسند کیا؟ وہ عرض کرے گا پروردگار! میں نے آپ کی نافرمانی کا وبال چکھ لیا ہے اب دوبارہ آپ کی ناراضگی کی استطاعت نہیں رکھتا، اور اسے فرمائیں گے جو ادھر ادھر دیکھتا گیا تھا تم نے ایسا کیوں کیا؟ وہ عرض کرے گا اے پروردگار! میرا آپ کے بارے میں ایسا گمان نہ تھا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تمہارا کیا گمان تھا؟ وہ عرض کرے گا میرا گمان تھا کہ آپ نے مجھے جہاں سے نکالا دوبارہ اس میں نہیں لوٹائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرا معاملہ بندے کے ساتھ ایسا ہے جیسا وہ گمان کرے، اور ان دونوں کو جنت کی طرف جانے کا حکم دیں گے۔

۷۰۴۰۔ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم ح، ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن منیع، منصور بن عمار، الھقل بن زیاد، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے۔ فرمایا قیامت کے دن آگ کو پکارا جائے گا، اے آگ! جلا، بھون، پکا، کھا اور قتل نہ کر۔

۷۰۴۱۔ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، عباس بن ولید بن مزید، ابی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال سے سنا: البتہ وہ ایسی قوم ہے جو سمجھتی نہیں البتہ وہ ایسی قوم ہے کہ یقین نہیں رکھتی۔

۷۰۴۲۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع، ابی، ابراہیم علی بن سہل رملی، احمد بن اسحاق، ابن ابی داؤد، محمد بن مصفی، علی بن سھل، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا، اے میرے ایماندار بندو! میری زمین کشادہ ہے (عنکبوت۔ ۵۶) فرمایا فتنہ کے پیش آنے کے وقت میری زمین کشادہ ہے سو اس کی طرف بھاگو۔

۷۰۴۳۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، محمد بن مصفی، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا "تاکہ ڈرائے ملاقات کے دن سے (غافر۔ ۱۵) فرمایا اس میں اہل سماء اہل ارض سے ملاقات کریں گے۔

۷۰۴۴۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع، سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوھاب بن نجدہ، ابی، احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، عمرو بن عثمان، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "اور اگر آپ دیکھ لیتے جب وہ گھبرا اٹھیں گے تو کوئی بھی غائب نہ ہو سکے گا" (سبا۔ ۵۱) وہ گھبرا کر چکر لگائیں گے اور کوئی بچ نہ سکے گا۔

۷۰۴۵۔ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوربیع زھرانی، عبداللہ بن المبارک، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بلال بن سعد سے سنا فرمایا "اور اگر آپ دیکھ لیتے جب وہ گھبرا اٹھیں گے تو کوئی بچ نہ پائے گا" فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "انسان کہے گا اس دن کہاں ہے بھاگنے کی جگہ" (قیامہ۔ ۱۰)

۷۰۴۶۔ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد عرق، ح، احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، عمرو بن عثمان، ولید بن مسلم، نیز، ابی، ابراہیم، عباس بن ولید، ابی، یزید بن یوسف، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال کو کسی آیت کا معنی مستنبط کرتے ہوئے سنا وہ فرماتے: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہنے والا کون ہے۔

۷۰۴۷۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، عمرو بن عثمان، عقبہ بن علقمہ، ولید بن مسلم، ح، سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن عرق، محمد بن مصفی، ولید، ح، ابی، ابراہیم، عباس بن ولید، ابی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا: جب تم ایسے شخص کو دیکھو جو جھگڑالو، لڑاکا اور خود پسند ہو تو اسکا نقصان مکمل ہو چکا۔

۷۰۴۸۔ احمد بن اسحاق، ابن ابی داؤد، عمرو بن عثمان، ولید بن مسلم، بقیۃ بن ولید، ح، سلیمان، ابراہیم بن دحیم، ابی، نیز، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا: بظاہر اللہ تعالیٰ کے دوست اور تنہائی میں اس کے دشمن مت بنو۔

۷۰۴۹۔ سلیمان، ابراہیم بن محمد بن عرق۔ نیز، عبداللہ بن محمد، ابن ابی العاصم، نیز، احمد بن اسحاق، ابن ابی داؤد، عمرو بن عثمان، عبد السلام بن عبدالقدوس، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے۔ فرمایا تم میں سے جس شخص کی نماز اسے ظلم سے نہ روکے تو اس کی نماز اللہ تعالیٰ کے ہاں ناراضگی کا ذریعہ بنتی ہے، اور یہ آیت پڑھتے "بے شک نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے"۔ (عنکبوت۔۴۵)

۷۰۵۰۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، نیز، ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید بن مزید، ابی، یزید بن یوسف، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا، اے اسلام ختم ہونے کی خبر دینے والو! اللہ تعالیٰ اسلام کو دور نہیں فرمائے گا۔

۷۰۵۱۔ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، محمود بن خالد، عمر بن عبدالواحد، نیز، ابراہیم بن محمد حسن، عباس بن ولید، ابی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ابو درداءؓ فرماتے ہیں اے اللہ! میں دل کے منتشر ہونے سے پناہ چاہتا ہوں۔ کسی نے کہا دل کا انتشار کیا ہے؟ فرمایا اس کے لئے ہر وادی میں مال رکھا جائے۔

۷۰۵۲۔ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید، ابی، ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو دعا کرتے سنا: اے اللہ! میں دلوں کے ٹیڑھا ہونے، گناہوں کے پیچھے چلنے، اعمال کے واپس مار دیئے جانے اور گمراہ کن فتنوں سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔

۷۰۵۳۔ ابو محمد بن حیان، ابوبکر بن ابی عاصم، عمرو بن عثمان، محمد بن مصفی، بقیہ بن ولید، سقر بن رستم دمشقی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا کہ تین چیزوں کے ساتھ کوئی عمل قابل قبول نہیں، شرک، کفر، اور رائے، کسی نے پوچھا کہ رائے کیا ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب اور سنت رسول کو چھوڑ کر اپنی رائے پر عمل کرنا۔

اسے عبدہ بن عبدالرحیم نے بقیہ سے اسی طرح نقل کیا ہے، انہوں نے صقر بن رستم کہا ہے۔

۷۰۵۴۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، نیز، سلیمان بن احمد، ابراہیم بن دحیم، ابی، نیز، ابو محمد بن حیان، ابن ابی عاصم، دحیم، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال کو اپنے وعظ میں کہتے سنا، اے بقاء وخلود والو! تم فناء ہونے کے لئے نہیں پیدا کئے گئے۔ تم خلود اور ہمیشگی کے لئے پیدا کئے گئے البتہ تم ایک دار سے دوسرے دار کی طرف منتقل ہوتے ہو۔

ولید فرماتے ہیں کہ مجھے عبدالرحمٰن بن یزید بن تمیم نے بتایا کہ انہوں نے بلال بن سعد کو اسی طرح فرماتے سنا اور انہوں نے ان الفاظ کا اضافہ کیا، جیسے تم پیٹھوں سے ارحام کی طرف منتقل ہوئے، اور ارحام سے دنیا کی طرف اور دنیا سے قبور کی طرف اور قبور حشر کی طرف پھر وہاں سے ہمیشہ جنت یا جہنم کی طرف منتقل ہوگے۔

۷۰۵۵۔ عبداللہ بن محمد، ابو جعفر بن ماهان الرازی، ہشام بن عمار، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد السکونی سے سنا۔ فرماتے ہیں مؤمن بندہ کوئی بات کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اور اس کی بات کو نہیں چھوڑتے یہاں تک کہ اس کے عمل میں دیکھتے ہیں، اگر اس کا عمل اس کے قول کے موافق ہو تو اسے نہیں چھوڑتے یہاں تک کہ اس کے تقویٰ میں نظر فرماتے ہیں۔ اگر اس کا ورع وتقویٰ، اس کے قول اور عمل کے مطابق ہو تو اسے نہیں چھوڑتے، یہاں تک کہ اسکی نیت کو دیکھتے ہیں پس اگر اس کی نیت سلامتی والی ہو تو وہ اس لائق ہے کہ وہ سب کا سب بچ جائے، بے شک مؤمن کی بات اس کے عمل کے مطابق ہوتی ہے اور منافق وہ بات کہتا ہے جس کا اسے علم نہیں، اس کا عمل اوپری چیز پر ہوتا ہے۔

۷۰۵۶۔ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید بن مزید، ابی، نیز، ابو محمد بن حیان، ابن ابی عاصم، محمد بن مصفی، ضمرہ، صدقہ بن المنتصر، ضحاک بن عبدالرحمٰن بن ابی حوشب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا۔ عباد الرحمٰن، بندہ مؤمن کی

بات کرتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ نہیں چھوڑتا یہاں تک کہ اس کے عمل کو دیکھیں، پس اگر اس کا قول وعمل، مؤمن کے قول وعمل کے موافق ہوتو اللہ تعالیٰ اسے نہیں چھوڑتا یہاں تک کہ اس کے تقوی کو دیکھیں، پس اگر اس کا قول وعمل اور تقوی، مؤمن کے قول وعمل اور تقوی کے مطابق ہوتو اللہ تعالیٰ اسے نہیں چھوڑتے یہاں تک کہ اس کی نیت کو دیکھیں، پس اگر اس کی نیت درست ہوتو وہ اس بات کے لائق ہے کہ اس کے علاوہ چیزوں میں بچ جائیں۔

٭مؤمن ایسی بات کرتا ہے جو اس کے عمل کے تابع ہوتی ہے جبکہ منافق جو جانتا ہے کہتا ہے اور اوپری بات پر عمل کرتا ہے، یہ ولید کے الفاظ ہیں۔

۷۰۵۷۔ابی، ابراہیم بن عباس، ابی، ضحاک، بن عبدالرحمٰن ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا: عباد الرحمٰن! ہم میں سے کسی ایک سے کہا جاتا ہے، کیا تم مرنا چاہتے ہو؟ تو وہ کہتا ہے نہیں، تو کہا جاتا ہے: کیوں؟ وہ کہتا ہے: یہاں تک کہ میں عمل کرلوں، اور کہا عنقریب میں عمل کرلوں، تو وہ نہ مرنا پسند کرتا ہے اور نہ عمل کرتا ہے، اس کی پسندیدہ بات یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عمل مؤخر ہو دنیا کا مال مؤخر ہوا سے پسند نہ تھی۔

۷۰۵۸۔ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید، بن مزید، ابی، ابوبشر، ضحاک بن عبدالرحمٰن بن ابی حوشب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بلال بن سعد فرمایا کرتے تھے اے عقلمندو! اس شخص کی اقتداء مت کرو جسے علم نہیں، اے عقلمندو! بے وقوفوں کے پیچھے مت چلو، اے بصیرت والو! اندھوں کی بات مت مانو، اے احسان والو! مساکین اور جو شخص پہنچا نہیں وہ تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے قریب نہ ہو اور زیادہ قبولیت کے لائق نہ ہو، سوچنے والے کو چاہیئے کہ وہ اس چیز میں غور وفکر کرے جو اس کے لئے باقی اور نفع بخش ہو۔

فرماتے ہیں میں نے بلال کو فرماتے سنا: جس چیز کو تمہارا وکیل بنا کر بھیجا گیا تم اسے ضائع کردیتے ہو، اور جس کی کفالت کی گئی تم اسے طلب کرتے ہو، یہ اللہ تعالیٰ کے مؤمن بندوں کی تعریف نہیں، کیا عقلمند دنیا کے طالب ہوتے ہیں بلکہ اس سے ہٹ گئے ہوتے جس کے لئے تمہیں پیدا کیا گیا، جیسے تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت گزاری کرکے اس کی رحمت کی امید رکھتے ہو اسی طرح اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کا ارتکاب کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرو۔

۷۰۵۹۔ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید بن فرید، ابی، ضحاک بن عبدالرحمٰن بن ابی حوشب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا۔ اللہ تعالیٰ کی چار خصلتیں تمہارے ساتھ جاری ہیں باوجودیکہ تم ظلم اور خطائیں کرتے ہو، ایک تو اس کا رزق جو تم پر دائر ہے، اور رہی اس کی رحمت تو وہ تم سے ڈھکی چھپی نہیں، رہا اس کا پردہ تو تم پر مکمل ہے، رہا اس کا عذاب تو اس نے جلدی نہیں کی، پھر تم اسی پر غفلت میں پڑے ہوئے اپنے پروردگار پر جرأت کرتے ہو، اب تم باتیں کرتے ہو عنقریب اللہ تعالیٰ سلام فرمائے گا اور تم ساکت رہو گے، پھر تمہارے اعمال سے دھواں اٹھے گا جس سے چہرے سیاہ ہوجائیں گے اور اس دن سے ڈرو جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹو گے جس میں ہر نفس کو اس کے کئے کا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر کوئی ظلم نہ ہوگا، اے رحمٰن کے بندو! اگر تمہاری سابقہ خطائیں بخش دی جائیں تو مستقبل میں ایک مشغلہ بن جائے گی، اگر تم اپنے علم کے مطابق عمل کرو گے تو اللہ تعالیٰ کے صحیح بندے بن جاؤ گے۔

۷۰۶۰۔ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید، ابی، ضحاک بن عبدالرحمٰن بن ابی حوشب، انکے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو اپنے وعظ میں فرماتے سنا۔ اے رحمٰن کے بندو! اگر تم خطاؤں سے محفوظ رہو تو اللہ تعالیٰ اور تمہارے درمیان کوئی خطا نہ ہو، اور تم اللہ تعالیٰ کی کوئی طاعت وعبادت بھی ہو، اپنے آپ کو مشقت میں ڈال کر اسے ادا کردو تو پھر بھی تمہیں دنیا کی محبت اس سے بڑے شر میں ڈال دے گی، ہاں اگر اللہ تعالیٰ درگذر فرمائے اور معاف کردے۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے ان سے سنا، اے رحمٰن کے بندو! خوب جان لو! تم تھوڑے دنوں میں لمبے دنوں کے لئے بدعمل کرتے ہو اور تم دار مقام کے لئے دار زوال میں رہتے ہو، تکان وغم کے گھر میں رہ کر نعمتوں اور ہمیشگی کے گھر کے لئے تیاری کرتے ہو جس نے یقین پر عمل نہ کیا سو وہ دھوکے میں نہ پڑے۔

۷۰۶۱۔ ابی، ابومحمد بن حیان ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید، ابی، ضحاک، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد سے سنا، اے رحمٰن کے بندو! کیا کوئی خبر دینے والا یہ خبر لے کر آیا ہے کہ تمہارے اعمال میں سے کوئی عمل قبول ہوگیا ہے یا تمہارے گناہوں میں سے کوئی گناہ بخش دیا گیا؟ کیا تم نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ ہم نے تمہیں فضول پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے؟ اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا میں جلد ثواب دیدیتا تو اللہ تعالیٰ کی فرض کردہ چیزوں کو تم کم سمجھتے، کیا تم اس دنیا کی جلدی کرانے میں جو عنقریب فنا ہو جائے گی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طاعت وعبادت میں رغبت کرتے ہو اور اس جنت میں رغبت اور ایک دوسرے سے آگے نہیں بڑھتے، ”جس [illegible] نے ہمیشہ کے اور سائے لگاتار، یہ بدلہ ہے ان لوگوں کا جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا جبکہ کافروں کا انجام جہنم ہے (رعد۔۳۵)

۷۰۶۲۔ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید بن مزید، ابی، ضحاک بن عبدالرحمٰن، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا، اے رحمٰن کے بندو! بعض دفعہ بندہ اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے صرف ایک فریضہ پر عمل کرتا رہتا ہے اور اس کے علاوہ چیزوں کو ضائع کر دیتا ہے۔ یوں شیطان اس کا بازو بنا رہتا ہے اور اسے بھلا کر کے دکھاتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ نہیں دیکھتا، سو تم اپنے اعمال کرنے سے پہلے یہ دیکھ لو کہ تمہارا ان سے کیا ارادہ ہے؟ اگر وہ اعمال خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں تو انہیں جاری رکھو۔

اور اگر وہ اعمال غیر اللہ کے لئے ہیں تو اپنے آپ پر مشقت نہ ڈالو، تمہارے لئے کچھ نہیں، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ صرف اسی عمل کو قبول کرتا ہے جو خالص اسی کے لئے ہو، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”اسی کی طرف پاکیزہ کلمات چڑھتے ہیں اور عمل صالح اسے بلند کرتا ہے“ (فاطر۔۱۰) اے رحمٰن کے بندو! تم میں سے ضرور کسی کو اپنے رب سے کوئی نہ کوئی حاجت ہوتی ہے یا تو وہ برائی کرنے والا ہوتا ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت کرنے کیلئے ایسا کرتا ہے۔ سو اللہ تعالیٰ کا عہد اس کا حکم اور اس کی وصیت تو وہ تمہارے ہاں ضائع، کیا تم ہر گھڑی یہ چاہتے ہو کہ تم پر تمہارے رب کا احسان مکمل رہے اور تم اچھے بارے میں اپنے رب کے حق میں اپنے آپ کو گم نہ پاؤ، یہ تو تمہارے اور رب کے درمیان آدھوا آدھ بھی نہیں، اے رحمٰن کے بندو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اس کی نافرمانی سے بچو، اس کی تدبیر سے امن میں نہ رہو، اس کی رحمت سے مایوس نہ ہو، اور یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا تمہارے پاس ثمن و بدلہ ہے لہٰذا اپنے آپ کو مشقت میں نہ ڈالو، کیا تم اللہ تعالیٰ کا عمل دنیا کے ثواب کے لئے کرتے ہو سو جو کوئی ایسا ہو تو اللہ تعالیٰ کی قسم! وہ تھوڑی چیز پر راضی ہوگیا کیونکہ تم نے آسان کام پر دنیا کے عمل سے مدد چاہی، اور اس میں اپنے رب کو پسند نہیں کیا جو چیز تمہارے لئے باقی تھی اسے پھینک دیا اس کا تھوڑا حصہ تمہارے لئے کافی تھا۔

۷۰۶۳۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، عمرو بن عثمان، عقبہ بن علقمہ، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے فرمایا کہ جب میرے والد جانکنی کے عالم میں تھے، انہوں نے مجھ سے کہا اے میرے بیٹے! اپنے بیٹے کو بلاؤ، میں نے اپنے گھر والوں کو کہا انہوں نے اسے سفید قمیص پہنائی، پھر فرمایا اے اللہ! میں انہیں کفر، عمل کی گواہی، قید ہونے اور انسانوں کا محتاج ہونے سے آپ کی پناہ میں دیتا ہوں۔

اس روایت کو ابن المبارک نے اوزاعی سے انہوں نے بلال سے آپ نے اپنے والد سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا اور انکے لئے یہ دعا کی۔

۷۰۶۴۔ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن دحیم، ابی، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال سے روایت ہے، فرمایا وہ لوگ جب غلام آزاد کرتے تو کہتے جاتے اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں اپنے لئے خیر طلب کرو، اگر تمہیں زمانے کی کوئی مصیبت پہنچے تو میری طرف آجانا

بلال بن سعد، اپنے والد سعد بن تمیم السکونی، عبداللہ بن عمر بن خطاب اور جابر بن عبداللہؓ سے سندا روایت کرتے ہیں۔

۷۰۶۵۔ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، ابومسہر، نیز، ابراہیم بن احمد المقری، ابوعمران الجونی، ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، عمرو بن شرحبیل ؓ انکے سلسلہ سند میں بلال بن سعد بن تمیم السکونی وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کون سے لوگ سب سے بہتر ہیں؟ آپ نے فرمایا: جس دور سے ہم گذرے ہیں ہم نے عرض کیا اس کے بعد کون سا؟ تو آپ نے فرمایا! پھر دوسرا دور، ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! پھر کون ہے؟ آپ نے فرمایا پھر تیسرا دور، پھر کون سے لوگ یارسول اللہ؟ آپ نے فرمایا پھر ایک ایسی قوم ظاہر ہوگی جن سے قسمیں نہیں لی جائیں گی مگر وہ قسمیں کھائیں گے ان سے گواہی طلب نہ کی جائے گی وہ پھر بھی گواہی دیں گے، جب ان کے پاس امانت رکھی جائے گی تو وہ واپس نہ کریں گے۔[1]

اس روایت کو معلیٰ بن منصور نے صدقہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۷۰۶۶۔ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عثمان بن اسماعیل بن عمران دمشقی، نیز، سلیمان بن احمد، محمد بن ابراہیم ابوعامر النحوی، سلیمان بن عبدالرحمن، ولید بن مسلم، عبداللہ بن علاء، انکے سلسلہ سند میں ہے، میں نے بلال بن سعد کو ان کے والد سے نقل کرتے ہوئے سنا، فرمایا کہ کسی نے کہا یارسول اللہ! آپ کے بعد خلیفہ کے لئے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جو کچھ میرے لئے ہے جب تک وہ فیصلہ کرتے میں عدل سے کام لے، اور تقسیم میں انصاف برتے، رشتوں ناطوں والوں پر رحم کرے، سو جو کوئی اس ﷺ کے علاوہ کوئی دوسرا کام کرے تو نہ وہ مجھ سے ہے اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے۔[2]

۷۰۶۷۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن احمد، ابوغسان مالک بن یحییٰ سوسی، معاویہ بن یحییٰ، ابوعثمان الشامی، عبدالرحمن بن عمرو اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال سے وہ حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت پر اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے پانچ نمازیں فرض کیں اور سب سے پہلے ان کے اعمال سے پانچ نمازیں اٹھائی جائیں گی اور سب سے پہلے ان سے پانچ نمازوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔[3]

۷۰۶۸۔ سلیمان بن احمد، ابوحنیفہ محمد بن حنیفہ الواسطی، عمر بن احمد بن محمد بن ماھان، ابی، طلحہ بن زید، وطین بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے، وہ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے، آپ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کی پردہ پوشی کی تو اس نے گویا زندہ درگور لڑکی کو حیات بخشی ہے۔[4]

وطین کی غریب حدیث ہے جو انہوں نے بلال سے نقل کی ہے، طلحہ اس میں منفرد ہیں بلال کی حدیث جو حضرت ابن عمر سے مروی ہے اس میں معاویہ بن یحییٰ، اوزاعی سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۳۲۰۔ یزید بن میسرہ

---

[1] مجمع الزوائد ۱۰/ ۱۹. والمعجم الکبیر للطبرانی ۶/ ۴۵.

[2] التاریخ الکبیر ۴/ ۴۶. وکنز العمال ۱۴۷۳۵.

[3] مشکاۃ المصابیح ۵۸۴۱. واتحاف السادۃ المتقین ۳/ ۱۰ وکنز العمال ۱۸۸۵۹.

[4] مسند الامام احمد ۴/ ۱۵۳. والسنن الکبری للبیہقی ۸/ ۳۳۱. وصحیح ابن حبان ۱۴۹۳. والترھیب والترغیب ۳/ ۲۳۸. ومجمع الزوائد ۶/ ۲۴۷.

ان لوگوں میں سے وہ شخص ہیں جو وعظ وتذکرہ میں بلیغ، رائے اور مشورے میں صائب الرائے انکی کنیت ابو یوسف ہے، نام یزید بن میسرہ ہے۔

۷۰۶۹۔عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن العباس، محمد بن عمرو بن حیان، بقیہ بن ولید، ابوسلمہ، سلیمان بن سلیم، یحییٰ بن جابر الطائی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہمارے پاس عون بن عبداللہ آئے، مسجد میں داخل ہوئے اور ہمیں ایسا وعظ سنایا کہ ہم نے اس جیسا نہیں سنا، پھر فرمایا تم میں کوئی بیمار ہے جس کی ہم عیادت کریں؟ ہم نے کہا یزید بن میسرہ، چنانچہ ہم یزید کے پاس گئے، اس وقت وہ اپنے بستر پر لیٹے ہوئے تھے، عون نے ہمیں پھر ایسی نصیحت کی جسے ہم مسجد میں بھول آئے تھے۔ یزید بن میسرہ اٹھ کر بیٹھ گئے، پھر فرمایا بہت خوب، بہت خوب، آپ نے ایک وسیع دریا سے سوال کیا جس سے بڑی نہر نکالی اور اس پر بہت سے درخت لگائے اگر آپ کے درخت پھلدار ہوئے تو آپ خود بھی کھائیں گے اور دوسروں کو بھی کھلائیں گے اور اگر آپ کے درخت بے پھل ہوئے تو ہر درخت کے پیچھے ایک کلہاڑا ہوگا۔

اس کے بعد یزید نے عون سے کہا پھر کیا ہوگا؟ عون نے کہا اسے کاٹا جائے گا، کہا پھر کیا ہوگا، عون نے کہا پھر اسے آگ میں ڈالا جائے گا یزید نے کہا یہی اس کا انجام ہے۔

اس روایت کو ابن المبارک نے بقیہ سے نقل کیا جس میں اضافہ کیا ہے کہ بقیہ نے کہا میں نے عتبہ بن ابی حکیم کو فرماتے سنا کہ عون نے کہا: میری واسط میں ان سے ملاقات ہوئی کہ میرے دل میں جتنی یزید بن میسرۃ کی نصیحت نے اثر کیا اس سے زیادہ کسی نصیحت نے اثر نہیں کیا۔

جسے ابو محمد بن حیان، علی بن اسحاق، حسین المروزی، عبداللہ بن المبارک نے بقیہ سے نقل کیا ہے۔

۷۰۷۰۔عبداللہ بن محمد عمر بن حسن حلبی، ابونعیم حلبی، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عطاء خراسانی کے پاس آئے تو مکحول کے ہاں ٹھہرے، انہوں نے مکحول سے کہا کیا یہاں ہمیں کوئی حرکت دینے والا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں، یزید بن میسرۃ، چنانچہ یہ لوگ ان کے پاس آئے، عطاء نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، انہوں نے کہا ہاں، علماء جب کسی بات کا علم حاصل کرتے ہیں تو اس پر عمل کرتے ہیں اور جب عمل کر لیتے ہیں تو مشغول ہوتے ہیں تو گم ہو جاتے ہیں جب گم ہو جاتے ہیں تو طلب کئے جاتے ہیں اور جب طلب کئے جاتے ہیں تو بھاگ جاتے ہیں، عطاء نے کہا دوبارہ بیان کیجئے، چنانچہ انہوں نے دوبارہ یہی الفاظ کہے، تو عطاء واپسی پر ہشام سے نہ ملے۔

۷۰۷۱۔احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوشرجیل الحمصی، ابوالیمان، اسماعیل بن عیاش، راشد بن ابی راشد، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے۔ فرمایا اپنے علم کو اس شخص پر خرچ نہ کرو جو پوچھتا نہیں اور جو شخص موتی نہیں چنتا اس پر نچھاور نہ کرو، اور اپنی پونجی اس شخص کے سامنے مت پھیلاؤ جو تمہارا نقصان کرے۔

۷۰۷۲۔احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، داؤد بن عمرو الضبی، اسماعیل بن عیاش، ابوراشد التنوخی، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا ہمارے اشیاخ دنیا کو دنیہ (گھٹیا) کہا کرتے تھے، انہیں اگر اس سے بھی برا نام ملتا تو اس کا وہ نام رکھ دیتے، ان میں سے جس کی طرف دنیا متوجہ ہوتی تو وہ کہتے، پرے ہٹ بری! اے خنزیرنی! ہمیں تیری ضرورت نہیں ہم اپنے پروردگار کو جانتے ہیں۔

۷۰۷۳۔احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ہیثم بن خارجہ، اسماعیل بن عیاش، صفوان بن عمرو، شریح بن عبید، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے۔ فرمایا مسکین کے برتن اور بادشاہ کے تاج کے درمیان لالچ ہے۔

۷۰۷۴۔احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ہیثم بن خارجہ، اسماعیل بن عیاش، سلیمان بن سلیم الکنانی، یحییٰ بن جابر الطائی، ان

کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ الکندی سے روایت ہے۔ فرمایا کرتے تھے مجھے یہ پسند نہیں کہ میں بیوپاری ہوتا اور اگر میں ہوتا تو مجھے بیوپاری بننا اس بات سے زیادہ پسند ہوتا کہ میں اناج جمع کر کے مسلمانوں پر گرانی کا انتظار کرتا۔

۷۰۷۵۔ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسن الصوفی، الھیثم بن خارجہ، سلیمان بن سلیم، یحییٰ بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے فرمایا: رونے کی سات وجوہات ہیں، خوشی، غم، خوف، درد، ریا، شکر اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونا، جس کا ایک قطرہ بھی پہاڑوں کے برابر آگ کو بجھا دیتا ہے۔

۷۰۷۶۔ عبداللہ بن محمد، احمد بن عبدالجبار، ہیثم بن خارجہ، اسماعیل بن عیاش، سلیمان بن سلیم، یحییٰ بن جابر بن یزید، نیز، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز الجروی، ضمرۃ، ثور بن یزید، خالد بن معدان، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے۔ فرمایا مؤمن کی آگ سے بچ کہیں تجھے جلا نہ ڈالے، اس لئے کہ اگر وہ دن میں سات مرتبہ بھی لغزش کھائے تو اس کا ہاتھ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہوتا ہے جب چاہتے ہیں اسے اٹھا لیتے ہیں۔

اس روایت کو ابن المبارک نے اسماعیل بن عیاش، حریز بن عثمان اور یحییٰ بن جابر سے نقل کیا ہے۔

۷۰۷۷۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، جعفر بن محمد فضیل، یزید بن عبدربہ، بقیہ، راشد بن ابی راشد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ یزید بن میسرہ فرماتے ہیں، جس نعمت کے ساتھ شکر گزاری ہو وہ نقصان دہ نہیں، اور نہ وہ مصیبت جس کے ساتھ صبر ہو، اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی آزمائش اللہ تعالیٰ کی معصیت میں نعمت سے بہتر ہے، اسے محمد بن حرب نے راشد سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۷۰۷۸۔ ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن ابی عاصم، دحیم، ولید بن مسلم، ثور بن محفوظ بن علقمہ، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے، فرمایا جس مہر میں اللہ تعالیٰ کے لئے کمی نہیں کی جاتی وہ ملعون ہے یا اس میں برکت نہیں ہوتی۔

۷۰۷۹۔ ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوالتقی، بقیہ، اسماعیل بن یحییٰ بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے فرمایا بدکار عورت، ہزار بدکاروں کے برابر ہے اور نیک عورت کے لئے سو صدیقوں کا عمل لکھا جاتا ہے۔

۷۰۸۰۔ محمد بن احمد نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے موسیٰ بن اسحاق، محمد بن بکار، اسماعیل بن عیاش، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ یزید بن حصین السکونی جب حمص کے گورنر بنے تو انہوں نے یزید بن میسرہ کی طرف پیام بھیجا، جس میں انہوں نے کہا اے ابو یوسف! سلطنت کے جس کام میں ہم مبتلا کئے گئے اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ یزید نے فرمایا اے امیر! اللہ سے ڈرو اور جلدی کرنے سے بچو، تحمل مزاجی سے کام لو، جبل میں سکون ہے کیا آپ جانتے ہیں کہ بادشاہ کے مصاحب کو کیا کہا جاتا ہے؟ اے مسلط ہونے والے تجھ میں شیطان کی روح نہ پھونکی جائے، اسلئے کہ تو مٹی سے پیدا کیا گیا، اور مٹی میں ہی لوٹایا جائے گا تو اپنے سے پہلے شخص کی جگہ کا وارث ہوا ہے اور کل تیری جگہ کا کوئی اور وارث ہوگا۔

۷۰۸۱۔ ابوبکر، عبداللہ بن محمد بن عطاء، محمد بن ابی سھل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، احوص بن حکیم زھیر بن عبدالرحمٰن، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا انہوں نے کتب کو پڑھ رکھا تھا، فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جو موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی اس میں یہ بات تھی میرے بندوں میں سے مجھے سب سے پسندیدہ وہ بندے ہیں جو خیر خواہی کے ساتھ چلتے ہیں اور وہ لوگ جو پیادہ جمعوں کی طرف جاتے ہیں۔ سحری کے وقت استغفار کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں کہ جب میں اہل زمین کو عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں تو انہیں دیکھ کر عذاب روک دیتا ہوں اور مجھے سب سے مبغوض وہ شخص ہے جو مسلمان کی برائی کی اقتداء کرتا ہے اور اس کی اچھی بات کی پیروی نہیں کرتا۔

۷۰۸۲۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابوالمغیرہ، نیز، ابومحمد بن حیان، ابن ابی عاصم، الحوطی، اسماعیل بن عیاش،

صفوان بن عمرو، عبدالاعلی بن عدی البھرانی، الحوصی، عبدالرحمٰن بن عدی، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے وہ نوجوان جو میری خاطر اپنی شہوت کو چھوڑنے والا ہے میری وجہ سے اپنی جوانی کو خرچ کرنے والا ہے تیرا مقام میرے ہاں میرے بعض فرشتوں کی طرح ہے۔

۷۰۸۳۔ ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، سعید بن منصور، اسماعیل بن عیاش، سلیمان بن سلیم الکنانی، یحییٰ بن جابر الطائی، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا ایک حکیم نے تین سو ساٹھ حکمت کے صحیفے لکھے اور انہیں لوگوں میں بھیج دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی بھیجی کہ تم نے زمین کو نفاق سے بھر دیا اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے نفاق سے کچھ بھی قبول نہیں فرمایا۔

۷۰۸۴۔ ابی محمد بن علی نے پوری جماعت سمیت نقل کیا ہے محمد بن نصیر، اسماعیل بن عمرو، فرج بن فضالہ، ابوراشد، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جس نے بغیر مشورہ کے عمل کیا تو اس نے باطل چیز کا قصد کیا۔

۷۰۸۵۔ ابی، ابراہیم بن محمد، ابوالربیع رشدینی، ابووھب، نیز، ابومحمد بن حیان، علی بن اسحاق، حسین المروزی، عبداللہ بن المبارک، اسماعیل بن عیاش، سلیمان بن سلیم الحمصی، یحییٰ بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا کہ یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کا کھانا ٹڈیاں اور درختوں کا پھل ہوتا تھا۔ وہ فرمایا کرتے تھے اے یحییٰ! تجھ سے زیادہ بھی کوئی نعمت میں ہے تیرا کھانا ٹڈیاں اور درختوں کے پھل ہیں، ابن وھب نے یحییٰ بن جابر کا ذکر نہیں کیا۔

۷۰۸۶۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوالمغیرہ، صفوان بن عمرو، عبدالرحمٰن بن عدی، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدرت کرو، اللہ کی قسم جس قوم سے یہ متنفر ہو جائیں پھر لوٹنے کی نہیں۔

۷۰۸۷۔ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، نیز، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوالمغیرہ الفرج بن فضالہ، ابو راشد تنوخی، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا بنی اسرائیل کے چھوٹے بڑے علماء ہاتھ میں لاٹھی لیکر چلتے کہ مبادا ان کی چال میں تکبر پیدا ہو۔

۷۰۸۸۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابوالمغیرہ، صفوان بن عمرو، شریح بن عبید، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے، فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام لوگوں اور مساکین کو اپنی بکریوں میں سے موٹی بکری کھلاتے، اور اپنے گھر والوں کے لئے کمزور اور کم درجہ کی بکری ذبح کرتے، ان کے گھر والے ان سے کہتے، آپ لوگوں کو اور مساکین کو اپنی موٹی بکریاں ذبح کر کے کھلاتے ہیں اور ہمیں کمزور کھلاتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا میرا مال بہت برا ہے۔ اگر میں اپنے برے میں اس خیر کو تلاش کروں جو میرے رب کے پاس ہے۔

۷۰۸۹۔ ابومحمد بن حیان، محمود بن احمد بن الفرج، اسماعیل بن عمرو، الفرج بن فضالہ، ابوراشد، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے، فرمایا عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا حق کی قسم کھا کر میں تم سے کہتا ہوں جیسی تم تواضع کرتے ہو ایسے ہی تم بلند کیے جاتے ہو، جیسے تم رحم کرتے ہو ایسا ہی تم پر رحم کیا جاتا ہے، جیسی تم لوگوں کی ضرورتیں پوری کرتے ہو ایسی اللہ تعالیٰ تمہاری ضرورتیں پوری کرے گا۔

۷۰۹۰۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، نیز، عبداللہ بن محمد بن جعفر ابن ابی عاصم، ابوالمغیرہ، صفوان بن عمرو، شریح بن عبید، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا حضرت مسیح علیہ السلام فرمایا کرتے تھے اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تم اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندے اور بنی آدم کا نور بن جاؤ تو جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کر دو، جو تمہاری بیمار پرسی نہ کرے اس کی بیمار پرسی کرو، اور جو تمہیں واپس نہ کرے اسے قرض دو، اور جو تم پر احسان نہ کرے اس پر احسان کرو۔

۷۰۹۱۔ ابومحمد بن حیان، ابن ابی عاصم، محمد بن مسمع، اسماعیل بن عیاش، عبدالرحمٰن بن نجیح، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے یزید بن

میسرۃ کو فرماتے سنا۔ اگر تم اس شخص کے حق میں بددعا کرتے رہو جس نے تم پر ظلم کیا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فلاں آدمی تمہارے لئے بددعا کر رہا ہے، اگر تم چاہو تو ہم تمہارے لئے قبول کرلیں اور اس کے خلاف قبول کرلیں، اور اگر تم چاہو تو میں تم دونوں کو قیامت تک مؤخر کروں، تمہیں اللہ تعالیٰ کی معافی شامل ہو۔

۷۰۹۲۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابوالمغیرہ، راشد بن سعد، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا مسیح علیہ السلام اپنے صحابہ کرام کو کہا کرتے تھے اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کبوتر کی طرح کمزور ہوتو ہو جاؤ، فرمایا کہا جاتا ہے کہ کبوتر سے کمزور کوئی چیز نہیں، تم اس کے نیچے سے اس کے بچے اٹھا کر ذبح کرلیتے ہو تو وہ پھر اپنی جگہ آ کر اس میں بچے دیتے ہیں۔

۷۰۹۳۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابوالمغیرہ، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے فرمایا کہ ایوب علیہ السلام نے فرمایا اے میرے رب! آپ نے مجھے مال اور اولاد عطا فرمائی، آپ خوب جانتے ہیں کہ میرے دروازے پر کوئی بھی شخص میرے ظلم کی شکایت کرنے کھڑا نہیں ہوا، میرے لئے بستر بچھایا جاتا تو میں اس کو چھوڑ کر اپنے نفس کو کہتا، اے میرے نفس! تو بستر روندنے کے لئے پیدا نہیں ہوا، ان سب کو میں نے صرف آپ کے فضل کو تلاش کرنے لئے ترک کیا۔

۷۰۹۴۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن عمرو القزوینی، عبدالقدوس بن الحجاج، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام کو مال، اولاد اور اہل کے ختم کرنے کی آزمائش میں مبتلا کیا تو ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے ذکر اور الحمد للہ رب العالمین سے اچھی کوئی چیز نہ بچی، پھر انہوں نے فرمایا اے رب الارباب ذات جس نے مجھ پر احسان کیا آپ نے مجھے مال اور اولاد عطا فرمائی، میرے دل کا کوئی گوشہ نہ بچا کہ اس میں وہ داخل ہو گیا، تو یہ سب کچھ میں نے لیا اور اپنے دل کو فارغ کرلیا، اب میرے اور آپ کے درمیان کوئی حائل نہیں، ایسا کون ہے جسے آپ مال اور اولاد عطا فرمائیں تو اسے مال اور اولاد کی محبت آپ کے ذکر سے غافل نہ کرے؟ میرے دشمن ابلیس کو پتہ نہ چلے کہ آپ نے جو کچھ میرے ساتھ کیا ورنہ وہ میرے ساتھ حسد کرے گا، فرماتے ہیں اس سے ابلیس کو بڑی سخت تکلیف ہوئی۔

۷۰۹۵۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابوالمغیرہ، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ یزید بن میسرہ کی جو باتیں ہمیں پہنچی اس میں انہوں نے فرمایا، جب تمہارے سامنے کوئی تمہاری پاکیزگی کا اظہار کرے تو اس کا انکار کرو اور اسکے ساتھ غصہ سے پیش آؤ، اس بات کا اقرار نہ کرو، اور کہو اے پروردگار! لوگ جو کہتے ہیں اس پر میرا مؤاخذہ نہ فرما اور میری ان کی مغفرت فرما جنہیں یہ جانتے نہیں۔

راوی کا بیان ہے کہ یزید بن میسرہ فرمایا کرتے تھے، اس سے آغاز کر جو اللہ تعالیٰ کا تم پر حق بنتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے اس بات کو جاننے کی کوشش نہ کرو جو تمہارے لئے مناسب نہیں، فرمایا یزید بن میسرہ فرمایا کرتے تھے اے اللہ! اپنا خوف ہمارے دلوں میں پیدا فرما، اور ہمارے دلوں میں موت کا ذکر ہمیشہ رکھ، اے لوگو! یاد کرو آج تم کہاں ہو اور کل کہاں ہوں گے؟ آج اپنے گھروں کی باتیں کررہے ہو، کل قبروں میں خاموش ہوں گے تو نیک شکر گزار بندوں کے لئے خوشخبری ہو، اے غافلو! تم میت کو قبر تک چھوڑنے جاتے ہو۔ وہ کہتا ہے تمہارے لئے خرابی ہو تم کل میری طرح ہو گے، اے نفس کیا تو ان چیزوں کو نہیں دیکھتا جنہیں تو دنیا میں دیکھتا ہے اور جن چیزوں کی مانند تو نے نہیں دیکھا، وہ سب ان روحوں کی مانند ہیں، جو جاتی ہیں تو ان کا کوئی اثر دکھائی نہیں دیتا، یا جیسے بیل جو چکر لگاتا ہے اس کا پہلا چکر پورا ہو جاتا ہے پھر دوسرا۔

۷۰۹۶۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، علی بن اسحاق، عبداللہ بن المبارک، اسماعیل بن عیاش، یحییٰ بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے کہ فرمایا انسان بعض دفعہ کسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی کوئی نیکی

نہیں ہوتی، تو اسے اپنی خطاؤں پر اللہ تعالیٰ کی یاد آتی ہے، جس کی وجہ سے اس کی آنکھوں سے، اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے مکھی کے سر جتنا آنسو نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اگر اٹھانا چاہیں تو پاک صاف تندرست اٹھاتے ہیں اور اگر اس کی روح قبض کرنے کا ارادہ کریں تو اسی طرح صاف اس کی روح قبض کرتے ہیں۔

۷۰۹۷۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابوالمغیرہ، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے ابوبکر محمد بن احمد المؤذن، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، ہشام بن عبداللہ بن الرازی، بقیہ، صفوان بن عمرو، شریح بن عبید، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے کہ سابقہ لوگوں میں ایک شخص نے بہت سا مال اور اولاد جمع کی، انہیں محفوظ کر چکنے کے بعد اس نے ہر قسم کا مال اپنے لئے پسند کیا، پھر ایک محل تعمیر کیا جس پر دو مضبوط دروازے بنائے، جس پر اپنے غلاموں کو پہرہ دار مقرر کیا، پھر اپنے گھر والوں کو جمع کیا اور ان کے لئے کھانا بنایا، پھر وہ اپنی چارپائی پر ایک ٹانگ پر دوسری ٹانگ رکھ کر بیٹھ گیا، اس وقت اس کے گھر والے کھانا کھا رہے تھے جب وہ کھانے سے فارغ ہوئے تو اس نے اپنے آپ سے کہا اے نفس! کئی سال تک عیش و عشرت کر لے، اس لئے کہ میں نے تیرے لئے اتنا کچھ کر لیا جو تیرے لئے کافی ہے۔

فرماتے ہیں ابھی وہ بات مکمل بھی نہیں کر سکا تھا کہ اسکی طرف ملک الموت متوجہ ہوا، اس کی شکل و صورت ایسے آدمی کی طرح تھی جس پر دو بوسیدہ کپڑے تھے، اس کے گلے میں کاسۂ گدائی تھا جو مسکینوں کے مشابہ تھا، اس نے ایسا دروازہ کھٹکھٹایا جس سے وہ اپنے بستر پر گھبرا گیا، نوجوان خدمتگار اس کی طرف لپکے، تم کون ہو اور کیا کام ہے؟ اس نے کہا، میرے پاس اپنے آقا کو بلاؤ، انہوں نے کہا تمہاری طرف اور ہمارا آقا؟ اس نے کہا ہاں میری طرف اسے بلاؤ، تو ان کے آقا نے ان کی طرف پیغام بھیجا کہ یہ دروازے پر کون ہے؟ انہوں نے اسکی شکل و صورت سے آگاہ کیا۔ اس نے کہا تم لوگوں نے اسے دھکے دیکر ہٹا کیوں نہیں دیا؟ انہوں نے کہا ہم نے بے حد کوشش کی، کچھ دیر کے بعد پھر اس نے دروازے پر دستک دی جو پہلے سے زیادہ سخت تھی، آقا جو بستر پر ہی تھا پہرے دار اس کی طرف لپکے کہ تو پھر آ گیا، اس نے کہا ہاں اپنے آقا کو میرے پاس بلاؤ، اسے بتاؤ کہ ملک الموت ہوں۔

جب انہوں نے اس کی بات سنی تو ان پر ذلت و عاجزی طاری ہوگئی۔ پہرہ دار آئے اور اپنے آقا کو خبر دی کہ وہ ملک الموت ہے تو ان کے آقا نے ان سے کہا اس سے نرمی کے ساتھ بات کرو اور اس سے پوچھو کہ کیا وہ اسکے ساتھ کسی اور کو بھی لے جائے گا؟ انہوں نے اسے بتایا وہ ان کے پاس آیا اور آ کر کہا اٹھو اپنے مال کے بارے میں جو کچھ کرنا ہے کرو، اس واسطے کہ میں یہاں سے تمہاری جان لیکر ہی جاؤں گا، اس نے اپنا مال حاضر کیا، جب اس نے مال کو دیکھا تو کہنے لگا اللہ تجھ پر لعنت کرے تو ہی تھا جس نے مجھے رب کی عبادت سے غافل رکھا، مجھے اپنے رب سے خلوت گزینی سے روکا، تو اللہ تعالیٰ نے مال کو زبان عطا فرمائی، اس نے کہا تو کیوں مجھے گالیاں دیتا ہے؟ تو لوگوں میں کم درجہ شخص تھا تو میں نے تجھے بلند کیا جو تجھ پر میرے نشانات ہیں میری وجہ سے تو بادشاہوں کے تختوں تک پہنچتا، ان کے پاس جاتا، جبکہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے تو داخل نہ ہو سکتے تھے، کیا تو بادشاہوں کی بیٹیوں اور سردار عورتوں کو نکاح کے پیام بھیجتا اور ان سے نکاح کرتا، جبکہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے پیام بھیجتے مگر نکاح نہ کر سکتے، کیا تو مجھے خباثت کے راستوں میں خرچ کرتا تھا اور میں نافرمانی نہ کر سکتا، اگر تو مجھے اللہ تعالیٰ کے راستوں میں خرچ کرتا تو میں تیری نافرمانی نہ کرتا، اس معاملہ میں تو مجھ سے زیادہ قابل ملامت ہے، اے انسانو! میں اور تم مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں، بعض گناہ کرنے والے اور بعض نیکی کرنے والے، سو مال تو اسی طرح کہے گا لہٰذا تم بچو، ملک الموت نے اس کی روح قبض کر لی تو وہ مر گیا۔

حدیث کا سیاق ان دونوں کا ہے، بعض کی حدیث کے الفاظ بعض میں داخل ہوگئے۔

۷۰۹۸۔ محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے یزید بن میسرہ کی کتاب میں

لکھا پایا کہ جسم میں شہوت کی کس قدر شدت ہے، یہ جلانے والی آگ کی طرح ہے اور اس سے عورتوں سے دور رہنے والے کیسے بچ سکتے ہیں۔

۷۰۹۹۔ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حکم بن نافع، اسماعیل بن عیاش، سلیمان بن سلیم، یحییٰ بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے۔ فرمایا کرتے تھے جس نے سائل کو ہٹایا اس نے اسے قتل کر دیا۔

۷۱۰۰۔ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، یزید بن عبدربہ، محمد بن حرب، ابوراشد نے مجھے کہا ابو یوسف سے کہو! کہ آئے اور اپنا حق وصول کرے، میں نے انہیں مسجد سے نکالا تو وہ گرجے کی فصیلوں میں سے ایک فصیل پر بیٹھ گئے اور اسے کہا میرا حق دو، اس نے کہا کیا تم قاضی کی بات نہیں مانتے، انہوں نے کہا کیوں؟ اس نے کہا میں اس کے سامنے تمہارا دعویٰ دائر کراؤں گا، آپ نے فرمایا میرا حق دینا ہے تو دو ورنہ جاؤ، میں نے کہا ابو یوسف آپ ہی قاضی ہیں تاکہ وہ آپ کا حق آپ کو دیدے، آپ نے فرمایا مجھے اس کی ضمانت کون دیتا ہے کہ وہ مجھ سے نامناسب گفتگو نہیں کرے گا جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرے رب کی قسم! وہ آپ پر اس وقت تک ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ آپ کو اپنے جھگڑوں کا فیصل مان لیں، (نساء ۶۵)

۷۱۰۱۔ احمد بن عبداللہ، ابی، یزید، محمد بن حرب، یحییٰ بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ یزید نے عباس بن ولید سے اس بات کا مطالبہ کیا کہ وہ ان کا وظیفہ ختم کر کے ایک تحریر لکھ دے اور یہ کہ انہوں نے اپنا سب کچھ بیچ کر صدقہ کر دیا ہے یہاں تک کہ انہوں نے اپنی رہائش کا مکان بھی بیچ دیا، اس کے بعد وہ کہا کرتے تھے: اے اللہ میں عذر کرنے والا نہیں، اے اللہ! مجھے جلد اپنی طرف بلا لے، راوی کا بیان ہے کہ کچھ عرصہ وہ ٹھہرے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض کر لی۔

۷۱۰۲۔ محمد بن معمر، ابوشعیب الحرانی، یحییٰ بن عبداللہ، صفوان بن عمرو، عبدالرحمٰن بن عدی البھرانی، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے، فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تم بغیر اطاعت کے جنت میں نہیں جا سکتے، اور میں نے اس کا ایک حصہ اپنی اس مخلوق کے لئے مقرر کر رکھا ہے جس نے رات اور دن میں کبھی کوئی عمل نہیں کیا اور مؤمنوں کی اولاد ہے۔

۷۱۰۳۔ محمد بن معمر، ابوشعیب الخراسانی، یحییٰ بن عبداللہ، صفوان بن عمرو، ابواسحاق البھرانی، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے، فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر قیدی بنا مسلط کر دیتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ سے گر جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی ضرورت نہیں ہوتی۔

۷۱۰۴۔ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، عبدالوھاب بن ضحاک، اسماعیل بن عیاش، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ حضرت ام درداء سے وہ حضرت ابودرداءؓ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ آپ فرما رہے تھے اے عیسیٰ! میں تمہارے بعد ایک امت بھیجنے والا ہوں جب انہیں کوئی پسندیدہ چیز ملے گی تو وہ حمد و شکر بجا لائے گی اور اگر انہیں کوئی ناپسندیدہ مصیبت پہنچی تو وہ ثواب کی امید رکھتے ہوئے صبر کرے گی، ان میں حلم ہوگا اور نہ علم، عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، ربا! یہ کیسے ہوگا جبکہ ان میں حلم ہوگا اور نہ علم؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں انہیں اپنے حلم سے اور اپنے علم سے علم عطا کروں گا۔

۳۲۱۔ ابراہیم بن ابی عبلہ

ان بزرگوں میں سے ابراہیم بن عبلہ ہیں جو ثقہ استاد، قاری قرآن ہیں وہ اپنے علم و قرأت میں رچتے بستے اور اپنے مواعظ اور نصیحتوں میں قوی اور بلیغ تھے۔

۷۱۰۵۔ سلیمان بن احمد، محمد بن عبید العسقلانی، ابوعمیر بن النحاس، ضمرہ بن ربیعہ، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبلہ سے روایت

ہے، فرمایا کہ ولید بن عبدالملک آئے اور مجھے گفتگو کرنے کا حکم دیا، تو میں نے گفتگو کی بعد میں مجھے عمر بن عبدالعزیز ملے، انہوں نے کہا آپ نے ایسی نصیحت کی جس نے دلوں میں اثر کیا۔

۷۱۰۶۔ سلیمان بن احمد، محمد بن عبید بن آدم، ابوعمیر نحاس، ضمرہ، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبلہ سے روایت ہے فرمایا: مجھے ولید بن عبدالملک نے کہا آپ کتنے دنوں میں ختم کرتے ہیں؟ میں نے کہا، اتنے دنوں میں تو انہوں نے کہا امیر المومنین باوجود اتنی مشغولیت کے تین یا سات دنوں میں ختم کرتے ہیں۔

۷۱۰۷۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن راشد، عبداللہ بن ھانی بن عبدالرحمن المقدسی، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمرو بن ولید نے ایک شخص سے ابراہیم بن ابی عبلہ کے بارے میں پوچھا۔ اس نے بتایا تو عمرو نے کہا جہاں تک میری معلومات ہیں وہ ہردلعزیز شخص ہیں۔

۷۱۰۸۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن راشد، عبداللہ بن ھانی بن عبدالرحمن، ابراہیم بن ابی عبلہ سے روایت ہے فرمایا کہ ہشام بن عبد الملک نے میری طرف آدمی بھیجا کہ اے ابراہیم! ہم تمہیں بچپن سے پہچانتے ہیں۔ بڑی عمر میں آپ کا امتحان لیا تھا ہم آپ کی سیرت اور حال سے خوش ہیں، میری رائے ہے کہ میں آپ کو اپنے خالص اور خاص لوگوں میں رکھ کر اپنے کام میں شریک کروں، میں آپ کو مصر کے خراج پر مقرر کر چکا ہوں، فرماتے ہیں میں نے کہا امیر المومنین رہی آپ کی رائے تو اللہ تعالیٰ اس پر آپ کو اجر وثواب عطا فرمائے، او وہی بدلہ دینے اور ثواب دینے والا کافی ہے اور میں جس حالت پر ہوں اس میں مصر کے خراج کی کیا ضرورت اور نہ اس کی مجھ میں طاقت ہے، فرماتے ہیں وہ انتہائی غضبناک ہوا یہاں تک کہ اسکا چہرہ متغیر ہوگیا، اس کی آنکھ میں سیاہی تھی، اس نے میری طرف خطرناک آنکھوں سے دیکھا اور کہا تمہیں مان کر یا مجبوراً نرم ہونا پڑے گا، میں گفتگو کرنے سے خاموش رہا، یہاں تک کہ اس کا غیظ وغضب فرو ہوگیا اور اس کی آتش غضب بجھ گئی۔

میں نے کہا امیر المومنین! میں گفتگو کروں؟ کہا کرو، میں نے کہا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا: "ہم نے آسمانوں اور زمینوں اور پہاڑوں پر امانت پیش کی تو انہوں نے اس کو اٹھانے انکار کر دیا (احزاب ۷۲) اللہ کی قسم! جب انہوں نے انکار کیا تو اللہ تعالیٰ انکے انکار پر غضبناک نہ ہوئے اور نہ انہیں مجبور کیا' جب انہیں یہ پیشکش ناپسند گزری اور میں اس بات کا مستحق نہیں کہ میرے انکار پر آپ ناراض ہوں اور میری ناپسندیدگی پر مجبور کریں، فرماتے ہیں وہ میری بات پر ہنس پڑا یہاں تک کہ اس کی داڑھیں دکھائی دینے لگیں، پھر کہا تم نے اس کا انکار اپنی دینی سمجھداری کی وجہ سے کیا ہے ہم آپ سے خوش اور آپ کو معاف کرتے ہیں۔

۷۱۰۹۔ ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن راشد، عبداللہ بن ھانی، ضمرہ ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے ابراہیم بن ابی عبلہ سے سنا، اللہ تعالیٰ ولید پر رحم کرے اور ولید کی طرح کون ہوسکتا ہے اس نے دمشق کا گرجا گرا کر وہاں دمشق کی مسجد تعمیر کی، اللہ تعالیٰ ولید پر رحم کرے، ولید کی طرح کون ہے اس نے ہندوستان واندلس کو فتح کیا۔ وہ مجھے چاندی کے ٹکڑے دیتا جنہیں میں بیت المقدس کی مسجد کے قراء میں تقسیم کرتا۔

۷۱۱۰۔ سلیمان بن احمد، محمد بن عبید بن آدم، ابوعمیر، ضمرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابراہیم بن ابی عبلہ نے کہا ولید میرے پاس چاندی کے ٹکڑے بھیجتا جنہیں میں بیت المقدس والوں میں تقسیم کرتا۔

۷۱۱۱۔ سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ بن المنذر، ابی، بقیہ، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبلہ سے روایت ہے۔ فرمایا میرے گھر والے بیمار ہوئے تو حضرت ام درداءؓ ان کے لئے کھانا پکاتیں جب وہ تندرست ہوگئے تو آپ نے فرمایا ہم تمہارے لئے اس وجہ سے کھانے پکاتے تھے کہ تمہارے گھر والے بیمار تھے اور جب کہ وہ تندرست ہو چکے ہیں تو کوئی ضرورت نہیں۔

ابراہیم بن ابی عبلہ نے متعدد صحابہ کرام کا زمانہ پایا، انہوں نے حضرت انس بن مالک، ابوعبداللہ بن ام حرام انصاری، واثلہ بن اسقع، عبداللہ بن بسر اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو دیکھا، حضرت عبادہ بن صامت، عتبہ بن غزوان سلمی، اور عبداللہ بن عمر بن الخطاب سے روایت اور ارسال کرتے ہیں۔

۷۱۱۲۔ حسن بن علان، احمد بن عیسیٰ بن السکن، ابوعمرو زبیر بن محمد رھاوی، قتادہ بن فضل الحرشی، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن عبلہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے انس بن مالکؓ سے عرض کیا میں کیسے وضو کروں؟ آپ نے فرمایا تم مجھ سے یہ پوچھتے ہو کہ میں کیسے وضو کروں اور یہ نہیں پوچھتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے وضو کرتے تھے؟ میں نے کہا جی ہاں، یہی بات ہے آپ نے فرمایا: میں نے آپ کو (ہر عضو) تین بار دھوتے دیکھا اور فرمایا اسی طرح میرے رب عزوجل نے حکم دیا ہے۔

۷۱۱۳۔ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عرق الحمصی، عمرو بن عثمان، عبدالسلام بن عبدالقدوس، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن عبلہ سے، وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس نے کسی عورت سے اس کی عزت کی غرض سے شادی کی تو اللہ تعالیٰ اسے ذلیل ہی کرے گا، اور جس نے اس کے مال کی وجہ سے شادی کی تو اللہ تعالیٰ اسے فقیر کر دے گا اور جس نے حسب کی وجہ سے شادی کی تو اللہ تعالیٰ اسے گھٹیا پن میں بڑھائے گا اور جس نے نظر کی حفاظت اور شرمگاہ کی حفاظت کی خاطر شادی کی یا صلہ رحمی کی غرض سے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس میں برکت دیں گے۔[1]

ابراہیم کی غریب حدیث ہے جس میں ابن عبدالقدوس متفرد ہیں۔

۷۱۱۴۔ ابوبکر بن خلاد، احمد بن علی الخزاز، ابراہیم بن محمد بن عرعرہ، ابوالعباس، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن عبلہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے عبداللہ بن ام حرام کو نیا کپڑا پہنتے دیکھا ہے۔

۷۱۱۵۔ سلیمان بن احمد، محمد بن جعفر الرازی علی بن الجعد، غیاث بن ابراہیم، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن عبلہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے عبداللہ بن ام حرام انصاری رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روٹی کی عزت کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے آسمانوں اور زمین کی برکتیں مسخر کی ہیں۔[2]

دونوں کے الفاظ ایک جیسے ہیں ابوالعباس میں میری رائے غیاث بن ابراہیم ہیں۔

۷۱۱۶۔ سلیمان بن احمد، احمد بن النضر العسکری، سعید بن حفص نفیلی، محمد بن محصن العکاشی، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن عبلہ سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے روایت ہے۔ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اے اللہ! میری امت کے لئے ان کی سحری میں برکت عطا فرما، سحری کیا کرو اگر چہ پانی کے گھونٹ یا کھجور سے ہو خواہ کشمش کی ایک مٹھی ہو، اس واسطے کہ فرشتے تم پر رحمت بھیجتے ہیں۔

اس روایت میں ابراہیم العکاشی جو محمد بن اسحاق منفرد ہیں۔

۷۱۱۷۔ حسن بن علی، یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن بھلول، جدی، ابی طلحہ بن زید، ان کے سلسلہ سند سے حضرت واثلہ بن اسقعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو بھی مرے تو وہ اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھتے ہوئے مرے۔

۷۱۱۸۔ ابوجعفر محمد بن حسن بن علی یقطینی، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن ایوب بن سوید، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبلہ نے

---

[1] الموضوعات ۲/۲۵۸. وتنزیہ الشریعۃ ۲/۲۰۶. والفوائد المجموعۃ ۱۲۱. وکشف الخفا ۲/۳۳۱. ومجمع الزوائد ۴/۲۵۴. والترغیب والترهیب ۳/۴۶.

[2] المستدرک ۴/۱۲۲. ومجمع الزوائد ۵/۳۴. والموضوعات ۲/۲۹۱. والدر المنتثرۃ ۱۷.

ابوزاہریہ سے انہوں نے حضرت رافع بن عمرؓ سے نقل کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام سے فرمایا: میرے لئے زمین میں گھر تعمیر کرو، چنانچہ داؤد علیہ السلام نے جس گھر کا حکم دیا گیا تھا سے پہلے اپنے لئے گھر بنایا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا داؤد! تم نے میرے گھر سے پہلے اپنا گھر بنایا، آپ نے عرض کیا اے میرے رب! آپ نے اپنی قضاوقدر میں یہی فرمایا ہے جو بادشاہ بناوہ اپنانشان چھوڑتا ہے، پھر وہ مسجد کی تعمیر میں لگ گئے جب اس کی فصیلیں مکمل ہوگئیں تو اس کا تہائی حصہ گرگیا، آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی بھیجی، تم میرا گھر اچھی طرح تعمیر نہ کرسکو گے، آپ نے عرض کیا وہ کیوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیونکہ تمہارے ہاتھ سے جو خون ہوئے ہیں آپ نے عرض کیا کہ اے رب کیا یہ آپ کی رضا اور محبت میں نہ تھے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیوں نہیں، لیکن وہ میرے بندے تھے اور میں ان پر رحم کرتا ہوں۔

راوی کا بیان ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام پر یہ بات گراں گزری تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ غمگین نہ ہو، میں اس مسجد کی تعمیر تمہارے بیٹے سلیمان کے ہاتھوں مکمل کراؤں گا۔ پھر جب داؤد علیہ السلام فوت ہوگئے تو سلیمان علیہ السلام اس کی تعمیر میں مصروف ہوگئے قربانیاں اور جانوروں کے ذبح کا وقت قریب ہوا تو آپ نے بنی اسرائیل کو جمع فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی، میں نے مسجد کی تعمیر پر تمہاری خوشی دیکھ لی، سو مجھ سے مانگو میں تمہیں عطا کروں گا۔

سلیمان علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ میں تین باتوں کا سوال کرتا ہوں، ایسا فیصلہ جو آپ کے فیصلہ کے قریب اور ایسی بادشاہت جو میرے بعد کسی کے لائق نہ ہو اور جو اس گھر میں صرف نماز کی نیت سے آئے تو جب مسجد سے نکلے تو گناہوں سے ایسے پاک صاف ہوکر نکلے جیسے آج اس کی ماں نے اسے جنا، نبی علیہ السلام نے فرمایا ان میں دو چیزیں تو مجھے عطا ہوئیں اور مجھے امید ہے کہ تیسری بھی عطا ہوجائے گی۔[1]

ابراہیم کی غریب حدیث ہے جس میں ایوب بن سوید منفرد ہیں۔

۷۱۱۹۔ ابوبکر بن خلاد، محمد بن احمد بن ولید الکرابیسی، محمد بن ابی سری، محمد بن حمیر، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبلہ عقیلی سے، ولید بن عبدالرحمٰن جرشی سے حضرت جبیر بن نفیر وہ حضرت عوف بن مالک اشجعی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ علم کے اٹھائے جانے کے اوقات ہیں، تو زیاد بن لبید انصاری نے عرض کیا یارسول اللہ! علم کیسے اٹھ جائیگا جبکہ ہم میں اللہ تعالیٰ کی کتاب موجود ہے جسے ہم سیکھتے اور اپنی اولاد کو سکھاتے ہیں اور وہ اپنی اولاد کو سکھائیں گے، آپ علیہ السلام نے فرمایا ابن لبید! میں تو تمہیں مدینہ کے سمجھدار لوگوں میں سے سمجھتا تھا، کیا اہل کتاب کے پاس تورات وانجیل نہیں تھی تو پھر انہیں کیا فائدہ ہوا جبیر بن نفیر فرماتے ہیں میری شداد بن اوس سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے یہ حدیث بیان کی، انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے علم کے اٹھائے جانے کے اسباب بیان نہیں کئے؟ میں نے کہا نہیں، فرمایا علماء کی اموات سے، اور اس کا اظہار اس طرح ہوگا کہ خشوع ختم ہوجائے گا تمہیں کوئی خشوع کرنے والا دکھائی نہ دے گا۔[2]

اسے لیث بن سعد نے ابراہیم بن ابی عبلہ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۷۱۲۰۔ حسن بن علی الوراق، جعفر بن محمد الفریابی، ابوجعفر نفیلی، کثیر بن مروان المقدسی، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبلہ سے وہ

---

[1] الأحاديث الضعيفة ۱۷۲. والمعجم الكبير للطبراني ۱۲/۵. ومجمع الزوائد ۷/۴. والدر المنثور ۱۶۰/۴. وتنزيه الشريعة ۲۲۹/۱. والفوائد المجموعة ۴۹۶. واللآلئ المصنوعة ۸۸/۱.

[2] صحيح ابن حبان ۱۱۵. وسنن الترمذي ۲۶۵۳. والمعجم الكبير للطبراني ۴۳/۱۸. والمستدرك ۹۹/۱. ومجمع الزوائد ۲۰۰/۱، ۲۰۰.

عقبہ بن وساج، بحوالہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے لئے اتنا گناہ کافی ہے کہ اس کی طرف انگلیوں سے اشارے کئے جائیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر چہ اچھا اشارہ ہو؟ آپ نے فرمایا اگر چہ اچھا ہو تو بھی وہ لغزش کا باعث ہے، ہاں جس پر اللہ تعالیٰ رحم کرے اور اگر برا ہو تو وہ بہت برا ہے۔[1]

۷۱۲۱۔ حسن بن علی، عبداللہ بن ناجیہ، سلیمان بن عیسیٰ جوہری، عبدالرحمٰن بن یونس الرقی، محمد بن حمید، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبلہ سے عقبہ بن وساج سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ کے صحابہ کرام میں سوائے حضرت ابوبکرؓ کے کوئی بھی سفید بالوں والا نہ تھا، پھر آپ نے مہندی اور وسمہ کا خضاب لگایا۔

۷۱۲۲۔ محمد بن اسحاق بن ایوب، ابوبکر احمد بن عمر ابزاز، حسن بن عبدالعزیز الجروحی، یحییٰ بن حسان، ولید بن رباح، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن عبلہ سے وہ ابوحفص سے آپ نے فرمایا کہ حضرت عبادہ بن صامتؓ نے اپنے بیٹے سے فرمایا بیٹا! تم اس وقت تک ایمان کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتے یہاں تک کہ یہ معلوم کرلو کہ جو مصیبت تمہیں پہنچی تھی وہ خطا نہیں ہوسکتی اور جو خطا ہونی تھی وہ پہنچ نہیں سکتی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پہلے پہل قلم پیدا فرمایا اور اسے کہا لکھ، اس نے عرض کیا، اے میرے رب میں کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قیامت قائم ہونے تک ہر چیز کی تقدیر لکھ، اے میرے بیٹے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جو شخص اس کے علاوہ کسی اور اعتقاد کی بات پر مرا وہ مجھ سے نہیں۔

ابراہیم کی غریب حدیث ہے جس میں یحییٰ ولید سے نقل کرنے میں منفرد ہیں، اسے ابراہیم نے ابوزید اودی سے حضرت عبادہ کے حوالہ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۷۱۲۳۔ ابی، عبداللہ بن محمد، محمد بن محمد، محمد بن جعفر نے پوری جماعت سمیت نقل کیا ہے ابراہیم بن محمد بن حسن، سعید بن رحمۃ، محمد بن حمیر، انکے سلسلہ سند میں ابراہیم سے عکرمہ سے حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے باطل کی وجہ سے حق دبانے کے لئے ظالم کی مدد کی تو اس سے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کا ذمہ بری ہے، جس نے سود کا ایک درہم کھایا تو وہ ۳۳ زناؤں کے برابر ہے، جو گوشت حرام مال سے پلا پھولا وہ آگ کا مستحق ہے۔[2] ابراہیم کی غریب حدیث ہے جس میں محمد بن حمیر منفرد ہیں۔

۷۱۲۴۔ سلیمان بن احمد، سلامہ بن ناھض، علی بن سعید بن بشیر رازی، عبداللہ بن حانی بن عبدالرحمٰن بن ابی عبلہ، ابی، عمی، انکے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبلہ سے وہ عطا بن ابی رباح سے وہ عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے نقل کرتے ہیں کہ ہم استخارہ اس طرح سیکھتے تھے جیسے ہم میں سے کوئی قرآن مجید کی سورت سیکھتا ہے (وہ دعائے استخارہ اس طرح ہے) اے اللہ میں آپ سے خیر چاہتا ہوں اور آپ کی قدرت کا سوال کرتا ہوں کیونکہ آپ قدرت والے ہیں میں قادر نہیں، آپ جانتے ہیں مجھے علم نہیں، آپ غیب کی باتوں کو خوب جانتے ہیں۔ اے اللہ! آپ میرے حق میں جو فیصلہ فرمائیں اس کا انجام اچھا کریں۔

۷۱۲۵۔ حسن بن علی، عبداللہ بن ناجیہ، احمد بن عبدالرحمٰن بن یونس السراج، مصعب بن سعید، محمد بن محصن الاسدی، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم سے وہ سالم بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تیراندازی سیکھنے کے بعد بھلادی تو اس نے اللہ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت جو اس پر تھی ترک کردی۔[3]

ابراہیم کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف مصعب کی محمد سے روایت کردہ حدیث سے لکھی ہے۔

۱۔ کشف الخفا ۲/ ۱۶۶۱. والعلل المتناھیة ۲/ ۳۴۰. وکنز العمال ۵۹۳۹.

۲۔ سنن أبی داؤد ۴۷۰۰، ۱۴۶۲. والفوائد المجموعة ۲۱۱.

۳۔ مسند الامام أحمد ۴/ ۱۴۸. والمصنف لابن أبی شیبة ۵/ ۳۲۱. ونصب الرایة ۴/ ۲۷۳. وسنن أبی داؤد، کتاب الجهاد باب ۲۴. وسنن النسائی، کتاب الخیل باب ۸.

۷۱۲۶۔حسن بن علی، محمد بن دلیل اسکندرانی، احمد بن عبدالمؤمن، محمد بن اسحاق، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبلہ نے روایت ہے کہ میں نے ام درداءؓ کو حضرت ابودرداءؓ سے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے متعلق نقل کیا۔آپ نے فرمایا صبر کرواور ڈٹے رہو، سرحد پر گھوڑے باندھو، (آل عمران۔۲۰۰) پانچ نمازروں کی پابندی کرو، دشمن کے ساتھ بذریعہ تلوار قتال پر ثابت قدم رہواور اللہ تعالیٰ کے راستے میں گھوڑے باندھ کر رکھو تاکہ تم فلاح پاؤ۔[1]

ابراہیم کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف محمد بن اسحاق، جو ابن محصن عکاشی ہیں کی حدیث سے لکھا ہے۔

۷۱۲۷۔ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم القاضی، ابوالبشر محمد بن احمد بن حماد ولابی، عبداللہ بن ھانی بن عبدالرحمٰن المقدسی، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبلہ سے وہ ام درداء سے آپ حضرت ابوالدرداء سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح کے وقت اپنے بدن میں عافیت پائی، اپنے گھر میں امن کے ساتھ رہا، اس کے پاس اس دن کا کھانا تھا تو گویا ان کے پاس پوری دنیا جمع ہوگئی، اے ابن جعشم! تمہارے لئے اتنا کافی ہے جو تمہاری بھوک مٹائے، تیرا ستر ڈھانپے اور اگر تیرا گھر تجھے چھپائے تو روٹی کا ٹکڑا اور گھڑے کا پانی کافی ہے، اس کے علاوہ جو ہے اس پر حساب ہے۔[2]

ابراہیم کی غریب حدیث ہے جسے انکے بھتیجے ان سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۷۱۲۸۔قاضی ابواحمد، عبداللہ بن احمد نے پوری جماعت سمیت نقل کیا ہے محمد بن احمد بن راشد، عبداللہ بن ھانی، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم سے وہ بلال بن ابی الدرداء سے وہ حضرت ابوالدرداءؓ سے نقل کرتے ہیں۔تم اپنے زمانے میں اپنے اعمال کو تبدیل کرکے جو انجانی صورت دیکھو تو اگر خیر ہو تو کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر بری ہو تو کیا ہی بری ہے۔میں نے یہ بات تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

۷۱۲۹۔القاضی ابواحمد، ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن راشد، موسیٰ بن عامر، عراک بن خالد، ان کے سلسلہ سند میں ابن ابی عبلہ سے عبد اللہ بن محمد بن یزید تیمی وہ حسن سے نقل کرتے ہیں کہ جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ بصرہ آئے تو وہاں کچھ دیر ٹھہرے، وہ صحابیٔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔جب وہ جانے لگے تو حضرت حسن پانچ سو آدمیوں کے ساتھ انہیں الوداع کہنے آئے، یہاں تک کہ ان کے ساتھ حصن المکاتب تک پہنچے لوگوں نے ان سے کہا ہم سے کوئی حدیث بیان کریں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو؟ انہوں نے فرمایا اچھا فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے جو شخص صبح کی نماز پڑھ لے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہے تم اللہ تعالیٰ کا ذمہ نہ توڑ و اور نہ اللہ تعالیٰ تم سے اپنے ذمہ کی کوئی چیز طلب کرتے ہیں اور نہ جنت کے بلند مقامات نے تمہیں پہچانا، جب تم اسے دیکھو گے اور وہ تمہارے قریب ہوگی اس وقت کسی مسلمان کا ناجائز خون آڑے آجائے گا جس کسی نے ظلماً بہایا تھا۔

میں نے یہ بات تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میں تمہیں اپنی طرف سے یہ نصیحت کرتا ہوں کہ انسان کا سب سے پہلے قبر میں پیٹ بدبودار ہوتا ہے لہٰذا تم اپنے پیٹوں میں حلال چیز داخل کرو۔

---

[1] میزان الاعتدال ۲۰۲۷. والمجروحین ۲/۲۸۵.

[2] صحیح ابن حبان ۲۵۰۳. ومجمع الزوائد ۱۰/۲۸۹. واتحاف السادة المتقین ۹/۲۷.

۳۲۲ یونس بن میسرہ [۱]

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا ان میں تنگ جگہ شہید کئے جانے والے یونس بن میسرہ بن حلبس ہیں، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو۔

۷۱۳۰۔ سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی، ہشام بن عمار، ہیثم بن عمران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں یونس بن میسرہ کی مجلس میں بیٹھتا تھا وہ نابینا تھے۔ میں نے انہیں فرماتے سنا اے اللہ! مجھے شہادت نصیب فرما۔ چنانچہ وہ ۱۳۲ھ میں جب عبداللہ بن علی دمشق میں داخل ہوئے تو آپ قتل کردیئے گئے۔

۷۱۳۱۔ سلیمان بن احمد، ابوزرعہ، ابومسہر، محمد بن مہاجر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے یونس بن میسرہ کو فرماتے سنا، میرے بھائی کہاں ہیں؟ میرے دوست کہاں ہیں؟ اساتذہ چلے گئے شاگرد رہ گئے کھلانے والے رخصت ہوگئے اور کھانا مانگنے والے بچ گئے۔

۷۱۳۲۔ سلیمان بن احمد، بکر بن سھل، عبداللہ بن یوسف، خالد بن یزید بن صبیح، ان کے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ سے روایت ہے فرمایا: حکمت کہتی ہے اے ابن آدم! تو مجھے تلاش کرتا پھرتا ہے جبکہ تو مجھے دو حرفوں میں پا سکتا ہے جو خیر کی بات تجھے معلوم ہے اس پر عمل کر اور جس شر کے بارے میں تو جانتا ہے اسے ترک کردے۔

۷۱۳۳۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز الجروحی، ابومسہر، سعید بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے سامنے لوح (محفوظ) میں لکھا ہے میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی الٰہ نہیں، میں رحمٰن اور رحیم ہوں، رحم کرتا اور رحم کھاتا ہوں، میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے جاتی ہے میری معافی میرے عذاب پر سبقت لے جاتی ہے میری طرف سے اجازت ہے جو کوئی تین سو تیس شریعتوں میں سے ایک بھی لے کے آیا میں اسے جنت میں داخل کروں گا۔

۷۱۳۴۔ محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ، عباس بن ولید، ابومسہر، عبدالرحمٰن بن ولید، انکے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے ابن حلبس سے سنا وہ فوت کے وقت یہ شعر پڑھ رہے تھے:

نیک لوگ چلے گئے اور بدبودار رہ گئے اسی وجہ سے زمانہ بدبودار ہے۔

۷۱۳۵۔ ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عمران بن بکار، ابوالتقی، عمرو بن واقد، ان کے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ سے روایت ہے، فرمایا کہ وہ دمشق میں جمعہ کے علاوہ قبروں سے ہوکر جاتے، ایک دفعہ انہوں نے کسی کہنے والے سے سنا، یہ یونس بن حلبس ہیں جنہوں نے ترک کردیا، تم لوگ ہر مہینے حج و عمرہ کرتے ہو روزانہ پانچ نمازیں پڑھتے ہو، تم لوگ عمل کرتے ہو جانتے نہیں، ہم جانتے ہیں مگر عمل نہیں کرتے، فرماتے ہیں یونس متوجہ ہوئے، اسے سلام کیا مگر اس نے سلام کا جواب نہیں دیا، یونس نے کہا سبحان اللہ! میں تمہاری گفتگو سن رہا ہوں اور تمہیں سلام کررہا ہوں مگر تم جواب نہیں دیتے؟ انہوں نے کہا ہم نے تمہاری بات سن لی ہے لیکن وہ ایک نیکی ہے اور ہماری نیکیوں اور برائیوں کے درمیان ایک پردہ حائل ہے۔

۷۱۳۶۔ ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، سھل بن صالح منصور بن عمار، ولید بن مسلم، مروان بن جناح، ان کے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ سے روایت ہے، فرمایا کہ یونس علیہ السلام اور قارون کی ملاقات ہوئی کہ ایک زمین میں دھنسایا جارہا ہے اور ایک گہرائی میں ڈبویا جارہا، قارون نے یونس علیہ السلام سے کہا یونس اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرو تم اللہ تعالیٰ کو اپنے پہلے قدم میں پاؤ گے، جسے تم اس کی طرف رکھو گے، یونس علیہ السلام نے اس سے کہا تم کیوں توبہ نہیں کرتے؟ اس نے کہا میں نے اپنی توبہ اپنے بھتیجے کے لئے رکھ دی ہے۔

۱۔ طبقات ابن سعد ۷/۴۶۶. والتاریخ الکبیر ۸/رت ۳۴۸۷. والجرح ۹/رت ۱۰۳۶. والکاشف ۳/رت ۸۵۸۹. وتھذیب الکمال ۷۱۸۵ (۳۲/۵۴۴).

۷۱۳۷۔ابوبکر بن مالک،عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز،عمرو بن ابی سلمہ،سعید بن عبدالعزیز،ان کے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ سے روایت ہے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا شیطان دنیا کے ساتھ ہے،اس کا مکروفریب مال کے ساتھ ہے اس کا اچھا کر دکھانا خواہش کے وقت ہے اوراس کا مکمل قبضہ شہوات کے وقت ہوتا ہے۔

یونس بن میسرہ متعدد صحابہ کرام سے سنداًروایت کرتے ہیں،جن میں معاویہ بن سفیان،عبداللہ بن عمرو بن العاص،واثلہ بن اسقع،عبد اللہ بن یسر،اور حضرت ام درداء،ابوادریس الخولانی اوران کے علاوہ حضرات سے روایت کرتے ہیں۔

۷۱۳۸۔ابومسلم محمد بن معمر،ابوبکر بن ابی عاصم،ہشام بن عمار،الحوطی،ولید بن مسلم،مروان بن جناح،انکے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ بن حلبس سے وہ حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیرلوٹ کرآنے والی ہے اور شر وبرائی چمٹنے والی ہے۔[۱]

یونس کی غریب حدیث ہے ان سے نقل کرنے میں مروان منفرد ہیں۔

۷۱۳۹۔سلیمان بن احمد،ابوزرعہ،دمشقی،احمد بن محمد بن یحییٰ بن حمزۃ،یحییٰ بن صالح الوحاظی،سعید بن عبدالعزیز،ان کے سلسلہ سند میں ابن حلبس سے وہ عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔میں نے کتاب ایک ستون اپنے تکیے کے نیچے سے جداہوتے دیکھا جس کے پیچھے میں نے اپنی نگاہ دوڑائی تو وہ اڑتا ہوانور تھا جوشام کی طرف گیا۔[۲]

ابن حلبس کی غریب حدیث ہے۔ہم نے صرف اسی طریق سے لکھی ہے۔

۷۱۴۰۔ابوالحسن علی بن احمد بن محمد المقدسی،حسن بن الفرج الغزی،ہشام بن عمار،ولید بن مسلم،مروان بن جناح،ان کے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ سے روایت ہے۔وہ حضرت واثلہ بن اسقع سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ/ نے فرمایا اے اللہ!فلاں فلاں شخص آپ کے ذمہ اورآپ کے پڑوس کی رسی میں ہے۔اسے قبر کے فتنہ اور جہنم کے عذاب سے بچا،آپ ہی وفا کرنے والے حق والے ہیں،اے اللہ!اسے بخش اوراس پررحم فرمائیے بے شک آپ بخشنے اوررحم کرنے والے ہیں۔[۳]

مروان سے یہ یونس کی روایت کردہ روایت منفرد ہے۔

۷۱۴۱۔ابوعمرو بن حمدان،حسن بن سفیان،ہشام بن عمار،وزیر بن صبیح،ان کے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ بن حلبس سے وہ حضرت ام درداءؓ سے آپ حضرت ابوالدرداءؓ سے آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ کے اس قول میں روایت کرتے ہیں''اللہ تعالیٰ ہردن ایک شان میں ہوتے ہیں(رحمٰن۔۲۹)آپ نے فرمایا شان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ گناہ کو بخشیں،پریشانی دورکریں کسی قوم کو بلند شان اوردوسری کو کم مرتبہ کریں۔

۷۱۴۲۔محمد بن معمر،ابوبکر بن ابی عاصم،ہشام بن عمار،عمرو بن واقد،ان کے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ سے وہ ابوادریس خولانی سے وہ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،مجھے میرے رب نے بتوں کی عبادت کے بعد جس چیز سے سب سے پہلے روکا وہ شراب کا پینا اورلوگوں سے مذاق کرنا ہے۔

۱۔سنن ابن ماجة ۴۲۲۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۸۶/۱۹. وصحیح ابن حبان ۸۲. وتاریخ أصبهان ۳۴۵/۱. والأحادیث الصحیحة ۱۵۱. وکشف الخفا ۴۷۶/۱، ۹۶/۲. والدر المنتثرة ۷۸.

۲۔المعجم الکبیر للطبرانی ۱۹۹/۸. ودلائل النبوة للبیهقی ۴۴۹/۶. وتاریخ ابن عساکر ۳۲/۱. ومجمع الزوائد ۸۵/۱۰. وکنز العمال ۳۵۰۴۶، ۳۵۰۴۷.

۳۔سنن أبی داؤد ۳۲۰۲. وسنن ابن ماجة ۱۴۹۹. وصحیح ابن حبان ۷۵۸. ومشکاة المصابیح ۱۶۷۷.

یونس بن میسرہ کی غریب حدیث ہے جس میں عمرو منفرد ہیں۔

۱۴۳ ۷۔ سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر، محمد بن المبارک الصوری، عمرو بن واقد، ان کے سلسلہ سند میں یونس وہ ابوادریس سے آپ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کا ذکر کیا ان کی شدت کا بیان کیا، حضرت علی بن ابی طالب نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان سے نکلنے کا کیا ذریعہ ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب، اس میں تم سے اگلوں کی باتیں اور تمہارے بعد والے لوگوں کی خبریں ہیں، تمہارے معاملات کے فیصلے ہیں جس نے کسی زبردست کی وجہ سے اسے ترک کیا، اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کردے گا اور جس نے اس کے علاوہ کسی اور جگہ سے ہدایت تلاش کی اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کردے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی، حکمت بھرا ذکر اور سیدھا راستہ ہے، یہی وہ کتاب ہے جسے جب جنہوں نے سنا تو انہوں نے کہا" ہم نے عجیب قرآن سنا ہے جو سیدھی راہ دکھاتا ہے پس ہم اس پر ایمان لے آئے" (الجن۔۱،۲) یہی وہ کتاب ہے جس کے پڑھنے سے زبان لڑکھڑاتی نہیں اور بار بار اس کا پڑھنا اسے بور نہیں کرتا۔

ابوادریس کی حضرت معاذ سے روایت کردہ غریب حدیث ہے ہم نے صرف یونس کی حدیث سے لکھا ہے۔

۱۴۴ ۷۔ محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن یزید رفاعی، اسحاق بن سلیمان، معاویہ بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ سے وہ ابوادریس خولانی سے وہ حضرت ابو درداءؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ اپنے بھائی کی عیادت کرنے نکلتا ہے تو کوکھ تک رحمت میں گھس جاتا ہے اور جب مریض کے پاس صحیح ہو کر بیٹھ جاتا ہے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے۔[۱]

۱۔ مجمع الزوائد ۲/۲۹۸. وکنز العمال ۲۵۱۶۸. والجامع الکبیر ۲۵۱۶۸.

۳۲۳۔عمر بن عبدالعزیز[1]

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان میں سے پاکدامن، جو بچائے گئے، سخاوت والے، آہ و بکا والے آقا عمر بن عبدالعزیز ہیں، وہ اپنی امت میں فضیلت میں یکتا، انصاف میں اپنے خاندان والوں میں سے نیک بخت تھے۔ انہوں نے زھد و عفت، تقویٰ و کفایت شعاری کو یکجا کیا، بعد کی زندگی نے انہیں جلد ختم ہونے والی زندگی سے غافل کر دیا، عدل و انصاف کی اقامت نے انہیں ملامت گروں سے بے پروا کر دیا۔ وہ رعیت و رعایا کے لئے امن و امان اور اپنے مخالفین کے لئے حجت و برھان تھے، وہ گفتگو کرتے تو علمی باتیں کرتے سمجھاتے تو حکمت سے۔

کسی نے کہا کہ دنیا سے اعراض اور بہتر چیز (یعنی آخرت) کی طرف متوجہ ہونے کا نام تصوف ہے۔ قریب کی چیز کی طرف لپکنا، بلندی کی طرف بڑھنے کے ساتھ۔

۷۱۴۵۔ ابراہیم بن احمد بن ابی الحصین، جدی ابو حصین محمد بن حسین بن حبیب وادعی قاضی، عبدالرحمٰن بن یونس الرقی، عطاء بن مسلم الخفاف، عمرو بن قیس الملائی، ان کے سلسلہ سند میں ہے محمد بن علی بن حسین سے عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ ہر قوم میں ایک نیک بخت شخص ہوتا ہے اور بنی امیہ کا نیک بخت شخص عمر بن عبدالعزیز ہے۔ وہ قیامت کے دن ایک پوری جماعت کے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔

۷۱۴۶۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، سلیمان بن حرب، مبارک بن فضالہ، عبیداللہ بن عمر، نافع، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنتا تھا۔ کاش مجھے معلوم ہوجاتا کہ حضرت عمر کی اولاد میں سے کس کے چہرے میں علامت ہے، جو زمین کو انصاف سے بھر دے گا؟

۷۱۴۷۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبدالرزاق، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ وھب بن منبہ نے فرمایا اگر اس امت میں کوئی ہدایت یافتہ ہے تو وہ عمر بن عبدالعزیز ہیں۔

۷۱۴۸۔ محمد بن علی، حسین بن محمد حماد، ایوب بن محمد الوزان، ضمرۃ بن ربیعہ، اسریٰ بن یحییٰ، رباح بن عبیدہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نماز کے لئے نکلے تو ان کے ساتھ ان کے ہاتھ پر ٹیک لگائے ایک بوڑھا شخص بھی تھا۔ میں نے دل میں کہا یہ بوڑھا خشک آدمی ہے۔ پھر جب انہوں نے نماز پڑھ لی تو میں ان سے جاملا، میں نے کہا اللہ تعالیٰ امیر کو سلامت رکھے یہ بوڑھا کون تھا؟ جو آپ کے ہاتھ پر ٹیک لگائے آ رہا تھا؟ انہوں نے فرمایا رباح! تم نے انہیں دیکھا تھا؟ میں نے کہا ہاں، فرمایا تمہارا ان کے بارے میں کیا گمان ہے، میں تو انہیں نیک آدمی سمجھتا ہوں، یہ میرے بھائی خضر تھے جو میرے پاس مجھے یہ بتانے آئے تھے کہ میں اس امت کا فرمانروا بننے والا ہوں اور یہ کہ ان کے بارے میں عدل سے کام لوں گا۔

۷۱۴۹۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز، ایوب بن سوید، محمد بن فضالۃ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز جزیرہ میں ایک راھب کے پاس ٹھہرے جسے وہاں کافی عرصہ پہلے عمر ملے تھے، اس کی طرف سابقہ کتب کا علم منسوب کیا جاتا تھا یہ وہاں اترے، اس نے ان سے پہلے کسی کو وہاں اترتے نہیں دیکھا، انہوں نے کہا، تمہیں معلوم ہے کہ میں تمہارے پاس کیوں آیا؟ اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا تمہارے باپ کے حق کی وجہ سے ہم انہیں حرم کے مہینے میں رجب کی جگہ، ائمہ عدل میں شمار کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ ایوب بن سوید نے ہم سے اس کی تفسیر یوں بیان کی کہ تین ماہ تو پے در پے ہیں، ذوالقعدہ،

[1] التاریخ الکبیر ۶/رت ۲۰۷۹. والجرح ۶/رت ۶۶۳. وسیر النبلاء ۵/۱۱۴. والکاشف ۲/رت ۴۱۵۱. وتھذیب الکمال ۴۲۷۴. (۲۱/۴۳۲) وطبقات ابن سعد ۵/۳۳۰.

ذوالحجہ اور محرم، تو ترتیب ابوبکر، عمر، عثمان اور رجب ان مہینوں میں سے منفرد ہیں اور وہ عمر بن عبدالعزیز ہیں۔

۷۱۵۰۔ ابواحمد محمد بن احمد الجرجانی، عامر بن شعیب، یحییٰ بن ایوب، رزق بن رزق الکندی، جسر القصاب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ خلافت میں بکریاں دوہتا تھا۔ میں ایک چرواہے کے پاس سے گزرا اس کی بکریوں میں تقریباً تیس بھیڑیئے تھے، میں انہیں کتے سمجھتا رہا، کیونکہ میں نے اس سے پہلے بھیڑیئے نہ دیکھے تھے، میں نے کہا او چرواہے! تم اتنے زیادہ کتوں سے کیا کرو گے؟ اس نے کہا ارے بیٹے! یہ کتے نہیں ہیں یہ تو بھیڑیئے ہیں، میں نے کہا سبحان اللہ! بھیڑیئے بکریوں میں ہو کر انہیں نقصان نہیں پہنچاتے؟ اس نے کہا بیٹا! جب سر درست ہو تو جسم میں کوئی بیماری نہیں ہوتی، اور یہ عمر بن عبدالعزیز کی خلافت کا واقعہ ہے۔

۷۱۵۱۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم طوسی، سیار، جعفر، مالک بن دینار، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جب عمر بن عبدالعزیز لوگوں کے گورنر بنے تو چرواہوں نے کہا یہ کون نیک شخص لوگوں کا سردار بنا ہے؟ کسی نے ان سے کہا تمہیں اس کا علم کیسے ہوا؟ انہوں نے کہا جب سے عادل خلیفہ لوگوں کے ذمہ دار بنے ہیں تو بھیڑیئے ہماری بکریوں سے رک گئے ہیں۔

۷۱۵۲۔ مخلد بن جعفر، محمد بن یحییٰ مروزی، خالد بن خداش، حماد بن یزید، موسیٰ بن اعین، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہم عمر بن عبدالعزیز کے خلافت میں بمقام کرماں بکریاں چرایا کرتے تھے، تو بھیڑیئے اور بکریاں اکٹھے چرا کرتے تھے۔ اسی زمانہ میں ایک رات ایک بھیڑیا ایک بکری پر حملہ آور ہوا تو میں نے کہا۔ ہمارا گمان ہے کہ وہ نیک مرد فوت ہو چکا ہے، حماد نے فرمایا کہ مجھ سے اس شخص نے یا کسی اور نے بیان کیا کہ انہوں نے حساب لگایا تو انہوں نے اسی رات کے مطابق انہیں فوت پایا۔

۷۱۵۳۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق ثقفی، احمد بن ابراہیم دورقی، عفان بن مسلم، عثمان بن عبدالحمید، ولید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ خراسان میں کوئی شخص تھا۔ اس نے کہا میرے خواب میں کوئی آنے والا آیا اس نے کہا جب بنی مروان کا زخمی شخص کھڑا ہو (یعنی خلیفہ بنے) تو جا کر اسکی بیعت کرو، کیونکہ وہ امام عادل ہے، تو جب وہ شخص تین مرتبہ میرے خواب میں آیا تو اس نے مجھ پر دباؤ ڈالا اور مجھے ڈانٹا۔ چنانچہ میں ان کی طرف روانہ ہوا، جب میں ان کے پاس پہنچا تو میں نے ان سے ساری بات کہہ دی، تو انہوں نے مجھ سے کہا تمہارا کیا نام ہے؟ کہاں کے رہنے والے ہو اور تمہارا گھر کہاں ہے؟ میں نے کہا خراسان میں، انہوں نے کہا جس مکان میں تم رہتے ہو اس کا والی وارث کون ہے؟ اور تمہارا وہاں دوست دشمن کون ہے؟ انہوں نے مسئلہ کو پوشیدہ رکھا اور مجھے چار ماہ قید رکھا، میں نے مراحم مولیٰ عمر بن عبدالعزیز سے شکایت کی، تو انہوں نے کہا امیر نے تمہارے بارے میں تحریر لکھ دی ہے، انہوں نے مہینے بعد مجھے بلایا ہے، میں تمہارے بارے میں فیصلہ لکھ چکا ہوں، پھر مجھے یہ بات حاصل ہوگئی کہ تمہارے دوست و دشمن کی طرف سے جو بات مجھے خوش کرے گی لہٰذا آؤ اور مجھ سے سن کر ماننے اور عدل پر بیعت کرو، جب تم اسے چھوڑ دو گے تو تم پر کوئی بیعت نہ ہوگی۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے ان سے بیعت کی، انہوں نے فرمایا تمہیں کوئی ضرورت ہے؟ میں نے کہا نہیں، میں مالدار ہوں، میں تو صرف اسی غرض سے آپ کے پاس آیا تھا، پھر میں نے انہیں الوداع کہا اور چل پڑا۔

۷۱۵۴۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، علی بن ابی حملہ، ابوالاعین، ان کے سلسلہ سند میں ہے۔ فرمایا میں خالد بن یزید بن معاویہ کے ہمراہ بیت المقدس کے صحن میں تھا کہ اچانک ایک نوجوان لڑکا آیا، اس نے خالد کو سلام کیا خالد اس کی طرف متوجہ ہوئے، نوجوان نے خالد سے کہا کیا ہم پر کوئی آنکھ ہے؟ فرماتے ہیں میں نے جلدی سے کہا ہاں تم دونوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک سننے اور دیکھنے والی ذات مقرر ہے، اس پر نوجوان کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں اور وہ اپنا ہاتھ خالد کے ہاتھ سے چھڑا کر چل دیا، میں نے خالد سے کہا: یہ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا تم اسے نہیں پہچانتے، یہ عمر بن عبدالعزیز ہے۔ امیر المومنین کا بھائی ہے، اگر اس کی اور تمہاری عمر زیادہ ہوئی تو تم اسے ہدایت کا امام دیکھو گے۔

۷۱۵۵۔ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، منصور بن بشیر، اسماعیل بن عیاش، ابن اسحاق، ابراہیم بن عقبہ، عطاء مولیٰ ام بکرہ الاسلمیہ، حبیب بن ھند اسلمی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے حضرت سعید بن المسیب نے کہا۔ اس وقت ہم عرفہ میں تھے، خلفاء تو تین ہیں۔ میں نے کہا کون سے خلفاء؟ فرمایا ابوبکر، عمر اور عمر، میں نے کہا حضرت ابوبکر وعمر کو تو ہم جانتے ہیں یہ دوسرے عمر کون ہیں؟ آپ نے فرمایا اگر تم زندہ رہے تو انہیں دیکھ لوگے اور اگر فوت ہو گئے تو وہ تمہارے بعد ہوں گے۔

۷۱۵۶۔ محمد بن علی بن حسین بن ابی معشر، عمرو بن عثمان، ایوب بن محمد الوزان، ضمرۃ، رجاء، ابن عون، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابن سیرین سے جب طلا یعنی انگور کے پکائے ہوئے شیرے کے متعلق پوچھا گیا تو فرماتے ہیں اس سے امام الھدیٰ یعنی عمر بن عبدالعزیز نے منع کیا ہے۔

۷۱۵۷۔ محمد بن علی بن حسین بن ابی معشر، عمرو، ضمرہ، ابن شوذب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حسن نے فرمایا اگر کوئی مہدی (ہدایت یافتہ) ہے تو وہ عمر بن عبدالعزیز ہے ورنہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سوا کوئی مہدی نہیں۔

۷۱۵۸۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، فطر بن حماد بن واقد، ابی، مالک بن دینار، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ لوگ کہتے ہیں مالک بن دینار زاہد ہے، زاہد تو عمر بن عبدالعزیز ہے جس کے پاس دنیا آئی بھی تو انہوں نے ترک کر دی۔

۷۱۵۹۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابومرداس الرقی، ابراہیم بن بکار الاسدی، ابویونس بن ابی شبیب، ان کے سلسلہ سند میں ہے۔ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو طواف کرتے دیکھا ان کے ازار کا بندھن ان کے پیٹ کے گھماپے میں غائب تھا، پھر میں نے انہیں خلیفہ بننے کے بعد دیکھا اگر میں ان کی پسلیاں انہیں چھوئے بغیر گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔

۷۱۶۰۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبدالعزیز، عبداللہ بن یوسف، عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں۔ مجھے ابوجعفر یعنی امیر المومنین نے کہا تمہارے والد عمر کا کتنا غلہ ہوتا تھا جب وہ خلیفہ بنے؟ میں نے کہا: چالیس ہزار دینار، وہ کہنے لگے جب ان کی وفات ہوئی تو اس وقت؟ میں نے کہا چار سو دینار، اور اگر وہ زندہ رہتے تو یہ بھی کم ہو جاتا۔

۷۱۶۱۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ الغسانی، ابی، ان کے سلسلہ سند میں عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے فرمایا: مجھے ابوجعفر نے بلا بھیجا کہ عمر بن عبدالعزیز کو جب خلافت سونپی گئی ان کی کتنی آمدن تھی؟ میں نے کہا پچاس ہزار دینار، پھر کہا وفات کے وقت کتنی تھی؟ میں نے کہا وہ انہیں واپس کرتے رہے، یہاں تک کہ دو سو دینار رہ گئے۔ اگر وہ زندہ ہوتے تو اسے بھی واپس کر دیتے۔

۷۱۶۲۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابراہیم بن ہشام، ابی، جدی، مسلمہ بن عبدالملک، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس ان کی بیماری میں عیادت کرنے آیا، کیا دیکھتا ہوں ان پر ایک میلی قمیض ہے، میں نے فاطمہ بنت عبدالملک سے کہا فاطمہ! امیر المؤمنین کی قمیض دھو ڈالو، انہوں نے کہا ہم ان شاء اللہ دھوئیں گے، پھر دوبارہ جب میں آیا تو قمیض اپنی حالت پر تھی، میں نے کہا فاطمہ! میں نے آپ کو امیر المؤمنین کی قمیض دھونے کا حکم نہیں دیا تھا؟ لوگ ان کی عیادت کو آتے ہیں وہ کہنے لگیں اللہ کی قسم! ان کی صرف یہی قمیض ہے۔

۷۱۶۳۔ احمد بن اسحاق، ابراہیم بن محمد حسن، یزید بن حکیم ابوخالد العسکری، سعید بن مسلمہ، ابوبشیر مولیٰ مسلمہ عبدالملک، ان کے سلسلہ سند میں مسلمہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس اس دن گیا جس میں ان کی وفات ہوئی، اور فاطمہ بنت عبدالملک انکے سرہانے بیٹھی تھیں۔ جب انہوں نے مجھے دیکھا تو وہ پائنتی کی طرف بیٹھ گئیں، اور میں ان کے سرہانے بیٹھ گیا، میں نے دیکھا کہ ان پر میلی قمیض ہے جس کا گریبان پھٹا ہے۔ میں نے انہیں کہا اگر آپ یہ قمیض بدل دیں تو وہ خاموش رہیں میں نے کئی بار یہ بات کہی

یہاں تک کہ میں نے سخت سے کہا، وہ کہنے لگیں بخدا! ان کی یہی ایک قمیض ہے۔

۷۱۶۴۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن ابی السری، محمد بن مروان بجلی، عمارہ بن ابی حفصہ، انکے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبد العزیز کی بیماری میں انکی عیادت کرنے گیا تو ان کی قمیض میلی ہو چکی تھی جس کا گریبان چاک تھا اتنے میں مسلمہ آگئے۔ انہوں نے اپنی بہن فاطمہ بنت عبدالملک زوجہ عمر سے کہا۔ مجھے امیر المومنین کی دوسری قمیض دیدیں تا کہ ہم انہیں پہنائیں، کیونکہ لوگ ان کے پاس آرہے ہیں تو عمر نے کہا مسلمہ! انہیں رہنے دو، امیر المومنین کی صبح وشام اسی کپڑے میں ہوتی ہے جو تم دیکھ رہے ہو۔

۷۱۶۵۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حکم بن موسیٰ، یحییٰ بن حمزہ، سلیمان یعنی ابی داؤد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے بیٹوں سے کہا، خزانچی پر کوئی تہمت نہ رکھنا، کیونکہ میں نے اس کے پاس صرف اکیس دینار چھوڑے ہیں۔ اس میں گرجوں میں رہنے والوں کے گھروں کے خرچ ہیں اور کھیتی کی کچھ قیمت جو اس میں ان کے لئے ہے اور ان کی قبر کی جگہ ہے کیونکہ میں جانتا ہوں وہ اسے اجرت پر نہیں دیتے۔

۷۱۶۶۔ محمد بن ابراہیم، حسین بن محمد بن حماد، سلیمان بن عمر الرقی، ابوامیہ آختہ، جو عمر بن عبدالعزیز کے غلام تھے ان کے سلسلہ سند میں ہے۔ فرماتے ہیں مجھے عمر بن عبدالعزیز نے دو دینار دیکر گرجا والوں کی طرف بھیجا، اور فرمایا اگر تم میرے ہاتھ قبر کی جگہ فروخت کرو تو ٹھیک، ورنہ میں یہاں سے منتقل ہو جاؤں۔

راوی کا بیان ہے میں ان کے پاس آیا، انہوں نے کہا اگر ہمیں انکے منتقل ہونے کا افسوس نہ ہوتا تو ہم ان دیناروں کو قبول نہ کرتے۔ انہوں نے کہا پھر میں عمر کے ساتھ حمام میں آیا، کمزوری کے باعث ان کی گردن جھک گئی اس کے باوجود انہوں نے اپنے ہاتھ سے اپنی جسمانی صفائی کی، اسی دن میں اپنی مالکن کے پاس آیا، انہوں نے مجھے دوپہر کے لئے دال تیار کر کے دی، میں نے کہا ہر دن دال، تو وہ کہنے لگیں، بیٹا! یہ تمہارے آقا امیر المؤمنین عمر کا کھانا ہے۔

۷۱۶۷۔ محمد بن ابراہیم، حسین بن محمد، سلیمان بن سیف، سعید بن عامر، عون بن المعتمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز اپنی اہلیہ کے پاس آئے اور کہا فاطمہ! تمہارے پاس ایک درہم ہے جس سے میں انگور خریدنا چاہتا ہوں انہوں نے کہا نہیں، میرے پاس تو نہیں، پھر کہا اچھا ایک پیسہ بھی نہیں جس میں انگور خریدوں؟ انہوں نے کہا نہیں، میں ان کی طرف متوجہ ہوا میں نے کہا آپ امیر المؤمنین ہیں اور آپ ایک درہم پر بھی قادر نہیں اور نہ آپ کے پاس پیسہ ہے جس سے انگور خریدیں تو انہوں نے فرمایا ایسا کرنا ہمارے لئے کل جہنم کی آگ میں طوق پہننے سے زیادہ آسان ہے۔

۷۱۶۸۔ عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین المروزی، عبداللہ بن مبارک، ابراہیم بن نشیط، سلیمان بن حمید المدنی، ابوعبیدہ، عقبہ بن نافع القرشی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ وہ فاطمہ بنت عبدالملک کے ہاں آئے، اور ان سے کہا آپ مجھے عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں کچھ نہیں بتاتیں؟ انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ جب سے وہ خلیفہ بنے اس وقت سے وفات تک کبھی جنابت یا احتلام کی وجہ سے غسل کیا ہو۔

۷۱۶۹۔ عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین المروزی، عبداللہ بن مبارک، ابوالصباح، سھل بن صدقہ مولیٰ عمر بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھ سے عمر کے خاندان کے کسی خاص آدمی نے بیان کیا کہ جب انہیں خلافت ملی تو ان کے گھر باآواز بلند رونے کی آواز سنی گئی، لوگوں نے رونے کا سبب پوچھا تو گھر والوں نے کہا کہ حضرت عمر نے اپنی باندیوں کو اختیار دیا کہ مجھ پر ایک بار عظیم پڑا ہے، جس نے مجھے تم سے غافل کر دیا ہے سو جو کوئی آزاد ہونا چاہے میں اسے آزاد کرتا ہوں، اور جو چاہے کہ میں اسے اس شرط پر روکے رکھوں کہ اسے میری طرف سے کچھ نہیں ملے گا تو میں اسے روک لوں گا تو وہ ان سے ناامیدی کی وجہ سے رو پڑی ہیں۔

۱۷۱۔ محمد بن علی، محمد بن حسن، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ، ابی، جدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے۔ فرماتے ہیں میں اور ابن ابی زکریا عمر کے دروازے پر تھے کہ ہم نے ان کے گھر سے رونے کی آواز سنی، ہم نے اس بارے میں دریافت کیا تو گھر والوں نے ہمیں بتایا امیر المومنین نے اپنی اہلیہ کو اس بات کا اختیار دیا کہ ان کی گردن میں ایک عظیم ذمہ داری ڈالی گئی جس کی وجہ سے وہ عورتوں سے غافل ہو گئے، چاہے اپنے گھر میں رہے یا اپنے والد کے گھر چلی جائیں، تو وہ رو پڑیں، ان کی وجہ سے گھر کی باندیاں بھی رونے لگیں۔

۱۷۱۷۔ عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین المروزی، ابن المبارک، جریر بن حازم، مغیرہ بن حکیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے فاطمہ بنت عبدالملک نے کہا، مغیرہ! مردوں میں کوئی عمر سے زیادہ بھی صوم وصلوٰۃ کا پابند ہوگا؟ لیکن لوگوں میں سے مجھے ان سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا نظر نہیں آیا، جب وہ گھر آتے تو اپنے آپ کو مصلے پر ڈال دیتے، نیند آنے تک رونے اور دعا کرنے میں مشغول رہتے اور جب بیدار ہوتے تو پھر ایسا ہی کرتے یہاں تک کہ پوری رات یہی معمول رہتا۔

۱۷۲۔ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، عبدالعزیز بن ولید بن ابی السائب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا۔ فرماتے ہیں میں نے کبھی کوئی شخص ایسا نہیں دیکھا جس پر خوف فرمایا خشوع ظاہر ہو جتنا عمر بن عبدالعزیز کے چہرے پر دیکھا۔

۱۷۳۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، یحییٰ بن عبدالملک بن ابی غنیہ، ابوعثمان ثقفی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کا ایک غلام تھا، جو خچر پر کام کرتا اور ان کے لئے ہر روز ایک درہم اجرت لاتا، ایک دن وہ ڈیڑھ درہم لایا تو آپ نے فرمایا یہ کیسے؟ تو اس نے کہا بازار زیادہ چلا، آپ نے فرمایا نہیں بلکہ تم نے خچر کو تھکا دیا ہے لہٰذا اسے تین دن آرام کراؤ۔

۱۷۴۔ محمد بن علی، ابوالعباس بن قتیبہ، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ بن یحییٰ، ابی، جدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فاطمہ بنت عبدالملک عمر بن عبدالعزیز کی اہلیہ کی ایک باندی تھی انہوں نے اسے حضرت عمر کی طرف بھیجا اور فرمایا مجھے معلوم تھا کہ یہ آپ کو پسند ہے میں نے اسے آپ کو بخش دیا لہٰذا اس سے اپنی حاجت پوری کریں، تو عمر نے اس سے کہا اے لڑکی خدا کی قسم! مجھے تم سے اپنی حاجت برآری سے زیادہ کوئی چیز پسند نہ تھی، ذرا اپنا قصہ تو سناؤ اور تجھے کس نے قید کیا؟ اس نے کہا میں بربر قبیلہ کی لڑکی تھی، میرے والد نے کوئی جرم کیا اور پھر موسیٰ بن نصیر سے جو عبدالملک کی طرف سے افریقا کے گورنر تھے بھاگ گئے تو مجھے موسیٰ بن نصیر نے گرفتار کر لیا۔ وہاں سے مجھے عبدالملک کی طرف بھیج دیا اور عبدالملک نے فاطمہ کو ہبہ کر دیا، اور انہوں نے مجھے آپ کی طرف روانہ کر دیا تو آپ نے فرمایا قریب تھا کہ ہم رسوا ہوتے، پھر اسے تیار کر کے اس کے گھر والوں کی طرف بھیجا۔

۱۷۵۔ محمد بن ابراہیم، حسن بن محمد الحرانی، ابوحسین رھاوی، زید بن حباب، معاویہ بن صالح، سعید بن سوید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے انہیں جمعہ کی نماز پڑھائی، پھر آپ تشریف فرما ہوئے تو آپ کی قمیص گریبان سے آگے پیچھے سے پھٹی ہوئی تھی کسی شخص نے ان سے کہا، امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتنا کچھ عطا کیا ہے، اگر آپ عمدہ لباس پہن لیں تو بہتر ہے، آپ نے کافی دیر سر جھکائے رکھا، پھر سر اٹھا کر فرمایا سب سے افضل ارادہ سنجیدگی کے وقت ہے اور سب سے افضل معافی قدرت کے وقت ہے۔

۱۷۶۔ حسن بن محمد کیسان، اسماعیل بن اسحاق القاضی، محمد بن ابوبکر، سعید بن عامر، قربان بن دبیق، ان کے سلسلہ سند میں ہے۔ فرماتے ہیں کہ میرے پاس سے حضرت عمر کی بیٹی جس کا نام امینہ تھا، گزری اسے حضرت عمر نے بلایا، یا امین یا امین! تو اس نے کوئی جواب نہ دیا، پھر کسی آدمی کو کہا، وہ آپ کے پاس لے آیا، آپ نے فرمایا تم نے مجھے جواب کیوں نہیں دیا؟ اس نے کہا میں برہنہ تھی، فرمایا مزاحم، ان بستروں میں دیکھو جنہیں ہم نے چاک کیا ہے ان میں سے ایک قمیص اسے کاٹ دو، چنانچہ انہوں نے قمیص کا کپڑا کاٹ دیا، پھر اسے کوئی شخص اس کی پھوپھی ام البنین کے پاس لے گیا، اس نے کہا آپ کی بھتیجی برہنہ ہے اور آپ کے پاس کس چیز کی کمی ہے؟ چنانچہ انہوں نے اس کی طرف کپڑوں کا ایک صندوق بھیجا اور کہا عمر سے کچھ مت مانگنا۔

۷۷۱۷۔سلیمان بن احمد، محمد بن زکریا غلابی، مہدی بن سابق نهدی، عبداللہ بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز ایک جنازے کے ساتھ، چلے جب لوگ فارغ ہوکر واپس ہونے لگے تو عمر بن عبدالعزیز اور انکے ساتھی پیچھے ٹھہر گئے، آپ کے ساتھیوں نے آپ سے کہا: امیر المومنین کیا آپ جنازے کے ولی ہوکر بھی پیچھے رہ گئے؟ انہوں نے فرمایا مجھے قبر نے پکارا اے عمر بن عبدالعزیز! مجھ سے پوچھتے نہیں کہ میں نے دوستوں سے کیا کیا؟ میں نے کہا کیوں نہیں، تو قبر نے کہا میں کفن پھاڑ دیتی، بدن کے ٹکڑے کردیتی، خون چوس لیتی اور گوشت کھالیتی ہوں، کیا آپ مجھ سے نہیں پوچھتے کہ میں جوڑوں کے ساتھ کیا کرتی ہوں؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔تو قبر بولی، میں ہتھیلیوں کو کلائیوں سے اور کلائیوں کو بازوؤں سے بازوؤں کو کندھوں سے، سرینوں کو رانوں سے رانوں کو گھٹنوں سے گھٹنوں کو پنڈلیوں سے اور پنڈلیوں کو قدموں سے جدا جدا کردیتی ہوں، پھر عمر رو پڑے اور فرمایا خبردار! دنیا کی زندگی بہت تھوڑی ہے اس کا عزت مند ذلیل ہے، اس کا مالدار فقیر، اس کا جوان بوڑھا ہونے والا، اس کا زندہ مرنے والا ہے سو تمہیں اس کی طرف متوجہ ہونا ہے باوجود یکہ تم اس کے پیٹھ پھیرنے کو جانتے ہو دھوکا میں نہ ڈالے، فریب خوردہ وہی ہے جو اس کے دھوکہ میں آئے۔اس کے وہ باسی کہاں ہیں جنہوں نے شہر تعمیر کیے ہیں، نہریں نکالیں، اس میں درخت لگائے اور کچھ ہی ایام اس میں بسر کئے، انہیں ان کی صحتمندی نے دھوکے میں رکھا، وہ اپنی چستی اور نشاط کی وجہ سے مغرور ہوئے تو انہوں نے گناہوں کا ارتکاب کیا، اللہ کی قسم! وہ بہت زیادہ رو کنے کی وجہ سے اموال کے حریص تھے مال جمع کرنے کی بناپر لوگ ان سے حسد کرتے تھے۔

مٹی نے انکے بدنوں کا کیا حال کیا؟ ریت نے انکے جسموں کا کیسا حلیہ بگاڑا، اور کیڑوں نے ان کے جوڑوں اور ہڈیوں سے کیسا سلوک کیا؟ وہ دنیا میں لگائے گئے تختوں پر بچھائے گئے بستروں پر تھے، خدام ان کے سامنے خدمت کناں، گھر والے اکرام کناں، پڑوسی امداد کرتے سو جب تو ان کے پاس سے گزرے تو انہیں پکار اگر تو انہیں پکار سکتا ہے، انہیں آواز دے اگر تو آواز دے سکتا ہے، ان کے لشکر کے پاس سے گزر اور ان کے قریب قریب بنائے گئے گھروں کو دیکھ جس میں وہ عیش وعشرت سے رہتے تھے۔ان کے مالدار سے پوچھ کہ ان کی مالداری باقی رہی، ان کے فقیر سے پوچھ کہ اس کے فقر میں کچھ بچا، ان سے ان زبانوں کے بارے میں پوچھ جن سے بولتے تھے اور آنکھوں کے بارے میں جن سے لذتوں کی چیزیں دیکھتے تھے۔ان سے باریک جلدوں کے بارے میں پوچھ، خوبصورت چہروں کے بارے میں، نرم جسموں کے متعلق پوچھ کہ کیڑاوں نے ان کا کیسا حال بنایا؟ رنگ مٹا دیئے گئے، گوشت کھالیے گئے، چہروں پر مٹی ڈال دی گئی، جسموں کا خاتمہ کردیا گیا، ریڑھ کی ہڈیاں توڑ دی گئی، اعضاء جدا کردیے گئے، جوڑ توڑ دیے گئے ان کے دلہن کے لئے سجے کمرے اور ان کے اونچی ناک والے کہاں ہیں؟ انکے خادم ان کا جھمگھا اور انکے خزانے کہاں ہیں؟ اللہ کی قسم! انہوں نے توشہ میں کچھ بھیجا اور نہ تکیہ رکھا، نہ اپنے لئے درخت لگایا اور نہ ہی قرار کے لئے کوئی چیز اتاری، کیا وہ آبادیوں اور صحرا میں رہائش پذیر نہ تھے؟ کیا ان کے لئے رات دن برابر نہ تھے؟ کیا وہ شب دیجور میں نہ تھے؟ ان کے اور عمل کے درمیان (خلیج) حائل ہوگئی، انہوں نے دوستوں کو چھوڑ دیا، بہت سے نرم چہرہ مرد اور عورتیں ایسی ہیں جن کے چہرے بوسیدہ ہوگئے؟ ان کے اجسام ان کی گردنوں سے دور ہوگئے، ان کے جوڑوں کے ٹکڑے ہوگئے، آنکھوں کی سیاہی رخساروں پر بہہ پڑی، اور منہ خون اور پیپ سے بھر گیا، ان کے جسموں میں حشرات الارض پھر رہے ہیں اور ان کے اعضاء کو جدا کردیا، پھر اللہ کی قسم! وہ کچھ ہی عرصہ ہے کہ ہڈیاں بوسیدہ کھوکھلی ہوگئیں۔

انہوں نے باغات کو چھوڑ دیا، کشادگی کے بعد وہ تنگیوں میں جا پڑے، ان کی عورتوں نے نکاح کرلئے، ان کے بچے راستوں میں چکر لگاتے ہیں۔رشتہ داروں نے ان کے گھروں اور میراث کو تقسیم کرلیا، ان میں سے اللہ کی قسم! بعضے ایسے ہیں جن کی قبریں کشادہ ہیں، گھنا تروتازہ ماحول ہے جو لذتوں سے لطف اندوز ہورہا ہے، اے کل قبر میں رہنے والے! تجھے دنیا کی کس چیز نے دھوکے میں رکھا، کیا تجھے معلوم ہے کہ تو دنیا میں زندہ رہے گا یا تیرے لئے دنیا باقی رہے گی؟ تیرا وسیع گھر کہاں ہے؟ تیری کشادہ نہر کہاں ہے؟ تیرا وہ پھل کہاں

ہے جو بالکل پکنے والا ہے؟ تیرے باریک کپڑے، تیری خوشبو اور تیری دھونی کہاں ہے؟ تیرے گرمی سردی کے کپڑے کہاں ہیں؟ کیا دیکھتا نہیں کہ اس پر کیا مصیبت نازل ہوئی ہے اور وہ اپنے آپ سے گھبراہٹ دور نہ کر سکا، وہ پسینے سے شرابور ہے، پیاس سے بلبلا رہا ہے، موت کی سختیوں سے پہلو پر پہلو بدل رہا ہے، آسمان سے حکم آ گیا، قضاوقدر کا غالب حصہ آ گیا، موت و امر کا وہ حصہ آ گیا جس سے تو روکا جاتا تھا، دوری ہو دوری، اے والد، بھائی اور بیٹے کی آنکھیں بند کرنے والے، انہیں غسل دینے والے، اے میت کو کفن دینے اور اٹھانے والے، اے اسے قبر میں تنہا چھوڑ کر واپس ہونے والے، کاش مجھے معلوم ہو جاتا تو کیسی سخت زمین پڑ ہے، کاش میں جانتا تیرے کس رخسار میں بوسیدگی کی ابتدا ہوئی، اے ہلاکتوں کے پڑوس میں رہنے والے! (آج) تو مردوں کے محلّہ میں جا بسا، کاش مجھے معلوم ہوتا کہ جب میری روح دنیا سے نکلے گی ملک الموت مجھے کس چیز کیساتھ ملیں گے، اور میرے رب کا کیا پیغام لائیں گے، پھر یہ اشعار پڑھے: تو فانی چیز پر خوش ہوتا اور بچپن میں مشغول ہوتا ہے، جیسے خواب دیکھنے والا نیند کی حالت میں لذتوں کے دھوکے میں ہوتا ہے اے مغرور وفریب خوردہ تیرا دن بھول اور غفلت میں گزرتا ہے اور تیری رات نیند میں بسر ہوتی ہے۔ ہلاکت تیرے لئے ضروری ہوگئی تو اس چیز میں لگا ہوا ہے جس کی جدائی تجھے گراں گزرے گی۔ اسی طرح دنیا میں چوپائے زندگی گذارتے ہیں، پھر آپ لوٹ گئے اس کے بعد صرف ایک جمعہ زندہ رہے۔

۱۷ـ عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین الخضرمی، علی بن مطر، اسد بن زید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہم حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ ایک جنازہ میں تھے۔ جب میت دفن کر دی گئی تو وہ اپنی چھوٹی سی خچر پر سوار ہو کر ایک قبر کے پاس آئے اور اس پر چھڑی گاڑ کر کہا اے صاحب قبر! السلام علیک، حضرت عمر نے فرمایا مجھے کسی نے پکار کر کہا وعلیک السلام، اے عمر بن عبدالعزیز، کیا پوچھتے ہو؟ میں نے کہا تیرے ہاں ٹھہرنے والوں اور تیرے پڑوسیوں کے بارے میں پوچھتا ہوں تو اس نے کہا، رہا بدن تو وہ میرے پاس ٹھہر جاتا ہے اور روح اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھالی جاتی ہے مجھے معلوم نہیں اس کا کیا حال ہوتا ہے؟ اس نے کہا میں دونوں آنکھیں پھاڑ دیتی، پتلیوں کو کھا جاتی، کفنوں کو چاک کر دیتی ہوں، پھر اسی طرح کا ذکر کیا اور شعر بھی ذکر کیا۔

۱۷ـ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق ثقفی، محمد بن یحیٰی ازدی، عبید بن نوح، ابوبکر بصری، ابوقرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز مروان کی اولاد میں سے کسی کے جنازے میں نکلے، جب نماز جنازہ پڑھ کر فارغ ہوئے تو اپنے دوستوں سے کہا: ٹھہر جاؤ! تو وہ ٹھہر گئے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی یہاں تک کہ وہ قبروں کے درمیان جا کھڑا ہوا، اور ان سے چھپ گیا، کافی دیر ہوگئی تو لوگوں کو ان کی حرکت کا گمان ہوا، پھر وہ تشریف لائے آپ کی آنکھیں سرخ تھیں، رگیں پھولی ہوئی تھی، انہوں نے کہا امیر المومنین! آپ نے اتنی دیر کیوں لگائی؟ آپ نے فرمایا کہ میں دوستوں کی قبروں کے پاس آیا، جن میں میرے آباؤ اجداد کی قبریں بھی تھیں۔ میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب نہ دیا، جب میں بہت پیچھے چلا گیا تو مٹی نے مجھے آواز دی، اے عمر! تو مجھ سے کیوں نہیں پوچھتا کہ میں نے کن قبیلہ داروں سے ملاقات کی؟ میں نے کہا کیسے؟ اس نے کہا کفنوں کو پھاڑ دیا، بدن کھا لئے، آنکھیں نکال لیں، پھر اسی طرح بتایا، البتہ اس بات کا اضافہ کیا ہے کہ جب میں بہت پیچھے چلا گیا تو اس نے مجھے آواز دی، اے عمر! تو ایسے کفنوں کا بندوبست کر جو بوسیدہ نہ ہوں، میں نے کہا ایسے کون سے کفن ہیں؟ اس نے کہا اللہ تعالیٰ کا خوف اور نیک عمل۔

۱۷ـ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن محمد، ابو صالح شامی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا۔ میں مرنے والا ہوں اور جس ذات پر موت نہیں آتی وہ غالب ہے۔ مجھے اس بات کا یقین ہے کہ میں مرنے والا ہوں کوئی بادشاہت ایسی نہیں جو موت کے زوال سے بچ سکے، بادشاہت تو اس ذات کی ہے جس پر موت نہیں آ سکتی۔

۱۷ـ ابوبکر بن محمد بن احمد، احمد بن محمد بن العبدی، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، خلف بن تمیم، مفضل بن یونس، ان کے سلسلہ سند میں

ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ اس موت نے دنیا والوں کی چمک دمک کو خراب و پراگندہ کر دیا، اسی اثنا میں کہ وہ اس حالت میں تھے کہ ان کے پاس موت کی جستجو کرنے والا آ گیا، تو جس حالت میں وہ تھے انہیں ہلاک کر دیا، وہاں حسرت وافسوس ہے اس کے لئے جو موت سے نہ ڈرے، نرمی اور آسانی میں موت کو یاد کرتا تو اپنے لئے کوئی خیر آگے بھیجتا، جسے دنیا اور اہل دنیا کو چھوڑنے کے بعد پاتا۔

راوی کا بیان ہے کہ پھر عمر رو پڑے، یہاں تک کہ اتنا روئے کہ کھڑے ہو گئے۔

۷۱۸۳۔ ابوبکر بن محمد بن احمد، ابوالحسن احمد بن محمد العبدی، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسن، اسحاق بن منصور بن حیان اسدی، جابر بن نوح، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے کسی عزیز کو لکھا، جب تم موت کی یاد کو دن یا رات میں معلوم کرلو گے تو ہر فانی چیز تمہیں مبغوض ہوگی اور ہر باقی رہنے والی محبوب ہوگی۔ والسلام

۷۱۸۴۔ حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق القاضی، ابن ابی بکر، سعید بن عامر، اسماء بن عبید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عنبسہ بن سعید بن العاص، عمر بن عبدالعزیز کے پاس آئے اور کہا، امیر المومنین! آپ سے پہلے جتنے خلفاء تھے وہ سب ہدیئے دیتے تھے جبکہ آپ نے ہمیں ان سے محروم رکھا ہے۔ میرے اہل عیال اور میری جائیداد ہے کیا؟ آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ مجھے اتنا دیا جائے جو میرے اہل وعیال اور جائیداد کے لئے کافی ہو؟ تو عمر نے فرمایا تم میں سے ہمیں وہ شخص زیادہ محبوب ہے جو اپنی مشقت میں ہمیں کافی ہو، چنانچہ وہ وہاں سے نکل پڑے، جب دروازے کے قریب پہنچے تو حضرت عمر نے پکارا، ابو خالد! ابو خالد! تو وہ واپس آ گئے پھر فرمایا اکثر موت کو یاد کیا کرو، اگر تم تنگی میں ہوئے تو وہ تمہیں وسعت میں لا کھڑا کرے گی اور اگر وسعت میں ہوئے تو تنگی میں لے آئے گی۔

۷۱۸۵۔ ابومحمد بن حیان، محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ المروزی، خالد بن خداش، حماد بن زید، محمد بن عمرو، عنبسہ بن سعید، فرمایا میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا، پھر اسی طرح ذکر کیا۔

۷۱۸۶۔ عبداللہ بن محمد، ابن ابی عاصم، ح، محمد بن علی، حسین بن محمد، عمرو بن عثمان، خالد بن یزید، جعونہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا اے لوگو! تم ایسے ہدف ہو جن میں امیدوں کے تیر پھینکے گئے ہیں تمہیں جب بھی کوئی نعمت دی جاتی ہے تو پہلی جدا ہو جاتی ہے، کونسا ایسا لقمہ ہے جس کے ساتھ اٹکن نہیں؟ کونسا ایسا گھونٹ ہے جس کے ساتھ پھندا نہیں؟ شاہد شخص کی شام مقبول ہے جس نے تمہیں تکلیف پہنچائی، اور تم میں اپنی حکمت چھوڑی، اور آج کا دن رخصت کئے جانے والا دوست ہے اور اسکا سفر قریب ہے اور آنے والا کل جو کچھ اس میں اسے لیکر آنے والا ہے وہ شخص کیسے بھاگ رہا ہے جو اپنے طلب گار کے ہاتھ میں تڑپ رہا ہے؟ وہ طلب گار سے قوی نہیں اور نہ مطلوب سے زیادہ ضعیف ہے تم تو مسافر ہو، اسکے گھر کے سوا اپنی سواریوں کے کجاووں میں اترو گے، تم تو شاخیں ہو جڑیں پہلے گذر گئیں سو جان لو کہ جڑوں کے ختم ہو جانے کے بعد شاخوں کی کیا حیثیت ہے۔

۷۱۸۷۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبیداللہ بن عمر قواریری، زائدۃ بن ابی زناد، عبیداللہ بن عیزار، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے ہمیں شام میں گارے سے بنے ہوئے منبر پر خطبہ دیا، اس خطبے میں اللہ کی حمد وثناء کے بعد تین باتیں کہیں:

(۱) اے لوگو! تم اپنے مخفی امور کی اصلاح کرلو تو تمہارے اعلانیہ امور کی اصلاح خود بخود ہو جائیگی۔

(۲) تم اپنی آخرت کے لئے کام کرو تمہاری دنیا کی کفایت کی جائیگی۔

(۳) اور یہ بات جان لو کہ ہر وہ آدمی جس کے اور آدم کے درمیان کوئی باپ زندہ نہیں رہا ہے اسے موت ضرور آئیگی، السلام علیکم۔

۷۱۸۸۔ عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن شریک، احمد بن عبداللہ بن یونس، فضیل بن عیاض، سری بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا: اپنی آخرت کو ٹھیک کرلو، تمہاری دنیا ٹھیک ہو جائیگی، اپنی خفیہ باتوں کی اصلاح کرلو تو تمہارے ظاہری کام ٹھیک ہو جائیں گے، اللہ کی قسم! یقیناً ہر وہ بندہ (راوی کو شک ہے کہ عبد کہا یا رجل کہا) جس کے اور آدم کے درمیان ہر باپ مر چکا ہے اسے

موت ضرور آئیگی۔

۱۸۹۷۔سلیمان بن احمد، حسن بن متوکل، ابوالحسن مدائنی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عمر بن عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ کی طرف ان کے بیٹے کی وفات پر تعزیت کرتے ہوئے خط لکھا جس کا مضمون یہ ہے:

امابعد! ہم اہل آخرت کے افراد میں سے ہیں جنہوں نے دنیا کو مسکن بنالیا ہے۔ ہم مردے ہیں مردوں کے بیٹے ہیں، تعجب ہے اس میت پر جو مردے کی تعریف کرے مردے کی طرف خط لکھے، والسلام۔

۱۹۰۷۔ابومحمد بن حیان، علی بن رستم، عبدالرحمٰن بن عمر، ابوالجراح محمد کوفی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس حاضر ہوا، اس حال میں کہ وہ خطبہ دے رہے تھے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق کو پیدا کیا پھر اس کو سلا دیا، پھر سونے والوں کو دوبارہ زندہ کریں گے، پھر بعض جنت میں جائیں گے اور بعض کو جہنم میں، اللہ کی قسم! اگر ہم اس بات کو سچا مانتے ہیں کہ ہم بے وقوف ہیں اور اگر اس کو جھٹلاتے ہیں تو ہلاک ہو جائیں گے، پھر منبر سے نیچے اتر گئے۔

۱۹۱۷۔ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، اسحاق بن اسماعیل، یحییٰ بن ابی بکر، عبداللہ بن المفضیل تمیمی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے آخری خطبے کی تفصیل یہ ہے کہ وہ منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد وثناء کی اس کے بعد انہوں نے کہا:

امابعد! بے شک تمہارے ہاتھوں میں جو مال ہے یہ مرنے والوں کا سلب (چھین) ہے، اس وقت جو لوگ باقی ہیں وہ بھی عنقریب اس کو چھوڑ جائیں گے جیسا کہ پہلے چھوڑ گئے ہیں، کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ تم ہر روز ایک صبح یا شام کے وقت اللہ کی طرف رخصت ہونے والے آدمی کے پیچھے چلتے ہو؟ تم اس کو زمین کے ایک گڑھے میں اور گڑھے کے بھی بیچ میں رکھتے ہو، جہاں نہ بچھونا ہے اور نہ تکیہ ہے، یہ مردہ اپنا سارا مال ومتاع چھوڑ جاتا ہے، دوست احباب سے جدا ہو جاتا ہے اور مٹی کو اپنا مسکن بنالیتا ہے حساب وکتاب کا سامنا کرتا ہے جو کچھ اس نے آگے بھیجا ہوتا ہے اسی کا محتاج ہوتا ہے جو کچھ پیچھے چھوڑتا ہے اس سے بے نیاز ہوتا ہے۔

خوب یاد رکھو! اللہ کی قسم! میں تم سے یہ بات کہہ رہا ہوں اس حال میں کہ میں لوگوں میں سے کسی کو اتنا نہیں جانتا ہوں جتنا کہ اپنے نفس کو پہنچانتا ہوں، پھر آپ نے اپنے کپڑے کے کنارے کو پکڑ کر اپنی آنکھوں پر رکھا اور رونے لگے اور منبر سے نیچے اتر آئے، اس کے بعد انہوں نے خطبہ نہیں دیا یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی۔

۱۹۲۷۔عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن مکرم، منصور بن ابی مزاحم، شعیب بن صفوان عیسیٰ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے ایک آدمی کی طرف خط لکھا:

> امابعد! میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اپنے مال کو استطاعت کے مطابق سمیٹنے اور اللہ کے دیئے ہوئے مال کو ذخیرہ آخرت بنانے کی وصیت کرتا ہوں۔ گویا کہ تو نے موت کا ذائقہ چکھ لیا ہے اور دن اور رات کی گردش نے اپنے مابعد کے حالات کا معاینہ کرلیا ہے کیونکہ دن اور رات تیزی سے مدت کو لپیٹ رہے ہیں اور عمر کو گھٹا رہے ہیں، ان سے کوئی چیز نہیں رہی، مگر اسکو انہوں نے فنا کر دیا ہے اور کسی زمانے پر یہ نہیں گزرے مگر اس کو پرانا کر دیا ہے۔ بقیہ ماندہ لوگوں کے ساتھ وہی کچھ کرنے کو تیار ہیں جو کچھ گذر جانے والوں کے ساتھ کیا ہے۔ پس ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے برے اعمال کی وجہ سے مغفرت مانگتے ہیں اور اس کی ناراضگی سے پناہ مانگتے ہیں۔ اور اس بات کی نصیحت کرتے اور اس میں کمی کرتے ہیں۔

۱۹۳۷۔عبداللہ بن محمد، ابن ابی عاصم، ح، محمد بن علی، حسین بن محمد، عمرو بن عثمان، خالد بن یزید، جعونہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے جب عبدالملک بن عمر بن عبدالعزیز کی وفات ہوگئی تو عمر بن عبدالعزیز ان کی تعریف کرنے لگے تو مسلمہ نے کہا: اے امیر المومنین! اگر وہ زندہ

ہوتے تو کیا آپ ان کے پاس جاتے اور وصیت کرتے؟ تو انہوں نے کہا نہیں، مسلمہ نے کہا، کیوں حالانکہ آپ تو ان کی تعریف کر رہے ہو؟ تو کہنے لگے مجھے ڈر ہے اس بات کا کہ اس کے بارے میں میری آنکھ مزین کردی گئی ہو، وہ وجوہات مزین کردی جاتی ہے باپ کی آنکھ میں اپنے بیٹے کے بارے میں۔

۷۱۹۴۔ حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل، اسحاق، قاضی نصیر بن علی، محمد بن یزید بن جیش، وھیب بن الورد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مروان کے بیٹے عمر بن عبدالعزیز کے دروازے پر جمع ہوئے۔ اسی اثناء میں عبدالملک بن عمر اپنے باپ کے پاس جانے کے لئے آئے تو مروان کے بیٹوں نے اس سے کہا: یا تو آپ ہمارے لئے اجازت طلب کریں یا ہمارا پیغام امیرالمومنین تک پہنچادیں، اس نے کہا کہ بتاؤ تو انہوں نے کہا، بے شک اس سے پہلے خلفاء ہمیں عطایا دیا کرتے تھے اور ہمارے مرتبے کو پہنچانتے تھے اور آپ کے والد نے ہمیں ان سے محروم کردیا ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز کے بیٹے اپنے والد کے پاس گئے اور مروان کی اولاد کا پیغام دیا تو عمر نے اس سے کہا ان سے جاکر کہو کہ میرا باپ کہہ رہا ہے۔ میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کی صورت میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

۷۱۹۵۔ میرے والد، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، مفضل بن غسان، میرے والد، ازد کے ایک آدمی سے، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک آدمی نے عمر بن عبدالعزیز سے کہا مجھے وصیت کیجئے! تو انہوں نے کہا میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، اور اللہ تعالیٰ کو مدنظر رکھنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کی وجہ سے تم پر ذمہ داری ہلکی ہوجائیگی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد بہتر اور آسان ہوجائیگی

۷۱۹۶۔ میرے والد، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر، محمد بن ادریس، محمد بن حمید، زافر بن عبدالعزیز نے ایک آدمی کی طرف خط لکھا کہ میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں ایسا ڈرنا کہ اس کے علاوہ کو قبول نہیں کیا جاتا اور نہیں رحم کیا جاتا مگر ویسے تقویٰ والوں پر اور بدلہ نہیں دیا جاتا مگر اسی پر، بے شک ایسے تقویٰ کی نصیحت کرنے والے تو بہت ہیں مگر اس پر عمل کرنے والے بہت تھوڑے ہیں۔

۷۱۹۷۔ میرے والد، ابوالحسن، ابوبکر، حسین بن محبوب، ابوتوبہ ربیع بن نافع، ابوربیعہ عبیداللہ بن عبیداللہ بن عدی کندی، یہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے بعض ملازموں کی طرف خط لکھا جس کا مضمون یہ ہے:

امّا بعد! پس گویا کہ بندہ اللہ کی طرف لوٹ آئے ہیں پھر اللہ تعالیٰ ان کو خبر دیں گے ان کے اعمال کے بارے میں جو انہوں نے کئے تاکہ برے اعمال کرنے والوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیں اور اچھے عمل کرنے والوں کو اچھا بدلہ دیں، اس لئے کہ اس کے حکم کو کوئی رد کرنے والا نہیں اور نہ ہی اس سے اس کے معاملے میں جھگڑا کیا جاسکتا ہے اور نہ اس کو ٹوکا جاسکتا ہے۔ اس کے اس حق کے بارے میں جس کی ادائیگی کا اس نے مطالبہ کیا ہے اور وصیت کی ہے اور بے شک میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے جو نعمت اور شرف تمہیں عطا کیا ہے، اس پر شکر کرنے پر تمہیں ابھارتا ہوں اس لئے کہ شکر اس کی نعمتوں کو بڑھاتا ہے اور ناشکری ان کو ختم کرتی ہے موت کی یاد زیادہ کرو جس کے بارے میں تمہیں علم نہیں کہ وہ کب آجائے جس سے نہ چھٹکارا ہے اور نہ بچنا ہے۔ اسی طرح قیامت کے دن اور اس کی شدت کو یاد کرو پھر دنیا تمہیں عطا کی گئی ہے اس سے ڈرتے رہو، اس لئے کہ وہ شخص جو اس سے ڈرتا نہیں قریب ہے کہ اچانک اس کے پاس ہلاکت آپہنچے، تجھے دنیا میں جس عمل کا حکم دیا گیا ہے اس پر زیادہ توجہ دے پھر اسی پر اکتفاء کرے، بے شک میری زندگی کی قسم! اس میں دنیا سے بے پروائی ہے اور تو علم کو ہرگز حاصل نہیں کرسکتا جب تک کہ تو اس کو جہل پر ترجیح نہ دے، اور حق کو نہیں پاسکتا جب تک کہ باطل کو نہ چھوڑ دے، پس ہم اپنے لئے اور آپ کے لئے اللہ سے اچھی مدد کا سوال کرتے ہیں اور اس بات کا سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمارا اور آپ کا اپنی رحمت سے اچھے طریقے سے دفاع کریں۔

۷۱۹۸۔ محمد بن احمد بن ابان، میرے والد، ابوبکر بن سفیان، محمد بن الحسین، عمرو بن جریر، ابوسریع الشامی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر

بن عبدالعزیز نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک آدمی سے کہا: آج کی رات میں نے غور وفکر میں لگا دی ہے۔ اس نے کہا کس چیز میں اے امیر المومنین؟ انہوں نے کہا قبر اور اس میں رہنے والے کے حالات میں، بے شک اگر تو تیسری رات کے بعد میت کو اس کی قبر میں دیکھ لے تو ایک طویل زمانے تک اس سے مانوس ہونے کے باوجود اس سے وحشت محسوس کرے گا اور یقیناً تو ایک ایسا گھر دیکھے گا جس میں کیڑے مکوڑے گھوم رہے ہیں اور پیپ چل رہا ہے اور اچھی خوشبو، اور صاف ستھرے کپڑوں کے بعد اب آب و ہوا کے تبدیل ہونے اور کفنوں کے پرانے ہونے کے ساتھ کیڑے مکوڑے اس کے جسم کو نوچ رہے ہیں۔

پھر اس آدمی نے ایک چیخ لگائی اور بے ہوش ہو کر گر گیا، پھر فاطمہ نے کہا: اے تنگی کرنے والے تیرا ناس ہو۔ اس آدمی کو یہاں سے نکال دو، اس لئے کہ ہم زندگی کو امیر المومنین پر خلافت کے بعد تنگ پاتے ہیں پس کاش وہ خلیفہ نہ بنتے۔

راوی کہتے ہیں پھر وہ آدمی باہر نکلا فاطمہ آئیں اس حال میں کہ ان کے چہرے پر پانی ڈال رہی تھیں اور رو رہی تھیں، یہاں تک کہ ان کو بے ہوشی سے افاقہ ہوا تو دیکھا کہ فاطمہ رو رہی ہیں۔

اس پر انہوں نے کہا اے فاطمہ! تم کو کیا چیز رلا رہی ہے؟ وہ کہنے لگیں اے امیر المومنین! میں نے اپنے سامنے آپ کے بچھڑنے کو دیکھا پھر اس سے میں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے موت کے ڈر سے آپ کے بچھڑنے کو یاد کیا، آپ کے دنیا سے علیحدہ ہونے اور ہم سے جدا ہونے کو میں نے یاد کیا، پس اس چیز نے مجھے رلا دیا ہے۔

اے فاطمہ! تو نے حقیقت بتا دی ہے، پھر وہ گرنے لگے تو فاطمہ نے ان کو پکڑ لیا اور کہا اے امیر المومنین ہم اپنے دل کی ان کیفیات کی پوری ترجمانی نہیں کر سکتے جو آپ کے بارے میں موجود ہیں، پھر وہ اسی حال پر رہے یہاں تک کہ نماز کا وقت آ گیا تو فاطمہ نے ان کے چہرے پر پانی ڈالا اور آواز دی، اے امیر المومنین نماز کا وقت ہو گیا تو وہ گھبرا کر اٹھ گئے۔

۷۱۹۹۔ محمد بن احمد بن ابان، ابوبکر محمد بن حسین، یونس بن حکم، عبدالسلام جو مسلم بن عبدالملک کے مولیٰ ہیں، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز ایک مرتبہ رونے لگے تو فاطمہ بھی رونے لگیں اور باقی گھر والے بھی رونے لگے انہیں معلوم نہیں تھا کہ ان کو کس چیز نے رلا دیا ہے، جب مجلس ختم ہو گئی تو فاطمہ نے ان سے کہا اے امیر المومنین! آپ کس وجہ سے رو رہے تھے؟ اس نے کہا، اے فاطمہ! میں نے لوگوں کے اللہ تعالیٰ کے سامنے لوٹنے کی جگہ کو یاد کیا کہ ایک فریق جنت میں ہوگا اور ایک فریق جہنم میں ہوگا، راوی کہتے ہیں کہ پھر اس نے چیخ لگائی اور ان پر غشی طاری ہو گئی۔

۷۲۰۰۔ محمد بن احمد بن ابان، میرے والد، ابوبکر بن سفیان، محمد بن سفیان، ابومنصور واسطی، مغیرہ بن مطرف رواسی، خالد بن صفوان، میمون بن مہران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ قبرستان کی طرف نکلا پس جب اس نے قبروں کی طرف دیکھا تو وہ رونے لگا پھر میری طرف متوجہ ہو کر کہا: اے ابوایوب! یہ میرے آباء واجداد بنو امیہ کی قبریں ہیں ایسا لگتا ہے کہ یہ لوگ اہل دنیا کی لذت اور عیش میں کبھی شریک ہی نہیں ہوئے ہیں کیا ان کو پچھاڑا ہوا نہیں دیکھتا؟ ان پر عبرتناک سزائیں واقع ہو چکی ہیں ان پر مصیبتیں پختہ ہو گئی ہیں اور حشرات الارض انکے جسموں پر مسلط ہو چکے ہیں، پھر وہ رونے لگے یہاں تک کہ ان پر غشی طاری ہو گئی، پھر ان کو افاقہ ہوا تو کہنے لگے ہمیں یہاں سے لے چلو، اللہ کی قسم! ہم نہیں جانتے ان لوگوں میں سے جو ان قبروں میں ہیں اور ان لوگوں میں سے جو اللہ کے عذاب سے بے خوف ہیں کسی کو زیادہ ناز ونعمت والا۔

۷۲۰۱۔ ابوبکر محمد بن احمد بن محمد، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، ابراہیم بن مہدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے شعیب بن صفوان کے بھائی کو سنا کہ وہ سفیان بن حسین سے نقل کر رہے تھے کہ عمر بن عبدالعزیز ایک رات روتے ہوئے جاگ اٹھے، ان سے کہا گیا، آپکو کیا ہوا اے امیر المومنین! انہوں نے جواب دیا کہ میں نے ایک شیخ کو دیکھا جو میرے سامنے کھڑے ہیں اور یہ کہہ

رہے ہیں: جب تجھ پر چالیس راتیں گذر جائیں تو اس وقت تو اللہ تعالیٰ سے ڈر اور موت کے لئے تیار ہو جا، پھر راوی نے کہا جب عمر بن عبدالعزیز کا انتقال ہوا تو چلتے ہوئے پانیوں کا رخ بھی تبدیل ہو گیا۔

۷۲۰۲۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، مسیب بن واضح، اسحاق فزاری، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے ایک آدمی کو کسی کام پر عامل بنانے کا ارادہ کیا تو اس نے انکار کر دیا، تو اسے عمر نے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ تم یہ کام کرو گے؟ اس آدمی نے کہا میں اپنے نفس پر قسم کھاتا ہوں کہ میں یہ کام نہیں کروں گا، عمر نے اس آدمی سے کہا تم نافرمانی نہ کرو، آدمی نے جواب دیا اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے فرمایا انا عرضنا الامانۃ (ترجمہ) ہم نے امانت کو زمین اور آسمان پر پیش کیا تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا، کیا یہ انکی طرف سے معصیت تھی؟ عمر بن عبدالعزیز نے پھر اسے معاف کر دیا۔

۷۲۰۳۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، مسیب بن واضح، ابو اسحاق فزاری، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عمر بن ولید کی طرف ایک خط لکھا جس میں یہ لکھا: اور تیرے لئے تیرے باپ نے سارا خمس کا مال تقسیم کر دیا ہے اور تجھے تیرے باپ کا حصہ ملا ہے۔ عام مسلمانوں میں سے ایک آدمی کے حصے کی طرح، اور اسی میں اللہ اور رسول کا حق ہے اور قریبی رشتہ داروں، مسکینوں، یتیموں اور مسافروں کا حق ہے سو کس قدر تیرے باپ کے خصم زیادہ ہوں گے قیامت کے دن، پس کیسے نجات پائے گا وہ آدمی جس کے خصم قیامت کے دن زیادہ ہوں؟ اور تیرا گانے بجانے کے آلات کو ظاہر کرنا اسلام میں بدعت ہے، البتہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ تیری طرف بھیجوں ایسے آدمی کو جو تیرے زیادہ پانی والے برے کنویں کو عبور کر جائے، راوی کہتے ہیں عمر بن عبدالعزیز ہر روز اپنے ذاتی مال میں سے ایک درہم مسلمانوں کے مال میں داخل کرتے تھے پھر ان کے ساتھ کھاتے تھے۔

۷۲۰۴۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، محمود بن خالد اور عمر بن عثمان، کثیر بن عبید، ان سب نے کہا کہ ولید بن مسلم، اوزاعی سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا اس رائے کو لے لو جو تم سے پہلے لوگوں کی تصدیق کرتی ہے اور اس کو نہ لو جوان کے خلاف ہے اس لئے کہ وہ تم سے زیادہ بہتر اور زیادہ جاننے والے تھے۔

احمد، عبداللہ، محمود، ولید، عمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے حاجیوں کے احکام میں بعض احکام کو، لوگوں کے عمل کے برخلاف ختم کرنے کا حکم دیا۔

۷۲۰۵۔ احمد، عبداللہ، محمود، ولید، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے خاندان والوں کے وہ خاص عطایا جوان کو ملتے تھے بند کر دیئے اور ان کو اپنے اپنے گھروں کی طرف لوٹنے کا حکم دے دیا، تو عنبسہ بن سعید نے اس سلسلہ میں عمر بن عبدالعزیز سے بات کی اور کہا، اے امیر المومنین! بے شک کیا ہمیں آپ کی قرابت حاصل نہیں ہے؟ تو عمر بن عبدالعزیز نے جواب دیا۔ میرا اور آپ کا مال ہرگز وسیع نہیں ہوگا، رہا یہ مال تو اس میں تمہارا حق ایسے ہی ہے جیسے برک غماد جگہ کے کنارے میں موجود آدمی کا حق ہے اور نہیں روکتا اس مال کو وہ شخص جو اسے لیتا ہے مگر اس پر قابو پانے کے بعد، اللہ کی قسم! میرا گمان یہ ہے کہ اگر معاملہ بالکل الٹا ہو جائے یہاں تک کہ سارے اہل زمین کی رائے تمہاری رائے کے موافق ہو جائے تو ان پر اللہ کے عذاب کی صورت میں مصیبت نازل ہو گی اور یہ عذاب اہل زمین پر پہلے بھی نازل ہو چکا ہے اور پھر راوی نے کہا عمر بن عبدالعزیز عام لوگوں کو وعظ کہنے والے کی مجلس میں بیٹھتے تھے۔ نماز کے بعد اور جب وہ دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا تو یہ بھی اس کی پیروی میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیتے تھے۔

۷۲۰۶۔ عبداللہ، محمود، ولید، ابو عمرو، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ اسامہ بن زید کی بیٹی عمر بن عبدالعزیز کے پاس گئیں، اس حال میں ان کے ساتھ انکا آزاد کردہ غلام بھی تھا جس نے ان کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا تو عمر بن عبدالعزیز کھڑے ہوئے اور اس کی طرف گئے یہاں تک کہ انہوں نے اپنے ہاتھ میں کپڑا لے کر ان کا ہاتھ پکڑ لیا، اور ان کو لے کر چلے یہاں تک کہ ان کو اپنی مسند پر بٹھایا اور خود ان کے سامنے بیٹھ

گئے اور اس کی جو بھی ضرورت تھی اس کو پورا کر دیا۔

۷۲۰۷۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ غسانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جب ان کے دادا کو عمر بن عبد العزیز نے موصل کا گورنر بنایا تو میں موصل میں آیا تو میں نے اسے چوری اور ڈاکے کا مرکز پایا، پھر میں نے عمر بن عبدالعزیز کی طرف خط لکھا اور ان کو شہر کی حالت بتائی اور یہ پوچھا کہ کیا میں لوگوں سے محض گمان یا تہمت کی وجہ سے مؤاخذہ کروں یا گواہوں کی بنیاد پر مؤاخذہ کروں کہ جس طرح لوگوں کی عادت چل رہی ہے؟ تو انہوں نے مجھے جواب لکھا کہ میں سنت کے مطابق گواہوں کی بنیاد پر مؤاخذہ کروں، اس لئے کہ اگر حق ان کی اصلاح نہیں کر سکتا تو اللہ ان کی اصلاح نہیں کرے گا۔

یحییٰ کہتے ہیں میں موصل سے جب رخصت ہوا تو وہ ایک بہترین شہر بن چکا تھا اور چوری اور ڈاکے کا خاتمہ ہو چکا تھا۔

۷۲۰۸۔ محمد، ابراہیم، میرے والد، ان کے دادا کے سلسلہ سند میں ہے کہ جعونہ بن حارث عمر بن عبدالعزیز کے پاس گئے اور اس سے کہا بے شک میں آپ سے محبت کرتا ہوں اور آپ کی ناراضگی سے بچتا ہوں، کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کے گھر والے آپ سے کیوں محبت کرتے ہیں؟ وہ کہنے لگے ہاں، وہ میری اصلاح کو پسند کرتے ہیں، جعونہ نے کہا نہیں، بلکہ وہ آپ سے محبت کرتے رہیں گے جب تک آپ کی جماعت ان کی خدمت کرتی رہے گی، اور وہ آپ کے دستر خوان پر کھاتے رہیں گے اور آپ کی پشت پناہی حاصل کرتے رہیں گے۔ پس تو اللہ سے ڈر اور ان کو حلال کے سوا کچھ نہ کھلا، پھر اس نے کہا ہم ایک مرتبہ رات کو عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ چلے تو اس نے اپنے سر پر ایک سفید، ڈھلی ہوئی ٹوپی رکھی اور کہا یہ ٹوپی تمہارے گمان کے مطابق کتنے کی ہے؟ انہوں نے کہا: ایک درہم کی اے امیر المومنین! تو انہوں نے کہا اللہ کی قسم! مجھے یقین نہیں کہ یہ مکمل حلال مال سے ہو۔

۷۲۰۹۔ محمد بن ابراہیم، میرے والد، وہ اپنے دادا سے اور وہ میمون بن مھران سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے مجھے کہا اے میمون! مجھے کوئی حدیث سنائیے تو میں نے اسے ایک حدیث سنائی جس سے وہ بہت زیادہ روئے۔ میں نے کہا اے امیر المومنین! اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ اس کو سن کر اتنا روئیں گے تو میں آپ سے اس سے کچھ نرم حدیث بیان کرتا، تو انہوں نے کہا اے میمون! بے شک ہم پر عدس کا درخت کھانے میں جو میرے علم کے مطابق دلوں کو نرم کرنے والا، آنسوؤں کو بہانے والا اور جسموں کو مطیع بنا دینے والا ہے، میمون نے کہا مجھے عمر نے بلایا اور کہا اے مہران بن میمون! میں نے کہا، کیا میمون بن مھران نہیں ہے اے امیر المومنین! تو انہوں نے کہا ہاں واقعی میمون بن مھران ہے، میں تمہیں ایک وصیت کرتا ہوں تم اس کو یاد کر لو، وہ یہ کہ تم نامحرم عورت کی خلوت سے بچنا اگر چہ تیرا نفس تجھے یہ حیلہ سکھائے کہ تو اسے قرآن کی تعلیم دے رہا ہے جس میں کوئی حرج نہیں۔

۷۲۱۰۔ محمد، محمد بن ابراہیم، میرے والد، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سلیمان بن عبدالملک نے حج کیا اور ان کے ساتھ عمر بن عبدالعزیز بھی تھے۔ پس جب میں عسفان کی گھاٹی پر پہنچا تو سلیمان نے اپنے لشکر پر نظر ڈالی تو انکے حجروں اور خیموں کو دیکھ کر بہت خوش ہوا اور کہا: اے عمر تو اس منظر کو کیسی نگاہ سے دیکھتا ہے؟ تو انہوں نے کہا اے امیر المومنین! میں دیکھ رہا ہوں کہ دنیا کا بعض حصہ دوسرے بعض حصے کو کھا رہا ہے۔ تجھ سے اس کے بارے میں سوال کیا جائیگا اور اس کی نعمتوں کے سلسلے میں تجھ سے مواخذہ کیا جائیگا، اسی اثنا میں سلیمان کے حجرے سے ایک کوا اپنی چونچ میں روٹی کا ٹکڑا لے کر اڑا اور شور مچانے لگا۔ اس پر سلیمان نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے یہ کوا کیا کہہ رہا ہے؟ تو انہوں نے کہا میرا خیال ہے کہ یہ کہہ رہا ہے کہ یہ ٹکڑا کہاں سے داخل ہوا اور نکل گیا، اس نے کہا اے عمر! تو عجیب بات کہہ ڈالتا ہے، عمر نے کہا اگر آپ چاہیں تو میں اس سے زیادہ عجیب بات بتلاؤں، تو بادشاہ نے کہا، بتلایئے، تو اس نے کہا، جس نے اللہ کو پہچانا اور پھر اس کی نافرمانی کی اور جس نے سلطان کو پہچانا اور پھر اس کی اطاعت کی اور جس نے دنیا اور اسکے حوادث کو دیکھا اور پھر اس پر مطمئن ہو گیا تو وہ ہلاک ہو گیا۔ سلیمان نے کہا تم نے ہماری زندگی تنگ کر دی ہے اے عمر! چنانچہ اس نے اپنے جانوروں کو ایڑ لگائی اور چلا

گیا، پھر عمر اس وقت تشریف لائے جب امیر المومنین اپنی سواری سے اتر چکے تھے تو انہوں نے اس کی لگام پکڑی اور یہ اس وجہ سے کہ وہ اپنے سامان سے آگے نکل گیا تھا۔

پھر لوگوں نے دیکھا کہ جس نے کوئی چیز آگے بھیجی تھی وہی اس کو دی جا رہی ہے۔ اس پر عمر بن عبدالعزیز رو پڑے، تو سلیمان نے کہا تجھ کو کیا چیز رلا رہی ہے؟ تو انہوں نے کہا اسی طرح قیامت کے دن ہوگا جس نے آگے جو کچھ بھیجا ہوگا وہی اس پر پیش کیا جائیگا اور جس نے کچھ نہیں بھیجا ہوگا اس کو کچھ بھی نہیں ملے گا۔

۷۲۱۱۔ محمد بن احمد بن حسن، اسحاق بن حسن حربی، عفان (تحویل) حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق قاضی، ابن ابی بکر، عمر بن علی مقدمی، حجاج بن عنبسہ بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مروان کی اولاد جمع ہوئی اور انہوں نے کہا ہم امیر المومنین کے پاس چلے جائیں اور اس سے نرمی کا مطالبہ کریں اور اپنی رشتہ داریاں اس کو یاد کرائیں۔

راوی کہتے ہیں کہ وہ ان کے پاس چلے گئے اور ان میں سے ایک آدمی نے بات کی اور وہ خوش ہو کر بات کر رہا تھا، راوی کہتے ہیں عمر نے اسکی طرف دیکھا، راوی کہتے ہیں اس آدمی نے اپنے کلام میں ہنسی مذاق کا انداز بھی اختیار کیا، تو اس پر عمر نے کہا کیا تم اسی مقصد کے لئے جمع ہوئے ہو، بری بات کے لئے جمع ہوئے ہو، کیا ابھی تک کینے اور حسد دور نہیں ہوئے، جب تم جمع ہو جاؤ تو اللہ کی کتاب میں غور کرو، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں غور وفکر کرو، جب یہ کر چکو تو حدیث کے معانی میں غور وفکر کرو اور ان کو لازم پکڑو۔

۷۲۱۲۔ حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق، قاضی، محمد بن ابی بکر، سعید بن عامر، جویریہ بن اسماء، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے دربان سے کہا آج کے دن میرے پاس مروان کی اولاد میں سے کوئی آدمی نہ آئے، پس جب وہ جمع ہوئے اس کے پاس تو اس نے اللہ کی حمد وثناء کی اور پھر کہا اے مروان کی اولاد! بے شک تمہیں عزت ومرتبے اور مال ودولت کا ایک وافر حصہ عطا کیا گیا ہے اور میرا گمان یہ ہے کہ اس امت کا آدھا مال یا ایک تہائی مال تمہارے قبضے میں ہے۔ چنانچہ وہ سب خاموش ہو گئے پھر عمر نے کہا تم جواب کیوں نہیں دیتے؟ تو قوم کے ایک آدمی نے کہا اللہ کی قسم! یہ ہمارا نہیں ہوگا یہاں تک کہ یہ حائل ہو جائیگا ہمارے سروں اور جسموں کے درمیان، اللہ کی قسم ہم اپنے آباؤ اجداد کی ناشکری نہیں کرتے اور اپنی اولاد کو فقیر نہیں بناتے، اس پر عمر نے کہا، اگر تم میرے خلاف مدد طلب نہ کرتے اس ذات سے جس سے میں یہ حق طلب کرتا ہوں تو میں تمہارے چہرے بگاڑ دیتا، یہاں سے دفع ہو جاؤ۔

۷۲۱۳۔ حسن بن محمد، اسماعیل بن اسحاق، ابوثابت محمد بن عبید اللہ، ابن وھب، مالک، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے زمانہ ماضی کے ظلم وستم کا تذکرہ کیا اور اس وقت اس کے پاس ہشام بن عبدالملک بھی موجود تھا اس نے کہا اللہ کی قسم! ہم اپنے آباؤ اجداد پر کوئی عیب نہیں لگاتے اور نہ ہی اپنی قوم میں اپنا مرتبہ گھٹاتے ہیں۔ اس پر عمر نے کہا: کونسا عیب زیادہ بڑا ہے قرآن کے بتائے ہوئے عیب سے؟

۷۲۱۴۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، میرے والد، یحییٰ بن عبدالملک بن ابی غنیۃ، ابوعثمان ثقفی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کا ایک غلام ان کے خچر کو کرائے پر دیتا تھا اور روزانہ ایک درہم کرایہ لے آتا تھا۔ وہ ایک دن دو درہم لے آیا تو عمر نے پوچھا آج کیا ہوا؟ اس نے کہا مارکیٹ کا ریٹ چڑھ گیا ہے، عمر نے کہا نہیں بلکہ تو نے اس سے کام زیادہ لیا ہے، چنانچہ تین دن تک اس کو ویسے ہی چھوڑ دیا اور اس سے کام نہیں لیا۔

۷۲۱۵۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، میرے والد، (تحویل) ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، زیاد بن ایوب، یحییٰ بن ابی غنیۃ نوفل بن ابی الفرات، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بنو امیہ مروان کی بیٹی کو محل کے دروازے پر اتارتے تھے۔ جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ بنے تو انہوں نے کہا اس کے اتارنے کا ذمہ دار میں خود ہوں گا، پس انہوں نے اس کو پکڑا اور اسکی سواری پر سوار کر کے قبۃ دروازے پر

لے گئے، پھر اس سے ہنسی مذاق کرنا شروع کیا حالانکہ ہنسی مذاق اس کے شایان شان نہیں تھا، پھر اس نے کہا کیا تم نے چوکیداروں کو دروازے پر نہیں دیکھا؟ اس لڑکی نے کہا ان کو میں نے تجھ سے بہتر لوگوں کے دروازوں پر بھی دیکھا ہے۔ پس جب اس نے دیکھا کہ غصہ ان کی طبیعت سے نہیں نکل رہا تو اس نے سنجیدگی اختیار کر لی اور مذاق چھوڑ دیا اور کہنے لگا اے پھوپھی! بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی ہے اور آپ نے لوگوں کو ایک ایسے دریا پر چھوڑا ہے جس پر لوگ آتے ہیں، پھر اس دریا کا آپ کے بعد ایک والی بنتا ہے جس نے اس میں کچھ بھی کمی نہیں کی پھر اس کے بعد دریا کا والی ایسا شخص بنتا ہے جو اس سے ایک نہر کھود کر لے جاتا ہے، اس کے بعد لوگ مسلسل اس سے نہریں کھودتے ہیں یہاں تک کہ انہوں نے دریا کو خشک کر دیا اور اس میں ایک قطرہ پانی بھی نہ چھوڑا، اور اللہ نے اگر مجھے زندہ رکھا تو میں ان نہروں کو بند کر دوں گا اور دریا کو سابقہ حالت پر لوٹا دوں گا، وہ عورت کہنے لگی پھر ان کو آپ کی مجلس میں گالی نہ دی جائے، اس نے کہا کون ان کو گالی دیتا ہے سوائے اس کے کہ ایک آدمی کی طرف ظلم کی فریاد دلائی جاتی ہے اور وہ اس کا فیصلہ کر دیتا ہے

۷۲۱۶۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شیبان بن ابی شیبہ، محمد بن راشد، سلیمان بن موسیٰ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ان کو یہ خبر پہنچی کہ دیہات کے کچھ لوگ عمر بن عبدالعزیز کے پاس جھگڑا لے کر گئے جو کہ بنو مروان کے ساتھ ایک ایسی زمین میں تھا جس کو دیہاتیوں نے آباد کیا تھا اس کو ولید بن عبدالملک نے لے لیا تھا اور وہ زمین اپنے خاندان کے بعض افراد کو دے دی تھی، عمر بن عبد العزیز نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام زمینیں اللہ کی ملک ہیں اور تمام بندے اللہ کے بندے ہیں، جس نے کسی ویران زمین کو آباد کیا وہ اسی کی ہے، اس نے وہ زمین دیہاتیوں کو واپس کر دی۔

۷۲۱۷۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز جروی، ایوب بن سوید، ابن شوذب، ایاس بن معاویہ بن قرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ انہوں نے کہا: میں عمر بن عبدالعزیز کو تشبیہ دیتا ہوں ایک ایسے اچھے ماہر کاریگر کے ساتھ جس کے پاس کاریگری کے آلات نہیں ہیں یعنی وہ اپنے معاونین کو نہیں پاتا ہے۔

۷۲۱۸۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق ثقفی، محمد بن صباح، عمر بن حفص، سعید بن ابی عروبۃ، قتادہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے اپنے بعد ولی عہد کی طرف خط لکھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ خط ہے عمر بن عبدالعزیز کی طرف سے یزید بن عبدالملک کی طرف، سلام علیک، امیرالمؤمنین، پس بے شک میں اس اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ حمد وصلوٰۃ کے بعد صورتحال یہ ہے کہ میں دائمی مریض ہوں اپنی تکلیف کی وجہ سے اور مجھے یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ مجھ سے میری خلافت کے بارے میں سوال کیا جائیگا، اور اس کے بارے میں مجھ سے دنیا و آخرت کے بادشاہ حساب و کتاب لیں گے، اور میں اپنے اعمال میں سے کسی چیز کو چھپانے کی طاقت نہیں رکھتا، اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں ''ہم اپنے علم کی بنیاد پر لوگوں کے سامنے ان کے تمام حالات بیان کر دیں گے اور ہم ان سے بے خبر نہیں تھے، پس اگر مجھ سے رحیم (یعنی اللہ تعالیٰ) راضی ہو جائیں تو میں کامیاب ہوگیا اور بڑی مصیبت سے نجات پا گیا، اور اگر وہ مجھ سے ناراض ہوگیا تو ہائے افسوس میں کس کی طرف پناہ پکڑوں گا، میں اس اللہ سے سوال کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے کہ وہ مجھے اپنی رحمت سے جہنم کے عذاب سے پناہ میں رکھیں اور اپنی رضامندی اور جنت عطا کر کے مجھ پر احسان فرمائیں، پس تجھ پر لازم ہے کہ تو اللہ سے ڈرے اور اپنے ماتحتوں کا خیال رکھے، اس لئے کہ تو میرے بعد زیادہ عرصہ نہیں رہے گا بلکہ اللہ کی لطیف اور خبیر ذات سے جا ملے گا، والسلام۔

۷۲۱۹۔عبداللہ بن محمد بن حسنین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، عنبسہ بن سعید، ابن المبارک، عبدالرحمن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے یزید بن عبدالملک کی طرف اپنے مرض وفات میں خط لکھا اور اس کا مضمون بھی سابقہ خط کی طرح ہے؛ البتہ اسمیں یہ زیادتی بھی ہے کہ عمر نے کہا کہ میں اپنی خلافت کے معاملہ میں ڈر رہا ہوں، میں نہیں جانتا کہ مجھے اس کی وجہ سے کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑیگا، پس اگر مجھے اللہ تعالیٰ معاف کر دیں تو وہ بہت معاف کرتے والے غفور الرحیم ہیں، اور اگر میرے گناہوں کی وجہ سے مجھ سے مواخذہ کریں تو ہائے افسوس میں کس کی طرف پناہ پکڑوں گا۔

۷۲۲۰۔ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، زیاد بن ایوب، یحیٰ بن عبدالملک بن ابی غنیّۃ، یزید بن مردانبہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عبدالحمید کی طرف خط لکھا اور کہا: میرے پاس آپ کا خط پہنچ گیا ہے جس میں آپ نے لکھا کہ بعض عاملوں نے مال کے اندر خیانت کی ہے اور وہ مال انکے پاس موجود ہے، آپ مجھے اجازت دیں کہ میں ان سے یہ مال چھین لوں۔

پس تعجب ہے تجھ پر کہ تو مجھ سے مخلوق کو عذاب دینے کے بارے میں مشورہ کر رہا ہے تاکہ میں تیرے لئے ڈھال بن جاؤں، اور گویا کہ میری رضامندی تجھے اللہ کی ناراضگی سے بچالے گی، پس جب تیرے پاس میرا خط پہنچے تو دیکھ لے کہ جو شخص ان میں سے کسی چیز کا اقرار کرتا ہے تو اس کے اقرار کی وجہ سے وہ اس سے لے لے، پس میری زندگی کی قسم! پس وہ لوگ اللہ سے ملاقات کریں اپنی خیانتوں کے ساتھ یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ میں اللہ کے سامنے ان کے خونوں کے ساتھ کھیل کر حاضر ہوں، والسلام۔

۷۲۲۱۔ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عبیداللہ بن جریر بن جبلہ، علی بن عثمان، عبدالواحد بن زیاد، عمرو بن میمون بن مھران، لیث بن ابی رقیہ، جو کہ عمر بن عبدالعزیز کے ان کی خلافت میں کاتب تھے، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے بیٹے کی طرف اپنی خلافت کے پہلے سال میں خط لکھا جبکہ ان کا بیٹا مدینے میں تھا اور اسے عبدالملک کہا جاتا تھا، خط کا مضمون یہ ہے: امابعد! پس بے شک سب سے زیادہ حقدار میری وصیت اور نصیحت کا میرے نفس کے بعد تو ہے اور اس کو ضبط اور محفوظ کرنے کا سب سے بڑا ذمہ دار تو ہے، اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے حمد ہے کہ اس نے ہمارے ساتھ بہت احسان کا معاملہ فرمایا اور وہ ہمارے اور عام لوگوں کے معاملات میں بہت زیادہ مہربان ہیں، اور جو نعمتیں باقی ہیں ان کو پورا کرنے کی اللہ ہی سے امید ہے اور اسی سے ہم اس کے شکر کی توفیق مانگتے ہیں۔

پس تو اپنے اوپر اور اپنے والد کے اوپر اللہ کے احسانات کو یاد کر، پھر اپنے باپ کی مدد کر اس کے خلاف جس پر اسے قدرت حاصل ہے اور اس معاملہ میں بھی مدد کر جس کے بارے میں تیرا گمان یہ ہے کہ میرا باپ ان کو سرانجام دینے سے عاجز ہے۔ پس تو اپنی جان، صحت اور جوانی کی پوری رعایت رکھ، اگر تو اس بات پر قادر ہے کہ تیری زبان تحمید و تسبیح اور تعلیل کی صورت میں اللہ کے ذکر سے ہمہ وقت متحرک رہے تو ایسا ہی کر لے، اسلئے کہ تیری اچھی باتوں میں سے سب سے اچھی بات اللہ کی حمد اور اس کا ذکر ہے، اور تجھے اللہ کی ان نعمتوں کی وجہ سے جن کے حاصل ہونے میں تو اپنے باپ سے بھی بڑھ گیا ہے فتنے میں ڈالا جائے، بے شک تیرا باپ اپنے والد کے ہاں بھائیوں کے درمیان اس طرح تھا کہ بڑے کو اس پر فوقیت حاصل تھی اور چھوٹے کو قرب حاصل تھا اگرچہ اللہ تعالیٰ نے جس کے لئے ہر قسم کی تعریفیں ہیں مجھے اپنے والدکی جانب سے اچھا حسب ونسب عطا کیا ہے۔

اور میں تمہیں اس گھر سے نہیں نکالوں گا جس میں میں رہ رہا ہوں، پس جو شخص جنت کی رغبت رکھتا ہو اور جہنم سے بھاگتا ہو تو ایسی حالت والے آدمی کی توبہ قبول ہوتی ہے اس کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں مدت مقررہ (موت) کے آنے سے پہلے اور عمل کے ختم ہونے سے پہلے اور اللہ تعالیٰ جن وانس کو ان کے اعمال کا بدلہ دینے سے پہلے، اللہ تعالیٰ ان کو ان کے اعمال کا بدلہ دیں گے ایسی جگہ جہاں فدیہ قبول نہیں کیا جائیگا، اور جہاں عذر و معذرت نفع مند نہیں ہوگی اور جہاں مخفی امور ظاہر ہو جائیں گے اور شفاعتیں باطل ہو جائیں گی، لوگ اپنے اعمال کا بدلہ لے کر لوٹیں گے اور متفرق ہو کر اپنے اپنے مقامات کی طرف جائیں گے، پس اس آدمی کے لئے خوش خبری ہے جس نے اللہ

کی اطاعت کی اور اس آدمی کے لئے ہلاکت ہے جس نے اللہ کی نافرمانی کی، پس اگر اللہ تعالیٰ تجھے مالداری عطا کر کے آزمائیں تو اپنی مالداری میں میانہ روی اختیار کرنا، اور اللہ کے لئے اپنے آپ کو نیچا کر دے، اور اپنے مال میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کو ادا کر، اور مالداری کے وقت وہ بات کہہ جو ایک نیک بندے نے کہی، "یہ میرے رب کا فضل ہے تا کہ وہ مجھے آزمائیں کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں" (سورہ نمل۔۴۰) اور تو فخر وخود پسندی سے اجتناب کرنا اور اسی طرح اپنے رب کے دیئے ہوئے مال کے بارے میں یہ گمان نہ کر کہ تیری کسی شرافت کی بنیاد پر یہ تجھے ملا ہے، یا کسی ایسی فضیلت کی بنیاد پر ملا ہے جو ان لوگوں میں نہیں ہے جنہیں اللہ نے یہ مال نہیں دیا ہے، اگر تو نے اللہ تعالیٰ کے شکر میں کوتاہی کی تو بھی فقر وفاقہ کا مزہ چکھے گا، اور تو ان لوگوں میں سے ہوگا جنہوں نے مالداری کی بنیاد پر سرکشی کی اور ان کو اعمال کا بدلہ دنیا میں دے دیا گیا، پس بے شک میں تجھے یہ نصیحت کر رہا ہوں باوجودیکہ میں اپنے نفس پر بہت ظلم کرنے والا ہوں، بہت سے امور میں غلطی کرنے والا ہوں اور اگر آدمی اپنے امور کے ٹھیک ہونے تک اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کامل ہونے تک اپنے بھائی کو نصیحت نہ کرتا تو لوگ خیر کو چھوڑ دیتے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑ دیتے اور حرام کاموں کو حلال سمجھنے لگتے، اور نصیحت کرنے والے اور زمین میں اللہ کے لئے خیر خواہی کرنے والے کم ہو جاتے، پس اللہ ہی کے لئے تمام تعریفیں ہیں جو زمینوں اور آسمانوں کے پروردگار ہیں، اور اسی کے لئے زمین آسمان میں کبریائی ثابت ہے اور وہی غالب اور حکمت والا ہے۔

۷۲۲۲۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، میرے والد، علی بن اسحاق، عبداللہ بن المبارک، جعفر بن حیان، تو یہ عنبری ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے صالح بن عبدالرحمٰن نے سلیمان بن عبدالملک کی طرف بھیجا۔ اس نے کہا میں ان کے پاس آیا تو ان کے پاس عمر بن عبدالعزیز بھی موجود تھے تو میں نے عمر سے کہا کیا تجھے صالح سے کوئی کام ہے؟ اس نے کہا اس کو یہ پیغام بھیج دو کہ تو اس چیز کا اہتمام کر جو اللہ تعالیٰ کے پاس باقی رہنے والی ہے، اس لئے کہ جو چیز اللہ کے ہاں باقی ہے وہ لوگوں کے ہاں بھی باقی ہے، اور جو چیز اللہ کے ہاں باقی نہیں ہے وہ لوگوں کے ہاں بھی باقی نہیں ہے۔

۷۲۲۳۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، میرے والد، احمد بن الحجاج، عبداللہ بن المبارک، ھشام بن الغاز، مسلمہ بن عبد الملک کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں فجر کی نماز کے بعد عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا جبکہ وہ ایسے گھر میں تھے جس میں وہ فجر کے بعد تنہائی میں بیٹھتے اور اس وقت کوئی ان کے پاس نہیں آتا تھا، تو ایک باندی ان کے پاس کھجوروں سے بھرا ایک تھال لے آئی اور ان کو کھجوریں بہت پسند تھیں۔ اس نے اس میں کچھ کھجوریں اٹھائیں اور کہا: اے مسلمہ! کیا یہ رات تک کافی ہیں؟ میں نے کہا مجھے معلوم نہیں ہے، پھر کچھ زیادہ اٹھائیں اور کہا کیا یہ کافی ہیں؟ میں نے کہا ہاں اے امیر المومنین! اس آدمی کے لئے کافی ہیں جس کو ان کے علاوہ کسی کھانے کی پرواہ نہیں، اس نے کہا سو کس وجہ سے ہم جہنم میں داخل ہوں گے؟ مسلمہ نے کہا جتنی نصیحت میں نے اس واقعے سے حاصل کی اتنی کسی بھی واقعے سے حاصل نہیں کی۔

۷۲۲۴۔ عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق،، حسین مروزی، ابن المبارک، علی بن سعدہ، اباح بن عبیدہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو اسی اثنا میں حجاج کا ذکر آ گیا تو میں نے اسے برا بھلا اور سخت سست کہا، تو عمر نے کہا رہنے دو اے رباح! میں نے سنا ہے کہ ایک آدمی دوسرے پر ظلم کرتا ہے اور پھر مظلوم اسے برا بھلا کہتا رہتا ہے اور ظلم کو گھٹاتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنا حق پورا وصول کر لیتا ہے، بلکہ الٹا ظالم کا مظلوم پر حق ہو جاتا ہے۔

۷۲۲۵۔ عبداللہ، علی، حسین، عبداللہ بن المبارک، وھیب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کہا کرتے تھے۔ جب تک تمہارا ساتھی تم پر غالب نہ آ جائے اس وقت تک اس کے بارے میں اچھا گمان کرتے رہو۔

۷۲۲۶۔ ابو محمد بن حیان، احمد بن الحسین حذاء، احمد بن ابراہیم، سھل بن محمود، عمر بن حفص، عبدالعزیز بن عمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے

کہ مجھ سے میرے والد نے کہا اے میرے پیارے بیٹے! جب تو کسی مسلمان سے کوئی بات سنے تو جب تک اس کو اچھائی پر محمول کرنا ممکن ہو اس کو برائی پر محمول نہ کر۔

۷۲۲۷۔عبداللہ بن محمد، احمد بن الحسین، احمد بن ابراہیم، احمد بن عبداللہ بن یونس، اسماعیل بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے بعض عاملوں نے ان کی طرف خط لکھا کہ بے شک آپ نے بیت المال کو نقصان پہنچایا ہے یا اس طرح کی کوئی بات لکھی، راوی کہتے ہیں عمر نے کہا اس میں جو کچھ ہے وہ لوگوں کو دے دو اور جب اس میں کچھ باقی نہ رہے تو اس کو کھاد سے بھر دو۔

۷۲۲۸۔ابو حامد، محمد بن اسحاق، ابراہیم بن ھانی، سعید بن ابی مریم، اسماعیل بن ابراہیم بن ابی حبیبہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے بعض عاملوں کی طرف خط لکھا، اما بعد! بے شک میں تمہیں اللہ سے ڈرنے اور اسکی اطاعت کو لازم پکڑنے کی وصیت کرتا ہوں، اس لئے کہ اللہ کے ولیوں نے تقویٰ کی برکت سے اللہ کی ناراضگی سے نجات پائی ہے اور اسی سے ان کو ولایت ملی ہے، اور اسی سے ان کو انبیاء کی رفاقت ملی ہے اور اسی سے ان کے چہرے خوش وخرم ہوئے ہیں اور اسی سے انہوں نے اپنے خالق کو پہنچانا ہے اور یہی دنیا میں فتنوں سے بچنے کا ذریعہ ہے اور قیامت کے دن کی مصیبتوں سے نکلنے کا راستہ ہے اور وہ زمین پر موجود لوگوں سے بھی اسی طرح راضی ہوگا جس طرح گذر جانے والوں سے راضی ہوا ہے اور باقی ماندہ لوگوں کے لئے گذر جانے والوں میں عبرت کا سامان ہے اور تو اپنے نفس کے بارے میں جلدی سوچ قبل اس کے کہ تجھے شدید غم میں مبتلا کر دیا جائے اور تیرے ساتھ وہ معاملہ ہو جو تجھ سے پہلے لوگوں کے ساتھ ہوا ہے۔ بے شک تو نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ کیسے مرتے ہیں اور کیسے جدا ہوتے ہیں اور تو نے دیکھا موت کو کہ وہ کیسے توبہ کرنے والے سے جلدی توبہ کرواتی ہے اور صاحب امید سے اس کی امید کو ختم کرتی ہے اور بادشاہ سے اسکی سلطنت مانگتی ہے اور موت ہی بڑی نصیحت ہے، دنیا سے رخ موڑنے والی ہے اور آخرت میں رغبت دلانے والی ہے، ہم موت کے شر سے اور اس کے بعد کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ ہم تو اللہ تعالیٰ سے اچھی موت اور موت کے بعد اچھائی کا سوال کرتے ہیں اور تو کسی ایسے قول وفعل سے دنیا کو طلب نہ کر جس سے تیری آخرت کو نقصان پہنچے، اور تیرا دین عیب دار ہو جائے اور اسکی وجہ سے تیرا رب تجھ سے ناراض ہو جائے، اور یقین کر لے کہ تقدیر تیرے پاس تیرا رزق پہنچا دے گی اور تجھے تیری دنیا میں سے پورا پورا حصہ دے گی جس میں تیری قوت کی وجہ سے نہ تو زیادتی ہوگی اور نہ ہی تیری کمزوری کی وجہ سے اس میں کمی ہوگی، اگر اللہ تعالیٰ تجھے فقر میں مبتلا کر دیں تو اپنے فقر میں عفت اختیار کر اور اپنے رب کے فیصلے کے سامنے سر جھکا دے اور اللہ تعالیٰ تیرے حصے میں جو اسلام جیسی عظیم دولت رکھی ہے اسی کو غنیمت سمجھ، دنیا کی جو نعمتیں تجھے حاصل نہ ہوں تو، تو یقین کر کہ اسلام میں فانی دنیا کے سونے اور چاندی سے بہتر بدلہ موجود ہے۔

تو یہ بات جان لے کہ جو شخص اللہ کی رضامندی اور جنت کی تلاش میں لگتا ہے اسے اللہ تعالیٰ کبھی نقصان نہیں پہنچاتے، اسے دنیا میں فقر اور مصیبتیں پیش نہیں آتیں، اور جو شخص اللہ کی ناراضگی اور جہنم کا خطرہ مول لیتا ہے اسے کبھی اللہ تعالیٰ نفع نہیں پہنچائیں گے، اور اسے دنیا میں وسعت اور اللہ کی نعمتیں حاصل نہیں ہونگی، اہل جنت دنیا کی کسی ناپسندیدہ بات کو مصیبت نہیں سمجھتے اور اہل جہنم کسی بھی لذت سے خوش نہیں ہوتے، جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے وہ نہ ہونے کے برابر ہے ہر روز تم صبح کے وقت یا شام کے وقت کی طرف رخصت ہونے والے آدمی کے ہمراہ چلتے ہو جس نے اپنی حاجت پوری کر لی، اور اسکی مدت ختم ہوگئی، اور تم اسے زمین کے ایک گڑھے میں غائب کر دیتے ہو، پھر تم اس کو ایسی حالت میں چھوڑتے ہو جس میں نہ بچھونا اور نہ تکیہ ہے، وہ دوستوں سے جدا ہو جاتا ہے، مال واسباب سے الگ ہو جاتا ہے اور مٹی کو اپنا مسکن بنالیتا ہے اور حساب وکتاب کا سامنا کرتا ہے اور گویا اپنے عمل کے بدلے میں اسے رھن رکھا جاتا ہے جو کچھ اس نے آگے بھیجا ہے اس کا محتاج ہوتا ہے جو کچھ پیچھے چھوڑتا ہے اس سے بے نیاز ہو جاتا ہے تو تم موت کے آنے سے پہلے اللہ سے ڈرو اور کوچ کرنے کی مدت آنے سے پہلے، اللہ کی قسم! میں تمہیں یہ بات کر رہا ہوں اس حال میں کہ میں کسی ایسے شخص

کو نہیں پاتا جو مجھ سے زیادہ گناہ گار ہو، میں اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرتا ہوں اور توبہ مانگتا ہوں۔

۷۲۲۹۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابراہیم بن ھشام بن یحیٰی، میرے والد، وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز سلیمان بن عبدالملک کو حروری لوگوں کے قتل کرنے سے منع کرتے تھے اور قید خانے میں ڈالنے کا حکم دیتے تھے یہاں تک کہ وہ توبہ کرلیں تو سلیمان کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا جو قتل کا مطالبہ کررہا تھا سلیمان نے کہا: اس کو دفع کرو حروری یا (کون تجھے یہاں لایا ہے) اس نے کہا میں تجھے شرم دلانے آیا ہوں، اے فاسق کے بیٹے فاسق! سلیمان نے کہا میرے پاس عمر بن عبدالعزیز کو لے آؤ، پس جب وہ اس کے پاس آ گئے تو اس نے یہی بات دوبارہ اس سے کہی اور پوچھا تو کیا کہہ رہا تھا؟ اس نے کہا میں کہہ رہا تھا اے فاسق کے بیٹے! سلیمان نے عمر سے کہا: اے ابوحفص اب اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اس نے کہا: اس کے بارے میں میری رائے یہ ہے کہ جیسے اس نے تجھے اور تیرے باپ کو گالی دی ہے تو بھی اس کو اور اس کے باپ کو گالیاں دے دے، سلیمان نے کہا بس یہی، اس نے اس کے بارے میں حکم دیا اور اسے قتل کردیا گیا، تو سلیمان مجلس سے اٹھا اور وہاں سے چلے گئے۔

پھر ان سے خالد بن ریان کی ملاقات ہوئی جو سلیمان کے چوکیداروں میں سے تھا اور کہنے لگا: کیا آپ امیر المؤمنین سے یہ کہتے ہو کہ میرے نزدیک اس بدتمیز حروری کی سزا صرف یہ ہے کہ آپ اسے اور اس کے باپ کو ویسے ہی گالیاں دے دو جیسا کہ اس نے آپ کو اور آپ کے باپ کو گالی دی ہے، اللہ کی قسم! مجھے یہ خیال ہوا تھا کہ وہ مجھے حکم دیں گے کہ میں آپ کو قتل کردوں، عمر نے کہا اگر وہ مجھے حکم دیتے تو کیا تو کر گزرتا، اس نے کہا ہاں اللہ کی قسم اگر وہ حکم دیتے تو میں کر گزرتا، جب خلافت عمر بن عبدالعزیز کی طرف منتقل ہوگئی تو خالد بن ریان ان کے پاس آئے اور چوکیداری کی جگہ پر کھڑے ہوئے اور اس سے پہلے وہ ولید بن عبدالملک کے چوکیدار رہ چکے تھے، اس کی طرف عمر نے دیکھا اور کہا اے خالد! یہ تلوار رکھ دے اور ساتھ یہ دعا کی! اے اللہ میں نے تیرے لئے خالد بن ریان کے مرتبے کو گرا دیا ہے تو کبھی اس کو بلند مرتبہ عطا نہ کرنا، پھر چوکیداری کی صفات میں غور و فکر کیا اور عمر بن مہاجر انصاری کو بلایا اور کہا: اے عمر! اللہ کی قسم! تو جانتا ہے کہ میرے اور تیرے درمیان اسلام کے سوا کوئی رشتہ داری نہیں ہے لیکن میں نے تجھے دیکھا کہ تو کثرت کے ساتھ تلاوت کرتا ہے اور ایسی جگہ نماز پڑھتا ہے جہاں تجھے کوئی نہ دیکھے اور میں نے تجھ پر مزید یہ دیکھا کہ نماز بہت اچھی پڑھتا ہے اور انصار کے آدمیوں میں سے ہے۔ یہ تلوار پکڑو میں نے تمہیں اپنی سیکورٹی کے لئے مقرر کردیا ہے۔

۷۲۳۰۔ محمد بن علی، محمد بن حسن، ابراہیم بن ہشام، میرے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز ایک دن حمص شہر کے بازار میں چل رہے تھے تو ایک آدمی ان کے پاس آیا جس کے جسم پر دو قطری چادریں تھیں، اور اس نے کہا اے امیر المؤمنین! کیا آپ نے یہ حکم جاری کیا ہے کہ جو شخص مظلوم ہو وہ آپ کے پاس آئے؟ عمر نے کہا: ہاں، اس نے کہا تو پھر بہت دور سے تیرے پاس یہ مظلوم آیا ہے، عمر نے اس سے کہا، تیرے اہل و عیال کہاں ہیں؟ اس نے کہا عدن کے دور دراز علاقے میں، عمر نے کہا، تجھ پر کیا ظلم ہوا ہے؟ اس نے کہا کہ ایک آدمی نے میری جائیداد (زمین) پر قبضہ کرکے مجھ سے وہ چھین لی ہے۔ اس کے بعد عمر نے عروہ بن محمد کو خط لکھا جس میں اُسے یہ حکم دیا کہ وہ اس آدمی کے دعوے کو سنے اور گواہوں کی بنیاد پر اس کے حق کو ثابت کرے اور پھر اس خط پر مہر لگائی، پھر جب اس آدمی نے جانے کا ارادہ کیا تو عمر نے اسے کہا: ذرا ٹھہرو تم ہمارے پاس بہت دور سے آئے ہو۔ یہ بتاؤ کہ تمہارا سفر خرچ کتنا ہے؟ اور تیرے کپڑے بھی پھٹے ہوئے ہیں تو اس نے حساب لگایا تو سفر خرچ کی مقدار گیارہ دینار تک پہنچی تو عمر نے اسے وہ دینار عطیے میں دیدیئے۔

۷۲۳۱۔ حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق قاضی، ابوثابت محمد بن عبیداللہ، وھب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مالک نے مجھے یہ بات بتائی کہ عمر بن عبدالعزیز سلیمان بادشاہ وقت کے پاس موجود تھے تو عمر نے اس سے ایک دن کہا: اس عورت کا کتنا حق ہے جسے تو ادا

نہیں کرسکتا۔

۷۲۳۲۔ محمد بن ابراہیم، حسین بن محمد حماد علی بن ابراہیم، عبداللہ بن صالح، عبدالعزیز بن ابی سلمہ، طلحہ بن عبدالمالک ایلی، انکے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز سلیمان بن عبدالملک کے پاس ایسے وقت میں گئے جبکہ اس کا بیٹا ایوب بھی اسکے پاس موجود تھا اور وہ اس وقت اس کا ولی عہد تھا اس کے بعد ایک آدمی آیا جو حلفاء کی کسی عورت کی میراث کا مطالبہ کررہا تھا۔ سلیمان نے کہا میرا خیال یہ ہے کہ عورتوں کا زمین میں کوئی حصہ نہیں ہوتا، عمر بن عبدالعزیز نے کہا سبحان اللہ، اور اللہ کی کتاب کہاں گئی؟ سلیمان نے کہا اے لڑکے جاؤ، اور عبدالملک بن مروان کا وہ رجسٹر لے آؤ جس میں اس نے یہ بات لکھی ہے، عمر نے اس سے کہا، گویا کہ تو نے اسے مصحف آسمانی لانے کے لئے بھیجا ہے؟ یہ بن کر ایوب نے کہا اللہ کی قسم! عجیب بات ہے کہ ایک آدمی امیر المومنین کے سامنے اس طرح کی باتیں کرتا ہے اور اسے یہ معلوم نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے اس کا سرتن سے جدا ہوسکتا ہے، تو عمر نے کہا: جب خلافت تیرے اور تیرے جیسے آدمیوں کے پاس پہنچے گی تو ایسا ہی ہوگا، پس جو چیز اس وقت ان کے پاس ہے یہ اس سے زیادہ سخت ہے جس کا مجھے خطرہ ہے کہ وہ ان کو آپہنچے گی، سلیمان نے کہا: چھوڑو، کیا تم ابوحفص سے اتنی سخت باتیں کررہے ہو، عمر نے کہا اللہ کی قسم! اگر امیر المومنین ہمارے ساتھ جہالت کا معاملہ کرے گا تو ہم اسے برداشت نہیں کریں گے۔

۷۲۳۳۔ محمد بن ابراہیم، حسین بن محمد بن حماد، سلیمان بن یوسف، عفان، جویریہ بن اسماء، اسماعیل بن ابی حکیم، انکے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کو بنو مروان کا ایک خط پہنچا جس سے وہ ان پر غضبناک ہوگئے اور فرمایا: اللہ کی قسم! اگر قتل کرنا میرے اختیار میں ہوتا تو میں اللہ کے لئے مروان کو قتل کے مستحق ہونے کی وجہ سے قتل کرتا، جب مروان کی اولاد کو اس بات کی اطلاع ملی تو وہ خاموش ہوگئے اس لئے کہ وہ عمر بن عبدالعزیز کی استقامت کو جانتے تھے کہ جب یہ کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو کرگزرتا ہے۔

۷۲۳۴۔ حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق قاضی، محمد بن ابی بکر، سعید بن عامر، جویریہ بن اسماء، انکے سلسلہ سند میں ہے کہ عبد الملک بن عمر بن عبدالعزیز نے اپنے باپ عمر سے کہا: اس معاملے میں آپ کو اپنی رائے پر عمل کرنے سے کیا چیز مانع ہے، پس اللہ کی قسم! مجھے پرواہ نہیں ہے اس معاملے کو نافذ کرنے کی صورت میں میری اور تیری وجہ سے ہانڈیاں جوش ماریں، عمر نے کہا: پس اللہ کی قسم! میں لوگوں کو مشقت برداشت کرنے کا عادی بنارہا ہوں، پس اگر اللہ نے میری زندگی رکھی تو اپنی رائے پر ہی عمل کروں گا، اور اگر مجھے جلدی موت آگئی تو اللہ تعالیٰ میری نیت کو جانتے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں لوگوں کے ساتھ اچانک وہ معاملہ کروں جو تو کہہ رہا ہے کہ وہ مجھے تلوار کے استعمال پر مجبور کردیں گے اور جو خیر تلوار کے علاوہ کسی اور طریقے سے حاصل نہ ہوسکتی ہو اس میں کوئی خیر نہیں ہے۔

۷۲۳۵۔ حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق قاضی، محمد بن ابی بکر، عمر بن علی مقدم، انکے سلسلہ سند میں ہے کہ سلیمان بن عبدالملک کے بیٹے نے چوکیدار سے کہا: مجھے امیر المومنین عمر سے کوئی کام ہے، اس نے کہا میں نے اس کے لئے اجازت طلب کی تو انہوں نے کہا اس کو اندر آنے دیجئے، تو میں اسکو عمر بن عبدالعزیز کے پاس لے آیا سلیمان کے بیٹے نے کہا، کس وجہ سے آپ نے میری زمین جائیداد کو ضبط کرلیا ہے، اس نے کہا اللہ کی پناہ اس بات سے کہ میں ایسے زمین کو ضبط کروں جو اسلام میں صحیح طریقے سے حاصل کی گئی ہو، اس نے کہا یہ میرے کاغذات ہیں، اس نے اپنی آستین (جیب) سے کاغذات نکالے، ان کو عمر نے پڑھا اور کہا: یہ زمین کس کی تھی؟ ابن الحجاج فاسق کی تھی، پس وہ اپنے مال کا زیادہ مستحق ہے، پس یہ مسلمانوں کے بیت المال کا حصہ ہے اس نے کہا، مسلمان اس کے زیادہ مستحق ہیں پھر اس نے کہا اے امیر المومنین! مجھے میرے کاغذات واپس کردیجئے، انہوں نے جواب دیا، اگر تو میرے پاس یہ نہ لے آتا تو میں تجھ سے اس کا مطالبہ نہیں کرتا لیکن جب تو ان کاغذات کو لے آیا ہے تو اب ہم تجھے ایسی چیز نہیں دیں گے جسے تو ناجائز طریقے سے حاصل کرنے کی کوشش کررہا ہے۔

راوی کہتے ہیں سلیمان کے بیٹے رونے لگے، چوکیدار نے کہا: میں نے کہا: اے امیر المومنین! سلیمان کا بیٹا بڑا لاڈلا، نرم دل اور ہر دلعزیز ہے، اس کے ساتھ آپ یہ معاملہ کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا تیرا ناس ہو، بے شک! وہ میری جان ہے اور میں اس کیلئے اپنے دل میں ایسے ہی محبت پاتا ہوں جیسا کہ اپنے بیٹے کے لئے۔

۷۲۳۶۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذار، احمد بن ابراہیم دورقی، منصور بن ابی مزاحم، شعیب یعنی ابن صفوان، بشر بن عبداللہ بن عمر، عمر کی اولاد میں سے کسی سے روایت کرتے ہیں کہ ھشام بن عبدالملک نے عمر بن عبدالعزیز سے کہا: بے شک میں تیری قوم کا آپ کی طرف قاصد بن کر آیا ہوں اور ان کے دلوں میں وہی بات ہے جو میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں، بے شک وہ کہہ رہے ہیں: آپ اپنے دور حکومت میں نئے سرے سے عمل کیجئے۔ جو لوگ آپ سے پہلے حکومت کر گئے ہیں ان کے انجام دیتے ہوئے معاملات میں دخل نہ دیجئے چاہے وہ صحیح ہوں یا غلط، اس لئے کہ ان کا بوجھ انہی پر ہے، عمر نے کہا آپ مجھے یہ بتایئے کہ اگر آپ میرے پاس ایک ہی وقت میں دو دیوان لے آؤ جن میں سے ایک حضرت معاویہ کا ہو اور دوسرا عبدالملک بن مروان تو کونسے دیوان کو میں اہمیت دوں؟ اس نے کہا جو ان میں سے مقدم ہو، اور اسکے برابر کسی چیز کو نہیں سمجھتا، عمر نے کہا میں نے اللہ کی کتاب کو اس سے بھی مقدم پایا لہٰذا اپنے دور حکومت کے معاملات کو بھی اور اپنے سے پہلے والوں کے انجام دیئے ہوئے معاملات کو بھی کتاب اللہ کی کسوٹی پر تولوں گا۔

تو سعید بن خالد بن عمرو بن عثمان نے کہا: اے امیر المومنین! آپ اپنی حکومت میں جو آپ کو حق اور انصاف کے ساتھ عطا کی گئی ہے اپنی رائے پر عمل کیجئے اور اپنے سے پہلے گذر جانے والوں کے اچھے یا برے کاموں کو اپنے حال پر چھوڑ دیجئے، ان میں دخل اندازی نہ کیجئے بس یہ آپ کے لئے کافی ہے، عمر نے کہا: میں تمہیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کی طرف تم مر کر دوبارہ لوٹو گے، آپ مجھے بتایئے کہ اگر ایک آدمی مر جاتا ہے اور اپنی اولاد میں بڑے بچے اور چھوٹے بچے چھوڑ کر جاتا ہے پھر بڑے چھوٹوں پر اپنی طاقت کی وجہ سے غالب آجاتے ہیں اور ان کے اموال پر قبضہ کر لیتے ہیں، پھر چھوٹے بڑے ہو جاتے ہیں اور اپنے بڑے بھائیوں کو پکڑ کر تیرے پاس لے آتے ہیں، اس وجہ سے کہ انہوں نے ان کے اموال پر قبضہ کیا ہے تو آپ کیا کریں گے؟ اس نے کہا: میں ان کے حقوق پورے پورے واپس دلواؤں گا، انہوں نے کہا: میں نے اپنے سے پہلے گزر جانیوالے بہت سے حکمرانوں کو پایا ہے جو لوگوں پر اپنی طاقت وقوت کی وجہ سے غالب آگئے تھے اور اسی طرح ان کے متبعین بھی طاقت کی وجہ سے لوگوں پر غالب آگئے اور لوگوں کی جائدادوں پر قبضہ کر لیا، اب جب حکومت مجھے سونپ دی گئی ہے تو وہ اس ظلم کو لے کر میرے پاس آتے ہیں، پس میرے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے سوائے اس کے کہ میں کمزور کو طاقت ور سے اس کا مال دلواؤں، اور گھٹیا سمجھے جانے والوں کو باعزت لوگوں سے ان کا حق دلواؤں، اس پر اس نے کہا اللہ آپ کو اس کی توفیق دیں اے امیر المومنین!

۷۲۳۷۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم، منصور، شعیب، محدث، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبدالملک بن عمر بن عبدالعزیز، عمر کے پاس آئے اور کہا: اے امیر المومنین! بے شک مجھے آپ سے علیحدگی میں ضرورت کی بات کرنی ہے، اس وقت ان کے پاس مسلمہ بن عبدالملک بھی موجود تھے۔ اس سے عمر نے کہا اے بھتیجے! آپ ذرا باہر چلے جائیں، مسلمہ نے کہا، ہاں، پھر وہ کھڑا ہو گیا اور باہر چلا گیا، عبدالملک بن عمر اپنے باپ کے سامنے بیٹھ گئے اور اسے کہا: آپ اپنے رب کو کیا جواب دیں گے جب وہ آپ سے قیامت کے روز سوال کریں گے؟ اس نے کہا کیا آپ نے ایک بدعت دیکھی ہے جسے آپ نے مٹایا نہیں ہے اور ایک سنت دیکھی ہے جسے آپ نے زندہ نہیں کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اے میرے بیٹے! کیا وہ چیز ایسی ہے کہ عوام نے تجھے اس کے سلسلہ میں میرے پاس بھیجا ہے یا تو اپنی طرف سے کہہ رہا ہے؟ اس نے کہا نہیں اللہ کی قسم! وہ میری ذاتی رائے ہے اور مجھے یقین ہے کہ اس کے بارے میں آپ سے سوال کیا جائیگا، پھر آپ کیا جواب دیں گے، اس کے باپ نے کہا: اللہ تجھ پر رحم کرے اور تجھے بیٹے ہونے کی نسبت بہترین بدلہ عطا

فرمائے، پس اللہ کی قسم! مجھے امید ہے کہ تو نیکی کے معاملات میں میرا مددگار ثابت ہوگا، اے میرے پیارے بیٹے! تیری قوم نے حکومت کے اس معاملہ کو ایک ایک گرہ اور ایک ایک کڑا لگا کر باندھ دیا ہے اور جب غلبہ کے ذریعہ ان سے وہ چیزیں چھیننے کا ارادہ کرتا ہوں جو ان کے قبضے میں ہیں تو میں بے خوف نہیں ہوتا اس بات سے کہ وہ مجھ پر ٹوٹ پڑیں، ایسا ٹوٹ پڑنا جس میں کثرت سے خون بہہ جائے، پس اللہ کی قسم! اس دنیا کا ختم ہو جانا مجھ پر زیادہ آسان ہے اس بات سے کہ میرے راستے میں لڑائی کی وجہ سے خون بہایا جائے، کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تیرے باپ پر دنیا کے ایام میں سے کوئی دن ایسا نہ آئے جس میں وہ ایک بدعت کو مٹائے اور ایک سنت کو زندہ نہ کرے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اور تیری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

۷۲۳۸۔ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، منصور، شعیب، فرات بن سائب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے اپنی بیوی فاطمہ بنت عبدالملک سے کہا، اس حال میں کہ اس کے پاس ایک ہار تھا جو اس کے باپ نے اسے دیا تھا اور وہ ایسا ہار تھا کہ اس جیسا ہار کسی نے دیکھا نہیں تھا، عمر نے اس سے یہ کہا: یا تو تو اپنا زیور بیت المال کی طرف لوٹا دے یا مجھے اپنے سے جدا ہونے کی اجازت دیدے، کیونکہ میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ میں اور تو اور یہ زیور ایک ہی گھر میں موجود ہوں، اس نے کہا: نہیں، بلکہ میں آپ کو اختیار کرتی ہوں اے امیر المومنین! اگرچہ مجھے اس جیسے اس سے کئی گنا زائد ہار بھی قربان کرنے پڑیں، راوی نے کہا عمر بن عبدالعزیز نے اس ہار کے بارے میں حکم دیا اور اسے اٹھا کر مسلمانوں کے بیت المال میں رکھ دیا گیا، پس جب عمر فوت ہو گئے اور یزید خلیفہ بن گیا تو اس نے فاطمہ سے کہا: اگر آپ چاہیں تو آپ کا ہار آپ کو واپس کر دیا جائے؟ اس نے کہا بس میں اس ہار کو نہیں چاہتی، میں نے عمر بن عبد العزیز کی زندگی میں دل کی خوشی سے یہ ہار دیا تھا، کیا میں اس کے مرنے کے بعد اس کو واپس لے لوں؟ نہیں، اللہ کی قسم! ہرگز نہیں، پس جب اس نے یہ بات دیکھی تو اس نے اس ہار کو اپنی اولاد اور گھر والوں میں تقسیم کر دیا۔

۷۲۳۹۔ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، احمد بن عبداللہ بن یونس، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے اپنے کسی شیخ کو یہ ذکر کرتے ہوئے سنا کہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس ایک کاتب لایا گیا جو کہ انکے سامنے لکھتا تھا اور یہ کاتب خود تو مسلمان تھا لیکن اسکا باپ نصرانی تھا یا اس کے علاوہ کسی اور مذہب کا پیروکار تھا، تو عمر نے اس آدمی سے کہا جو اسے لے کر آیا تھا، کاش! تو مہاجرین کی اولاد میں سے کسی آدمی کو لے آتا، راوی نے کہا: اس کاتب نے یہ بات سن کر کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ان کے باپ کے کفر نے کوئی نقصان نہیں پہنچایا، راوی کہتے ہیں اس پر عمر نے کہا البتہ میں نے تجھے ایک مثال بنایا ہے تو میرے سامنے کبھی بھی کتابت کا کام سرانجام نہ دینا۔

۷۲۴۰۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ ازدی، سعید بن سلیمان، محمد بن عبدالرحمن بن مجبر، موسیٰ بن عقبۃ، سالم بن عبداللہ بن عمر ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اس کی طرف لکھا اللہ کے بندے عمر کی طرف سے سالم بن عبداللہ کے نام، السلام علیکم، سلام کے بعد پس میں اس اللہ کی حمد وثناء کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، حمد وصلوٰۃ کے بعد صورتحال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کی حکومت کا بوجھ، مجھ پر ڈال دیا ہے اور یہ حکومت میرے مشورے کے بغیر میری طرف سپرد کی گئی ہے اور نہ ہی میں نے اس حکومت کو طلب کیا ہے، بلکہ اللہ کی قضاوقدر کی بنیاد پر یہ حکومت مجھ تک پہنچ گئی ہے، پس میں اس معاملے میں اللہ سے مدد طلب کرتا ہوں اور ان سے یہ سوال کرتا ہوں کہ مجھے اس معاملے میں سمع وطاعت اور اچھی موافقت نصیب فرما دیں، اور مجھے نرمی اور عدل وانصاف کرنے کی توفیق عطا فرما دیں، پس جب تیرے پاس میرا یہ خط پہنچے تو میری طرف عمر بن خطاب کے لکھے ہوئے خطوط اور انکے ضبط شدہ طور طریقے اور ذمیوں اور اہل قبلہ کے بارے میں ان کے فیصلے بھیج دے، اس لئے کہ اگر اللہ نے مجھے توفیق دی تو عمرؓ کی سیرت اور ان کے طور طریقوں کی اتباع کرنے والا ہوں، تو سالم بن عبداللہ نے ان کی طرف جوابی خط لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ خط ہے سالم بن عبد اللہ کی طرف سے اللہ کے بندے، امیر المومنین عمر کی طرف، السلام علیکم، پس میں اس اللہ کی حمد وثناء کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، حمد وصلوٰۃ کے بعد میں کہتا ہوں، پس اللہ نے دنیا کو پیدا کیا جب اس کے پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا اور اس کے لئے بہت تھوڑی مدت مقرر کی ہے، یہاں تک کہ اس کی ابتداء اور انتہاء کے درمیان کا سارا وقت دن کی ایک گھڑی کی طرح ہے، پھر اس دنیا اور اس دنیا پر رہنے والوں کے بارے میں فناء ہونے کا فیصلہ لکھ دیا ہے چنانچہ فرمایا "ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اس کی ذات کے، اسی کے لئے حکم ثابت ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے" (قصص ۸۸) دنیا والے اس دنیا کے کسی بھی معاملے میں خود مختار نہیں ہوں گے یہاں تک کہ یہ دنیا ان سے اور وہ اس دنیا سے جدا ہو جائیں گے، اسی کے متعلق اس نے اپنی کتاب نازل فرمائی اور اپنے رسولوں کو مبعوث فرمایا، پہلے سے اس بارے میں وعید بھیج دی، اس کتاب میں مثالیں بیان کیں، اور بات اس کے ساتھ ملا دی اپنے دین کی تشریح کی، حرام کو حرام اور حلال کو حلال ٹھہرایا، عمدہ طریقے سے قصص وواقعات بیان کئے اور کر لیا اپنے دین کو پہلے لوگوں میں

اور آخری لوگوں میں۔ پس اس کو ایک ہی دین بنا دیا اور کوئی فرق نہیں کیا اپنی کتابوں میں اور کوئی اختلاف نہیں کیا اس کے رسولوں نے اور کوئی بد بخت نہیں اس کے حکم کے ساتھ جیسے دوسرا نیک بخت بن گیا ہو اور کوئی نیک بخت نہیں بنا اس کے حکم سے جس کے ذریعے کوئی بد بخت ہوا ہو اور بے شک تو آج کے دن اے عمر! تو نے وعدہ نہیں لیا کہ تو انسان ہے بنی آدم میں سے کافی ہوتا ہے تجھ کو کھانے سے اور پانی سے اور کپڑے سے تجھ کو کافی ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک آدمی کو پس اس فضل کو کر دے اپنے اور اپنے اس رب کے درمیان جس کی طرف نعمتوں کا شکر متوجہ ہوتا ہے۔ بے شک تو والی بنا ہے بڑے کام کا کوئی والی نہیں ہے تجھ پر اللہ کے علاوہ تحقیق ہو چکا ہے جو تیرے اور لوگوں کے درمیان تھا اگر تو طاقت رکھے یہ کہ بچا دے اپنے نفس کو اور اپنے اہل کو اور یہ کہ نقصان میں نہ ڈالے اپنے نفس کو اور اپنے اہل کو تو کر لو اور کوئی قوت دینے والا نہیں ہے مگر اللہ ہی پس بے شک تجھ سے پہلے جو تھے انہوں نے جو عمل کرنا تھا کر لیا اور مٹا دیا جو انہوں نے مٹانا تھا حق سے اور زندہ کیا جو انہوں نے تربیت پایا اور انہوں نے گمان کیا کہ یہی طریقہ ہے اور انہوں نے بند نہیں کیا بندوں پر نرمی کا دروازہ مگر کھول دیا ان پر آزمائش کا دروازہ اور کسی عامل کو نکالنے سے تجھ کو کوئی نہیں روکے گا یہ کہ تو اس سے کہہ دے کہ نہیں پاتا ہوں اس کا عمل مجھ کو کافی ہو جائے، پس بے شک جب تو کسی کو اللہ کے لئے نکالے گا اور عمل کرے گا اللہ کے لئے تو مہیا کریگا اللہ تیرے لوگوں کو اللہ کے مددگاروں کے ساتھ اور مدد اللہ کی طرف سے نیت کے بقدر ہوتی ہے جب بندے کی نیت تام ہو جائے تو اللہ کی مدد بھی تام ہو جاتی ہے اور جب بندے کی نیت میں کوتاہی ہو تو اللہ کی مدد بھی کم ہو جاتی ہے پس اگر تو طاقت رکھے کہ قیامت کے دن تو اللہ کے پاس اس حال میں آئے کہ تیرے پیچھے ظلم کا دعویدار نہ ہو اور پہلے لوگ تجھ کو تبعین کی وجہ سے رشک کرنے والے ہوں اور تو ان پر رشک کرنے والا ہو ان کے زیادہ اتباع کی وجہ سے پس کر گزر اور کوئی قوت نہیں ہے مگر اللہ کی طرف سے، تحقیق وہ ڈرتے تھے کیا موت کے وقت کی سختی سے وہ وقت جس سے وہ بھاگتے تھے اور پھاڑ دی ان کے پیٹ وہ پیٹیں جس میں وہ نہیں بھرتے تھے اور پھوڑ دی گئی ان کی وہ آنکھیں جن کی لذت ختم نہیں ہوئی اور ریزے ہو گئے، ان کی گردنیں مٹی میں بغیر تکیہ لگائے ہوئے اس کے بعد

کہ تو جانتا ہے کہ وہ فرش میں پس وہ ہو گئے گندگی زمینوں کے نیچے اگر وہ کسی مسکین کے پہلو میں ہوتے تو مسکین ان سے اذیت محسوس کرتا ان پر بہت ساری خوشبو کے خرچ کرنے کے بعد اور یہ اسراف ہوگا اور جلدی کرنے والا ہوگا حق سے، ہم اللہ ہی کے لئے اور اسی کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔

کیا ہی بڑا معاملہ اور ڈرانے والا معاملہ ہے اے عمر! جو گزر گیا اس امت کے بارے میں پس چاہئے کہ عراق والے تیری صدارت سے اس آدمی کی طرح ہو جس پر تیری وجہ سے کوئی فقر نہ ہو اور نہ وہ آپ سے بے پرواہ ہو ان پر ایسے ظالم گورنر مقرر ہوئے ہیں جنہوں نے مال تقسیم کر لئے اور خون بہائے۔

جب آپ بھیجتے ہو اپنے تمام عما کو کہ وہ ٹیکس لیں اور وہ عصبیت کے ساتھ کام کرے اور ظلم کرے ان کے عمل میں اور وہ ذخیرہ اندوزی کرے مسلمانوں پر بھیجنے کے اعتبار سے اور حرام خون کو بہاتے ہیں، اللہ سے ڈرو اے عمر! اس معاملہ میں پس بے شک اگر تو جرأت کرے اس پر تو یہ کہ آئے تیرے پاس ذلیل کرنے والا، اور اگر تو نے تقویٰ اختیار کیا جس کا میں نے تجھ کو حکم دیا تو آپ پالو گے اپنے راحت کو اپنے پیٹ سمع اور بصر پر، پھر اگر آپ سوال کریں یہ کہ میں ارسال کروں عمر بن خطاب کے خط اور سیرت اور اسکے فیصلے جو مسلمانوں میں اور اہل عہد نے کیئے تھے اور عمر نے تیرے زمانے کے علاوہ میں کام کیا تھا پس میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ نے عمل کیا جس طرح سے اس نے عمل کیا تھا اور آپ ہو جائیں گے اچھے مرتبے والے عمر کی طرح اللہ کے نزدیک اور کہہ دے جس طرح بندہ صالح نے کہا تھا کہ (ترجمہ) اور میں ارادہ نہیں کرتا ہوں کہ میں تمہاری مخالفت کروں اس کی وجہ سے جس سے میں تم کو منع کرتا ہوں۔ میں نے ارادہ نہیں کیا اصلاح کا جب تک کہ میں استطاعت رکھوں اور میری توفیق اللہ ہی کی طرف سے اس پر میں نے بھروسہ کیا اور اسکی طرف رجوع کرتا ہوں اور کئی لوگوں نے اسکو نقل کیا ہے ان میں اسحاق بن سلیمان، عن حنظلہ بن ابی سفیان فرماتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے سالم بن عبد اللہ کی طرف خط لکھا تو انہوں نے لکھ لیا کہ اے عمر یاد کر وہ بادشاہ جن کی آنکھیں نکل گئیں، اسی طرح مختصر بیان کیا۔

۷۲۴۱۔ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، احمد، اسحاق بن سلیمان، حنظلہ بن ابی سفیان، جعفر بن برقان، اس کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے سالم بن عبداللہ کی طرف خط لکھا امابعد! اللہ نے مجھے آزمایا اور اسی طرح ذکر کیا اور روایت کیا ہے معمر بن سلیمان الرقی نے فرات بن سلیمان سے فرمایا ہے کہ سالم کی طرف عمر نے لمبا خط لکھا جسے موسیٰ بن عقبہ نے روایت کیا۔

۷۲۴۲۔ ابو حامد بن ابن جبلہ، محمد بن اسحاق، عمر بن الحسن الاسدی، محمد بن طلحہ، داؤد بن سلیمان، اس کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے عبدالحمید جو صاحب کوفہ تھے اس کی طرف خط لکھا، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اللہ کے بندے عمر کی طرف سے جو امیر المؤمنین ہے عبدالحمید بن عبدالرحمٰن کی طرف، تجھ پر سلام ہو میں تعریف کرتا ہوں اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، امابعد! اہل کوفہ ایسی قوم ہے جس کو مصیبتیں اور سختیاں پہنچی ہے اور اللہ کے احکام میں ان پر زیادتی کی گئی ہے اور برے اعمال نے ان پر برے طریقے جاری کیئے ہیں اور دین کا قیام عدل اور احسان پر ہے تیرے نفس کے علاوہ تیرے نزدیک کوئی اہم چیز نہیں ہے یہ کہ تو تابع کردے اپنے نفس کو اللہ کی اطاعت کے لئے کیونکہ اس میں ذرا بھی گناہ نہیں، میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم اپنی زمین اور آبادی پر ویرانہ کو مت اٹھاؤ، اور نہ ویرانہ کو آباد پر، اس واسطے کہ میں نے تمہیں اس چیز کا والی بنایا ہے۔

۷۲۴۳۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، سعدان بن نصر المخرمی، عبداللہ بن بکر بن حبیب، اس کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے خناصرہ کے لوگوں کو خطاب کیا، آپ نے فرمایا لوگو! تم فضول پیدا نہیں کیئے گئے اور نہ تم بے کار چھوڑے جاؤ گے، تمہارے لئے ایک لوٹنے کی جگہ بنائی گئی ہے جس میں اللہ تعالیٰ بارے حکم اور فیصلہ کرنے کے لئے نازل ہوں گے یقیناً وہ محض نقصان اور خسارے میں ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نکل جائے باوجود یکہ وہ رحمت ہر چیز کو شامل ہے اور جنت سے محروم ہو وہ جنت جس کی چوڑائی آسمان و زمین

جیسی ہے، خبردار! امام کل اسی شخص کے لئے جو اللہ سے ڈرے اور خوف کرے، جس ختم ہونے والے مال کو باقی رہنے والے تھوڑے کو زیادہ کے اور خوف کو امن کے بدلہ بیچ دیا۔

کیا تم جانتے نہیں کہ تم لوگ ہلاک ہونے والوں کی پیٹھ میں ہو اور باقی رہنے والے تمہارے خلیفہ بننے والے ہیں اسی طرح تم ہوگے یہاں تک کہ اسے بہتر وارثوں کے حوالے کیا جائے۔

۷۲۴۴۔ ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، سلمہ، جعفر بن ہارون، مفضل بن یونس، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن عبدالعزیز سے کہا اے امیرالمؤمنین! آپ نے صبح کیسے کی؟ میں نے انتہائی سستی، شکم پری اور گناہوں میں لت پت ہو کر صبح کی ہے مجھے اللہ تعالیٰ سے کئی امیدیں وابستہ ہیں۔

۷۲۴۵۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن ابی سری، بشر بن حسان ھذلی، ثوری، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیر کر فرمایا، میرا پیٹ اپنے رب کی عبادت میں سست ہے، گناہوں اور خطاؤں میں لتھڑا ہے، اللہ تعالیٰ سے نیک بندوں کے درجوں کی تمنا کرتا ہے جبکہ ان کے اعمال نہیں کرتا۔

۷۲۴۶۔ بی، ابراہیم بن محمد بن حسن، سفیان بن وکیع، ابن عیینہ، عمر بن دینار، ان کے سلسلہ سند میں ہے عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے فرمایا: تم لوگ ہمیشہ کی زندگی کے لئے پیدا کئے گئے ہو لیکن تم ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل ہوتے ہو۔

۷۲۴۷۔ ابومحمد بن حیان، احمد بن محمد بن سعید، احمد بن عبدہ، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے اسی طرح کی بات فرمائی، اس سند میں ابن دینار کا ذکر نہیں کیا۔

۷۲۴۸۔ محمد بن احمد بن محمد، ابی، عبداللہ بن محمد بن سفیان، ابومحمد بزار، مسیب بن واضح، محمد بن ولید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز ایک شخص کے پاس سے گزرے، اس کے ہاتھ میں ایک کنکری تھی جس سے وہ کھیل رہا تھا اور ساتھ یہ کہہ رہا تھا اے اللہ! حور عین سے میری شادی کرانا، حضرت عمر بن عبدالعزیز اس کی طرف مائل ہوئے اور فرمایا تم کیا ہی برے پکارنے والے ہو، تم نے ہاتھ سے کنکری کیوں نہ پھینک دی کہ اللہ تعالیٰ سے اخلاص کے ساتھ دعا کرتے۔

۷۲۴۹۔ محمد بن احمد، ابی، عبداللہ، محمد بن عمر بن علی الانصاری، شبابہ، خارجہ بن مصعب، محمد بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے، فرمایا دل کے لئے وہی بات مفید ہے جو دل سے نکلے۔

۷۲۵۰۔ محمد بن احمد، ابی، عبداللہ، بشر بن معاذ، شیخ، عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا اے چھپنے والوں کی جماعت! بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس ایک رسوا کرنے والا سوال ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرے رب کی قسم! ہم ان سب سے ان چیزوں کے بارے میں ضرور پوچھیں گے جو وہ کرتے تھے (الحجر۔۹۳۔۹۴)

۷۲۵۱۔ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبدالمتعال بن عبدالوھاب، ضمرہ، عبداللہ بن شوذب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ سلیمان نے حج کیا۔ ان کے ساتھ عمر بن عبدالعزیز تھے سلیمان طائف کی طرف نکلے وہاں انہیں بجلی اور چمک پہنچی تو سلیمان سہم گئے اور عمر سے کہنے لگے اے ابوحفص! یہ کیا چیز ہے؟ تو حضرت عمر نے فرمایا: یہ رحمت کے اترنے کے وقت کی علامت ہے تو جب عذاب آئے گا اس وقت کیا حالت ہوگی۔

۷۲۵۲۔ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ابوکریب، ابوبکر بن عیاش، عذری ان کے سلسلہ سند میں ہے عذری سے اسی طرح منقول ہے۔

۷۲۵۳۔ محمد بن ابراہیم، ابوالعباس بن قتیبہ، ابراہیم بن یحییٰ بن یحییٰ، ابی، جدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز عرفات میں سلیمان کے ساتھ تھے، وہاں بجلی کی نرمی اور سخت کڑک کی کیفیت پیدا ہوئی جس سے سلیمان خوفزدہ ہو گئے جب عمر بن عبدالعزیز کی

طرف دیکھا تو وہ ہنس رہے تھے، سلیمان نے کہا: عمر! آپ یہ سب کچھ سنتے ہوئے بھی ہنس رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: امیر المؤمنین! یہ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے جس سے آپ گھبرا گئے، جب اللہ تعالیٰ کا عذاب آئے گا تو اس وقت کیا ہوگا؟

۷۲۵۴۔ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، حاتم بن لیث، خالد بن خداش، عفان بن راشد انکے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز، عرفہ میں سلیمان کے ساتھ کھڑے تھے کہ وہاں بجلی کی نرمی اور تہامہ کی جانب سے کڑک پیدا ہوئی تو سلیمان نے اپنا سینہ کجاوے کے اگلے حصہ پر رکھ دیا اور گھبرا گئے، تو عمر نے ان سے کہا: اے امیر المؤمنین! یہ بجلی تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کو لائی ہے اس وقت کیا حالت ہوگی جب یہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کو لائے گی، راوی کا بیان ہے کہ پھر سلیمان نے لوگوں کی طرف دیکھا اور کہا کتنے لوگ ہیں؟ تو عمر نے فرمایا امیر المؤمنین اکثر آپ کے مدمقابل لوگ ہیں تو سلیمان نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو ہی ان کی آزمائش بنائے۔

۷۲۵۵۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع، ابن عیینہ، عمر بن ذر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے غلام نے ان سے کہا: جب وہ سلیمان کے جنازے سے واپس لوٹے، آپ مجھے غمگین نظر آرہے ہیں؟ میری طرح وہ بھی نعمتوں میں تھے۔ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی شخص ایسا نہیں جسے میں اس کا حق اسے نہ دینا چاہتا ہوں، سوائے کاتب کے، اسکی مدت میں اور اس کا مطالبہ کرنے والے کے سوا۔

۷۲۵۶۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، فضل بن یعقوب، حسن بن محمد بن اعین، نضر بن عربی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا، میں نے انہیں اس طرح بیٹھے دیکھا، انہوں نے اپنے گھٹنے اٹھائے ہوئے تھے اور ان پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے اور ان کی ٹھوڑی گھٹنوں پر تھی گویا ان پر اس امت کا غم ہے۔

۷۲۵۷۔حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق قاضی، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، عامر بن عبیدہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ سب سے پہلے جو انوکھی چیز عمر بن عبدالعزیز میں دیکھی گئی یہ تھی کہ وہ ایک جنازے میں نکلے تو وہ اس مقام پر جو خلفاء کے لئے بنایا گیا تھا، خلفاء عموماً جب لوگوں کے جنازوں میں حاضر ہوتے تو انہی پر بیٹھتے تھے ان کے لئے بھی ایک چادر ڈالی گئی، آپ نے اس پر پاؤں مارا اور زمین پر بیٹھ گئے لوگوں نے کہا یہ کیا ہوا؟ اتنے میں ایک آدمی آیا اور ان کے سامنے کھڑا ہوگیا، اس نے کہا امیر المومنین! مجھے بڑی سخت ضرورت پیش آئی ہے فاقہ نے انتہا کردی ہے میں کل اللہ تعالیٰ سے اپنے مقام کا آپ سے سوال کروں گا۔ آپ میرے سامنے حاضر ہوں گے ان کے ہاتھ میں چھڑی تھی جس پر وہ اپنے دانتوں کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھا تو حضرت عمر نے فرمایا دوبارہ کہو جو تم کہہ رہے تھے تو اس نے دوبارہ وہی کہا، اے امیر المؤمنین! مجھے سخت ضرورت ہے فاقہ نے انتہا کردی ہے، میں آپ کے سامنے اللہ تعالیٰ سے آپ کا سوال کروں گا کہ میرا کیا مقام تھا؟ پھر وہ اتنا رویا کہ اس کے آنسو اس چھڑی پر بہنے لگے، حضرت عمر نے فرمایا تیری کفالت میں کتنے لوگ ہیں؟ اس نے کہا پانچ ہیں، میں، میری بیوی اور تین بچے، آپ نے فرمایا: تیرے لئے تیری اولاد کے لئے دس دینار مقرر ہیں، اور ہم پانچسو کا حکم دیتے ہیں۔ دوسو میرے مال میں سے اور تین سو اللہ تعالیٰ کے مال سے، اس سے اپنی حاجت پوری کرو یہاں تک کہ تمہارا عطیہ ظاہر ہو۔

۷۲۵۸۔محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن بن قتیبہ، عمرو بن عثمان، خالد بن یزید، جعونہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے ایک شخص کو گورنر بنایا، بعد میں آپ کو معلوم ہوا کہ وہ حجاج بن یوسف کا گورنر رہ چکا ہے تو آپ نے اسے معزول کردیا۔ وہ معذرت کے لئے آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں تھوڑا ہی عرصہ حجاج کا گورنر رہا ہوں، آپ نے فرمایا برے آدمی کی صحبت ایک آدھ دن بھی تمہارے لئے کافی ہے۔

۷۲۵۹۔عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن زکریا، سلمہ بن شبیب، سھل بن عاصم، عبداللہ بن غالب، ابو عاصم عبادانی، ان کے سلسلہ سند میں

ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے خطاب کیا، فرمایا اما بعد! اگر تم لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو تم بے وقوف ہو اور اگر تم اسے جھٹلاتے ہو تو ہلاک ہونے والے ہو۔

۷۲۶۰۔ عبداللہ بن محمد، جعفر بن عبداللہ بن صباح، ابوھمام، ضمرہ، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا جس شخص کو یہ معلوم نہ ہو کہ اس کا کلام اس کے عمل میں سے ہے تو اس کے گناہ زیادہ ہوتے ہیں۔

۷۲۶۱۔ سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ، ثعلب نحوی، زبیر بن بکار، محمد بن مسلمہ، ہشام بن عبداللہ بن عکرمہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا جس حق بات کا میں نے ارادہ کیا اس میں لوگوں نے اس وقت تک میری موافقت نہیں کی جب تک میں نے ان کے لئے دنیا کو نچھاور نہیں کر دیا۔

۷۲۶۲۔ سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: وہ شخص کامیاب رہا جس نے اپنے آپ کو مسائل میں الجھنے، غصہ کرنے اور لالچ سے دور رکھا۔

۷۲۶۳۔ سلیمان بن احمد، اسحٰق، عبدالرزاق، معمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے حضرت عدی بن ارطاۃ کو خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا، اما بعد! آپ کا سعد بن مسعود کو عمان کا گورنر بنانا وہ غلطی ہے جس کا اللہ تعالیٰ آپ کے خلاف فیصلہ فرمائیں گے، یہ بات آپ کے مقدر میں طے ہو چکی تھی کہ آپ اس میں مبتلا ہوں گے۔

۷۲۶۴۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ مروزی، خالد بن خداش، نوح بن قیس، محمد بن معبد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے رومی قیدیوں کو روانہ فرمایا اور انہیں فدیہ میں دیگر مسلمان قیدیوں کو چھڑایا، فرماتے ہیں جب میں شاہِ روم کے پاس آتا اور اس وقت روم کے سربرآوردہ لوگ بھی آجاتے تو میں باہر آجاتا، فرماتے ہیں ایک دفعہ میں اس کے پاس آیا تو وہ انتہائی پریشان اور غمگین زمین پر بیٹھا تھا۔ میں نے کہا بادشاہ معظم کو کیا ہوا؟ تو اس نے کہا تمہیں کیسے پتہ چلا کہ کیا ہوا؟ میں نے کہا: کیا ہوا؟ اس نے کہا ایک نیک مرد مر گیا ہے میں نے کہا کون؟ اس نے کہا: عمر بن عبدالعزیز۔

راوی کا بیان ہے کہ پھر شاہِ روم نے کہا میرا گمان ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اگر کوئی مردوں کو زندہ کرتا تو وہ عمر بن عبدالعزیز ہوتے، اس کے بعد اس نے کہا: مجھے وہ راہب پسند نہیں جس نے دروازہ بند کر دیا اور دنیا کو چھوڑ کر رہبانیت اور عبادت گزاری میں لگ گیا، البتہ اس شخص پر تعجب ہوتا ہے جس کے قدموں تلے دنیا ہے اور پھر وہ اسے چھوڑ کر راہب بنا۔

۷۲۶۵۔ محمد بن احمد بن شاھین، عبداللہ بن محمد بغوی، خالد بن مرداس، حکیم یعنی ابن عمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس تھا۔ انہوں نے اپنے غلام کو گوشت کا ایک ٹکڑا بھوننے کے لئے روانہ کیا وہ جلد ہی آگیا، آپ نے اس سے فرمایا تم نے اتنے جلدی کیسے کی؟ اس نے کہا میں نے یہ گوشت مطبخ (باورچی خانہ) میں بھونا ہے، اس جگہ مسلمانوں کا ایک مطبخ تھا جس میں صبح وشام ان کا کھانا پکتا تھا۔ آپ نے غلام سے فرمایا اے بیٹا! یہ سارا تم ہی کھالو، اس واسطے کہ اسے تم نے تیار کیا ہے میں نے تیار نہیں کیا۔

۷۲۶۶۔ ابی، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، ولید بن صالح، عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کا ایک بکس تھا جس میں آپ کے بالوں کی بنی ذرہ تھی اور ایک طوق تھا گھر کے درمیان ان کا ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں آپ نماز پڑھتے تھے۔ اس کمرہ میں کوئی داخل نہ ہوتا تھا جب رات کا آخری پہر ہوتا تو آپ اس صندوق کو کھولتے، اس زرہ کو پہنتے، گلے میں طوق ڈالتے اور فجر کے طلوع تک اپنے رب سے مناجات و دعا کرتے اور روتے، پھر اس صندوق میں رکھ دیتے۔

۷۲۶۷۔ ابی محمد بن احمد، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، ابوعبدالرحمٰن حاتم بن عبیداللہ ازدی، حسین بن محمد خزاعی، حضرت عثمان کی اولاد میں سے ایک شخص نے نقل کیا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے کسی خطبہ میں فرمایا: ہر سفر کے لئے توشہ لازمی ہوتا ہے سو تم دنیا

سے آخرت کے سفر کے لئے توشہ تیار کرو، اور اس شخص کی طرح ہونا جس نے اللہ تعالیٰ کے تیار کردہ ثواب اور عذاب کا معاینہ کیا ہو لہٰذا رغبت کرو اور ڈر رکھو، تم پر مدت طویل نہ ہو مبادا تمہارے دل سخت ہو جائیں اور تم اپنے دشمن کے پیرو بن جاؤ۔

اس واسطے کہ اللہ کی قسم! کسی آدمی کی امید نہیں پھیلائی گئی جسے معلوم نہیں کہ شاید وہ شام کے بعد صبح اور صبح کے بعد شام نہ کر سکے اور کبھی کبھار ان کے درمیان آرزوؤں کے چھپٹے ہوتے ہیں اور کتنے لوگ میں نے بلکہ تم نے بھی دیکھے ہوں گے جو دنیا کی وجہ سے فریب خوردہ تھے۔ آنکھ اسی کی ٹھنڈی ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات کی پکی امید رکھتا ہو، اور خوش وہی ہوگا جسے قیامت کی ہولناکیوں سے حفاظت ہو، رہا وہ شخص جو جب بھی دوا دارو کرتا ہے تو دوسری طرف سے اسے اور بیماریاں لگ جاتی ہیں میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ تمہیں اس بات کا حکم دوں جس سے میں اپنے آپ کو روکتا ہوں، یوں تو میرا سودا خسارے میں ہوگا اور میرا نقصان ظاہر ہوگا اور اس دن میری مسکینی واضح ہوگی جس میں مالداری اور فقر ہوگا، نامہ اعمال کے وزنوں کے ترازو لگے ہوں گے، البتہ تم لوگوں نے ایسی چیز کی مشقت اٹھائی ہے کہ اگر یہ مشقت ستارے اٹھاتے تو گر پڑتے، اور اگر پہاڑ اٹھاتے تو پگھل جاتے، اور اگر زمین اٹھاتی تو پھٹ جاتی، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جنت اور جہنم کے درمیان کوئی منزل نہیں اور تم لوگ ان میں سے ایک کی طرف جانے والے ہو۔

۷۲۶۸۔ ابی، محمد، احمد بن محمد بن عمرو، ابوبکر بن سفیان، یعقوب بن اسماعیل، یعقوب بن ابراہیم، عمر بن محمد بن محمد مکی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے خطبہ دیا اور فرمایا دنیا تمہارے قیام کی جگہ نہیں، یہ ایسا گھر ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فنا مقرر کر دی ہے اور یہاں سے اس کے رہنے والوں پر کوچ کرنا فرض کر دیا، بہت سے آباد کرنے والے یقین کے ساتھ، عنقریب خراب کرنے والے ہیں اور بہت سے اقامت پذیر حرص کرنے والے تھوڑی دیر بعد رخت سفر باندھنے والے ہیں، سو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ اس جگہ سے جتنا جلد ہو سکے اچھا سفر کرو اور توشہ لیجایا کرو، بہتر توشہ تقویٰ ہے دنیا تو ہٹنے والے سائے کی طرح ہے جو تھوڑا اچل کر ختم ہو جاتا ہے انسان اسی عالم میں دوسروں سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے اور اس میں اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہوتی ہے۔ اچانک اسے اللہ تعالیٰ اپنی تقدیر کے ذریعہ بلا لیتا ہے اور اسے اس کی موت کا تیر مارتا ہے یوں اس کے نشانات اور دنیا چھین لیتے ہیں اس کے کارخانے اور اسکی مالداری کا ذریعہ دوسری قوم کے لئے ہو جاتا ہے، دنیا مضرت کے بقدر خوش کرتی ہے۔ وہ خوش تھوڑا کرتی ہے اور غم (کی) لمبی چادر کھینچتی ہے۔

۷۲۶۹۔ محمد بن احمد بن ابراہیم، نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے عبداللہ بن محمد البغوی، حاجب بن ولید، مبشر بن اسماعیل، ارطاۃ بن المنذر ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کسی نے عمر بن عبدالعزیز سے کہا: اگر آپ محافظ رکھ لیں اور کھانے پینے میں احتیاط کریں تو بہتر ہے اس لئے کہ آپ سے سابقہ لوگ ایسا کرتے تھے، آپ نے فرمایا اے اللہ! اگر آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ میں قیامت کے سوا کسی خوف سے خوفزدہ ہوں تو میرے خوف کو امن میں تبدیل نہ کر۔

۷۲۷۰۔ محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد البغوی، یحییٰ بن عثمان الحربی، بقیہ بن ولید، خبان العبسی، عمرو بن مہاجر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا جب تم دیکھو کہ میں حق سے پھر رہا ہوں تو میرے سینے پر ہاتھ رکھ کر مجھے حرکت دینا پھر کہنا عمر! کیا کر رہے ہو؟

۷۲۷۱۔ محمد بن ابراہیم، حسین بن محمد بن حماد، عمرو بن عثمان، خالد بن حماد بن یزید، جعونہ، انکے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اہل موسم یعنی حجاج کرام کو لکھا: امابعد! میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا اور اسی کی طرف معزز مہینوں، عزت والے شہر اور حج اکبر کے روز، برأت کا اظہار کرتا ہوں کہ میں اس شخص کے ظلم سے جو تم پر ظلم کرے، اور اس شخص کی زیادتی سے جو تمہارے خلاف زیادتی کرے، اس سے بری ہوں کہ میں نے اسے حکم دیا یا اس سے راضی ہوا یا اس کا قصد کیا ہو، ہاں غلط فہمی یا کسی کام کا میں نے قصد کیا ہو اور وہ تم پر پوشیدہ ہو تو جدا بات ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ بات مجھ سے دور رکھی جائے اور مجھے معاف کیا جائے گا۔ جب میری طرف سے حرص اور کوشش کا علم

ہو جائے، خبردار! میرے سوا کسی مظلوم پر ظلم کرنے کی اجازت نہیں، میں ہر مظلوم کی پناہ گاہ ہوں، یہ بھی سن لو کہ میرے گورنروں میں سے جو گورنر بھی حق سے اعراض کرے یا کتاب اللہ اور سنت پر عمل نہ کرے تو اس کی اطاعت تم پر واجب نہیں، میں نے اس کا معاملہ تمہیں سونپ دیا یہاں تک کہ وہ حق کی طرف مراجعت کرے، اس کی مذمت کی جائے، خبردار! تمہارے مالداروں کے درمیان دولت چکر نہ لگائے اور مال فئی کی کسی چیز میں تمہارے فقراء پر کسی کو ترجیح نہ دی جائے۔ خبردار! جو آنے والا، دین کے کسی معاملہ میں عوام وخواص میں اصلاح کی غرض سے آئے تو اس کے لئے حسب نیت نیکی بقدر مشقت دوسو دینار سے تین سو دینار ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو سفر کی تکلیف کی پروا نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے دوسروں کے لئے حق کو زندہ فرمائے۔

اگر مجھے اس کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میں تمہیں مناسک حج سے غافل کر دوں گا تو تمہارے لئے حق کے وہ امور لکھ بھیجتا جنہیں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ زندہ فرماتا اور وہ امور باطل جنہیں تمہارے لئے ختم فرماتا، اللہ تعالیٰ ہی اکیلا اس کا مستحق ہے۔ سو تم اسکے علاوہ کسی کی تعریف نہ کرو، اس لئے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے میرے نفس کے حوالے کر دیتا تو میں بھی اپنے غیر کی طرح ہوتا۔ والسلام علیکم

۷۲۷۲۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ بن یحییٰ، ابی، جدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے کسی گورنر نے انہیں خط لکھا: امیر المومنین! میں ایسی زمین میں ہوں کہ جہاں بہت زیادہ نعمتیں ہیں، یہاں تک کہ میں نے اپنے سے پہلے لوگوں کے مقابلے میں دوگنا شکر ادا کرنے کی لالچ کی، تو اس کی طرف حضرت عمر نے لکھا: میں تجھے جس حالت پر تم ہو خیال کرتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کو زیادہ جانتے ہو، اللہ تعالیٰ نے جس بندے پر جو نعمت کی اور اس نے اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کی تو وہ تعریف اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے افضل ہے۔ تم اسے صرف اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں معلوم کر سکتے ہو، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے" البتہ ہم نے داؤد اور سلیمان علیہم السلام کو علم عطا کیا۔ ان دونوں نے کہا: تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے ہمیں اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت بخشی" (النمل۔ ۱۵) جو کچھ داؤد اور سلیمان علیہما السلام کو دیا گیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی افضل نعمت ہے؟ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے" وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرے انہیں گروہ در گروہ جنت کی طرف لیجایا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ اس کے قریب پہنچ جائیں (یہاں سے) اور وہ کہیں گے کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے" (الزمر۔ ۷۳، ۷۴) جنت میں داخل ہو جانے سے افضل کون سی نعمت ہے۔

۷۲۷۳۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابراہیم، ابی، جدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز سوائے مسلمانوں کی ضرورت کے سرکاری گھوڑوں پر سفر نہ کرتے تھے، انہوں نے اپنے ایک گورنر کو انکے لئے شہد خریدنے کا حکم لکھا کہ اس میں کسی سے کام نہ لیں، تو ان کے عامل و گورنر نے اس شہد کو ڈاک کی سواری پر لادو یا جب وہ آ گیا تو عمر نے پوچھا تم کس پر لاد کر لائے؟ لوگوں نے کہا ڈاک کی سواری پر، آپ نے اس شہد کو بیچنے اور اس کی قیمت مسلمانوں کے بیت المال میں جمع کرانے کا حکم دیا اور آپ نے فرمایا: تم نے ہمارا شہد خراب کر دیا۔

۷۲۷۴۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبدالاعلیٰ بن حماد، ابوعوانہ، خالد بن ابی صلت، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز کے پاس وہ پانی لایا گیا جو امارت کے کوئلوں میں گرم کیا گیا تھا آپ نے اسے ناپسند کیا اور اس سے وضو نہ کیا۔

۷۲۷۵۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، اسماعیل بن موسیٰ السدی، ابوالملیح، میمون بن مہران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز کے لئے سیب اور میووں کا ہدیہ آیا، آپ نے اسے واپس کر دیا اور فرمایا مجھے ہرگز معلوم نہیں ہو سکتا کہ تم نے میرے عملہ میں سے کسی کی طرف کوئی چیز بھیجی ہو، کسی نے ان سے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول نہ فرماتے تھے؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں، لیکن وہ ہمارے لئے اور ہمارے بعد والوں کے لئے رشوت ہوگی۔

۷۲۷۶۔ حبیب بن حسن، احمد بن عبدالجبار، ہیثم بن خارجہ، اسماعیل، عمر بن مہاجر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر کو سیب کی خواہش ہوئی

فرمایا: کاش ہمارے پاس کوئی سیب ہوتا کہ وہ خوشبودار ہوتا ہے؟ ان کے گھر والوں میں سے کوئی شخص اٹھا اور ان کی طرف سیب کا ہدیہ بھیجا جب قاصد اسے لے کر آیا، آپ نے فرمایا یہ کس قدر خوشبودار اور اچھا ہے، اے غلام! اسے لے جاؤ اور فلاں کو سلام کہہ کر کہو کہ تمہارا ہدیہ ہمارے پاس جہاں تم چاہتے ہو پہنچ چکا ہے۔

عمرو بن مہاجر نے کہا: میں نے آپ سے کہا: امیر المؤمنین! آپ کے اہل بیت میں سے آپ کے چچازاد نے بھیجا ہے اور آپ یہ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ کھاتے اور صدقہ تناول نہ فرماتے تھے، آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہدیہ، ہدیہ تھا اور ہمارے لئے رشوت ہے۔

۷۲۷۷۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حاتم بن اللیث، عبداللہ بن بکر السہمی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھ سے کسی آدمی نے بیان کیا عمر بن عبدالعزیز نے بمقام خناصرہ لوگوں سے خطاب کیا۔ فرمایا تمہیں ہم تک ضرورت و حاجت پہنچانے سے کون منع کرتا ہے مگر میں یہ پسند کرتا ہوں کہ جتنی میری قدرت ہے اس کے بقدر اس کی حاجت بر آری کرلوں، تم میں سے کسی کو وہ کچھ کفایت نہ کرے گا جو کچھ ہمارے پاس ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ مجھ سے ابتدا ہو اور میرے اس گوشت کے ٹکڑے سے آغاز ہو جو میرے قریب ہوتا کہ میری اور اس کی زندگی برابر ہو جائے، اللہ کی قسم! اگر میں اس کے علاوہ زندگی کی عیش وعشرت کا ارادہ کروں تو زبان اسکے اقرار میں میری طرف سے تابع اور اس کے اسباب سے باخبر ہوگی لیکن اللہ کی قضاء ایک بولنے والی کتاب اور سنت عادلہ اس کی طاعت وعبادت کی راہنمائی کرتی ہے اور اس بارے میں اس کی نافرمانی سے روکتی ہے، پھر اپنی چادر کا پلو اٹھایا اور رونے لگے یہاں تک کہ ان کی آواز بلند ہوگئی اور لوگوں کو رلایا، پھر آپ منبر سے اتر آئے، بس یہ آخری بار تھی پھر وفات تک آپ نے خطبہ نہ دیا۔

۷۲۷۸۔ محمد بن احمد، حسین بن محمد، ابو زرعہ، ابو یزید عبدالرحمٰن بن ابی المعمر المصری، یعقوب بن عبدالرحمٰن، انکے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے۔ فرمایا حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خطبہ دیا اور یہ ان کا آخری خطبہ تھا اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور فرمایا:

تم بے فائدہ پیدا نہیں کئے گئے اور نہ تم بے کار چھوڑے جاؤ گے، تمہارے لئے ایک معاد ہے جس میں اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان حکم اور فیصلہ کرنے کے لئے نزول فرمائیں گے۔ وہ شخص نقصان اور خسارے میں رہا جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نکل جائے اور ایسی جنت میں ہوگا جس کی چوڑائی آسمان وزمین جتنی ہے، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کل وہی شخص امن میں ہوگا جو آج اللہ تعالیٰ سے ڈرا، اس سے خوف کیا اور ختم ہونے والی چیز کو باقی کے عوض، تھوڑی کو کثیر کے بدلے اور خوف کو امن کے بدلے فروخت کر دیا؟

کیا تم دیکھتے نہیں کہ تم ہلاک ہونے والوں کی پیٹھوں میں تھے جو تمہارے بعد زندہ رہ جانے والوں کے لئے ہو جائیں گی، اسی طرح سلسلہ چلتا رہا کہ تم بہتر وارث کی طرف لوٹا دیئے جاؤ گے۔ پھر تم ہر روز صبح اور شام کے وقت نکلنے والے (مردے) کے ساتھ چلتے ہو جس نے اپنا مقصد پورا کر دیا، اس کی مدت پوری ہو چکی، یہاں تک کہ تم اسے زمین کے پھٹنے والے حصہ کی شکن میں چھپا دیتے ہو، پھر اسے بغیر تیاری اور بغیر تکیہ کے چھوڑ دیتے ہو۔ اس نے دوستوں سے جدائی اختیار کر لی، مٹی سے جاملا، حساب کے لئے متوجہ کیا گیا، اس نے جو عمل کیا وہ گروی رکھے گی، جو اس نے چھوڑا اس سے بے پرواہ ہے جو آگے بھیجا اس کا محتاج ہے سو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کے وفات دینے اور موت کے اترنے سے ڈرو، اللہ کی قسم میں تم سے یہ بات کہہ رہا ہوں اور جتنے گناہ میرے ہیں ان سے زیادہ کسی کے گناہ نہیں جانتا۔ استغفر اللہ۔

تم میں سے جو بھی ہمیں اپنی ضرورت پہنچائے، تو جو کچھ ہمارے پاس ہے اسے کفایت نہ کرے گا مگر میری تمنا ہے کہ مجھ سے اور میرے مخصوص لوگوں سے ابتدا ہوتا کہ ہماری اور اس کی زندگی برابر ہو جائے، اللہ کی قسم! اگر اس کے علاوہ میں زندگی کا عیش وآرام چاہتا تو زبان میرے تابع ہوتی، اور میں اس کے اسباب کا عالم ہوتا، لیکن اللہ تعالیٰ کی بولنے والی کتاب اور سنت عادلہ سبقت لے گئی جس نے اسکی

طاعت کی رہنمائی اور اسکی معصیت سے روکا ہے، پھر چادر کا پلو اٹھایا اور خود بھی رو پڑے اور اپنے ارد گرد لوگوں کو بھی رلا یا۔

۷۲۷۹۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حسن بن محمد زعفرانی، محمد بن یزید، وھیب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے ایک دن خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کے سزاوار حمد وثناء کی، پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی بھیجا اور نہ اس کتاب کے بعد کوئی کتاب نازل کی جو اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی، خبردار جو کچھ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا وہ قیامت تک برحق ہے اور یہ بھی سن لو کہ میں بدعتی نہیں بلکہ متبع اور پیروی کرنے والا ہوں، خبردار! میں تم سے بہتر نہیں لیکن تم سے زیادہ گراں بار ہوں، خبردار! بات سن کر جاننا، دونوں باتیں ہر مسلمان پر واجب ہیں، جب تک اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم نہ دیا جائے، خبردار! جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دیا تو جان رکھو مخلوق کی کچھ فرمانبرداری نہیں جب خالق کی نافرمانی ہو کیا تم نے سن لیا؟ آپ نے یہ بات تین بار فرمائی۔

۷۲۸۰۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، یحییٰ بن عثمان الحربی، اسماعیل بن عیاش، عاصم بن رجاء بن حیوۃ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز خطبہ دے رہے تھے، فرمایا لوگو! جس نے کسی گناہ کا ارتکاب کیا تو وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے اور توبہ کرے، اگر اس سے دوبار خطا سرزد ہوئی تو توبہ کرے، اور اگر پھر گناہ کی طرف لوٹا تو پھر استغفار کرے اور توبہ کرے، کیونکہ یہ گناہوں کے طوق لوگوں کی گردنوں میں ڈالے گئے ہیں، ہلاکت اور بھرپور ہلاکت ہے کہ آدمی گناہوں پر اصرار کرے۔

۷۲۸۱۔ عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیلیہ، ابو مخزوم، عمر بن ابی الولید، انکے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز جمعہ کے روز نکلے، وہ کمزور جسم تھے، انہوں نے حسب عادت خطاب کیا اور فرمایا: لوگو! تم میں سے جس نے نیکی کی تو وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور جس نے کوئی برائی کی تو وہ اللہ تعالیٰ سے معافی کا خواستگار ہو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام اقوام پر چند ایسے اعمال ان کی گردنوں کا وظیفہ بنائے ہیں اور ان پر واجب کئے ہیں کہ وہ ان پر عمل کرے۔

۷۲۸۲۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، رجاء بن الجارود، عبد الملک بن قریب الاصمعی، عدی بن الفضل، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر بن عبد العزیز کو خطبہ دیتے ہوئے سنا لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اچھے طریقے سے طلب کرو، اس لئے کہ تم میں سے جس کے لئے پہاڑ کی چوٹی یا زمین کے دور دراز علاقے میں کوئی رزق ہوگا وہ اسے پہنچ کر رہے گا۔

۷۲۸۳۔ ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ح، حسن بن انس بن عثمان الانصاری، احمد بن حمدان بن اسحاق العسکری علی بن المدینی، معتمر بن سلیمان، علی بن زید بن جدعان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں خناصرہ میں عمر بن عبد العزیز کے خطاب کے دوران حاضر ہوا، آپ نے فرمایا: خبردار! سب سے افضل عبادت فرائض کی ادائیگی اور محارم (حرام چیزوں) سے بچنا ہے۔

۷۲۸۴۔ ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، زید بن حباب، حباب، عیاش بن عقبہ، حضرمی، وہ ابن لھیعہ کے چچازاد ہیں، بحدل شامی، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے ہے کہ وہ عمر بن عبد العزیز کے دوست تھے۔ انہوں نے خبر دی کہ میں نے عمر بن عبد العزیز کو منبر پر یہ آیت تلاوت کرتے دیکھا "اور ہم قیامت کے دن عدل کے ترازو رکھیں گے" (الانبیاء۔ ۴۷) تا ختم آیت پڑھی، پھر ایک جانب مائل ہوئے وہ گرنا چاہتے تھے۔

۷۲۸۵۔ ابوبکر، عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن ادریس، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں ازھر، شراب فروش سے روایت ہے فرمایا: میں نے خناصرہ میں عمر بن عبد العزیز کو خطاب کرتے سنا آپ پر پیوند لگی قمیص تھی۔

۷۲۸۶۔ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم الدورقی، موسیٰ بن اسماعیل، سلام بن مسکین، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے اپنے کسی دوست کو کہتے سنا: عمر بن عبد العزیز منبر پر چڑھے، پھر فرمایا لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہر چیز کا

خلیفہ ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے خوف کا کوئی خلیفہ نہیں، لوگو! تقویٰ اختیار کرو اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار کی اطاعت کرو، اور اللہ تعالیٰ کے نافرمان کی اطاعت نہ کرو۔

۷۲۸۷۔ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، موسیٰ بن اسماعیل، حزم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس کا نام زید تھا کہ اس نے عمر بن عبدالعزیز کو عید کے دن خطبہ دیتے سنا، وہ سوار ہو کر آئے، آپ اترے اور جو لوگ آپ کے ساتھ تھے وہ بھی اترے، پھر آپ چلتے ہوئے آئے، آپ سفید اون کا جبہ پہنے تھے اور سر پر ایسا عمامہ تھا جس کی بناوٹ ظاہر تھی، یمنی شلوار اور سادہ موزے پہن رکھے تھے۔ اس کے بعد منبر پر چڑھے آپ کے پاس ایک لاٹھی لائی گئی جو چاندی سے ملون تھی، اور اسی کو آپکے سامنے رکھ دیا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی پھر کتاب اللہ کی آیات تلاوت کیں، پھر فرمایا لوگو! میں نے اس دل کو ایسا پایا کہ اس پر سے بغیر زبان کے عبور نہیں ہوسکتا، مجھے اپنی زندگی کی قسم! اور بے شک میری زندگی کی قسم میری طرف سے برحق ہے مجھے یہ بات پسند ہے کہ اگر لوگوں میں سے جو بندہ بھی وسعت میں مبتلا کیا گیا تو اس نے اپنے مال کے ایک ریوڑ کی طرف دیکھا۔ پھر اسے فقراء اور مساکین، یتامیٰ اور بیواؤں میں تقسیم کردیا، تو میں اپنے آپ اور اپنے اہل بیت سے شروع کرتا، پھر لوگ اسی حالت میں رہے، پھر آپ نے اترتے وقت آخری بات کہی کہ اگر سنت کا احیاء اور بدعت کا مٹانا مقصود نہ ہوتا تو میں اس بات کی پرواہ نہ کرتا کہ گھڑی بھر بھی دنیا میں زندہ رہتا۔

۷۲۸۸۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ، احمد بن عبدۃ، حماد بن زید، نیز، ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، خلف بن ولید، یحییٰ بن زکریا، یحییٰ بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عرفات میں خطبہ دیا۔ فرمایا تم ایک وفد نہیں ہو، تم نے قریب اور بعید سے ہر چیز کو دیکھ لیا، تم نے سواری کو سدھایا اور ختم کردیا، آج وہ شخص آگے بڑھنے والا نہ ہوگا جس کا اونٹ یا گھوڑا سبقت لے جائے، آج وہی سبقت والا ہے جسے اللہ تعالیٰ بخشش دے۔

حماد نے اپنی حدیث میں اضافہ کیا ہے کہ کسی نے ان سے کہا میں مغرب کی نماز کہاں پڑھوں؟ اپنی اس وادی میں جہاں تجھے آ ملے۔

۷۲۸۹۔ ابو محمد، احمد بن حسین، احمد بن عبدالجبار، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے اپنے کسی شیخ سے سنا: کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو عرفہ میں منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا: اے اللہ! نیکی کرنے والے کی نیکی میں اضافہ فرما، اور ان کے گناہ گار کو توبہ کی طرف لوٹا، ان کے ارد گرد سے رحمت کے ساتھ گناہ کم کر، راوی کا بیان ہے کہ آپ نے اپنے ہاتھ سے لوگوں کی طرف اشارہ فرمایا تھا۔

۷۲۹۰۔ ابو محمد، احمد، سعید بن عامر، محمد بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو خطاب کرتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے جس بندے پر جو نعمت کی پھر اس نعمت کو چھین لیا اور اسکے عوض صبر عطا کیا تو یہ صبر اس چھنی ہوئی نعمت سے افضل ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی "صبر کرنے والوں کو ان کے صبر کا بدلہ بغیر حساب کے دیا جائے گا" (الزمر۔۱۰)

۷۲۹۱۔ عمر بن احمد بن شاہین، عبداللہ بن محمد البغوی، عبداللہ بن عمر بن القواہری، زائدہ بن ابی رقاد، عبداللہ بن عیزار، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے ملک شام میں مٹی کے بنے منبر پر خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا لوگو! اپنی پوشیدہ باتیں درست کرلو تمہاری بظاہر حالت درست کردی جائے گی، اپنی آخرت کے لئے عمل کرو، تمہارے دنیا کے معاملہ کی کفایت کی جائے گی۔

۷۲۹۲۔ ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب، قعنبی، مالک بن انس، اسماعیل بن ابی حکیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ انہوں نے عمر بن عبدالعزیز کو فرماتے سنا: کہا جاتا تھا کہ خاص آدمی کے گناہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ عمومی عذاب نہیں دیتا، لیکن جب ناشائستہ کام برسرعام کئے جانے لگیں تو سب کے سب عذاب کے مستحق ہوجاتے ہیں۔

۷۲۹۳۔ حبیب بن حسن، جعفر بن محمد الفریابی، قتیبہ بن سعید، عرعرہ بن البرند، حاجب بن خلیفہ ابرجی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن

عبدالعزیز جب خلیفہ تھے تو میں ان کے خطاب کے وقت حاضر ہوا، آپ نے اپنے خطبہ میں فرمایا: خبردار! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں صحابیوں (ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) نے جو طریقہ رائج فرمایا: تو وہ دین ہے ہم اسی پر عمل کرتے اور وہی ہماری آخری سرحد ہے اور جوان دونوں کے علاوہ کسی نے کچھ رائج کیا ہم اس کا عمل مؤخر کرتے ہیں۔

۷۲۹۴۔ عمر بن احمد بن شاہین، نصر بن قاسم فرائضی، عبداللہ بن عمر القواریری، منھال بن عیسیٰ، غالب القطان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا اے اللہ! اگرچہ میں اس کا اہل نہیں آپ کی رحمت کو پہنچوں تو آپ کی رحمت اس بات کی مستحق ہے کہ وہ مجھے پہنچے، تیری رحمت ہر چیز کو شامل ہے اور میں بھی ایک چیز ہوں، یاارحم الراحمین! آپ کی رحمت مجھے بھی شامل ہوا ے پروردگار! آپ نے ایک ایسی قوم پیدا کی جس نے آپ کے حکم کی فرمانبرداری کی اور اس عمل میں لگے رہے جس کے لئے آپ نے انہیں پیدا کیا، تو آپ کی رحمت انہیں آپ کی طاعت و فرمانبرداری کرنے پہلے بھی شامل تھی، یاارحم الراحمین۔

۷۲۹۵۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حاتم بن اللیث، عفان، جویریہ بن اسماء، اسماعیل بن ابی حکیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ پہلی بات جو میں نے عمر بن عبدالعزیز سے جب وہ خلیفہ بنے، منبر پر سنی یہ تھی آپ فرمارہے تھے: لوگو! میں نے اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ سے خفیہ اور بظاہر کبھی کوئی سوال نہیں کیا، سو جو تم میں سے ناپسند کرے تو اس کا معاملہ اس کے ہاتھ میں ہے، تو انصار سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے لوگوں سے بیعت لی۔

۷۲۹۶۔ عبداللہ بن محمد، اسحاق بن اسماعیل الحربی، ہشام بن عمار، بقیۃ بن ولید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک شخص سے وہ ابوحازم خناصری اسدی سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا میں جمعہ کے روز عمر بن عبدالعزیز کی خلافت میں دمشق آیا، اس وقت لوگ جمعہ (کی نماز) کے لئے جارہے تھے، میں نے دل میں کہا: اگر میں اس جگہ جاؤں جہاں ٹھہرنا چاہتا ہوں تو میری نماز رہ جائے گی لیکن میں پہلے نماز پڑھ لیتا ہوں، مسجد کے دروازے کی طرف گیا، اونٹ بٹھایا اور باندھ کر مسجد میں داخل ہوگیا، وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ امیرالمومنین لکڑیوں پر خطبہ دے رہے ہیں، مجھ پر جب آپ کی نگاہ پڑی تو پہچان کر مجھے پکارا، ابوحازم میری طرف متوجہ کیوں نہیں ہوتے؟ لوگوں نے جب امیرالمومنین کی بات سنی کہ وہ مجھے بلارہے ہیں تو انہوں نے مجھے جگہ دی یوں میں محراب کے قریب ہوگیا۔

منبر سے اترنے کے بعد آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، نماز سے فارغ ہوکر میری طرف متوجہ ہوئے فرمایا: ابوحازم! ہمارے شہر کب آنا ہوا؟ میں نے کہا: اسی گھڑی، میرا اونٹ باہر مسجد کے دروازے پر بندھا ہے، جب انہوں نے بات کی تو میں بھی پہچان گیا، میں نے کہا: آپ عمر بن عبدالعزیز ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں میں نے کہا اللہ کی قسم! آپ جب ہمارے پاس خناصرہ میں عبدالملک بن مروان کے گورنر تھے۔ اس وقت آپ کا چہرہ چمکدار، کپڑا صاف ستھرا، سواری ریوڑ کے قابل، کھانا پسندیدہ اور آپ کے محافظ مضبوط تھے، تو اب جبکہ آپ امیرالمومنین ہیں آپ کی حالت کو کس نے بدل دیا ہے؟ آپ نے مجھے کہا: ابوحازم! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ جو حدیث تم نے مجھے خناصرہ میں سنائی تھی وہ کیوں نہیں سناتے؟ میں نے کہا: بہتر ہے، میں نے ابوہریرہؓ کو فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: تمہارے سامنے ایک ایسی گھاٹی ہے جس سے بمشکل پار ہونا ہوگا جس سے صرف کمزور اور ناتواں ہی گزر سکےگا۔[1]

ابوحازم کا بیان ہے کہ امیرالمومنین رو پڑے، اور اتنی بلند آواز سے روئے کہ ان کا واویلا بلند ہوگیا، آپ نے فرمایا: ابوحازم! کیا تم مجھے اس گھاٹی سے گزرنے کے لئے اپنے نفس کو کمزور بنانے پر ملامت کرتے ہو، میرا گمان نہیں کہ میں اس سے بچ پاؤں گا؟ ابو

۱۔ تاریخ ابن عساکر ۲۱۹/۶. ومجمع الزوائد ۲۶۳/۱۰. والترغیب والترهیب ۱۳۱/۴. واتحاف السادة المتقین ۳۷۴/۱۰، ۱۲۲. وکنز العمال ۴۳۶۸۸.

حازم فرماتے ہیں، پھر امیر المؤمنین پر غشی طاری ہوگئی اور اتنا روئے کہ رونے کی آواز بلند ہوگئی اور پھر اتنا ہنسے کہ ان کی داڑھیں نظر آنے لگیں اور لوگوں نے ان کے بارے میں بہت باتیں بنائیں، میں نے ان سے کہا: خاموش رہو اور اپنے آپ کو روکو کیونکہ امیر المؤمنین کو ایک بڑا واقعہ درپیش ہے، ابو حازم فرماتے ہیں: جب وہ ہوش میں آئے تو لوگوں میں سے سب سے پہلے میں نے ان سے گفتگو کی۔ میں نے کہا: امیر المومنین! ہم نے آپ کی عجب حالت دیکھی فرمایا: کیا میں جس حالت میں تھا اسے تم نے دیکھ لیا؟ میں نے کہا، جی ہاں، فرمایا میں جب تم لوگوں سے باتیں کر رہا تھا اچانک مجھ پر غشی طاری ہوئی، میں نے دیکھا جیسے قیامت برپا ہے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو جمع کیا جس میں لوگوں کی ۱۲۰ صفیں ہیں جس میں امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی صفوں میں ہے اور تمام امتوں میں سے موحدین کی ۴۰ چالیس صفیں ہیں۔ اچانک کرسی رکھی گئی ترازو نصب ہوا، اعمالنامے پھیلائے گئے پھر کسی نے منادی کی، عبداللہ بن ابی قحافہ کہاں ہے؟ تو ایک طویل قامت بوڑھا شخص نمودار ہوا جس نے مہندی اور وسمہ سے خضاب لگا رکھا تھا، آتے ہی فرشتوں نے انہیں بازوؤں سے پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے لا کھڑا کیا وہاں ان کا ہلکا سا حساب ہوا، پھر دائیں طرف جنت میں جانے کا حکم ملا، پھر منادی نے پکارا، عمر بن الخطاب کہاں ہے؟ تو ایک دراز قد بوڑھا شخص نمودار ہوا جو مہندی کا خضاب لگاتا تھا، فرشتوں نے بازوؤں سے پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے لا کھڑا کیا، ہلکا سا حساب لیا گیا، پھر دائیں جانب جنت کی طرف جانے کا حکم ملا، پھر منادی نے ندا کی عثمان بن عفان کہاں ہے؟ اچانک ایک لمبے قد والا بوڑھا شخص جو زرد خضاب لگاتا تھا ظاہر ہوا، فرشتوں نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے لا کھڑا کیا ہلکا سا حساب لیا گیا پھر دائیں جانب جنت میں جانے کا حکم ملا، پھر منادی نے پکارا: علی بن ابی طالب کہاں ہے؟ تو ایک بوڑھا شخص سفید سر، سفید ریش، بڑے پیٹ والا، باریک پنڈلیوں والا ظاہر ہوا، فرشتوں نے بازوؤں سے پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے لا کھڑا کیا، ہلکا سا حساب ہوا اور دائیں جانب جنت میں جانے کا حکم ملا۔

میں نے جب دیکھا کہ معاملہ میرے قریب ہے تو میں اپنے آپ میں مشغول ہوا کہ نامعلوم اللہ تعالیٰ میرا کیا بنائیں گے، حضرت علی کے بعد والوں سے اللہ تعالیٰ کیا معاملہ فرمائیں گے، اسی اثنا میں منادی نے کہا: عمر بن عبدالعزیز کہاں ہے؟ میں کھڑا ہوا تو منہ کے بل گر پڑا، پھر اٹھا تو دوبارہ منہ کے بل گر پڑا، تیسری بار اٹھا تو پھر گر پڑا، میرے پاس دو فرشتے آئے جنہوں نے مجھے بازوؤں سے پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے گٹھلی کے دھاگے، اس کے چھلکے، تاگے کے بارے میں اور ہر اس فیصلے کے بارے میں پوچھا جو میں نے کیا تھا۔ میں نے سوچا کہ میں نجات نہیں پا سکتا پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فضل اور اپنی رحمت سے تدارک فرمایا، اور میرے متعلق دائیں جانب جنت میں جانے کا حکم صادر فرمایا، اسی دوران کہ میں فرشتوں کے ساتھ جن کے سپرد مجھے کیا گیا تھا، جا رہا تھا کہ راکھ پر پڑے ایک مردار پر گزر ہوا۔ میں نے کہا: یہ مردار کیسا؟ فرشتوں نے کہا: اس کے پاس جاؤ پوچھو خود بتائے گا، میں نے قریب ہو کر اسے لات ماری، کون ہے تو؟ اس نے کہا تو کون ہے؟ میں نے کہا عمر بن عبدالعزیز۔ پوچھا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ اور تمہارے دوستوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ میں نے کہا ان چاروں کے بارے میں دائیں طرف جنت میں جانے کا حکم ہوا، پھر مجھے یاد نہیں کہ علی رضی اللہ عنہ کے بعد والے لوگوں کے ساتھ کیا ہوا؟ اچھا تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ فرمایا؟ میں نے کہا: مجھ پر میرے رب نے فضل فرمایا اور اپنی رحمت سے میرا تدارک کیا، مجھے دائیں طرف جنت میں جانے کا حکم مل چکا ہے تو اس نے تین مرتبہ کہا کہ کاش میں بھی آپ جیسا ہوتا، میں نے کہا: تو ہے کون؟ اس نے کہا: میں حجاج بن یوسف ہوں، میں نے کہا: حجاج! حجاج! حجاج! یہ بات میں نے تین بار کہی، میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے تمہارا کیا کیا؟ حجاج نے کہا: میں ایسے رب کے حضور آیا جو سخت سزا دینے والا، صاحب قوت، اپنے نافرمانوں سے انتقام لینے والا ہے، اس نے مجھے ہر اس قتل کے بدلے میں جو میں نے کیا اسی طرح قتل کیا، اور اب دیکھو میں اپنے رب کے سامنے پڑا اسی بات کا انتظار کر رہا ہوں جس کا موحدین کو اپنے رب کی طرف سے انتظار ہے، یا جنت میں یا جہنم میں، ابو حازم کہتے ہیں کہ عمر بن

عبدالعزیز کے اس خواب کے بعد میں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کرلیا کہ اس امت کے کسی شخص کو جہنمی نہ کہوں گا۔
اسی روایت کو ابراہیم بن ہراسہ نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابوالزناد اور انہوں نے ابو حازم سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: عمر بن عبد العزیز جب خناصرہ میں امیر المؤمنین تھے میں ان کے پاس آیا، انہوں نے مجھے دیکھا تو پہچان لیا جبکہ میں انہیں نہ پہچان سک رہا تھا، انہوں نے مجھ سے کہا: ابو حازم! قریب ہوجاؤ، میں جب قریب ہوا تو پہچان لیا، میں نے کہا: آپ امیر المؤمنین ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں میں نے کہا: کل آپ سلیمان بن عبدالملک کی طرف سے امیر و گورنر تھے اس وقت آپ کی سواری قابل ایڑ، کپڑا صاف، چہرہ چمکدار، کھانا مزیدار، محل مضبوط، باتیں بہت ہوا کرتی تھیں، یہ حال کس چیز نے کردیا جبکہ آپ امیر المؤمنین ہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھے وہ حدیث دہراؤ جو تم نے مدینہ میں مجھ سے بیان کی تھی، میں نے کہا بہتر: امیر المؤمنین! میں نے حضرت ابوہریرہؓ سے سنا فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے تمہارے سامنے مشکل چڑھائی والی گھاٹی ہے جس سے صرف کمزور و ناتواں ہی گزر سکے گا، یہ سن کر آپ بہت روئے۔[1]

۷۲۹۷۔ ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، موسیٰ بن عامر، ولید بن مسلم، عبداللہ بن علاء، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو مجمع میں ایک ہی خطبہ کو بار بار دہراتے سنا: جس کا آغاز سات کلمات سے کرتے، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے، ہم اس کی حمد کرتے اس کی مدد چاہتے اور اس سے استغفار کرتے ہیں، اپنی جانوں اور اپنے برے اعمال سے اس کی پناہ مانگتے ہیں، جسے اللہ ہدایت دے اسے گمراہ کرنے والا کوئی نہیں، جسے وہ گمراہ کردے اسے راہ دکھانے والا کوئی نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہی عبادت کے لائق ہیں۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، جس نے اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کی اس نے ہدایت پائی اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی وہ بہک گیا، پھر تقویٰ کی وصیت کرتے، اور گفتگو فرماتے پھر اپنے خطبہ کو ان آیات کو پڑھ کر ختم کرتے ''اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی'' (الزمر۔۵۳) مکمل دس آیات تک پڑھتے، عبداللہ بن علاء کہتے ہیں کہ اس مقام کی قرأت اس سے پہلے انہوں نے نہیں چھوڑی۔

۷۲۹۸۔ ابی، ابومحمد، ابراہیم بن محمد، ابوعامر موسیٰ بن عامر، ولید بن مسلم، عثمان بن ابی العاتکہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے عیدالفطر کے خطبہ میں کہا: کیا تم جانتے ہو کہ اس جگہ کیسے نکلے؟ تیس دن تم نے روزے رکھے، تیس راتیں تم لوگوں نے قیام کیا، پھر اپنے رب کے حضور مانگنے نکلے ہو کہ وہ تمہاری عبادت قبول کرے۔

۷۲۹۹۔ ابوبکر، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، مطرف، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو لوگوں سے خطاب کرتے دیکھا۔ آپ پر دو سبز رنگ کے کپڑے زیب تن تھے، موت کا ذکر کرکے آپ نے فرمایا: رنج و غم، رنج و غم کی طرح نہیں اور نہ غضبنا کی، غضبنا کی کی طرح ہے۔

۷۳۰۰۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم الدورقی، زکریا بن عدی، ابن المبارک، مسلمۃ بن ابی بکر، ان کے سلسلہ سند میں قریش کے کسی آدمی سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے کسی گورنر سے وصیت لی، تمہاری جو حالت بھی ہو اس میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ لازم رکھو، کیونکہ تقویٰ الٰہی بہترین تیاری، عمدہ حیلہ اور مضبوط چیز ہے اور تمہاری سب سے زیادہ دشمنی اپنے نفس اور ان نافرمانیوں کے ساتھ ہو جو تمہارے ساتھ ہیں، کیونکہ میرے نزدیک گناہ دشمن کے حیلوں سے زیادہ خطرناک ہیں، اس لئے کہ ہم اپنے دشمنوں سے عداوت اور ان کے خلاف مدد ان کے گناہوں کی وجہ سے مانگتے ہیں، اگر یہ بات نہ ہوتی تو ہمارے پاس ان کے خلاف کوئی

---

[1] تاریخ ابن عساکر ۲۱۹/۲. ومجمع الزوائد ۲۶۳/۱۰. والترغیب والترھیب ۱۳۱/۴. واتحاف السادة المتقین ۱۲۲/۱۰، ۳۷۴. وکنز العمال ۴۳۶۸۸.

زور نہ تھا، اسلئے کہ ہماری تعداد ان کی تعداد جتنی نہیں، اور نہ ہماری قوت ان کی قوت جیسی ہے اور نہ ہم اپنی ناراضگی اور قوت سے ان پر مدد اور غلبہ حاصل کر سکتے ہیں، سو تمہاری سب سے زیادہ احتیاط گناہوں کی دشمنی سے ہونی چاہئے اور نہ گناہوں سے زیادہ کسی چیز سے سخت معاہدہ ہو۔

خبردار! تم پر اللہ تعالیٰ کے نگہبان فرشتے مقرر ہیں جو تم کرتے ہو وہ جانتے ہیں چاہے وہ اعمال چلتے سرزد ہوں یا کسی جگہ پڑاؤ کے دوران ہوں، سو ان سے حیا کرو اور ان کی رفاقت بہتر بناؤ، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے انہیں تکلیف نہ پہنچاؤ، جبکہ تم اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہو، اور نہ یہ کہو کہ ہمارا دشمن ہم سے زیادہ شریر ہے وہ ہرگز ہم پر غالب نہ ہوں گے، اگر چہ ہم گناہ کریں کیونکہ بہت سی قومیں ایسی ہیں کہ ان کے گناہوں کے سبب ان سے زیادہ شریر لوگ ان پر مسلط کر دیئے گئے، اپنی جانوں کے خلاف اللہ تعالیٰ سے ایسے ہی مدد چاہو جیسے تم دشمنوں کے خلاف مدد مانگتے ہو، ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لئے سوال کرتے ہیں۔

جو لوگ تمہارے ساتھ ہیں ان سے دوران سفر دشمن کے ساتھ مڈبھیڑ تک نرمی سے پیش آؤ، انہیں ایسے چلنے کی مشقت میں نہ ڈالو جو انہیں جھکا دے، اور نہ ان سے ایسی منزل سے کم کرو جو ان کے لئے نرمی کا باعث ہو، سفر ایسا نہ ہو کہ ان کی طاقت اور پاؤں ختم کر دے، کیونکہ تم ایسے دشمن کی طرف جا رہے ہو جو مقیم ہے جن کی جانیں اور قدم مضبوط ہیں۔

اگر تم دوران سفر اپنی جانوں اور قدموں پر نرمی نہ کرو گے تو تمہارے دشمن کو قوت وطاقت اور اپنی مقیم جانوں اور قدموں کو مضبوط کرنے میں تم پر فضیلت حاصل ہوگی، اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی جاتی ہے۔

اپنے ساتھیوں کو ہر جمعہ کے دن و رات میں جمع کیا کرو تا کہ انہیں راحت حاصل ہو جس میں وہ اپنی جانوں اور قدموں کو تازہ دم کر لیا کریں، اپنے اسلحہ اور سامان کی مرمت کر لیں اور اپنی چھاؤنی کو صلح کے گاؤں سے دور رکھو، تمہارا کوئی فوجی ان کے بازار میں کسی ضرورت سے نہ جائے، ہاں جس پر تمہیں بھروسہ ہو کہ وہ تمہارے دین و جان کو امن دے گا وہاں کسی پر ظلم نہ کرنا، اور نہ گناہ کا توشہ لیکر جانا، اور وہاں کسی شخص کو ناحق کوئی تکلیف نہ دینا، کیونکہ ان کی حرمت و ذمہ داری تم پر ایسی ہے جسے پورا کرنے کی آزمائش میں تم ڈالے گئے، جیسے وہ ان پر صبر کرنے کی آزمائش میں مبتلا ہیں، اہل صلح کے ظلم سے اہل حرب پر مدد نہ چاہو، وہاں کے اہل عرب لوگ جن پر تمہیں اطمینان ہے وہ تمہارے جاسوس ہوں، کیونکہ جھوٹے شخص کی بات تمہارے لئے مفید نہیں، اگر چہ وہ کبھی کسی بات میں سچ بول دے، اور جھوٹ کی ملاوٹ کرنے والا تمہارے خلاف جاسوس ہے تمہارا جاسوس نہیں۔

۷۳۰۱۔ سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود مقدسی، محمد بن کثیر، اوزاعی، ح، احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، علی بن خزم، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے کسی گورنر کو لکھا کہ کسی آدمی کو اس کے ہم مجلسوں کی جگہ سزا نہ دو، اور نہ اس پر غضب کی وجہ سے، اپنے اہل خانہ میں سے کسی کو اس کے گناہ سے زیادہ تادیب مت کرو، اگر چہ ایک کوڑا ہی کیوں نہ ہو۔

۷۳۰۲۔ سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود، محمد بن کثیر، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنی کسی گورنر کو لکھا تم صرف اس سواری پر سوار ہونا جس کی رفتار لشکر کی سواریوں میں سے کم ہو۔

۷۳۰۳۔ سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود، محمد بن کثیر، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے یمن کے گورنر عروہ بن محمد کو لکھا: اپنے سے پہلے بنی فلاں کو دیکھ کر اپنے سے دور رکھو، اپنے کسی کام میں انہیں شریک نہ کرو، کیونکہ وہ برے گھر والے لوگ ہیں، عبید اللہ بن عمر، ابن شہاب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے کسی گورنر کو لکھا امابعد! جن لوگوں کے معاملات تمہارے سپرد ہوئے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، انہیں سزا دینے کی تاخیر میں ان کے مکر سے محفوظ نہ ہو، اس واسطے کہ اس شخص کو سزا دینے میں جلدی کی جاتی ہے جس کے گم ہو جانے کا اندیشہ ہو، والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

۷۳۰۴۔ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، الحمیدی، سفیان بن عیینہ، جعفر بن برقان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہماری طرف عمر بن عبدالعزیز نے لکھا: یہ زلزلہ ایسا عذاب ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو سزا دیتے ہیں اور آپ نے یہ بھی لکھا کہ شہروں کے لوگ فلاں دن فلاں مہینے اور فلاں وقت باہر نکالے جائیں۔ چنانچہ وہ نکالے گئے کہ تم میں سے جو صدقہ کر سکتے ہیں وہ صدقہ کریں، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے اپنے آپ کو پاک کر لیا، اپنے رب کا نام لیا، اور نماز پڑھی'' (اعلیٰ ۱۴، ۱۵) اور یوں کہو جیسے تمہارے باپ آدم علیہ السلام نے کہا تھا ''اے ہمارے رب! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا اگر آپ نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم اپنا نقصان کرنے والے ہوں گے'' (اعراف ۲۳)

اور یوں کہو جیسے نوح علیہ السلام نے کہا تھا ''اگر آپ نے مجھے نہ بخشا اور مجھ پر رحم نہ کیا تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوں گا'' (ھود ۴۷) یوں کہو جیسے موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا سو مجھے بخش دے، (القصص، ۱۶) اور ایسے کہو جیسے ذوالنون یونس علیہ السلام نے کہا تھا، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہی معبود ہے، تیری ذات پاک ہے، میں ظالموں میں سے ہوں (الانبیاء ۸۷)

۷۳۰۵۔ علی بن حمید واسطی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، محمد بن عمران بن ابی لیلیٰ، امابعد! ہمارا شہر خراب ہو چکا ہے، اگر امیر المومنین کی رائے ہو کہ کچھ مال مقرر کر کے اس کی تعمیر کریں تو کر دیں، تو عمر بن عبدالعزیز نے انہیں لکھا میں تمہارے خط کا مضمون سمجھ گیا اور جو تم نے یہ تحریر کیا کہ تمہارا شہر خراب ہو چکا ہے، سو جب تم میرا یہ خط پڑھو تو اسے عدل کا قلعہ بنالو اور اس کے راستوں کو ظلم سے صاف کر دو، یہی اس کی مرمت و تعمیر ہے والسلام۔

۷۳۰۶۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حسن بن ابی الربیع، سعید بن عامر، عون بن معمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حسن بن عمر بن عبد العزیز کو لکھا: گویا کہ آپ وہ آخری شخص ہیں جن کے متعلق موت مقرر کی گئی، کسی نے کہا وہ تو فوت ہو چکے ہیں تو عمر نے انہیں جواب لکھا امابعد! آپ دنیا میں ایسے ہیں جیسے تھے ہی نہیں اور آخرت میں ایسے ہیں جیسے ہمیشہ رہنا ہے۔

۷۳۰۷۔ سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عدی بن ارطاۃ کو لکھا جنہیں آپ نے بصرہ کا گورنر بنایا تھا امابعد! تم نے مجھے اپنی سیاہ پگڑی، قراء کے ساتھ بیٹھنے اور اپنے عمامہ کو لٹکا کر دھوکا دیا ہے، تم نے خیر و بھلائی کا اظہار کیا جس کی وجہ سے میں تمہارے بارے میں اچھا گمان کرنے لگا، اللہ تعالیٰ نے اس چیز کو ظاہر کر دیا ہے جو تم چھپاتے تھے۔ والسلام

۷۳۰۸۔ ابوبکر طلحی، عبداللہ بن محمد الحرانی، یوسف القطان، جریر بن عبدالحمید، جابر بن حنظلہ الضبی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عدی بن ارطاۃ نے عمر بن عبدالعزیز کو لکھا: امابعد! لوگ بکثرت مسلمان ہو رہے ہیں، مجھے خراج کم ہونے کا اندیشہ ہے؟ تو عمر بن عبدالعزیز نے انہیں لکھا: میں تمہارا خط سمجھ گیا، اللہ کی قسم! میں یہ پسند کرتا ہوں کہ سب کے سب لوگ بھی مسلمان ہو جائیں پھر بھی میں اور تم دو کسان رہ جائیں تب بھی اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھائیں گے۔

۷۳۰۹۔ سلیمان بن احمد، موسیٰ بن زکریا الغلابی، ابن عائشہ، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کو اس کی اطلاع ملی کہ ان کے بیٹے نے ایک ہزار درہم کا نگینہ خرید کر انگوٹھی بنوائی ہے، آپ نے اسے لکھا: میرا حکم یہ ہے کہ جس نگینہ کو تم نے ایک ہزار درہم کا خریدا ہے بیچ کر اس کی قیمت صدقہ کر دو اور ایک درہم کا نگینہ خرید کر اس پر یہ نقش کر والو، اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جس نے اپنا مقام پہچانا، والسلام

۷۳۱۰۔ محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن بن قتیبہ، احمد بن زید الخزاز، ضمرہ، کریز بن سلیمان، انکے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے

اپنے فلسطین کے گورنر عبداللہ بن عون کو لکھا: مکس نامی گھر کی طرف سوار ہو کر جاؤ اور اسے گرا دو، پھر اس کا ملبہ اٹھا کر سمندر میں بکھیر دو۔

۷۳۱۱۔ احمد بن جعفر بن سلیم، ادریس بن عبد الکریم، محرز بن عون، عبدالعزیز بن محمد، عبداللہ بن موسیٰ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عدی کو لکھا: مسلمان کو شیطان کے ورغلانے کے باجود بادشاہ کے ظلم کی طاقت نہیں، مسلمان کی اس کے دین کے بارے میں مدد یہ ہے کہ وہ اپنے حق کی وجہ سے بچے۔

۷۳۱۲۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابوعبداللہ سلمی، مبشر، نوفل بن ابی الفرات، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کعبہ پر پردے لٹکانے والوں نے عمر بن عبدالعزیز کو لکھا، جس میں وہ ان سے بیت اللہ کو کپڑا پہنانے کا کہہ رہے تھے، جیسے ان سے پہلے لوگ کرتے تھے، آپ نے انہیں لکھا، میں چاہتا ہوں کہ یہ مال بھوکے جگروں کی سیرابی میں لگاؤں کیونکہ وہ اس کے بیت اللہ سے زیادہ مستحق ہیں۔

۷۳۱۳۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوعبداللہ سلمی، مبشر، نوفل بن ابی الفرات، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کا گورنر تھا اور میں اہل ذمہ (ذمیوں) کے کھلیانوں پر مہر لگاتا تھا۔ میرے پاس حضرت عمر کا خط آیا کہ ایسا نہ کرو مجھے معلوم ہوا کہ یہ حجاج کی کارستانیوں میں سے ہے اور میں اس کی سیرت اپنانے کو ناپسند کرتا ہوں۔

۷۳۱۴۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، حسن بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہمیں ضمرہ نے رجاء بن ابی سلمہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب عبدالملک بن عبدالعزیز کی وفات ہوئی تو آپ نے تمام شہروں میں نوحہ سے روکنے کا پیام بھیجا اور یہ لکھا کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی روح قبض کرنا پسند تھا ہم اللہ تعالیٰ کی پسند کی مخالفت کرنا پسند نہیں فرماتے۔

۷۳۱۵۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم الدورقی، عبیداللہ بن ولید دمشقی، عبدالملک بن بزیغ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عدی بن ارطاۃ کو لکھا: امابعد! تم ہمیشہ میری طرف سردی گرمی میں مسلمانوں کے ایک شخص کو مشقت میں ڈال کر سنت کے بارے میں معلومات حاصل کرتے رہتے ہو، گویا تم اس کے ذریعہ میری تعظیم کرنا چاہتے ہو، اللہ کی قسم! تمہیں حسن بصری کافی ہیں، سو جب تمہارے پاس میرا یہ خط آئے تو اپنے، میرے اور مسلمانوں کے لئے انہی سے سوال کرنا، اللہ تعالیٰ حسن بصری پر رحم فرمائے، وہ اسلام کی ایک منزل اور مکان ہیں، میرا خط انہیں ہرگز نہ دکھانا۔

۷۳۱۶۔ عبداللہ بن محمد، احمد، عبداللہ بن صالح، یحییٰ بن یمان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے ایک گورنر کو لکھا: امابعد! حق کو لازم پکڑو اس واسطے کہ حق تمہیں اہل حق کے مراتب میں اتارے گا، جس دن صرف حق کے ساتھ ہی فیصلے ہوں گے اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

۷۳۱۷۔ عبداللہ بن محمد، احمد، عبداللہ بن صالح، یحییٰ بن یمان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے اپنے گورنر کو لکھا: امابعد! تمہارا ہاتھ مسلمانوں کے خون سے اور تمہارا پیٹ ان کے اموال سے اور تمہاری زبان ان کی عزت میں پڑنے سے رک جائے۔ جب تم نے یہ کام کر لئے تو تم پر سزا کی کوئی راہ نہیں، (سزا کا) راستہ ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم ڈھاتے ہیں (الشوریٰ۔۴۲)

۷۳۱۸۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرۃ، ابن شوذب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ صالح بن عبدالرحمن اور ان کے دوست نے عمر بن عبدالعزیز کو لکھا: ان دونوں کو عمر نے عراق کے کسی کام پر مقرر کیا تھا کہ لوگ بغیر تلوار کے درست نہیں ہوتے، آپ نے ان دونوں کو لکھا خباثت کے دو خبیثو اور رذیل شئے کے دو گھٹیا انسانو! تم مجھ سے مسلمانوں کے خون کے بارے میں عرض ومعروض کرتے ہو؟ لوگوں میں سے کبھی ایک شخص کے خون کے بجائے میرے لئے تم دونوں کے خون بے قیمت ہیں۔

۷۳۱۹۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، یحییٰ بن عبدالملک بن ابی غنیۃ، حفص بن عمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے عمر بن عبدالعزیز نے ابوبکر بن عمرو بن حزم کو لکھا: امابعد! تم نے جو خط سلیمان کی طرف لکھا اسے دیکھنے کی ذمہ داری میری تھی ان کی نہیں، تم

نے لکھا جس میں تم شمع کے لئے رقم کا مطالبہ کر رہے تھے کہ جو رقم پہلے لوگوں کو ملتی تھی میرے لئے بھی مقرر کی جائے، اور تم یہ بھی ذکر کر رہے تھے کہ سابقہ شمعیں ختم ہو چکی ہیں، مجھے میری جان کی قسم! عرصہ دراز سے میں تمہیں دیکھ رہا تھا کہ تم اپنے گھر سے مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف انتہائی تاریک رات میں جاتے تھے جس میں کیچڑ بھی ہوتی تھی، اور تمہارے پاس کوئی روشنی کا ذریعہ بھی نہ تھا مجھے میری جان کی قسم! تم اس دن سے آج زیادہ بہتر حالت میں ہو۔ والسلام۔

۷۳۲۰۔ احمد، عبداللہ، ابی، یحییٰ بن عبدالملک، حفص بن عمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے ابوبکر بن عمرو بن حزم کو لکھا، امابعد! میں نے تمہارا وہ خط پڑھا ہے جو تم نے سلیمان کی طرف لکھا ہے، اسے دیکھنے کی ذمہ داری پر میں مامور تھا، تم نے ان سے اتنے کاغذوں کا سوال کیا جو تم سے پہلے لوگوں کو دیئے جاتے تھے، اور تم نے ذکر کیا کہ پہلے کاغذ ختم ہو گئے ہیں۔ میں نے تمہارے لئے ان کاغذوں سے کم کاغذ کاٹے ہیں جو تم سے پہلے لوگوں کو کاٹ کر بھیجے جاتے تھے، تم اپنا قلم باریک بناؤ، اور قریب قریب سطروں میں لکھو، اپنی حاجتوں کو یکجا کرو، اس واسطے کہ میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ جو چیز مسلمانوں کے لئے فائدہ مند نہیں اسے انکے مال سے خارج کروں۔ والسلام

۷۳۲۱۔ محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں نقل کیا، عبیداللہ بن احمد بن عقبہ، حماد بن حسن، سعید بن عامر، جویریہ بن اسماء، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابوبکر بن عمرو بن حزم نے عمر بن عبدالعزیز کو لکھا وہ ان کے مدینہ منورہ میں گورنر تھے، السلام علیکم امابعد! ہمارے انصار کے شیوخ اتنی عمروں کو پہنچ گئے انہیں عطیات سے جو شرف ملتا تھا اس تک نہیں پہنچے، اگر امیر المؤمنین کی رائے ہو کہ عطاء سے انہیں کوئی شرف ملے تو ایسا کر دیں۔

اور دوسرے خط میں لکھا:

> السلام علیکم امابعد! مجھ سے پہلے جو گورنر مدینہ میں تھے انہیں شمع کے لئے کچھ رقم ملا کرتی تھی، اگر امیر المؤمنین کی رائے ہو کہ مجھے شمع کی رقم ملے تو ایسا کر دیں، اور ایک دوسرے خط میں لکھا: السلام علیکم! امابعد بنی عدی بن نجار جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں ہیں ان کی مسجد گر گئی ہے، اگر امیر المؤمنین کی رائے ہو کہ اسے تعمیر کریں تو ایسا کر دیں، راوی کا بیان ہے آپ نے ان سب سوالوں کا ایک ہی جواب ایک خط میں لکھ دیا: السلام علیکم امابعد! میرے پاس تمہارا خط آیا جس میں تم نے ذکر کیا کہ ہمارے انصار کی شیوخ کو عطیات کا شرف حاصل نہیں ہوا، اگر امیر المؤمنین کی رائے ہو کہ انہیں عطیات سے شرف حاصل ہو تو ایسا کر دیں، سو شرف تو آخرت کا ہے جو تم نے لکھا کہ اس کے متعلق مجھے علم نہیں، تمہارا خط آیا کہ تم سے پہلے امراء مدینہ کو شمع کے لئے رقم ملتی تھی اگر امیر المؤمنین کی رائے ہو کہ مجھے شمع کے لئے رقم ملے تو ایسا کر دیں، ابن ام حزم! مجھے اپنی جان کی قسم! کافی عرصہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلی تک اندھیرے میں جاتے تھے۔ تمہارے سامنے شمع نہ جلائی جاتی تھی اور نہ تمہارے پیچھے انصار و مہاجرین کے بیٹے گھوڑے چلاتے تھے، آج بھی تم اپنے نفس کے لئے اسی پر راضی ہو جاؤ جس پر اس سے پہلے راضی تھے، اور تمہارا خط آیا کہ بنی عدی بن نجار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں کی مسجد گر گئی ہے۔ اگر امیر المؤمنین کی رائے اسے تعمیر کرنے کی ہو تو اس کا حکم دیں، مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں اس طرح دنیا سے چلا جاؤں کہ پتھر کو پتھر پر رکھوں اور نہ کچی اینٹ کو اینٹ پر، جب تمہارے پاس میرا یہ خط پہنچے تو اس مسجد کو کچی اینٹوں سے درمیانی تعمیر میں بنوا دینا۔ والسلام علیک۔

۷۳۲۲۔ محمد بن ابراہیم، ابوعروبہ الحرانی، ایوب بن محمد الوزان، ضمرہ بن ربیعہ، ابن شوذب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے عمر بن ولید کو لکھا کہ مجھ سے زیادہ ظالم اور خیانت کرنے والا وہ شخص ہے جس نے ثقیف کے ایک غلام کو خمس الخمس کا نگران بنایا

جولوگوں کے خونوں اوران کے اموال میں فیصلے کرتا ہے یعنی یزید بن ابی مسلمہ، اور مجھ سے زیادہ ظالم وہ شخص ہے جس نے عثمان بن حیان کو حجاز کا گورنر بنایا، جومنبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اشعار پڑھتا ہے اور مجھ سے زیادہ ظالم اور خائن وہ ہے جس نے قرہ بن شریک کو مصر کا والی بنایا، وہ دیہاتی نکھٹو خشک آدمی ہے اس نے وہاں ساز باجے ظاہر کیے۔

۷۳۲۳۔محمد بن ابراہیم، ابوعروبہ، ایوب الوزان، ضمرہ، ابن شوذب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: شام میں ولید، عراق میں حجاج، حجاز میں عثمان بن حیان اور مصر میں قرہ بن شریک، اللہ کی قسم ان لوگوں نے زمین کو ظلم سے بھر دیا ہے۔

۷۳۲۴۔محمد بن ابراہیم، ابوعروبہ، سلیمان بن سیف، محمد بن سلیمان، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے لکھا: عبداللہ (اللہ کے بندے) عمر امیر المؤمنین کی طرف سے خاقان اور اس کی قوم کی طرف پیام ہے، سلام ثابت ہو اللہ تعالیٰ کے اولیاء پر۔

۷۳۲۵۔محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ بن یحییٰ غسانی، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ان کے دادا سے روایت ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ حروریہ فرقہ کے کچھ لوگ موصل کے کسی علاقہ میں جمع ہو گئے۔ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو اس کا پتہ بتانے کا خط لکھا: آپ نے مجھے لکھا جس میں مجھے حکم دے رہے تھے کہ میں اہل جدل کے کچھ لوگ بھیجوں اور انہیں گروی مال دوں اور ان سے گروی لوں، اور یہ کہ انہیں ڈاک کے گھوڑوں پر سوار کر کے میرے پاس پہنچا دیا جائے میں نے یہ تمام امور سرانجام دیدیے۔

وہ آپ کے پاس آئے، انہوں نے جو دلیل پیش کی آپ نے اسے توڑ کے رکھ دیا، وہ کہنے لگے کہ ہم تمہیں اس وقت جواب نہیں دے سکتے یہاں تک کہ تم اہل بیت کی تکفیر کرواور ان پر لعنت کرو، اور ان سے برأت کا اظہار کرو۔

حضرت عمر نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ نے لعنتیں کرنے والا نہیں بنایا، لیکن جب تک میں اور تم زندہ رہے تو عنقریب میں تمہیں اور انہیں سفید درمیانے راستہ پر اٹھاؤں گا۔ انہوں نے آپ کی بات قبول نہیں کی، حضرت عمر نے ان سے کہا: تمہارے دین میں سچائی کے سوا چارہ نہیں، یہ دین تم نے کب سے اللہ تعالیٰ کا دین بنالیا ہے؟ وہ کہنے لگے فلاں فلاں سال سے، آپ نے فرمایا کیا تم نے کبھی فرعون پر لعنت کی اور اس سے برأت کا اظہار کیا؟ وہ کہنے لگے نہیں، آپ نے فرمایا: تو کیسے تمہارے لئے اس کے چھوڑنے کی گنجائش ہے اور مجھے اپنے اہل بیت پر لعنت کرنے کی چھوٹ نہ ہو، جب کہ ان میں نیک اور برائی کرنے والے درستگی اور خطا تک پہنچنے والے ہیں؟ وہ کہنے لگے: ہم یہاں پہنچ چکے ہیں، حضرت عمر نے مجھے لکھا: ان سے اپنا گروی مال لے لو، اور تمہارے پاس جو ان کے لوگ گروی ہیں انہیں چھوڑ دو، اگر اس قوم کی رائے ہو کہ ذمیوں میں فساد مچائے بغیر پھریں اور مسلمانوں میں سے کسی سے چھیڑ چھاڑ نہ کریں تو جہاں چاہیں چلے جائیں، اور اگر وہ مسلمانوں یا ذمیوں سے چھیڑ چھاڑ کریں تو ان کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کردو۔

اور ان خارجیوں کی طرف لکھا:

> بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے بندے عمر امیر المومنین کی طرف سے خروج کرنے والی جماعت کی طرف یہ خط ہے
> امابعد! میں تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اپنے رب کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت سے بلاؤ اور ان سے ایسے طریقے سے مجادلہ کرو جو بہتر ہو، اس ارشاد تک پڑھا اور وہ ہدایت یافتہ لوگوں سے خوب واقف ہے (النحل۔ ۱۲۵) اور میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیکر کہتا ہوں کہ وہی کرو جو تمہارے بڑوں نے کیا "وہ لوگ جو اپنے گھر سے اتراتے اور ریا کرتے ہوئے نکلے اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو گھیرے ہوئے ہے" (الانفال ۴۷)

کیا تم میرے گناہ کی وجہ سے اپنے دین سے نکلتے، خونریزی کرتے اور محارم کی بے حرمتی کرتے ہو؟ اگر ابوبکر وعمر کے گناہ، اگر ان کے گناہ ان کی رعیت کو دین سے نکالنے والے ہیں، تو تمہارے آباء واجداد ان کی جماعت میں تھے ان سے علیحدہ نہ ہوئے، تم کس

قدر مسلمانوں کے خلاف تیزی کرتے ہو، جبکہ تم چالیس سے کچھ اوپر آدمی ہو، اللہ کی قسم! اگر تم لوگ میرے پہلو تھے بیٹے ہو کر اس بات سے منہ موڑتے جس حق کی طرف میں بلا رہا ہوں تو میں تمہاری خونریزی کی بدولت اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کا گھر تلاش کروں گا، یہ نصیحت ہے اگر تم اس کے سننے سے چہروں پر کپڑا ڈال لو، سابقہ زمانے میں نصیحت کرنے والوں کے ساتھ یہی کیا گیا۔

بہرکیف یہ لوگ جنگ کرنے پر تلے رہے، اپنے سر منڈائے اور یحییٰ بن یحییٰ کی طرف چل دیئے، ان کے پاس حضرت عمر کا خط آیا اور یحییٰ ان کے ساتھ جنگ کے لئے مشفق تھا، اللہ کے بندے عمر امیر المؤمنین کی طرف سے یحییٰ بن یحییٰ کی طرف یہ خط ہے۔

اما بعد! میں نے اللہ کی کتاب کی ایک آیت کا ذکر کیا" حد سے نہ گزرو، اللہ تعالیٰ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا" البقرۃ ۱۹۰، المائدۃ ۸۷) اور یہ بھی تجاوز ہے کہ عورتوں اور بچوں کو قتل کیا جائے گا، ہرگز کسی عورت، بچے اور قیدی کو قتل نہ کرنا، بھاگنے والے کا پیچھا نہ کرنا، اور نہ زخمی پر چڑھائی کرنا۔ والسلام

۷۳۲۶۔ محمد بن علی، محمد بن حسن، ابراہیم بن ہشام، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے ان کے دادا سے روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے فرمایا، ہم سے پہلے جو لوگ ہلاک ہوئے تو وہ حق کے روکنے کی وجہ سے یہاں تک کہ حق ان سے خریدا جائے اور ظلم کے پھیلانے کی وجہ سے یہاں تک کہ ان سے بدلہ لیا گیا۔

۷۳۲۷۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، عبدالجبار بن یحییٰ رملی، عقبہ بن علقمہ، ابی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے بیت الاموال کے خزانچیوں کو لکھا تمہارے پاس جب کوئی کمزور شخص ایسا دینار لائے جسے وہ خرچ نہ کرسکتا ہو تو اس کا دینار بیت المال سے بدل دو۔

۷۳۲۸۔ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، معاویہ بن صالح، ابوعقبہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے فرمایا ہر شبہ میں جہاں تک ہو سکے حدود کو ہٹاؤ، اس واسطے کہ اگر والی معافی میں غلطی کرے تو یہ بہتر ہے کہ وہ ظلم و سزا میں زیادتی کرے۔

۷۳۲۹۔ ابی، محمد بن یحییٰ بن عیسیٰ البصری، نصر بن علی، محمد بن عثمان، قیس بن عبدالملک، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز اپنی خوابگاہ کی طرف جانے لگے تو انہیں راستے میں ایک شخص مل گیا جس کے ہاتھ میں ایک تحریر تھی،

فرماتے ہیں: لوگوں کو گمان ہوا کہ یہ امیر المؤمنین کو تلاش کر رہا ہے، اسے اندیشہ ہوا کہ لوگ اسے روکیں گے اس نے وہ تحریر آپ کی طرف پھینک دی، آپ جب اس کی طرف متوجہ ہوئے تو وہ آپ کے چہرے پر جا لگی، راوی کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ خون کے چھینٹے آپ کے چہرے پر پڑ رہے ہیں، اس وقت آپ دھوپ میں کھڑے تھے، آپ نے تحریر پڑھی اور اس کی ضرورت پوری کرنے کا حکم دیا اور اسے جانے دیا۔

۷۳۳۰۔ سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عبدالباقی الاذنی، نیز، احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، مخلد بن الحسین، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کی انگوٹھی پر نقش بنایا، آپ نے اس کی پاداش میں اسے دن میں گرفتار رکھا پھر چھوڑ دیا۔

۷۳۳۱۔ سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عبدالباقی الاذنی، ح، احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، المسیب بن واضح، مخلد بن حسین، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے کسی والی کو لکھا: کہ مسلمان قیدیوں کا فدیہ دو اگرچہ اس میں سارا مال لگ جائے۔

۷۳۳۲۔ سلیمان، حسن بن عبدالباقی، مسیب بن واضح، ابواسحاق فزاری، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے ایک شخص کو گورنر بنانے کا ارادہ کیا تو اس نے انکار کردیا تو آپ نے اس سے کہا میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تمہیں یہ کام لازمی کرنا ہوگا۔ اس نے کہا میں اپنے آپ کو یہ قسم دیتا ہوں کہ میں یہ کام نہیں کروں گا، حضرت عمر نے فرمایا: کیا تم میری نافرمانی کرتے ہو؟ اس نے کہا امیر

المؤمنین! اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" بے شک ہم نے آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر امانت پیش کی تو انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کردیا اور اس سے ڈر گئے جبکہ انسان نے اسے اٹھالیا" (الاحزاب ۱۸) تو یہ ان کی نافرمانی تھی؟ تو آپ نے اسے معاف کردیا۔

۷۳۳۳۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ابو ہمام ولید بن شجاع، مخلد بن حسین، ہشام، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عدی کو لکھا: امابعد میری بیماری کے بارے میں تمہارا خط آیا اور میرے خیال میں مجھے یہ تکلیف سودا یا صفرا کی وجہ سے پہنچی اور جسکی وجہ سے موت کی طرف میں ہوں۔ والسلام

۷۳۳۴۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن حاتم بن لیث، موسیٰ بن اسماعیل، محمد بن ابی عیینۃ المھلبی، میں نے عمر بن عبدالعزیز کا وہ خط پڑھا جو آپ نے یزید بن عبدالملک کی طرف لکھا:

"السلام علیکم! میں تمہارے سامنے اس اللہ کی تعریف وحمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی معبود ہے، امابعد! سلیمان بن عبدالملک، اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندے تھے، اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے، ان کی روح انتہائی اچھی حالت اور اچھے وقت میں قبض کی، انہوں نے مجھے خلیفہ بنایا اور اپنی طرف سے میرے لئے بیعت لی اور میرے بعد یزید بن عبدالملک کے لئے بیعت لی اگر وہی حالت ہوتی جس میں میں تھا یعنی شادیاں کرنا، مال جمع کرنا تب بھی اللہ تعالیٰ مجھے ایسی اچھی حالت تک پہنچا دیتا کہ جہاں تک کسی کو نہیں پہنچایا۔ لیکن مجھے سخت حساب اور باریک سوالوں کا خوف ہے۔ ہاں جتنے پر اللہ تعالیٰ مدد فرمائے، والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

۷۳۳۵۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حاتم بن لیث، عبداللہ بن بکر السھمی، شیخ بنی شلیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس ہشام بن مصاد تھے، آپ کو کوئی چیز یاد آتی تو آپ آبدیدہ ہوجاتے، اتنے میں آپ کے خادم مزاحم آئے کہ باہر دروازے پر محمد بن کعب قرظی آئے ہوئے ہیں، آپ نے فرمایا: انہیں اندر لے آؤ، وہ اندر آچکے تھے اور آپ نے ابھی آنسو نہیں پونچھے تھے۔

محمد نے کہا: امیر المؤمنین! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ ہشام بن مصاد نے کہا: فلاں فلاں بات پر رو رہے ہیں، تو محمد بن کعب نے کہا: امیر المؤمنین! دنیا تو بازار ہے کچھ لوگ کام کی چیزیں اور کچھ نقصان کا سامان لے گئے ان میں کتنے لوگ ایسے ہیں جو ہماری طرح دھوکے میں ہیں، یہاں تک کہ موت نے انہیں آگھیرا، وہ دنیا سے ملامت زدہ ہوکر ایسی حالت میں نکلے کہ انہوں نے اپنی آخرت کے لئے کچھ تیاری نہیں کی، اور جس چیز کو ناپسند کرتے تھے اس سے بچاؤ کا کوئی سامان نہ کیا، ان کے جمع شدہ مال کو اس شخص نے تقسیم کردیا جو ان کی تعریف نہیں کرتا اور ایسے لوگوں کی طرف چل دیئے جو ان کا عذر قبول نہیں کرتے۔

تو امیر المؤمنین! ہم اس بات کے مستحق ہیں کہ ان کے وہ اعمال دیکھیں جن کے وہ حریص تھے تو ان کی مخالفت کریں اور وہ اعمال دیکھیں جن کی وجہ سے ہم ان کے متعلق خوف کرتے ہیں تو ان اعمال سے رو کیں، امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ سے ڈریئے اور دو کاموں کے لئے اپنے دل کو تیار کیجئے جس کام کے ساتھ آپ اپنے رب کے پاس جانا پسند کرتے ہیں تو اسے آگے بھیج دیجئے اور جس کام کے ساتھ حاضر ہونا ناپسند کرتے ہیں تو جہاں اس کا بدل ملتا ہو اسے تلاش کیجئے اور ایسے سامان کا رخ نہ کیجئے جو آپ سے پہلے لوگوں کے لئے کساد بازاری کا سبب بنا، وہ آپ سے گزر جانے کی امید رکھتا ہے۔

امیر المؤمنین! اللہ سے ڈریئے، دروازوں کو کھلا رکھئے، دربانوں کو نرمی سکھایئے، مظلوم کی مدد کیجئے، ظالم کو ہٹایئے، جس شخص میں تین چیزیں ہوئیں تو اس کا اللہ تعالیٰ پر ایمان مکمل ہے جب وہ راضی ہو تو اس کی رضامندی اسے باطل میں داخل نہ کرے اور جب غصہ کرے تو اس کا غضب حق سے نہ نکالے اور جب اسے قدرت حاصل ہو تو اس چیز میں دست درازی نہ کرے جو اس کی نہیں۔

۷۳۳۶۔ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابوسلمہ، سلام یعنی ابن ابی مطیع، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے یہ خبر ملی کہ جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ بنے تو ہوا تیز چلنے لگی، آپ کے پاس ایک شخص آیا، اس وقت آپ کا رنگ متغیر تھا کسی نے آپ سے کہا: امیر المومنین! آپ کو کیا ہوا؟ آپ نے فرمایا، کم بخت! جب بھی کوئی قوم ہلاک ہوئی تو وہ ہوا کی وجہ سے ہلاک ہوئی۔

۷۳۳۷۔ابومحمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، خلف بن ولید، اسماعیل بن عیاش، عتبہ بن تمیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز فرمایا کرتے تھے: اللہ کی قسم! اگر مجھے اس میں جو میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان تعلق ہے اتنی گنجائش بھی مل جائے کہ میں تمہیں چھوڑ کر اپنے گھر والوں کے پاس چلا جاؤں تو میں ایسا کر گزروں گا، لیکن میرا جو اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے اس میں اس بات کی گنجائش نہیں ہوگی مجھے اس کا خوف ہے۔

۷۳۳۸۔ابومحمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ولید، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوئے تو ان کے پاس ان کے کوئی بھائی آئے، انہوں نے فرمایا: اگر آپ چاہیں تو میں آپ سے بات کروں کہ آپ عمر ہیں اور اس بات کو آپ ناپسند کریں گے اور کل پسند کریں گے، اور اگر چاہیں کہ میں آپ سے اس طرح بات کروں کہ آپ امیر المومنین ہوں جیسے آج آپ پسند کرتے ہیں اور کل ناپسند کریں گے، آپ نے فرمایا کیوں نہیں! آپ بات کریں میں عمر ہوں، اس بات کو آج میں ناپسند کرتا ہوں اور کل پسند کروں گا۔

۷۳۳۹۔محمد بن احمد بن ابان، ابی، ابوبکر بن عبید، ابوحفص البخاری، محمد بن عبداللہ بن علاقہ، ابراہیم بن ابی عبلہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس ان کی گھر کی مسجد میں آیا، میں آپ کا خیر خواہ تھا، اور آپ میری بات سنا کرتے تھے، آپ نے فرمایا: ابراہیم! مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے اللہ! وہ کیا چیز ہے جو مجھے آپ کے عتاب و ناراضگی سے بچائے، آپ کی رضامندی تک پہنچائے اور آپ کی ناراضگی سے بچائے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: زبان سے استغفار اور دل سے ندامت، راوی کا بیان ہے میں نے کہا: اعضاء سے (گناہوں کے کام) چھوڑنا۔

۷۳۴۰۔محمد بن احمد بن ابان، ابی، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، محمد بن یزید بن خنیس، عبدالعزیز بن ابی داؤد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ذریعہ گفتگو کرنا بہتر ہے، اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں فکر افضل عبادت ہے۔

۷۳۴۱۔احمد بن اسحاق، عبداللہ، بن ابی داؤد، سلیم بن یحییٰ، ولید بن مسلم، ابوعمرو اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: اس وقت تم کیسے ہوگے جب میں تم میں سے ہر ایک کو ایک لشکر کا ذمہ دار بناؤں گا؟ تو آپ کے بیٹے ابن الحارثیہ نے کہا: ہمیں وہ کام کیوں پیش کرتے ہیں جو آپ خود کرنا پسند نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا: کیا تم میرے بچھونوں کو دیکھ رہے ہو؟ جو ختم ہونے والے ہیں، مجھے تو یہ بھی ناپسند ہے کہ تم انہیں اپنے پاؤں سے میلا کرو، تو میں یہ کیسے پسند کر سکتا ہوں کہ تم میرے دین کو میلا کرو؟

۷۳۴۲۔احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، عبداللہ بن سعید الکندی، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، ابوعبید حاجب سلیمان، نعیم بن سلامہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا، آپ تیل اور نمک لگا لہسن تھوم کھا رہے تھے۔

۷۳۴۳۔احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، عباس بن ولید، ح، سلیمان بن احمد، عبداللہ بن عباس بن ولید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ اوزاعی نے بیان کیا کہ حضرت عمر جب کوئی نامناسب بات پیش آتی تو آپ فرماتے: جتنا ہو سکا اسی کے بقدر، امید ہے کہ اس میں بھلائی ہو۔

۷۳۴۴۔احمد، عبداللہ، محمود بن خالد، ولید، ابوعمرو، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ محمد بن عبدالملک بن مروان نے (اپنی بہن) فاطمہ بنت عبدالملک زوجۂ عمر بن عبدالعزیز سے پوچھا: حضرت عمر بن عبدالعزیز کا جس بیماری میں انتقال ہوا اس کے آغاز کو آپ کیسا سمجھتی ہیں؟

انہوں نے فرمایا: میں انسے بڑا گراں سمجھتی ہوں، اس کا ظہور وابتداء خوف تھا۔

۷۳۴۵۔ سلیمان بن احمد، ہاشم بن مرثد، صفوان بن صالح، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: وہ رائے لو جو تم سے پہلے کسی کی ہو، جو بات ان کے خلاف ہو اس پر عمل نہ کرو، کیونکہ وہ لوگ تم سے بہتر اور تم سے زیادہ جاننے والے تھے۔

۷۳۴۶۔ سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عبدالباقی، المسیب بن واضح، ابواسحاق الفزاری، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابومسلم جب مسلمانوں کو بھرتی کرنے نکلے تو عمر بن عبدالعزیز نے انہیں دابق سے لوٹا دیا، اور فرمایا اس طرح مسلمانوں کی دشمن کے خلاف مدد نہیں کی جاتی، ان کا وظیفہ ۲ ہزار تھا جسے آپ نے ۳۰ کر دیا، چنانچہ وہ دابق سے طرابلس لوٹ آئے، وہ حجاج کے شمشیر زن تھے اور بنی ثقیف سے ان کا تعلق تھا۔

۷۳۴۷۔ سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عبدالباقی، المسیب بن واضح، ابواسحاق الفزاری، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز روزانہ مسلمانوں کے کھانے میں ایک درہم جمع کراتے پھر ان کے ساتھ کھانا کھاتے، ذمیوں کے پاس اترتے تو وہ آپ کے سامنے ساگ پات اور سبزیاں پیش کرتے جنہیں وہ لوگ اپنے کھانوں میں استعمال کرتے تھے، تو آپ انہیں اس سے زیادہ دیتے اور ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے۔ وہ اگر آپ کا ہدیہ قبول نہ کرتے تو آپ ان کے ساتھ شریک طعام نہ ہوتے، رہے مسلمان تو ان سے کچھ بھی قبول نہ فرماتے تھے۔

۷۳۴۸۔ محمد بن معمر، ابوشعیب الحرانی، یحییٰ بابلی، اوزاعی، موسیٰ بن سلیمان، قاسم بن مخیمرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں: میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا اور میرے دل میں ایک حدیث کھٹک رہی تھی جس کے متعلق میں ان سے پوچھنا چاہتا تھا، میں نے ان سے کہا: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جو لوگوں کا بادشاہ بنایا گیا اور وہ لوگوں کے فاقہ اور حاجات سے چھپا رہا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے ایسی حالت میں ملیں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ نہ سکے گا، راوی کا بیان ہے کہ پھر انہوں نے کہا: تم کیا کہتے ہو؟ اس کے بعد کافی دیر تک سر جھکائے رکھا، راوی کا کہنا ہے کہ میں سمجھ گیا کہ وہ لوگوں کے سامنے نکلے۔

۷۳۴۹۔ محمد بن معمر، سلیمان بن احمد، ابوشعیب الحرانی، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے گورنروں کو لکھا: کہ نماز کے وقت مشغولیت سے بچو، اس لئے کہ جس نے نماز کو ضائع کر دیا تو وہ نماز کے علاوہ تمام شعائر اسلام کو بری طرح ضائع کرنے والا ہے۔

۷۳۵۰۔ احمد بن محمد نے اپنی کتاب میں ذکر کیا، ابومسلم الکشی، احمد بن ابی بکر المقدمی، بشر بن حازم، ابوعمران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا جو شخص دل سے موت کے قریب ہو تو جو کچھ اس کے پاس ہوتا ہے اسے کافی سمجھتا ہے۔

۷۳۵۱۔ محمد بن احمد المؤذن، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، عبدالوھاب بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز جب بھی موت کو یاد کرتے تو آپ کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے۔

۷۳۵۲۔ محمد بن احمد، ابوالحسن، ابوبکر، محمد بن حسین، عبداللہ، قداح ذکر کرتے ہیں کہ ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: اگر یہ بدعت نہ ہوتی تو میں قسم کھالیتا کہ میں دنیا کی کسی چیز سے راحت وفرحت حاصل نہیں کروں گا یہاں تک کہ مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ میرے رب کی جانب سے میری طرف آنے والے فرشتوں کے چہروں میں کیا ہے؟ اور مجھے یہ پسند نہیں کہ مجھ پر موت کی حالت میں نرمی ہو، کیونکہ یہ وہ آخری موقع ہے جس میں مؤمن بندے کو اجر دیا جاتا ہے۔

۷۳۵۳۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داود، اسحاق بن اخیل، احمد بن علی نمری، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز

نے فرمایا: کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ موت کے وقت مجھ سے تخفیف کی جائے کیونکہ یہ آخری موقع ہے جس میں مسلمانوں کو ثواب ملتا ہے

۷۳۵۴۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ولید بن مسلم نے مکہ میں بیان کیا اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ موت کی سختی کے وقت مجھ پر نرمی کی جائے کیونکہ یہ وہ آخری گھڑی ہے جس میں مسلمانوں کے لئے کفارہ ہے۔

۷۳۵۵۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبداللہ بن میمون الخطابی، حسن یعنی ابوالملیح، میمون بن مھران، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں، میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس بیٹھا ہوا تھا، آپ نے یہ آیت پڑھی ''تمہیں مال میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی ہوس نے غفلت میں ڈالے رکھا یہاں تک کہ تم نے قبروں کی زیارت کی'' (التکاثر۔۱،۲) تو انہوں نے کہا اے میمون! میں قبر کو زیارت ہی سمجھتا ہوں، اور زیارت کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی منزل کی طرف لوٹے، یعنی جنت یا جہنم کی طرف

۷۳۵۶۔ابی، محمد، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، عمر بن ابی الحارث، محمد بن حمید، حکام، حسن بن عمیرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے ایک عجمی باندی خریدی، تو وہ کہنے لگی میں لوگوں کو دیکھتی ہوں کہ وہ خوش ہوتے ہیں اور یہ عمر بن عبدالعزیز خوش نہیں ہوتے؟ تو آپ نے فرمایا یہ بے ہودہ کیا کہتی ہے؟ تو لوگوں نے کہا: اس طرح کہہ رہی تھی، تو آپ نے فرمایا، ہلاکت ہے اس کے لئے اس سے کہو کہ فرحت اور خوشی آگے ملنے والی ہے۔

۷۳۵۷۔ابوبکر بن محمد بن احمد، حسن بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، یعقوب بن محمد زھری، عبدالعزیز بن ابی حازم، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: ابوحازم! مجھے نصیحت کرو، فرماتے ہیں میں نے کہا: آپ لیٹ جائیں اور یوں خیال کریں کہ موت آپ کے سر کے پاس ہے تو دیکھئے کہ اس وقت آپ کیا پسند کرتے ہیں؟ اسے ابھی سے اختیار کر لیجئے اور جو بات آپ اس وقت ناپسند سمجھیں گے اسے ابھی سے چھوڑ دیجئے۔

۷۳۵۸۔محمد، ابوالحسن، ابوبکر، محمد، داؤد بن المحبر، عبدالواحد بن زید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حسن رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کی طرف خط لکھا امابعد! اے امیرالمومنین! لمبی زندگی کی انتہا اس فنا تک ہے جو معلوم ہے لہٰذا آپ اپنے فنا سے وہ حصہ لیجئے جو باقی رہنے والا نہیں، اپنی اس بقاء کے لئے جس نے فنا نہیں ہونا، والسلام۔ جب عمر بن عبدالعزیز نے خط پڑھا تو رو پڑے، فرمایا: ابوسعید نے انتہائی مختصر نصیحت کی ہے۔

۷۳۵۹۔محمد بن احمد، ابوالحسن، ابوبکر، محمد بن حسن، اسحاق بن یحیی العبدی، عثمان بن عبدالحمید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ سباق بربری، عمر بن عبدالعزیز کے پاس آئے، آپ نے فرمایا: اے سباق مجھے مختصر سی نصیحت کرو، انہوں نے کہا: اچھا اے امیرالمومنین! میں ان شاءاللہ انتہائی بلیغ نصیحت کروں گا، پھر کہا، سنیئے، اس کے بعد کچھ شعر پڑھا اور ان کا ترجمہ یہ ہے،

جب تم تقوی کا توشہ لے کر سفر کے لئے نہیں نکلے اور موت کے بعد اس شخص سے پورا پورا حق لیتے ہو جس نے توشہ تیار کیا، تمہیں ندامت ہوگی کہ تم اس کے ساتھ شریک نہ ہوتے اور موت سے قبل جس چیز سے تم ڈرتے تھے وہ ہو کر رہی۔

حضرت عمرؒ اتنے روئے کہ آپ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

۷۳۶۰۔ابی، محمد، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسن، حماد بن ولید، عمر بن ذر، میمون بن مھران، ان کے سلسلہ سند میں ہے۔ فرماتے ہیں ایک دن میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا، اس وقت آپ کے پاس سباق البربری شاعر تھے وہ شعر پڑھ رہے تھے، پڑھتے پڑھتے وہ اس شعر تک پہنچے، کتنے تندرست موت کے لئے امن کے ساتھ رات گزارتے ہیں، اچانک اس کے پاس آرزوئیں تھوڑی سی نیند کے بعد آجاتی ہیں، وہ کچھ نہیں کر سکتا کہ اچانک اسے موت آجاتی ہے، نہ وہ اس سے بھاگ سکتا ہے اور نہ اپنی طاقت سے بچ سکتا ہے

عورتیں اس پر پردہ ڈال کر روتی ہیں، بلانے والے کی آواز وہ نہیں سن سکتا ہے اگر چہ وہ اپنی آواز کو بلند کرے، وہ لحد کے قریب ہوا جو اس کی خواب گاہ بن گئی اور ان سب کو چھوڑ گیا جنہیں اس نے کل جمع کیا تھا، موت کسی مالدار کو مالداری کی وجہ سے نہیں چھوڑتی اور نہ کسی مفلس کو چھوڑتی ہے جو حاجتمند ہو۔

راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز برابر رو رہے تھے اور تڑپ رہے تھے یہاں تک کہ بے ہوش ہو گئے۔ چنانچہ ہم آپ کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔

۷۳۶۱۔ سلیمان بن احمد، ابو شعیب حرانی، خالد بن یزید العمری، وھیب بن الورد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز اکثر یہ اشعار پڑھا کرتے تھے۔

وہ مسکین دکھائی دیتا ہے اور وہ لہو پر غصہ کرتا ہے، قوم کی بات سے اعراض کرتا ہے، اسے تمام جہالت سے علم تنگ کرتا ہے، وہ شخص جو کسی چیز کو جاننے والا ہے جاہل کی طرح نہیں۔

وہ جاہلوں سے ترش رو ہے جب انہیں دیکھتا ہے اس کے لئے ان کے دو رخسار بھی مذاق کرنے والے نہیں۔ اپنی زندگی کچھ دور ایام سے نصیحت حاصل کر اور اس میں مشغول رہ کر جلد ختم ہونے والی زندگی سے کچھ دیر بعد آنے والی زندگی کی فکر کرو۔

۷۳۶۲۔ سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوھاب بن نجدہ، ابی، اسماعیل بن عیاش، عاصم بن رجاء بن حیوہ، وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں انہوں نے عمر بن عبدالعزیز کا ذکر کیا کہ انہوں نے موت کے وقت یہ اشعار پڑھے:

کیا تم نے دیکھا نہیں کہ موت نے ان لوگوں کو بھی نہ جانے دیا جو پہلے گذر گئے، کوئی پروں والا اور ناخنوں والا اس سے نجات نہ پاسکا، پھر سات دینار منگوائے اور انہیں صدقہ کر دیا، پھر فرمایا: ہم اللہ تعالیٰ کے نام قرض لیتے ہیں یہاں تک کہ ہمارے پاس کوئی عطیہ آجائے۔

۷۳۶۳۔ حسن بن انس انصاری، احمد بن حمدان بن عسکری، اسحاق بن ابی اسرائیل، جریر، حمزہ زیات، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز یہ دو بیتیں پڑھتے تھے:

اے فریب خوردہ! تیرا دن بھول اور غفلت میں ہے اور تیری رات سونے میں کٹ جاتی ہے تو ہلاکت تیرے لئے لازم ہے، تو اس کی تھکاوٹ و مشقت اٹھائے گا جس سے کچھ عرصہ بعد ملنے کو تو ناپسند کرتا ہے اس طرح تو دنیا میں چوپائے رہتے ہیں۔

۷۳۶۴۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن یزید بغدادی، سعید بن یونس عطار، ابو معشر، محمد بن قیس، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز اکثر یہ دو شعر پڑھا کرتے تھے:

''اے دھوکے میں پڑے ہوئے تیرا دن بھول اور غفلت میں اور تیری رات سونے میں گزر جاتی ہے۔ ہلاکت تیرے لئے لازم ہے تو اس چیز میں مشغول ہے جس سے جدائی تجھے ناپسند ہوگی، دنیا میں چوپائے اسی طرح زندگی گذارتے ہیں۔

اس کے بعد یہ دو آیات پڑھتے، مجھے بتاؤ کہ اگر ہم انہیں کئی سال تک فائدہ اٹھانے دیں، پھر ان کی موعود چیز ان کے پاس آجائے تو ان کی چیزیں انہیں کچھ فائدہ نہ دیں گی (شعراء۔ ۲۰۵/۲۰۷)

۷۳۶۵۔ سلیمان بن احمد، محمد بن نصر بن حمید ابزاز بغدادی، محمد بن قدامہ جوھری، سعید بن محمد الوراق، قاسم بن غزوان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز اکثر یہ اشعار پڑھا کرتے تھے:

''کیا آج تو بیدار ہے یا سو رہا ہے، حیران و پریشان شخص کیسے سو سکتا ہے؟ اگر تو دو پہر کا بیدار ہوتا تو پے در پے آنسو تیری آنکھوں کی پتلیوں کو پھاڑ دیتے، ایسی بات نہیں بلکہ تو لمبی نیند میں ہے اور انتہائی خوفناک بڑے بڑے امور تیرے قریب ہو چکے ہیں۔ اے فریب خوردہ تیرا دل بھول بھلیوں اور غفلت میں ہے اور تیری رات نیند میں بسر ہوتی ہے۔ ہلاکت تیرے لئے ضروری ہے جو چیز

پرانی ہونے والی ہے اس نے تجھے دھوکے میں رکھا اور تو خواہشات میں لگا ہے جیسے سونے والا نیند کی حالت میں لذتوں سے مغرور ہوتا ہے، تو اس چیز میں مشغول ہے جس کی مفارقت تجھ پر گراں گزرے گی اسی طرح دنیا میں چار پائے زندگی گزارتے ہیں"

۷۳۶۶۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن محمد بن ابی الدنیا محمد بن حسین، ان کے کسی شاگرد سے ہے فرمایا: عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا:

"لوگ کوچ کرنے والے اور اقامت کرنے والے ہیں، سو جو چیز مقیم کے لئے ظاہر ہو اس کی نصیحت کر، لوگوں میں سے بدبختی کی وہ شخص زندگی گزارتا ہے جو رات کو مردار اور بیداری میں غافل ہوتا ہے، اگر وہ حیا اور دین والا ہوتا تو موت کا مراقبہ کرتا اور حفظہ (حفاظت کے فرشتوں) سے ڈرتا۔

۷۳۶۷۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن الحذاء، احمد بن ابراہیم، سھل بن محمود، حرملہ بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے کسی بیٹے سے روایت ہے کہ انہوں نے ہمیں اپنی قبر کی جگہ خریدنے کا حکم دیا، ہم نے وہ جگہ ایک راہب سے خریدی، فرماتے ہیں پس شاعر نے کہا: جب مجھے موت کی خبر دینے والوں نے عمر بن عبدالعزیز کی وفات کی خبر دی تو میں نے کہا: وہ لوگ عدل اور دین کو قائم رکھنے والے شخص سے دور نہ ہونگے، وہ قوم کو چھوڑ کر اس لحد میں اتر گیا جو لحد انہوں نے اس کے لئے تیار کی، وہ لحد ایک سننے والے، سیدھے وزنوں والے کی کنیا میں ہے۔

۷۳۶۸۔ محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے، ابراہیم بن محمد بن حارث، عثمان بن طالوت بن عباد، اصمعی، نافع بن ابی نعیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک شخص نے جو اہل مدینہ کے غلاموں میں سے تھا عمر بن عبدالعزیز کا مرثیہ کہا:

"دفن کرنے والوں نے جب سمعان، وزنوں کے ماہر کی جھونپڑی میں جب دفن کیا تو لحد میں ایسے غائب کر دیا جس کا قصد نہر کو بہانا نہ تھا اور نہ کھجوریں اور گھوڑوں کو ایڑ لگانا تھا۔

۷۳۶۹۔ احمد بن قاسم بن سوار نے اپنی کتاب میں لکھا کہ مسیح بن حاتم نے ہمیں یہ شعر سنائے کہ ابن عائشہ نے عمر بن عبدالعزیز کے مرثیہ میں یہ اشعار پڑھے تھے:

"مجھے جب عمر بن عبدالعزیز کی وفات کی خبر، موت کی خبر دینے والوں نے دی تو میں نے کہا، یہ لوگ حق اور دین کو قائم رکھنے والے شخص سے دور نہ ہوں گے، کسی نہر کو جاری کرنے، کسی کھجور اور گھوڑوں کو ایڑ لگانے نے اسے غفلت میں نہ ڈالا، آج جب قبر میں دفن کرنے والوں نے دفن کیا تو سمعان کے گرجے میں وزنوں کو درست کرنے والوں کو غائب کر دیا۔

۷۳۷۰۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن محمد، محمد بن علی بن حسن بن شقیق، سلیمان بن صالح، عبداللہ بن مبارک، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کثیر بن عبدالرحمن نے عمر بن عبدالعزیز کے متعلق یہ اشعار کہے:

وہ ایسا شخص تھا جو کبھی مصیبت کی آہ کو ظاہر نہ کرتا اور نہ کبھی خوشی کا اظہار کرتا، جب اسے مسرت ہوتی بہت کم قسم کھانے والا، اپنی قسم کی حفاظت کرنے والے، اگر اس کی قسم ظاہر ہو جاتی تو پوری ہو جاتی تھی۔

۷۳۷۱۔ محمد بن علی، حسین بن محمد بن حماد، عمرو بن عثمان، خالد بن یزید، جعونہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جب عمر بن عبدالعزیز کی وفات ہوئی تو جریر نے یہ اشعار کہے:

موت کی خبر دینے والوں نے ہمیں امیر المومنین کی وفات سے خبردار کیا، اے وہ شخص جو حج و عمرہ کرنے والوں میں سے بہتر شخص تھا، آپ نے بہت بڑی ذمہ داری کا بار اٹھایا اور اس میں ماہر ہوئے اور لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق گزر بسر کی، سورج بے نور ہے طلوع نہیں، آپ پر تورات کے ستارے اور چاند بھی روتا ہے۔

۷۳۷۲۔ ابوبکر طلحی، احمد بن حماد بن سفیان، نیز، ابو حامد بن جبلہ محمد بن اسحاق، ابوالاشعث، عمرو بن صالح زھری، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کسی ثقہ شخص نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ جب محارب بن دثار کو عمر بن عبدالعزیز کی وفات کی اطلاع پہنچی تو اپنے کاتب کو بلایا کہ لکھو، اس نے لکھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، آپ نے فرمایا: مٹادو کیونکہ شعروں میں بسم اللہ نہیں لکھی جاتی، پھر یہ اشعار کہے:

اگر موت مخلوق کے عدل کی بناء پر آنے سے گریز کرتی تو اے عمر آپ کو موت کی مصیبت نہ پہنچتی، کتنی حق شریعتوں نے ان کی نعشیں اٹھائیں جو مرنے کے قریب تھیں، اور دوسری آپ کی منتظر ہیں، اے میری جان کی مصیبت اور میرے ساتھ غم کرنے والوں کی مصیبت، ایسے انصاف پسند انسان پر جسے قبر نے ہلاک کر دیا، تین شخص ایسے گزرے کہ میری آنکھوں نے ان جیسا نہ دیکھا، ان کی ہڈیاں مسجد کی قبر میں جمع ہیں، آپ ہمیشہ کوشش کر کے ان کی اتباع کرتے رہے اور حق کے راستوں کو تلاش کر کے ان پر چلتے رہے، اگر میں کچھ قدرت رکھتا حالانکہ تقدیر غالب ہوتی ہے، جو صبح و شام آتی اور ظاہر ہوتی ہے، تو میں عمر سے بھلائیوں کو پھیر دیتا، جس کی رمزگاہ سمعان کی جھونپڑی میں ہے لیکن تقدیر غالب رہتی ہے۔

۷۳۷۳۔ محمد بن علی بن حبیش، ابوشعیب حرانی، ہاشم بن ولید، ابوبکر بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں ہے جب حضرت عمر بن عبدالعزیز کی وفات ہوئی تو فرزدق نے یہ اشعار کہے:

"کتنی برحق شریعتیں، جو لوگوں کے لئے شروع ہوئیں مٹ چکی ہیں اور دوسری آپ کا انتظار کر رہی ہیں، اے میری جان اور میرے ساتھ مصیبت زدہ لوگوں کی پریشانی! ایسے منصف و عادل شخص کے بارے میں جسے گڑھوں نے ہلاک کر دیا۔

۷۳۷۴۔ محمد بن علی، حسین بن محمد بن حماد، عمرو بن عثمان، خالد بن یزید، جعونہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بنی امیہ سے جو (بھی خلیفہ بن کر) کھڑا ہوتا حضرت علی کو برا بھلا کہتا، حضرت عمر بن عبدالعزیز نے انہیں کچھ نہیں کہا، تو کثیر عزہ نے کہا:

آپ جب سے والی بنے آپ نے حضرت علی کو برا بھلا نہیں کہا اور نہ لوگوں سے ڈرے اور نہ مجرم لوگوں کی عادت اپنائی، آپ نے جیسا کیا ویسا سچ کر دکھایا جس کی وجہ سے ہر مسلمان راضی ہو گیا۔

۷۳۷۵۔ حسن بن محمد کیسان، اسماعیل بن اسحاق القاضی، ابراہیم بن حمزہ، عبدالعزیز بن محمد، عبداللہ بن عمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبداللہ بن زید کی بیٹی عمر بن عبدالعزیز کے پاس آئی۔ وہ آکر کہنے لگی امیر المومنین! میں عبداللہ بن زید کی دختر ہوں، میرے والد بدر میں موجود تھے اور احد میں شہید کئے گئے، حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا یہ ایسی عزت کی باتیں ہیں، کوئی پانی سے ملی ہوئی اینٹوں کی عمارت نہیں جو کچھ عرصہ بعد پیشاب میں تبدیل ہو جائے۔

مانگو مجھ سے کیا مانگتی ہو؟ چنانچہ انہوں نے کچھ مانگا تو آپ نے انہیں عطا کر دیا۔

۷۳۷۶۔ محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں نقل کیا، احمد بن حسن بن عبدالملک محمد بن عبداللہ بن سابور الرقی، عبدالرحمٰن العمری، ربیعہ، عطاء، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دن جمعہ کو اس وقت سے مؤخر کیا جس میں جمعہ کی نماز ہوتی تھی، ہم نے ان سے کہا: کیا آج آپ نے جمعہ کو اپنے وقت سے مؤخر کر دیا ہے؟ آپ نے فرمایا لڑکا کپڑے دھونے لے گیا تھا اس نے دیر کر دی تھی، یوں ہم سمجھ گئے کہ ان کے اس کے علاوہ کپڑے نہ تھے، پھر فرمایا مجھے اپنا مدینہ کا حال خوب یاد ہے، مجھے اندیشہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دے رکھا ہے وہ صرف میرے کپڑے سے کم ہے پھر یہ اشعار پڑھے:

"گزشتہ زمانے میں جو فیصلے ہوئے سو ہوئے پھر آنے والی راتوں میں دوبارہ ان کا آنا نہ ہوا۔

۷۳۷۷۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، عمرو بن مہاجر، ان کے سلسلہ سند مین ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کی قمیص اور کپڑے ٹخنوں اور تسمے کی ہڈی تک ہوتے تھے۔

۷۳۷۸۔احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، موسیٰ بن اسماعیل المقری، اسحاق ابو یعقوب یعنی ابن عثمان الکلابی، رجاء بن حیوہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ تھے تو ان کے کپڑوں کی قیمت لگائی گئی تو وہ ۱۲ درہم کے تھے، انہوں نے ان کی قمیص، چادر، قباء، شلواروں، عمامہ، ٹوپی اور موزوں کا ذکر کیا۔

۷۳۷۹۔عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، یحییٰ بن معین، مروان بن معاویہ، یوسف بن یعقوب الکاملی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز گاڑھے اون کا لباس پہنتے، ان کا چراغ تین بانسوں پر ہوتا جن کے اوپر مٹی ہوتی۔

۷۳۸۰۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، نیز محمد بن علی، محمد بن قتیبہ، احمد بن زید بن الخزاز، ضمرہ بن ربیعہ ابن شوذب، رباح بن عبیدہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں تجارت کرتا تھا، عمر بن عبدالعزیز نے مجھے کہا: اے رباح! ریشم کی دو چادریں میرے لئے بنواؤ، ایک اندر کے لئے اور ایک اوپر کرنے کے لئے، فرماتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا اور بصرہ میں انہیں تیار کیا، کچھ عرصہ ہی گزرا کہ میں انہیں لیکر آگیا، آپ نے مجھے ان پر قبضہ کرنے کا حکم دیا، جب صبح ہوئی تو ان کے پاس گیا، آپ نے فرمایا: رباح! تمہارے کپڑے کیا ہی عمدہ ہیں اور اگر ان میں کھردراپن نہ ہوتا، جب وہ جانے لگے تو مجھے کہا: اے رباح! میرے لئے ان بہروی جبوں میں باریک روئی کا کام کرو، فرماتے ہیں میں نے ان کے لئے تین جبے خریدے ان تینوں سے دو کھردرے جبے بنا کر ان کے پاس لے آیا، آپ نے وہ لے لئے، پھر مجھ سے فرمایا: رباح! تمہارے کپڑے کیا ہی اچھے ہیں اگر ان میں نرمی نہ ہوتی، راوی کا بیان ہے کہ میں نے ان کی پہلی اور دوسری بات یاد کی۔

۷۳۸۱۔ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حسن بن احمد بن ابی شعیب الحرانی، ابوشعیب عبداللہ بن مسلم، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے ہے فرماتے ہیں: کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا، آپ کے پاس کاتب تھا، اس وقت شمع جل رہی تھی اور آپ مسلمانوں کے کام میں مصروف تھے، فرماتے ہیں وہ شخص نکلا اور شمع بجھادی گئی اور حضرت عمر کے پاس ایک چراغ لایا، میں آپ کے قریب ہوا، آپ پر ایک قمیص دیکھی جس پر پیوند لگا ہوا تھا، جس نے دونوں کندھوں کو ڈھانپا ہوا تھا، فرماتے ہیں کہ پھر انہوں نے میرے معاملہ میں توجہ فرمائی

۷۳۸۲۔حبیب بن حسن، جعفر الفریابی، ایوب، یحییٰ بن حمزہ، عوف بن مہاجر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز جب تک مسلمانوں کے کاموں میں مصروف رہتے، تو ان کے لئے ایک شمع جلائی جاتی، جب ان سے فارغ ہوتے تو دوسرا چراغ جلایا جاتا۔

۷۳۸۳۔عبداللہ بن محمد، محمد شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، عبید بن عبدالملک، ان کے سلسلہ سند میں ہے عمر بن عبدالعزیز فرمایا کرتے تھے، اے پروردگار! اس شخص کی اصلاح فرما جس کی درستگی میں امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی درستگی ہے، راوی کا بیان ہے کہ جس شخص نے عمر بن عبدالعزیز کو دیکھا اس نے مجھے بتایا: کہ وہ عرفہ میں کھڑے دعا کر رہے تھے، آپ اپنی انگلی سے اشارہ کر رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے اے پروردگار! امت محمد میں احسان کا اضافہ فرما، ان کے گناہگار کو توبہ کی طرف لوٹا، پھر انگلی سے اشارہ کر کے یوں فرمایا اے اللہ! اپنی رحمت سے ان کے گناہوں کو مٹا دیجئے۔

۷۳۸۴۔عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، عبید اللہ بن موھب، صالح بن سعید المؤذن، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں اور عمر بن عبدالعزیز سویداء میں تھے کہ عشاء کی اذان ہوئی، آپ نے نماز پڑھائی، پھر محل میں داخل ہو گئے۔ تھوڑی دیر ٹھہرے اور پھر باہر آ کر دو رکعت مختصر سے پڑھے، اس کے بعد بیٹھ گئے اور احتباء باندھ لیا، سورۂ انفال کھولنے کا حکم فرمایا، پھر برابر اسے دہراتے رہے اور پڑھتے رہے۔ جب بھی تخویف کی آیت سے گزرتے تو عاجزی کرتے اور جب آیت رحمت سے گزرتے تو دعا کرتے اسی طرح کرتے کرتے فجر کی اذان ہوگئی۔

۷۳۸۵۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، طلحہ بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس بیٹھا تھا۔ وہاں عبدالاعلیٰ بن ہلال آئے، انہوں نے کہا اے امیر المومنین! جب تک زندگی آپ کے لئے بہتر ہے تب تک اللہ تعالیٰ آپ کو زندہ رکھے، آپ نے فرمایا: ابونصر اللہ تعالیٰ اس کام سے فارغ ہو چکے ہیں لیکن یوں کہو: اللہ تعالیٰ آپ کو اچھی زندگی عطا فرمائے، اور نیک لوگوں کے ساتھ آپ کو موت دے۔

۷۳۸۶۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، الفضل بن دکین، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابو اسرائیل نے عمر بن عبدالعزیز کا ذکر کیا، پھر فرمایا کہ علی بن بذیمہ نے کہا کہ میں نے انہیں دیکھا، وہ لباس اور خوشبو میں سب سے بہتر تھے ان کی چال میں تکبر تھا، پھر میں نے انہیں دیکھا کہ وہ راہبوں کی سی چال چلتے ہیں، جو کوئی تم سے یہ بیان کرے کہ عمر کے بعد چال بری ہے تو اس کی تصدیق نہ کرنا۔

۷۳۸۷۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، سعید بن عامر، غیلان بن میسرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک شخص عمر بن عبد العزیز کے پاس آیا۔ اس نے کہا میں نے فصل لگائی تو وہاں سے شامی لشکر گزرا جس نے ساری فصل تباہ کر دی، آپ نے اسے دس ہزار درہم عوض میں دیئے۔

۷۳۸۸۔ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حکم بن نافع، اسماعیل بن عیاش، سالم بن عبداللہ، میمون بن مھران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے اہل مجلس سے کہا: مجھے بتاؤ! لوگوں میں سب سے بے وقوف شخص کون ہے؟ انہوں نے کہا جس نے اپنی آخرت دنیا کے بدلہ بیچ دی، حضرت عمر نے فرمایا کیا میں تمہیں اس سے زیادہ بے وقوف شخص نہ بتاؤں؟ انہوں نے کہا، ضرور، آپ نے فرمایا جس نے اپنی آخرت دوسرے کی دنیا کی خاطر بیچ دی۔

۷۳۸۹۔ احمد، عبداللہ، ابی، ابوالمغیرہ، بشر بن عبداللہ بن بشار السلمی، ان کے سلسلہ سند میں ہے عمر نے لوگوں سے خطاب فرمایا: لوگو! قیامت کا دن تم سے ہرگز دور نہ ہوا اور نہ طویل ہو، اس لئے کہ جس کی موت آگئی تو اس کی قیامت قائم ہوگئی نہ وہ کسی اچھائی میں اضافہ کر سکتا ہے اور نہ کسی برائی کرنے والے کو عتاب کر سکتا ہے، خبردار! کسی آدمی کے لئے خلاف سنت کام میں سلامتی نہیں اور خالق کی نافرمانی کر کے مخلوق کی فرمانبرداری نہیں کی جا سکتی، خبردار! تم لوگ ظلم سے بھاگنے والے شخص کا نام امام عادل رکھتے ہو، خبردار ان دونوں سے معصیت کے قریب وہ شخص ہے جو امام ظالم ہو۔

۷۳۹۰۔ احمد، عبداللہ، ابی، ابوالمغیرہ، بشر بن عبداللہ بن بشار، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے فرمایا جھگڑالو سے بچو، کیونکہ نہ تم اس کے فتنہ سے محفوظ رہ سکتے ہو اور نہ اس کی حکمت سمجھ سکتے ہو۔

۷۳۹۱۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن الصباح، عبداللہ بن رجاء، ہشام بن حسان، ان کے سلسلہ سند میں ہے حضرت عمرؒ نے فرمایا اگر قیامت کے روز امتوں کا خباثت میں مقابلہ ہوا اور ہر امت اپنے خبیث لائے تو اگر ہم حجاج کو لائیں تو ان پر غالب رہیں گے۔

۷۳۹۲۔ ابوحامد، محمد بن اسحاق، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمرؒ نے لکھا کہ یہود و نصاریٰ کو مسلمانوں کی مساجد میں آنے سے روکو، اور اپنے قول کے پیچھے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد لکھا: مشرکین تو تر ے نجس ہیں سو وہ مسجد حرام کے قریب نہ پھٹکیں، (التوبہ۔ ۲۸) اور لکھا، صبح و شام نشانوں پر تیر اندازی مسجد کی تعمیر ہے اور فرمایا: جس نے اپنے دین کو جھگڑوں کا ہدف بنایا اس کی مشغولیت زیادہ ہوگی۔

۷۳۹۳۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن سعید، سعید بن عامر، عون بن المعتمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے، عمر رحمہ اللہ نے ایک شخص کو دیکھا جو بائیں ہاتھ سے اشارہ کر رہا تھا، آپ نے فرمایا: اے خلس! جب تو بات کرے تو بائیں ہاتھ سے اشارہ نہ کیا کر، دائیں ہاتھ سے اشارہ کر، اس آدمی نے کہا: میں نے آج جیسا دن نہیں دیکھا کہ اگر کوئی شخص مرتا تو اس سے زیادہ غمگین نہ ہوتا، پھر اسے میرا دایاں

میرے بائیں کا وہم پیدا کرتا ہے، تو عمر نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کو مخصوص فرمالیتے ہیں تو اسے دائیں جانب سے ہی اشارہ کرتے ہیں۔

۷۳۹۴۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن زیاد بن ایوب، ہیثم بن عمران، حیان بن نافع ابصر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے عروۃ بن محمد السعدی نے کچھ ہدایا دیکر سلیمان بن عبدالملک کے پاس بھیجا۔ اس وقت وہ دابق میں تھے، اتفاق سے جب ہم پہنچے تو وہ فوت ہو چکے تھے اور عمر بن عبدالعزیز کو خلیفہ بنادیا، ہم ان کے پاس آئے ہم نے ان ہدایا کو ایسے ہی تیار رکھا جیسے وہ سلیمان بن عبدالملک کے لئے تیار تھے، فرماتے ہیں ہمارے ساتھ جس میں تقریباً پانچ سو یا چھ سو رطل عنبر اور بہت زیادہ مشک تھی، وہ لوگ حضرت عمر پر ان ہدایا کو پیش کرنے لگے، مشک کی خوشبو پھیلنے لگی، عمر نے اپنی آستین اپنی ناک پر رکھ لی، پھر فرمایا اے غلام! اسے اٹھاؤ کیونکہ اس خوشبو سے فائدہ اٹھایا جارہا ہے اس کے بعد فرمایا: اے ابوایوب، کاش تم زندہ ہوتے تو اس میں ہمارا بہت زیادہ حصہ ہوتا، راوی کا بیان ہے کہ وہ خوشبو وہاں سے اٹھالی گئی۔

۷۳۹۵۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن الصباح، عبدالرحمٰن بن عبداللہ عمری، ربیعہ بن عطا، عمر بن عبدالعزیز کے پاس یمنی عنبر کی تھیلی لائی گئی، آپ نے کپڑے سے اپنی ناک بند کرلی، مزاحم نے آپ سے کہا: امیر المومنین یہ تو اس کی خوشبو ہے؟ مزاحم! تمہارا ناس ہو، خوشبو کی خوشبو سے ہی فائدہ اٹھایا جاتا ہے، راوی کا بیان ہے کہ جب تک خوشبو اٹھانہ لی گئی آپ نے برابر اپنی ناک پر ہاتھ رکھا۔

۷۳۹۶۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں فرمایا: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس عنبر لایا گیا تو آپ نے اپنی ناک پکڑلی، کسی نے کہا: آپ کیوں ایسا کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: خوشبو کا فائدہ تو سونگھنا ہی ہے۔

۷۳۹۷۔ محمد بن علی، حسین بن محمد حماد، عمرو بن عثمان، ابی، محمد بن مہاجر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چار پائی، آپ کا عصا، بڑا پیالہ اور چھوٹا پیالہ، تکیہ جس کے اندر کھجور کی چھال تھی، چھوٹی اور بڑی چادر تھی، جب آپ کے پاس قریش کے کچھ لوگ آتے تو آپ فرماتے یہ اس ذات کی میراث ہے جس کی بدولت اللہ تعالیٰ نے تمہیں عزت بخشی ہے اور تمہاری مدد کی اور اس کی وجہ سے تمہیں طاقت دی، یہ یہ کیا۔

۷۳۹۸۔ ابو احمد محمد بن احمد، ابو خلیفہ، ابن عائشہ، عمارہ بن عقیل، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جریر بن عبدالعزیز کے پاس آئے، نیز، سلیمان بن احمد، محمد بن زکریا، غلابی، عمارہ بن عقیل، جریر بن عطیہ بن الخطفی، ان کا نام حذیفہ بن بدر بن سلمہ ہے۔ انہوں نے کہا: جب عمر بن عبدالعزیز آئے تو حجاز و عراق کے شعراء آپ کے ہاں اٹھ آئے، جو جو لوگ آئے ان میں نصیب، فرزدق، احوص، کثیر اور حجاج قضاعی شامہ تھے۔ وہ ایک ماہ تک ٹھہرے رہے لیکن انہیں اندر آنے کی اجازت نہ ملی۔

اور نہ حضرت عمر کو ان کے بارے میں کوئی رائے اور خواہش ہوئی، ان کی رائے اور ان کے مخصوص لوگ اور وزراء ان کی خواہش کے لوگ قراء فقہاء اور وہ لوگ تھے، آپ کے ہاں ورع و تقویٰ میں موسوم تھے۔ آپ ان کی طرف پیام بھیجتے وہ لوگ جہاں بھی اپنے شہروں میں ہوتے، اتفاق سے عون بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود ہذلی کے آنے کی جریر کو خبر ہوگئی، ہذلی متقی، اور فقیہ تھے، گفتگو میں حسن بن ابی الحسن کی نظیر تھے، جریر نے انہیں عمر کے دروازے پر کپڑے چڑھائے اور زلفوں پر عمامہ سجائے ہوئے جوان کے سر پر چپکا ہوا تھا۔ انہوں نے اس کے شملے اپنے آگے ڈالے ہوئے تھے دیکھا۔

اے قاری! جس نے اپنا عمامہ لٹکایا ہوا ہے، یہ تیرا زمانہ ہے میرا زمانہ گذر چکا ہے، ہمارے خلیفہ کو پیام دو اگر تم ان سے ملو کہ میں دروازے پر ہوں جیسا کوئی بند ھا ہوا ہے میری زلفوں میں، تو عون نے اس سے کہا: تم کون ہو؟ اس نے کہا جریر، انہوں نے کہا تمہارے لئے میری عزت حلال نہیں،

تو اس نے کہا، تو پھر خلیفہ سے مراد ذکر کر دینا، انہوں نے کہا: اگر مجھے تمہارے لئے موقع ملا تو تمہارا کام کر دوں گا، پھر وہ عمر کے پاس گئے انہیں سلام کیا پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور اپنے کلام اور مواعظ کا کچھ ذکر کیا، پھر فرمایا: دروازے پر جریر ہے اس سے میری عزت بچا لیجئے، چنانچہ آپ نے جریر کو اجازت دی، وہ اندر آیا اور کہا: امیر المومنین! مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ کے سامنے نصیحت کی بات کی جائے اور ہنسی مذاق کی بات نہ کی جائے، کیا مجھے گفتگو کی اجازت دے سکتے ہیں؟ آپ نے اسے اجازت دی تو اس نے کہا:

میں نے اپنی ملامت میں پیشوائی کو پھیرا یا جبکہ مجھے اپنے صبح وشام کے چکروں میں یمامہ کے عرض کا پتہ نہ چلا، جب سے قوم نے کجاوے کسے اس وقت سے ان کا قصد صرف اپنی تھوڑی سے آسودگی کی خاطر دھوکہ بازی ہی ہے، وہ معزاء کے آختہ کی طرح، جب دوپہر کا سورج روشن ہو اور چاند کے لئے سایہ لوٹ آیا، چیختے ہیں، میں نے ایک مقدار سے کسی زمین سے آ کر خلیفہ کی زیارت کی، جیسے ایک وقت مقرر پر موسیٰ علیہ السلام اپنے رب کے پاس آئے، ہم خلیفہ سے اسی طرح کی امید کرتے ہیں جب بارش کے مؤخر ہونے کی وجہ سے باراں کی امید کی جاتی ہے، کیا میں اس مصیبت اور نقصان کا ذکر کروں جو در پیش ہے، یا جو خبر آپ کو دی گئی اس پر اکتفاء کریں گے، میں آپ کے بعد ہمیشہ ایسے گھر میں رہا جس نے مجھے بلا سوچے سمجھے ٹھہرائے رکھا اور قبیلہ میں میرا چڑھنا اترنا مشکل ہو گیا۔

ہمارے شہری آدمی کو جو مشقت میں مبتلا ہو، ہمارا دیہاتی آدمی کچھ فائدہ نہیں پہنچاتا۔ اور نہ دیہاتی ہمارے لئے شہری پر کوئی چیز لاتا ہے۔

حج کے ایام میں کتنی ہی بیوائیں پراگندہ بال ہوتی ہیں اور کتنے ہی یتیم ایسے ہوتے ہیں جن کی نظر اور آواز کمزور ہوتی ہے، آپ نے ان کی پریشانی دور کر دی یہاں تک کہ ان بچوں اور عورتوں نے مل کر دعا کی کہ اے رب تمام لوگوں کے لئے عمر کو بابرکت بنا۔ جو آپ کی عیادت کو آیا آپ اس کے والد کی عدم موجودگی میں کافی ہیں، جیسے چڑیا کے بچے گھونسلے میں اڑ سکیں نہ اٹھ سکیں، یہ بیوائیں جن کی آپ نے ضرورتیں پوری کیں تو اس بیوہ مرد کی ضرورت کون پوری کرے گا۔

حضرت عمر کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں، فرمایا: تم تو اپنی مشقت بیان کر رہے ہو، اس نے کہا جبکہ جو چیز مجھ سے اور آپ سے غائب ہے وہ زیادہ سخت ہے، الغرض آپ نے حجاز کی طرف ایک قافلہ روانہ کیا جو اناج، کپڑوں اور عطیوں سے لدا ہوا تھا، جسے وہاں کے فقراء میں تقسیم کیا گیا، پھر فرمایا جریر کیا تم مہاجرین سے ہو؟ اس نے کہا نہیں، فرمایا: تمہارے اور انصار کے درمیان کوئی رشتہ داری، قرابت داری ہے؟ اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا تو اس غنیمت پر کس سے لڑے گا، اور مسلمانوں کے دشمنوں پر حملہ بولے گا؟ اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا: تو میں تمہارے لئے اس غنیمت کی کسی چیز میں کوئی حق نہیں سمجھتا، اس نے کہا کیوں نہیں۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے میرے لئے اس میں حصہ مقرر کیا ہے، اگر آپ اسے مجھ سے دور نہ کریں۔

آپ نے فرمایا تیرا ناس ہو! وہ حق کیا ہے؟ اس نے کہا ایک مسافر آپ کے پاس دور دراز سے آیا اور وہ آپ کے دروازے پر سب سے بے تعلق ہے، آپ نے فرمایا تب تو میں تجھے دوں گا، آپ نے بیس دینار منگوائے جو عطیات سے بچ گئے تھے۔ آپ نے فرمایا یہ میرے عطیہ سے بچ گئے تھے، مسافر کو آدمی کے مال سے دیا جاتا ہے، اگر اس سے زیادہ بچ جاتے تو میں تمہیں دے دیتا، لو انہیں لے لو، اور اگر چاہو تو تعریف کرو اور چاہو تو مذمت کرو، اس نے کہا امیر المومنین! میں تو تعریف کروں گا، جب وہ باہر نکلا تو شاعروں نے اسے گھیر لیا انہوں نے کہا: ابو حرزہ تمہارے پیچھے کیا ہے؟ اس نے کہا تم میں سے ہر آدمی اپنی سواری سے مل جائے کیونکہ میں ایسے آدمی کے پاس سے آیا ہوں جو فقراء کو دیتا ہے مگر شعراء کو نہیں دیتا، پھر اس نے کہا:

میں نے شیطان کا منتر اس پر چلتا نہ دیکھا، جبکہ میرا شیطانی جن منتر کرنے والا ہے، یہ غلابی کے الفاظ ہیں۔

۷۳۹۹۔ سلیمان بن احمد، ابو خلیفہ، ابو محمد الثوری، اصمعی، عمری، ان کے سلسلہ سند میں ہے عمر بن عبد العزیز نے فرمایا، ہم کسی آدمی کی عقل

کی بناء پر زندگی نہیں گزارتے چہ جائیکہ اس کے گمان پر زندگی گزاریں۔

۷۴۰۰۔ محمد بن علی، حسن بن محمد بن حماد، عمرو بن عثمان، خالد بن یزید، جعونہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس ایک شخص آ کر کہنے لگا۔ آپ سے پہلے جتنے لوگ تھے خلافت ان کی زینت کا سبب تھی اور آپ امیر المومنین! خلافت کی زینت ہیں، آپ کی مثال تو ایسی ہے جیسے شاعر نے کہا:

موتی چہروں کے حسن کو دوبالا کرتا ہے، گویا موتی کے لئے تیرے چہرے کا حسن و جمال زینت ہے، آپ نے اس سے اعراض فرمایا۔

۷۴۰۱۔ محمد بن علی، حسن بن محمد بن قتیبہ، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ بن یحییٰ، ابی، جدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے محمد بن کعب قرظی کو خط لکھا، جس میں ان سے پوچھ رہے تھے کہ تم نے اپنا غلام سالم بیچنا ہے، وہ بہتر عبادت گزار غلام تھا، انہوں نے کہا: میں نے اسے مدبر (مرنے کے بعد آزاد) بنالیا ہے آپ نے فرمایا: چلو وہ مجھے دکھاؤ چنانچہ آپ کے پاس سالم آیا۔

آپ نے فرمایا: میں جس مصیبت میں مبتلا ہوں تم دیکھ رہے ہو اور اللہ کی قسم مجھے اندیشہ ہے کہ میں نجات نہیں پا سکتا، سالم نے کہا: اگر آپ جیسے کہتے ہیں ویسے ہی ہیں تو یہی آپ کی نجات ہے ورنہ یہ ایسا معاملہ ہے جس سے ڈرنا چاہئے، آپ نے اس سے کہا، سالم! مجھے کچھ نصیحت کرو، فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام سے ایک خطا ہوئی جس کی پاداش میں وہ جنت سے نکالے گئے، اور آپ کئی خطاؤں کے مرتکب ہو کر جنت کی آرزو کرتے ہیں۔

۷۴۰۲۔ ابراہیم بن عبداللہ، احمد بن محمد سنان، ابوالعباس سراج، قتیبہ بن سعید، النضر بن زرارہ، ان کے سلسلہ سند میں کسی معتبر شخص سے روایت ہے، حضرت عمر بن عبدالعزیز کا ایک بھائی تھا جسے اللہ تعالیٰ کی خاطر بھائی بنایا مملوک غلام تھا جس کا نام سالم تھا، جب آپ خلیفہ بنے، تو کسی دن اسے بلایا، اس سے کہا: سالم! مجھے اندیشہ ہے کہ میں نجات نہیں پاؤں گا، انہوں نے کہا: اگر آپ ڈرتے ہیں تو بہت اچھی بات ہے لیکن مجھے خوف ہے کہ آپ خوف نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو ایک گھر میں ٹھہرایا، جہاں اس سے کوئی غلطی سرزد ہوئی تو اسے اس گھر سے نکال دیا، اور ہم تو کئی گناہوں والے ہیں، پھر بھی اس گھر میں رہنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

۷۴۰۳۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن العباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، عبداللہ بن عقبہ، علی بن حسین، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کا ایک دوست تھا، آپ کو اطلاع ملی کہ وہ فوت ہو گیا ہے، آپ اس کے گھر والوں کے پاس تعزیت کے لئے گئے، وہ آپ کے سامنے چیخ پڑے، حضرت عمر نے ان سے فرمایا: موصوف تمہارا رازق نہ تھا، تمہارا رازق زندہ ہے، جس پر موت نہیں آئی، اور موصوف نے تمہاری کوئی چیز (رزق کے) راستوں سے بند نہیں کی۔ اپنے رزق کا راستہ بند کیا ہے اور تم میں سے ہر آدمی کے لئے ایک راستہ (رزق کے لئے) ہے جسے اللہ کی قسم بند ہونا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جب سے دنیا کو پیدا کیا، اس کے لئے فنا اور خراب ہونا مقدر کر دیا، اس کے باسیوں پر فنا ہونا مقرر کر دیا، ہر نعمت کا گھر بیگنیوں سے بھر گیا ہے، جو جمع ہوئے منتشر ہو گئے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہی زمین و اہل زمین کا وارث ہوگا، سو جو تم میں سے اپنے آپ پر رو سکے روئے، اس لئے کہ جس طرف آج تمہارا یہ شخص چلا گیا ہے تم سب کل اسی کی طرف جانے والے ہو۔

۷۴۰۴۔ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، الحکم بن موسیٰ، سبرہ بن عبدالعزیز، سہل بن ربیع بن سبرہ، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد ربیع سے روایت ہے فرمایا: جب عبدالملک بن عمر بن عبدالعزیز، اور سہل بن عبدالعزیز اور مزاحم مولیٰ عمر کی جب پے در پے ہلاکت ہوئی تو ربیع بن سبرہ ان کے پاس آئے، اور کہا: امیر المومنین اللہ تعالیٰ آپ کا اجر بڑھائے، میں نے آپ کی طرح کوئی شخص نہیں دیکھا جسے آپ کی طرح لگا تار دنوں میں مصیبت پہنچی ہو۔ اللہ کی قسم! میں نے آپ کے بیٹے جیسا بیٹا، آپ کے بھائی جیسا بھائی اور آپ کے غلام جیسا غلام کبھی نہیں دیکھا، حضرت عمر نے اپنا سر جھکا لیا، میرے ساتھ جو شخص تکیہ پر تھا، اس نے مجھے کہا: تم نے انہیں

غمگین کر دیا، راوی کا بیان ہے پھر آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا: ربیع تم نے ابھی کیا کہا؟ چنانچہ جو کچھ میں نے پہلے کہا دوبارہ دہرایا، آپ نے فرمایا: نہیں اس ذات کی قسم! جس نے ان پر موت بھیجی، ان چیزوں میں سے میں کوئی بھی گویا نہ تھی۔

۷۴۰۵۔عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عفان بن مسلم، عثمان بن عبدالحمید، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہمیں یہ اطلاع پہنچی کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دو بیٹے بچپن میں فوت ہو گئے، لوگ آپ کے پاس تعزیت کے لئے آئے۔ آپ خاموش بیٹھے تھے، کبھی گفتگو نہ کرتے، یہاں تک کہ بعضوں نے کہا: یہ حالت جزع (فزع انتہائی غم و بے صبری) کی وجہ سے ہے، تو پھر آپ نے گفتگو کی آپ نے فرمایا: ملک الموت میرے حجرہ میں آیا اور میرا ایک حصہ لے کر گیا مجھے ایسا لگا کہ مجھے لے گیا ہے۔

۷۴۰۶۔ابوبکر، عبداللہ، منصور بن بشیر، ابوسعید المؤدب، یعنی محمد بن مسلم بن ابی الوضاح، عبدالکریم، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ کسی نے حضرت عمر سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام کی طرف سے اچھا بدلہ عطا فرمائے، آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ میری طرف سے اسلام کو اچھا بدلہ دے۔

۷۴۰۷۔ابوبکر، عبداللہ، ابومعمر، ابوسفیان العمری، اسامہ بن زید، ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ مجھے حضرت عمر نے کہا: تم نے میری امارت وحکومت میں اس حق سے زیادہ لذیذ کوئی چیز نہیں پائی جو خواہش کے موافق ہو۔

۷۴۰۸۔ابوبکر، عبداللہ، ابومعمر، ابوبکر بن عیاش، ابویحییٰ القتات، مجاہد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر نے مجھے تیس درہم دیے اور فرمایا: مجاہد یہ میرے مال کی زکوٰۃ ہے۔

۷۴۰۹۔ابوبکر، عبداللہ، ہارون بن معروف، ضمرۃ، ولید بن راشد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر نے لوگوں کے عطیات میں دس دس دراہم کا اضافہ کیا، جس میں آقا اور غلام برابر تھے۔

۷۴۱۰۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ، ابومعمر، سفیان، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: مرا خواہشمند دل تھا، میں جس چیز کی پروانہ کرتا یہ اس سے بڑی کی خواہش کرتا، جب مرا دل آخری حد تک پہنچ گیا تو آخرت کی خواہش کرنے لگا۔

۷۴۱۱۔محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن حسین بن معبد المطلی، حسن بن محمد زعفرانی، سعید بن عامر، جویریہ بن اسماء، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ مرا یہ نفس بڑا خواہشمند ہے، اسے دنیا کی جو چیز ملی اس سے افضل کی خواہش کرنے لگا، جب اسے خلافت ملی، جس سے افضل کوئی چیز نہیں، سعید نے فرمایا: جنت، خلافت سے افضل ہے۔

۷۴۱۲۔عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، منصور بن ابی مزاحم، شعیب بن صفوان ابویحییٰ، محمد بن مروان بن ابان بن عثمان بن عفان، ان کے سلسلۂ سند میں اس شخص سے روایت ہے جس نے مزاحم سے سنا، فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز سے کہا: میں نے آپ کے گھر والوں میں خلل دیکھا ہے، تو آپ نے مجھے کہا: مزاحم! کیا وہ انہیں کافی نہیں، میں نے انہیں غنیمت میں سے اتنا دیا جو مسلمانوں کو عمر کے مال سے دیا جاتا ہے۔

میں نے انہیں کہا: اتنی زیادہ ضرورت میں یہ مال ناکافی ہے اور ساتھ ساتھ ان کی ضیافت ان کے کپڑے اور ان کی عورتوں کی ضروریات نہیں؟ اللہ کی قسم! مجھے اندیشہ ہے کہ انہیں فاقہ لاحق ہو، تو عمر نے مجھے کہا: میرا نفس بڑا خواہشمند ہے اور میں نے اپنے آپ کو اس وقت مدینہ میں دیکھا جب میں لڑکوں سے کھیلا کرتا تھا، پھر مرے دل میں عربیت اور شعر سیکھنے کی خواہش پیدا ہوئی، جس سے میں نے بقدر ضرورت اور جتنا میں چاہتا تھا حاصل کیا، پھر بادشاہت کی خواہش ہوئی تو میں مدینہ کا گورنر بن گیا، پھر بادشاہت ہی میں لباس، عیش وعشرت اور خوشبو کی خواہش ہوئی، مجھے معلوم نہیں کہ مرے خاندان یا باہر کے لوگوں میں سے کوئی مری طرح رہتا ہو۔ پھر مرے دل میں آخرت اور عدل پر عمل کرنے کی خواہش ہوئی، مجھے امید ہے کہ مجھے وہ حصہ ملے گا جس کی آخرت میں سے مرے دل نے خواہش کی،

میں وہ شخص نہیں جس نے لوگوں کی دنیا کی خاطر اپنی آخرت خراب کر دی ہو۔

۷۴۱۳۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، احمد بن ولید، محمد بن کثیر، ابوکثیر بن مروان، رجاء بن حیوۃ، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ ایک رات میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس باتیں کرتا رہا، چراغ خراب ہوگیا تو میں اسے درست کرنے کھڑا ہوا تو عمر نے مجھے بیٹھنے کا کہا، پھر خود اٹھے اور اسے درست کیا، اس کے بعد واپس آ کر بیٹھ گئے، فرمایا: میں اور عمر اٹھے، میں اور عمر بیٹھے، آدمی کا کمینہ پن ہے کہ وہ اپنے مہمان سے کام لے۔

۷۴۱۴۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حکم بن موسیٰ، ضمرہ بن ربیعہ، عبدالعزیز بن ابی خطاب، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: مجھے رجاء بن حیوہ نے کہا: میں نے تمہارے باپ سے بڑھ کر کامل عقل والا آدمی نہیں دیکھا۔ ایک رات میں ان سے باتیں کرتا رہا، پھر اس طرح کی بات کا ذکر کیا۔

۷۴۱۵۔ احمد بن جعفر، عبداللہ، ابن رح، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حاتم بن لیث، حسین بن محمد، عبداللہ بن عمرو، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ میں نے ایک بوڑھے شخص سے سنا جو عمر بن عبدالعزیز کے محافظوں میں سے تھا: کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو اس وقت دیکھا جب وہ خلیفہ بنے، ان کا بڑا خوبصورت رنگ تھا، عمدہ لباس پہنے ہوئے تھے، پھر کچھ عرصہ بعد میں ان کے پاس آیا، وہ خلیفہ تھے ان کا رنگ جل کر سیاہ ہوگیا، کھال ہڈیوں سے مل گئی یہاں تک کہ کھال اور ہڈیوں کے درمیان گوشت کا نام ونشان نہ تھا، آپ کے سر پر سفید ٹوپی تھی جس کی روئی جمع تھی، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ابھی کسی نے دھوئی ہے، آپ پر بوسیدہ کپڑے تھے جن کے بند نکلے ہوئے تھے، اور وہ عمامہ پر تھے جو زمین سے مل رہا تھا، عمامہ کے نیچے گاڑھے کی قطرانی اچکن تھی، آپ نے مجھے کچھ مال دیا کہ میں اسے رقہ میں صدقہ خیرات کر دوں، آپ نے فرمایا: اس مال کو بہتی نہر کے کنارے تقسیم کرنا، میں نے کہا: مرے پاس ناواقف آدمی بھی آئے گا کیا میں اسے بھی دیدوں؟ آپ نے فرمایا: ہر اس شخص کو جو تمہاری طرف اپنا ہاتھ بڑھائے۔

۷۴۱۶۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، معاویہ بن عبداللہ بن معاویہ بن عاصم بن منذر بن زبیر بن العوام، ابوالمقام ہشام بن ہشام، محمد بن کعب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جب عمر خلیفہ بنے تو میری طرف پیام بھیجا، میں اس وقت مدینہ منورہ میں تھا، میں آپ کے پاس آ گیا، میں جب بھی آپ کی طرف دیکھتا تو تعجب کیے بغیر نظر نہ ہٹاتا، آپ نے فرمایا: ابن کعب! تم مجھے ایسا دیکھ رہے کہ اس طرح پہلے نہ دیکھتے تھے، میں نے کہا: تعجب کی نگاہ سے دیکھ رہا ہوں، فرمایا: کاہے کا تعجب؟ میں نے کہا: امیر المؤمنین! مجھے آپ کی رنگت اور جسم کی کمزوری، بالوں کے گرنے پر تعجب ہو رہا ہے، فرمایا: اس وقت کیا حال ہوگا جب مجھے تم تین سال بعد دیکھو گے جب میں قبر کے گڑھے میں ڈال دیا جاؤں گا، مری آنکھیں مرے رخساروں پر (پھٹ کر) بہہ پڑیں گی، اور مرے نتھنے پیپ اور خون سے جاری ہوں گے، تمہیں مجھ سے زیادہ اچنبھا ہوگا۔

۷۴۱۷۔ ابوبکر بن عبداللہ، عبیداللہ بن عمر رح، ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن مروان عقیلی، عمارہ بن ابی حفصہ، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ مسلمہ بن عبدالملک، عمر بن عبدالعزیز کے مرض الوفات میں ان کے پاس آئے، آپ نے کہا: آپ اپنے خاندان والوں کے لئے کسے وصیت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: جب میں اللہ تعالیٰ کو بھول جاؤں تو مجھے یاد دلا دینا، آپ نے دوبارہ وہی بات کہی کہ گھر والوں کے بارے میں کسے وصیت کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میرا اولی وہ اللہ ہے جس نے کتاب نازل کی اور وہ نیکوکاروں کا نگہبان ہے

۷۴۱۸۔ ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابرہیم، ابواسحاق، محمد بن حسن، ہاشم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جب وہ دورہ پڑا جس میں عمر کی وفات ہوئی تو ان کے پاس مسلمہ بن عبدالملک آئے۔ انہوں نے کہا: امیر المومنین! آپ نے اپنی اولاد کا منہ اس مال سے خالی

چھوڑ دیا، انہیں نادار کردیا، ان کے پاس کچھ نہیں، اگر آپ ان کے بارے میں مجھے یا اپنے خاندان میں سے مجھ جیسے کسی شخص کو وصیت کردیں تو کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے سہارا دو، پھر فرمایا: تمہارا یہ کہنا کہ میں نے اس مال سے اپنی اولاد کا منہ خالی چھوڑ دیا ہے تو اللہ کی قسم میں نے انہیں ان کے حق سے منع بھی نہیں کیا اور نہ انہیں وہ چیز دی جوان کا حق نہیں بنتی تھی اور تمہارا یہ کہنا کہ آپ مجھے یا مجھ جیسے کسی شخص کو اپنے خاندان والوں میں وصیت کردیں، تو میرا اوصی اور ولی ان کے بارے میں وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے کتاب نازل کی اور وہی نیکوکاروں کا نگہبان ہے، مری اولاد ان دو مردوں کی مانند ہیں، ایک تو تقویٰ اختیار کرتا ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی راستہ نکال دیں گے، دوسرا وہ جو گناہوں کی طرف متوجہ ہو۔ سو میں ایسا نہیں کہ انہیں مزید اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر امداد و طاقت دوں، پھر ان کی طرف پیام بھیجا، وہ بارہ افراد تھے، راوی کا بیان ہے آپ نے ان کی طرف دیکھا تو آپ آبدیدہ ہو کر رونے لگے، پھر فرمایا: وہ نوجوان جنہیں میں بے سروسامان چھوڑے جارہا ہوں ان کے پاس کچھ بھی نہیں، ایسی بات نہیں بلکہ الحمدللہ انہیں میں بھلائی کے ساتھ چھوڑے جارہا ہوں۔

اے مرے بیٹو! تم اہل عرب اور معاہدین میں سے جس سے بھی ملو تو ان پر تمہارا حق ہے، بیٹو! تمہارے سامنے دو معاملوں میں سے ایک ہے یا یہ کہ تم مالدار ہو جاؤ اور تمہارا باپ جہنم میں داخل ہو یا یہ کہ تم نادار وفقیر رہو اور تمہارا باپ جنت میں داخل ہو، اور تمہارے باپ کو تمہارا فقیر رہنا اور جنت میں جانا تمہارے مالدار ہونے اور اس کے جہنم میں جانے سے زیادہ محبوب ہے، کھڑے ہو جاؤ اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے۔

۷۴۱۹۔ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سہل بن محمود، عمر بن حفص المطیعی، عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے ان سے کہا کہ حضرت عمر نے تمہارے لئے کتنا مال چھوڑا؟ تو وہ مسکرانے لگے، انہوں نے کہا، ہمارے ایک غلام تھے جن کے پاس خرچ کا حساب تھا، وہ کہتے ہیں کہ جب عمر جانکنی کے عالم میں تھے تو مجھے کہا: تمہارے پاس کتنا مال ہے؟ میں نے کہا: چودہ دینار، فرمایا: ان سے تو تم مجھے ایک منزل سے دوسری منزل تک اٹھانے میں لگاؤ گے، راوی کہتے ہیں، پھر میں نے کہا: آمدنی کتنی چھوڑی؟ تو انہوں نے کہا چھ سو دینار کی آمدنی، تین سو دینار ہر سال ملتے ہیں، جو ہمیں ان کی طرف سے میراث ملی اور تین سو دینار ہمارے بھائی عبدالملک کی میراث سے ملے، ہم آپ کے بارہ لڑکے اور چھ لڑکیاں تھے، آپ کا مال ہم میں ۱۵ کے حساب سے تقسیم ہوا۔

۷۴۲۰۔ ابو محمد، احمد، منصور بن بشیر، ابوبکر یعنی (بن نوفل) بن الفرات ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے، عمر بن عبد العزیز نے جعونہ بن حارث کو ملطیہ کا گورنر بنایا، انہوں نے وہاں چڑھائی کی جس کی وجہ سے انہیں مال غنیمت حاصل ہوا، وہ عمر بن عبد العزیز کے پاس آئے، آکر جب سارے واقعہ سے خبردار کیا تو عمر نے فرمایا: کسی مسلمان کو بھی نقصان پہنچا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں صرف ایک چھوٹا سا مرد، یہ سن کر عمر غضبناک ہو گئے اور فرمایا: چھوٹا سا مرد چھوٹا سا مرد دو بار فرمایا۔ مرے پاس بکریاں اور گائے لاتے ہو اور مسلمانوں کے ایک مرد کو تکلیف پہنچے؟ جب تک میں زندہ ہوں تم اور تمہارا باپ کسی عہدہ پر فائز نہیں ہو سکتے۔

۷۴۲۱۔ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبداللہ بن ابراہیم بن عمر بن کیسان صنعانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے اپنے چچا محمد کو فرماتے سنا: حضرت عمر نے فرمایا: وہ شخص جو کسی عہدہ پر فائز نہیں کیا گیا، گویا اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔

۷۴۲۲۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسواق، محمد بن عمر الباہلی ح، محمد بن علی، حسین بن محمد بن حماد، ابو موسیٰ، عثمان بن غطفانی، علی بن زید، ان کے سلسلہ سند میں ہے، میں نے عمر بن عبدالعزیز کو فرماتے سنا: چالیس سالہ شخص پر اللہ تعالیٰ کی حجت تام ہو گئی کہ اس میں عمر بن عبدالعزیز فوت ہوئے۔

۷۴۲۳۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، احمد بن ابراہیم، اسمٰعیل بن ابراہیم، ایوب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر کو وہ جگہ یاد

دلائی گئی جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ہے، لوگ اس بارے میں عرض ومعروض کرنے لگے۔ لوگوں نے کہا: اگر آپ مدینہ منورہ کے قریب ہوں تو اچھا ہے، آپ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ مجھے جہنم کے علاوہ ہر طرح کا عذاب دے یہ مجھے زیادہ پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں یہ بات آئے کہ میں اپنے آپ کو اس کا اہل و مستحق سمجھوں، یعنی ایسی بات نہیں میں اپنے آپ کو اس کا اہل نہیں سمجھتا۔

۷۴۲۴۔ محمد بن علی، ابوعروبہ، عمرو بن عثمان، خالد بن یزید، جعونہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر سے کہا: اگر آپ مدینہ منورہ کے قریب ہوں، پھر اسی طرح بیان کیا۔

۷۴۲۵۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، ابوکریب ابن المبارک، جابر بن حازم، مغیرہ بن حکیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھ سے فاطمہ زوجہ عمر بن عبدالعزیز نے بیان کیا، میں عمر کو اکثر یہ کہتے سنا کرتی تھی، اے اللہ! ان لوگوں پر مری موت کو ہلکا کریں، اگر چہ ایک گھڑی ہی کیوں نہ ہو' ایک دن میں نے ان سے کہا: اگر میں یہاں سے چلی جاؤں تو اچھا ہے کیوں کہ آپ بیدار رہے ہیں، تا کہ امیر المومنین! آپ کچھ نیند کرلیں۔ تو میں اس کمرے کے ایک گوشہ میں چلی گئی، پھر میں نے آپ کو فرماتے سنا: یہ آخرت کا گھر جسے ہم ان لوگوں کو دیتے ہیں جو زمین میں سر بلندی اور فساد نہیں چاہتے اور اچھا انجام پرہیزگاروں کا ہے۔ (القصص ۸۳)، آپ بار بار اسے دہراتے رہے، فرماتی ہیں: پھر آپ نے سر جھکالیا، تو میں نے آپ کے ایک خادم بچے سے کہا: جاؤ دیکھو، وہ گیا تو اس نے چیخ ماری، پھر میں آئی تو انہوں نے اپنا رخ قبلہ کی طرف کیا ہوا تھا، ایک ہاتھ سے اپنی دونوں آنکھیں بند کی ہوئی اور دوسرا ہاتھ منہ پر رکھا ہوا تھا۔

۷۴۲۶۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عباس بن ابی طالب، حارث بن بہرام، النضر، لیث بن ابی مرقیۃ، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ جب آپ مرض الوفات میں تھے تو آپ نے فرمایا: مجھے بٹھاؤ، لوگوں نے بٹھایا، آپ نے فرمایا: میں وہی ہوں جسے آپ نے دیا تو میں نے کوتاہی کی، آپ نے روکا میں نے نافرمانی کی، لیکن اللہ اکیلا معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پھر آپ نے سر اٹھایا اور تیز نظروں سے دیکھنے لگے، لوگوں نے کہا: آپ بڑے غور سے دیکھ رہے ہیں، آپ نے فرمایا: میں کچھ ایسے حاضرین کو دیکھ رہا ہوں جو انسان ہیں نہ جنات، اس کے بعد آپ کی روح قبض ہوگئی۔

۷۴۲۷۔ حبیب بن حسن بن حلویہ قطان، ابراہیم بن یزید بن مصعب شامی، اسمٰعیل بن عیاش، ابن المبارک اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے جنازہ میں حاضر ہوا، اس کے بعد وہاں سے شہر قنسرین کے ارادے سے نکلا، جاتے جاتے ایک راہب پر گزر ہوا جو اپنے دو بیلوں یا گدھوں کو چلا رہا تھا، وہ مجھے کہنے لگا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اس شخص کے جنازہ میں حاضر تھے؟ میں نے کہا: ہاں تو اس نے اپنی آنکھیں جھکالیں اور دھاڑیں مار کر رونے لگا، میں نے کہا: تو اس پر کیوں روتا ہے جبکہ تو اس کے دین پر نہیں، اس نے کہا: میں اس پر نہیں رو رہا، بلکہ اس نور پر رو رہا ہوں جو زمین پر تھا اور اب بجھا دیا گیا ہے۔

۷۴۲۸۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عباس بن ابی طالب، علی بن میمون الرقی، ابوخلید، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے اہل مجلس سے کہا: جو کوئی تم میں سے مرے ساتھ رہنا چاہے وہ پانچ خصلتوں کو اپنا کر مرے ساتھ رہے، مجھے عدل کی وہ راہ دکھائے جو مجھے سجھائی نہیں دیتی، نیکی کے کام پر مرا مددگار ہو، مجھے اس شخص کی ضرورت و حاجت پہنچائے جو خود نہیں پہنچا سکتا، مرے پاس کسی کی غیبت نہ کرے، مری طرف سے اور لوگوں کی طرف وہ جس امانت کا ذمہ دار بنایا گیا ہے اسے پہنچائے لہٰذا اگر وہ ان سب صفات سے متصف ہو تو وہ آجائے ورنہ وہ مری صحبت و مجلس سے رو کا جائے مرے پاس نہ آئے۔

۷۴۲۹۔ مخلد بن جعفر، محمد بن علی المروزی، خالد بن خداش، حماد، ابو ہاشم روانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک شخص حضرت عمر بن عبد العزیز کے پاس آکر کہنے لگا: میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ بنی ہاشم ان سے شکایت کر رہے ہیں، آپ نے ان سے فرمایا: عمر بن عبدالعزیز کہاں ہے۔

۷۴۳۰۔محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن محمد بن عبدالسلام، حسن بن ابی امیہ، ابواسامہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک شخص نے خواب میں باب جنت پر لکھا دیکھا، اللہ غالب حکمت والے کی طرف سے عمر بن عبدالعزیز کے لئے دردناک عذاب کے دن سے براءت کا اعلان ہے۔

۷۴۳۱۔ابوحامد احمد بن محمد بن حسین، ابن ابی حاتم، ح، محمد بن ابراہیم، محمد بن اسلم بن یزید الوراق، عمار بن خالد، محمد بن یزید الواسطی معاذ مولیٰ زید بن تمیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بنی تمیم کے ایک شخص نے خواب میں آسمان سے اترتی ایک کھلی کتاب کو دیکھا جس پر واضح خط سے لکھا تھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، یہ اللہ غالب حکمت والے کی طرف سے عمر بن عبدالعزیز کے لئے دردناک عذاب سے براءت کی کتاب ہے، بے شک میں ہی اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہوں۔

۷۴۳۲۔عبدالرحمٰن بن محمد بن المذکر، عباس بن حمدان، محمد بن یحییٰ، عباد بن عمر، مخلد بن یزید، یوسف بن ماھک، ان کے سلسلہ سند میں ہے، کہ ہم حضرت عمر بن عبدالعزیز کی قبر پر مٹی برابر کر رہے تھے۔ اسی دوران آسمان سے ہم پر ایک پتلی کھال گری جس میں لکھا تھا، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اللہ تعالیٰ کی طرف سے عمر بن عبدالعزیز کے لئے جہنم سے امان کا اعلان ہے۔

۷۴۳۳۔عثمان بن محمد عثمان، حسین بن احمد بن بسطام، احمد بن محمد بن ابی بزہ، محمد بن یزید بن خنیس، وھیب بن ورد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک دفعہ مقام ابراہیم کے پیچھے سویا ہوا تھا، میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک شخص باب بنی شیبہ سے اندر آرہا ہے وہ کہہ رہا تھا، لوگو! تم پر اللہ تعالیٰ کے خط نے ایک والی مقرر کیا ہے میں نے کہا: کون؟ اس نے اپنے ناخن کی طرف اشارہ کیا، جس پر لکھا تھا ع، م، ر، اس کے بعد حضرت عمر بن عبدالعزیز کی بیعت ہوگئی۔

۷۴۳۴۔ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، احمد بن ابراہیم الدورقی، ولید بن صالح، ابوالمیح، خصاف اخی نصیف، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ کے دائیں طرف حضرت ابوبکر بائیں طرف حضرت عمر اور ان کے سامنے میمون بن مہران بیٹھے ہیں، میں نے میمون بن مہران سے آکر پوچھا: یہ شخصیت کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، میں نے کہا: اور یہ؟ انہوں نے فرمایا: دائیں طرف حضرت ابوبکر اور بائیں طرف عمر ہیں، اتنے میں عمر بن عبدالعزیز آگئے اور وہ حضرت ابوبکر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان بیٹھ گئے، تو حضرت عمر کو ان کی جگہ کی حرص ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور اپنی گود میں بٹھالیا۔

۷۴۳۵۔مخلد بن جعفر، محمد بن یحییٰ المروزی، خالد بن خداش، حماد، ابو ہاشم رمانی، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ ایک شخص عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا، اس نے کہا: میں نے خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ کے دائیں طرف ابوبکر اور بائیں طرف عمر تھے، پھر اسی طرح کا تذکرہ کیا۔

۷۴۳۶۔ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، احمد بن ابراہیم الدورقی، اسود بن سالم، حسان بن ابراہیم، عبیداللہ الوصابی، عراک بن حجرہ، ان کے سلسلہ سند میں عمر سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے فرمایا: عمر قریب ہوجاؤ! میں آپ کے اتنا قریب ہوگیا کہ آپ سے مصافحہ کرسکوں، کیا دیکھتا ہوں دو بوڑھے شخص آپ پر سایہ افگن ہیں، آپ نے فرمایا: جب تم مری امت کے والی بنو، تو ان کے بارے میں اس طرح نگرانی کرنا جیسے ان دونوں نے کی، میں نے عرض کیا، یہ دونوں کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ ابوبکر ہیں اور یہ عمر ہیں۔

۷۴۳۷۔ابوحامد بن جبلہ، محمد، یحییٰ بن ابی طالب، ابراہیم بن بکر البصری، بشار خادم عمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا، آپ نے فرمایا: میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ کے دائیں طرف ابوبکر اور بائیں طرف عمر تھے،

اور حضرت عثمان کو کہتے دیکھا: رب کعبہ کی قسم! میں نے حضرت علی سے لڑائی کی اور حضرت علی فرمانے لگے، رب کعبہ کی قسم! مجھے بخش دیا ہے۔

۷۴۳۸۔ سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوہاب بن نجدہ، ابوالمغیرہ، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے فرمایا: جب تم کسی گروہ کو دیکھو کہ وہ عوام کو چھوڑ کر کسی کام میں سرگوشی کر رہے ہیں تو جان لو وہ گمراہی کی داغ بیل رکھ رہے ہیں۔

۷۴۳۹۔ سلیمان بن احمد، احمد بن سعود، محمد بن کثیر، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر نے اپنے گورنروں کو لکھا کہ وہ قصاص کا حکم دیں اور ان کی زیادہ طوالت عمر کی دعا ہو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ پر درود بھیجنے کی ہو۔

۷۴۴۰۔ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ عمر نے اپنے کسی گورنر کو لکھا: ''میں تمہیں تقویٰ اور کام میں میانہ روی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کی وصیت کرتا ہوں، اور جو چیزیں لوگوں نے بعد میں پیدا کیں انھیں چھوڑنے کا حکم کرتا ہو، جس کی سنت جاری تھی، وہ لوگ اس کی ذمہ داری کے لئے کافی ہیں۔ جان لو! کہ جس نے جب بھی کوئی بدعت نکالی تو اس کی رہنمائی کی چیز پہلے گزر چکی ہوگی، جو عبرت ہوگی، لہٰذا تم سنت کو تھامو، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمہارے لئے حفاظت کا ذریعہ ہے اور یہ بھی جان لو کہ جس نے کئی طریقوں کی راہ نکالی جبکہ اسے ان کی پھسلن، غلطی، خلاف ورزی اور انتہا پسندی کا علم ہوتا ہے اس واسطے کہ پہلے گزرے ہوئے لوگ علم کی بنا پر واقف ہوئے اور تنقید کی نگاہ ان کے لئے کافی رہی اور کئی چیزیں ذکر کیں جو مجھے یاد نہیں۔

۷۴۴۱۔ ابواحمد محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ، اسمٰعیل بن سعید، عبداللہ بن موسیٰ، ابورجاء الہروی، شہاب بن خراش، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے ایک شخص کی طرف لکھا: السلام علیکم، امابعد! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں پھر اسی طرح کی بات ذکر کی، البتہ اس کا اضافہ کیا ہے، وہ لوگ امور کے جاننے پر قوی تھے، ان کاموں میں اگر کوئی فضیلت تھی تو وہ اس کے زیادہ مستحق تھے، کیونکہ وہ لوگ پہلے گزرے ہیں، اور ہدایت اگر یہ ہوتی جس پر تم کاربند ہو تو وہ اس تک تم سے پہلے پہنچ چکے ہوتے، اور اگر تم یہ کہو کہ بعد کی بدعتیں ان لوگوں کی ایجاد ہیں، جنہوں نے ان کے علاوہ کسی اور کی پیروی کی اور اپنے آپ میں کھو کر ان سے غافل رہے، البتہ انہوں نے ایسی باتیں کیں جو کافی تھی اور ایسے قوانین وضع کیے، جو شافی تھے ان سے بالا کوئی سواری چلا کر تھکانے والا نہیں۔

ان کے علاوہ کئی لوگوں نے کوتاہی کی تو خشک ہوگئے اور دوسروں ان سے صرف نظر کیا تو وہ غلو و انتہا پسندی میں پڑ گئے، جبکہ تم اس کے درمیان سیدھی راہ پر ہو۔

۷۴۴۲۔ ابومحمد بن جبلہ، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عفان بن مسلم، عثمان بن عبدالحمید، موسیٰ بن رباح، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ عمر کچھ لوگوں کے پاس آ کر بیٹھے، پھر انہیں یاد آیا کہ آپ نے انہیں سلام نہیں کیا، آپ اٹھے اور آ کر انھیں سلام کیا اور پھر بیٹھے۔

۷۴۴۳۔ ابومحمد، احمد بن حسین، احمد الدورقی، قبیصہ، سفیان ان کے سلسلہ سند میں ہے، ایک شخص حضرت عمر سے ملا، ان سے کسی نے کہا: اس سے آپ کو کس نے روکا؟ آپ نے فرمایا: متقی شخص کو لگام پڑی ہوتی ہے۔

۷۴۴۴۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے مالک بن دینار کو فرماتے سنا: میں نے توریت میں پڑھا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز صدیق ہیں۔

۷۴۴۵۔ ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، جعفر بن محمد بن عمران ثعلبی، خالد بن حیان، جعفر بن برقان، میمون بن مہران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک نبی سے دوسرے نبی کے بارے میں عہد لیتا ہے اور لوگوں سے عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں عہد

لیا۔

۷۴۴۶۔ ابومحمد، احمد بن حسین، احمد الدورقی، احمد بن نصر بن مالک، محمد بن ثور، معمر، زہری، عبید اللہ بن عبداللہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے سامنے علماء تلاندہ تھے۔

۷۴۴۷۔ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان، جعفر بن برقان، میمون بن مہران، ان سے یا کسی اور سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے سامنے علماء نرے طالب علم تھے۔

۷۴۴۸۔ محمد بن علی، احمد بن عبدالجبار، ہیثم بن خارجہ، مبشر بن اسمٰعیل، جعفر بن برقان، میمون بن مہران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہم عمر بن عبدالعزیز کے پاس اس خیال سے آئے کہ ہماری انہیں ضرورت ہے تو ہم نے اپنے آپ کو ان کے سامنے طالب علم پایا۔

۷۴۴۹۔ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان، جعفر بن برقان، ان سے یا کسی اور سے روایت ہے، مجاہد کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہم عمر بن عبدالعزیز کو تعلیم دینے آئے، جب ہم ان کے پاس رہے تو ہم نے ان سے سیکھا۔

۷۴۵۰۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حاتم بن لیث، ابونعیم، جعفر بن برقان، میمون بن مہران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز علماء کو تعلیم دیتے تھے۔

۷۴۵۱۔ ابومسعود عبداللہ بن محمد بن احمد بن یزید، محمد بن احمد، محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، حسین الدراع، عبداللہ بن خراش، مرشد ابی مرشد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو فرماتے سنا: لوگو! نعمتوں کو شکر کی زنجیروں سے اور علم کو لکھنے کی زنجیروں میں قید کرو۔

۷۴۵۲۔ عمر بن محمد بن حاتم، جدی محمد بن عبید اللہ بن مرزوق، عفان ح، حسین بن محمد بن کیسان، اسمٰعیل بن اسحاق، حجاج، حماد بن سلمہ، رجاء بن المقدام، نعیم بن عبداللہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے فرمایا: میں بہت سی باتیں فخر کے اندیشہ سے چھوڑ دیتا ہوں۔

۷۴۵۳۔ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عفان، عمر بن علی، عبدربہ بن ابی ہلال الجزری، میمون بن مہران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر سے کہا: امیر المومنین! میرے خیال میں آپ کی زندگی کس طرح چل رہی ہے؟ رات کے ابتدائی حصہ میں آپ لوگوں کی ضرورتیں پوری کرتے ہیں۔ درمیان میں اپنے ہم مجلس کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ رہا رات کا آخری حصہ تو اللہ ہی جانتا ہے، اس میں آپ کہاں ہوتے ہیں؟ فرماتے ہیں: آپ نے میرے کندھے کو تھپکا کر فرمایا: سنو میمون! میں نے لوگوں کی ملاقات کو ان کے عقلوں کو بھرنے کا ذریعہ پایا ہے۔

۷۴۵۴۔ ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشابوری، یعقوب بن محمد بن ماہان، محمد بن صدیق خشنام، سعید بن منصور، حمزہ بن یزید، انس بن مالک فرماتے ہیں: کہ مسلمہ بن عبدالملک عمر کے پاس آئے۔ اس وقت آپ چادر اوڑھے بیٹھے تھے، کہنے لگے: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ نے ہمارے لئے مردہ دلوں کو زندہ کر دیا اور نیک لوگوں میں ذکر چھیڑ دیا۔

۷۴۵۵۔ عمر بن احمد بن شاہین، علی بن محمد بصری، مطلب بن شعیب، ابوصالح، لیث بن سعد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ شام کا ایک شخص شہید ہوا، تو وہ ہر شب جمعہ خواب میں اپنے والد سے ملتا، اس سے بات چیت اور انس کی باتیں کرتا، راوی کا بیان ہے کہ ایک جمعہ وہ نوجوان نہ آیا، اگلے جمعہ آیا تو اس کے والد نے کہا: بیٹے تم نے مجھے غمگین کر دیا اور تمہارا نہ آنا مجھ پر شاق گزرا، اس نے کہا: میں اس وجہ سے نہ آسکا کہ شہداء کو یہ حکم ملا تھا کہ وہ عمر بن عبدالعزیز سے ملیں، ہم نے ان سے ملاقات کی ہے۔ یہ عمر بن عبدالعزیز کی وفات کی بات ہے۔

۷۴۵۶۔ محمد بن احمد بن ہارون، عبداللہ بن حسن بن اخت عبدان، نضر بن داؤد بن طغرق محمد بن فضل، عباس بن راشد، ابیہ

راشد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مرے آقا عمر بن عبدالعزیز نے زیارت کی، جب واپس ہونے لگے تو مجھ سے فرمایا: اس کے ساتھ چلو، جب ہم نکلے، تو ہم نے ایک کالا سانپ مرا پایا، عمر اترے اور اسے دفن کر دیا، اچانک ایک غیبی آواز آئی، اے بے وقو فو! اے بے وقو فو! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سانپ کے بارے فرماتے سنا تھا، تو فلاں زمین کے بیابان میں مرے گا اور تجھے اہل زمین کا بہترین شخص دفن کرے گا، آپ نے فرمایا: میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں اگر تو ظاہر ہو سکتا ہے تو مرے سامنے آ، اس نے کہا: میں ان سات شخصوں میں سے ایک ہوں، جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی وادی میں بیعت کی تھی، اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سانپ کے بارے میں فرماتے سنا کہ تو فلاں زمین کے بیابان میں مرے گا۔ تجھے اس دن اہل زمین کا بہترین شخص دفن کرے گا، تو عمر رونے لگے، اور قریب تھا کہ سواری سے گر پڑتے، فرمایا: راشد میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ جب تک مجھے مٹی کے سپرد نہیں کر دیتے اس کی کسی کو اطلاع نہ کرو گے۔

۷۴۵۷۔ ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابی فزارہ، اشجعی، محمد بن مسلم بصری، ابو سعید المؤدب، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے ایک شخص سے کہا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ کامیاب ہونے والوں کا ذخیرہ ہے، مومنوں کی پناہ گاہ ہے، خبر دار دنیا سے ہوشیار رہنا کہیں تجھے فتنہ میں مبتلا نہ کرے، کیونکہ یہ تجھ سے پہلے لوگوں کے ساتھ یہ کھیل کھیل چکی ہے، اس پر جن لوگوں کو اطمینان ہوتا ہے انہیں یہ دھوکا دیتی ہے، اور اس پر بھروسہ کرنے والے کو غمگین کرتی ہے، اس کی لالچ کرنے والے پر دسترس حاصل کر لیتی ہے، جس نے اسے باقی رکھنا چاہا وہ اسے باقی نہیں رکھتی، اور جو اس کی خواہش کرے اس سے ہلاکت دور نہیں کی جاتی، اس کے بڑے پر رونق مناظر نہیں، اس سے جو تم نے آگے بھیجا، وہ تجھ سے سبقت نہیں کر سکتا، اور جو تم نے پیچھے چھوڑا وہ تجھے حاصل نہیں ہو سکتا۔

۷۴۵۸۔ عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن محمد بن مسلم، ہناد بن سری، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے فرمایا: رضا تھوڑی ہے صبر مومن کی کدال ہے۔

۷۴۵۹۔ ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع، جریر، مختار بن فلفل، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے لئے سکے ڈھالے گئے، جن پر لکھا تھا کہ عمر نے وفا اور عدل کا حکم دیا ہے، آپ نے فرمایا: اسے توڑ دو اور اس میں لکھو، اللہ تعالیٰ نے وفا اور عدل کا حکم دیا ہے۔

۷۴۶۰۔ محمد بن علی محمد بن حسن بن قتیبہ، ہشام بن عمار، ہیثم بن عمران، اسمٰعیل بن عبیداللہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: اسمٰعیل! تمہاری عمر کتنے سال ہے؟ انہوں نے کہا: ساٹھ سال کچھ ماہ، آپ نے فرمایا: اسمٰعیل! تم مزاح سے بچنا۔

۷۴۶۱۔ محمد بن ابراہیم، ابو یعلی الموصلی، ابو الربیع سلیمان بن داؤد الختلی، بقیہ، سلم بن زیاد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ فاطمہ بنت عبد الملک نے عمر بن عبدالعزیز سے مطالبہ کیا کہ ان کے لئے خاص مال کا اجراء کریں، آپ نے فرمایا: نہیں، تمہارے لئے مرے مال میں وسعت نہیں، وہ کہنے لگیں: تو پھر آپ لوگوں سے کیوں وصول کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھے مبار کبادی ہے اور گناہ ان پر ہے لیکن جب میں والی بن گیا تو میں ایسا نہیں کر سکتا کیونکہ اس کا گناہ مجھ پر ہوگا۔

۷۴۶۲۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عبدالاعلی، معمر بن سلیمان، ہشام، خالد الربعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ تورات میں لکھا ہے کہ آسمان عمر بن عبدالعزیز (کی وفات) پر چالیس دن روئے گا۔

۷۴۶۳۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد، عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن صالح، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بنی حنیفہ کے کسی شخص سے وہ محمد بن کعب قرظی سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے مجھے کہا: ایسے لوگوں کی مصاحبت و دوستی سے دور رہو، جنہیں تمہارا خیال صرف اپنی

ضرورت تک ہوتا ہے، جونہی ضرورت پوری ہوئی محبت کی ڈوریں کٹ گئیں، ایسے لوگوں کی دوستی اختیار کرو، جو بھلائی کے کاموں میں بلند ہمت اور حق بات میں سنجیدہ اور صاحب متانت ہوں، ایسے لوگ تمہارے نفس کے خلاف تمہاری امداد کریں گے اور ان کی ذمہ داری تمہیں کافی ہوگی۔

۷۴۶۴۔ ابو حامد، محمد، اسمٰعیل بن ابی الحارث، اسحاق بن اسمٰعیل، جریر، مغیرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: کہ اگر عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ مرا زمانہ پاتے تو جس چیز میں اب میں پڑ چکا تو مری حالت پر نرمی کرتے۔

۷۴۶۵۔ عبید اللہ بن محمد، احمد بن حسن بن حسین، نیز، ابو حامد، محمد بن اسحاق، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن اسحاق طالقانی، ضمرہ، ابن ابی حملہ، ولید بن ہشام، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے ایک یہودی ملا وہ کہنے لگا، عمر اس امت کی حکومت کا ذمہ دار بنے گا، جس میں وہ عدل انصاف قائم رکھے گا، میں نے عمرؓ سے ملاقات کی تو اس یہودی کی بات بتائی۔ فرمایا: جب وہ والی بن گئے، تو یہی یہودی مجھے ملا، کہنے لگا: میں تمہیں نہ کہتا تھا کہ عمر حکومت سنبھالے گا اور ان میں انصاف کرے گا؟ میں نے کہا: ہاں کیوں نہیں، فرماتے ہیں پھر وہ مجھے ملا تو اس نے کہا کہ اس کے چاند نے پانی مانگا ہے اسے چاہیئے کہ وہ اپنے نفس کا تدارک کرے، ان کا بیان ہے کہ میں جب عمر سے ملا تو ان سے اس بات کا ذکر کیا، تو عمر نے کہا: اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کرے، اسے کیسے علم ہوا، مجھے وہ گھڑی معلوم ہے جس میں میں نے پانی مانگا، پس اگر مری شفا اسی میں ہے کہ میں اپنے کان کی لو کو ہاتھ لگاؤں یا خوشبو کو اپنی ناک تک اٹھانے میں ہے تو میں ایسا نہ کروں گا۔

۷۴۶۶۔ محمد بن علی، حسین بن محمد بن حماد، ابوالحسین رہاوی، محمد بن عبید، ابراہیم السکونی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے اور سلیمان کے غلاموں میں لڑائی وجھگڑا ہوگیا، اس کا ذکر سلیمان نے عمر سے کردیا، اسی دوران کہ آپ ان سے باتیں کررہے تھے تو سلیمان نے عمر سے کہا: آپ نے غلط کہا: عمر نے کہا: جب سے مجھے اس بات کا علم ہوا ہے کہ جھوٹ، جھوٹ بولنے والوں کیلئے برائی ہے اس وقت سے میں نے جھوٹ نہیں بولا۔

۷۴۶۷۔ محمد، حسین بن محمد بن حماد، اسحاق الشہیدی، یحیٰی بن یمان، سفیان، زفر یعنی العجلی، قیس بن جبتر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بنی امیہ میں عمر ایسے ہیں جیسے آل فرعون میں مؤمن شخص۔

۷۴۶۸۔ محمد بن علی، حسین، سلیمان بن سیف، مسلم بن ابراہیم، عثمان بن بن عبدالحمید، بن لاحق، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے فرمایا: کہ ایک شخص نے عمر بن عبدالعزیز کے پاس ایک سورت پڑھی، آپ کے پاس کئی لوگ تھے، کسی نے کہا: اس شخص نے غلطی کی ہے، تو عمر نے اس سے کہا: کیا بھلا جو بات تو نے سنی وہ تجھے لفظی غلطی کرنے سے نہیں ہٹاتی؟

۷۴۶۹۔ محمد، حسین، ایوب الوزان، ولید بن ولید دمشقی، محمد بن مہاجر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بصرہ کے ایک شخص نے خواب میں کسی کہنے والے کو سنا جو اسے کہہ رہا تھا، کہ تم اس سال حج کرلو، اس نے کہا: اللہ کی قسم! مرے پاس تو کوئی مال نہیں حج کیسے کروں؟ اس نے کہا: اپنے گھر کی فلانی جگہ کھودو وہاں ایک زرہ پڑی ہے اسے بیچ کر حج کرلے، جب میں نے صبح کی تو زمین کھود کر اس سے زرہ نکالی، جسے بیچ کر میں نے حج کیا، مناسک حج ادا کیے اور بیت اللہ کو الوداع کہنے آیا، اسی دوران مجھے اونگھ نے مدہوش کردیا، کیا دیکھتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما کے درمیان چل رہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: عمر بن عبدالعزیز کے پاس جاؤ اور اسے میرا سلام کہہ کر کہنا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہیں کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس تمہارا نام عمر مہدی اور ابوالیتامیٰ (یتیموں کا باپ) ہے، سوتم گورنر اور ٹیکس وصول کرنے والے پر سخت ہاتھ رکھو، اور اس کے طریقے سے روگردانی کرنے سے بچنا، جو تمہیں مجھ سے ہٹا کرلے جائے گی، وہ بیدار ہوکر رونے لگا، اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قاصد بنایا ہے، اگر آپ کا پیام مجھے سخت اندھیروں میں پہنچانا ہوتا تو تب بھی میں اسے نہ چھوڑتا، اسے پہنچا کر رہتا یا مرجاتا، شام کا رخ کرکے حضرت عمر کی طرف روانہ ہوا، آپ

اس وقت سمعان نامی گرجے میں تھے، وہ آپ کے دربان کے پاس آیا کہ مجھے عمر کے پاس جانے دو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہوں، دربان نے اسے کم عقل سمجھ کر ہٹادیا، وہ دوسرے دن آیا، دربان نے پوچھا: اے بندۂ خدا کون ہے؟ اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد، دربان نے کہا: یہ بے وقوف ہے اس میں کوئی عقل نہیں، تیسرے دن پھر اس نے اجازت مانگی، دربان نے کہا: اللہ کے بندے تو کون ہے اور کیا چاہتا ہے؟ پھر وہ عمر کے پاس آیا اور کہا: امیر المؤمنین! یہ ایک آدمی ہے جو آپ تک آنے کی اجازت کا بڑا دلدادہ ہے، جب میں اسے کہتا ہوں: تو کون ہے؟ وہ کہتا ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہوں، خیرا سے اجازت مل گئی اندر آیا، تو آپ نے پوچھا، تم کون ہو؟ اس نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد، اس نے جو خواب دیکھا تھا اس کی خبر دی، اس نے کہا: میں نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر وعمر سے ملاقات کی ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم دیا تھا اس کی اطلاع دی، کہ آپ نے فرمایا: خبردار ان دونوں کے طریقے سے نہ ہٹنا ورنہ وہ تمہیں کل ہم سے ہٹادے گا۔

حضرت عمرؒ نے فرمایا: اس شیخ کو اتنے اتنے پیسے دینے کا حکم کرو، اس نے کہا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیام کی وجہ سے کچھ بھی قبول نہ کروں گا اگرچہ آپ مجھے حکومت ہی کیوں نہ دیدیں، پھر وہ شخص چلا گیا، عمرو بن مہاجرؒ نے کہا میں امیر المؤمنین کے دروازے کے پاس سویا ہوا تھا کہ اگر لوگ کوئی ہنگامہ وغیرہ کریں تو اس کی اصلاح کروں، ورنہ میں آپ کو جگادوں، اس رات میں آپ کے رونے اور ان سسکیوں کی وجہ سے جو آپ پر غالب تھیں بیدار رہا، میں نے کہا: امیر المؤمنین کس وجہ سے خوفزدہ ہیں آپ کو کیا تکلیف پہنچی ہے؟ آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے بصری شخص کا خواب سچ کر دکھایا ہے، میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر وعمر کو دیکھا آپ نے فرمایا: عمر بن عبدالعزیز! ہمارے پاس تمہارا نام عمر مہدی اور یتیموں کا والی ہے، سوتم گورنر اور محصول وصول کرنے والے پر اپنا ہاتھ سخت رکھو، اور ان دونوں کے طریقہ سے روگردانی نہ کرنا، وہ تجھے راہ سے ہٹادیں گی تو آپ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور فرمانے لگے، میں ان کے اور ان کے طریقے کا کیسے لائق واہل ہوں۔

۷۴۷۰ـ محمد بن ابراہیم، ابوعروبہ حرانی، سلیمان بن سیف، ابوعاصم، عثمان بن خالد بن دینار، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے کہ عمرؒ نے میمون بن مہران سے کہا، ان امراء کے پاس نہ جانا اگرچہ تم کہو کہ میں انہیں امر بالمعروف کرنے جارہا ہوں، اور ہرگز کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھنا اگرچہ تم کہو کہ میں اسے قرآن پڑھارہا ہوں، اور والدین کے نافرمان کے ساتھ، ہرگز تعلق نہ جوڑنا اس واسطے کہ جو اپنے باپ سے نہیں جڑ رہا وہ تم سے کیسے جڑے گا۔

۷۴۷۱ـ محمد بن ابراہیم بن علی، ابوعروبہ، عمر بن عثمان، ابی، جدی ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمرؒ نے عدی بن ارطاۃ کو لکھا، کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم حجاج بن یوسف کے طریقے کو اپناتے ہو، سو اس کی روش اختیار نہ کرنا، کیونکہ وہ نماز اپنے وقت میں نہ پڑھتا تھا، ناحق زکوٰۃ لیتا تھا اور اس کے علاوہ کاموں کو زیادہ ضائع کرنے والا تھا۔

۷۴۷۲ـ محمد بن علی، ابوالعباس بن قتیبہ، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ، ابی، جدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمرؒ نے کہا: مجھے عدو اللہ حجاج کے صرف قرآن پاک سے محبت اور اہل قرآن کو عطیات دینے پر رشک آتا ہے اور اس کی اس بات پر جب اس کی وفات ہونے لگی: اے اللہ! مجھے بخش دے، کیونکہ لوگ سمجھ رہے ہیں۔

۷۴۷۳ـ محمد بن علی بن حسین بن قتیبہ، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ غسانی، ابی، جدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں ہشام بن عبدالملک کے پاس تھا، اتنے میں ان کے پاس ایک آدمی آکر کہنے لگا۔ امیر المؤمنین! عبدالملک نے مرے دادا کو ایک جاگیر دی جسے ولید اور سلیمان نے برقرار رکھا اور جب عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ خلیفہ بنے تو انہوں نے چھین لی، ہشام نے اس سے کہا: اپنی بات دہراؤ، اس نے کہا: امیر المؤمنین! عبدالملک نے مرے دادا کو ایک جاگیر دی جسے ولید اور سلیمان نے برقرار رکھا، اور جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ بنے

توانہوں نے لے لی ، ہشام نے کہا: تم بھی عجیب آدمی ہو؟ جنہوں نے تمہارے دادا کو جاگیر دی ان کا تذکرہ تو ایسے کرتے ہو اور جس نے چھینی انکے لئے دعاء رحمت کررہے ہو، البتہ ہم نے وہی حکم صادر کیا جو عمر رحمہ اللہ نے کیا تھا۔

۷۴۷۰۔ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق السراج، ابوالاشعث احمد بن المقدام، محمد بن بکر البرسانی، سلیم بن نفیع القرشی، خلف ابی الفضل القرشی، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز کی اس تحریر کے بارے میں روایت ہے جو آپ نے اس جماعت کی طرف لکھی جنہوں نے آپ سے خط وکتابت کی، جس میں انہوں نے ایسی باتیں لکھیں جس میں گفتگو کرنا ان کا حق نہ تھا، اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تردید کی، انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نافذ شدہ تقدیروں کی تکذیب کی، جو اللہ تعالیٰ کے علم سابق میں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور نہ ہی کسی چیز کو ان میں سے نکلنے کی کوئی راہ ہے، نیز انہوں نے اللہ تعالیٰ کے دین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت میں قائم سنتوں پر طعن کیا۔ خط کا مضمون یہ تھا

اما بعد! تم نے اپنے خط میں وہ بات لکھی ہے جو تم اس سے پہلے چھپارہے تھے۔ جس میں اللہ تعالیٰ کے علم کی تردید اور اس سے خروج پایا جارہا جو اس بات کی طرف لے جائے گا، جس تکذیب تقدیر کا آپ کو اپنی امت کے بارے میں خوف تھا اور تم جانتے ہو کہ اہل سنت اس بات کے قائل ہیں کہ سنت پر عمل کرنا نجات کا ذریعہ ہے، عنقریب علم جلد اٹھ جائے گا، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے وہ لوگوں کو نصیحت کرتے ہیں، کسی شخص [illegible] لئے گمراہی جس کا اس نے ارتکاب کیا اور جسے وہ ہدایت سمجھتا رہا، اور نہ اس ہدایت میں جسے وہ گمراہی سمجھ کر چھوڑے رہا، کی بات واضح ہو جانے کے بعد عذر کی گنجائش نہیں۔ تحقیق تمام واضح ہو چکے اور حجت ثابت ہو چکی، عذر منقطع ہو گیا، جس نے نبوت کی خبروں اور جو کچھ کتاب اللہ لائی اس سے اعراض کیا تو اس کے ہاتھ سے ہدایت کی رسیاں چھوٹ گئیں، اس کے لئے مصیبت سے نجات پانے کا کوئی بچاؤ اور ذریعہ نہیں، تم نے ذکر کیا ہے کہ تمہیں یہ بات ملی ہے کہ میں کہتا ہوں: بندے جو اعمال کرتے اور جہاں وہ پہنچتے ہیں اس کا اللہ تعالیٰ کو علم ہے جس کا تم نے انکار کیا، تم نے کہا: کہ ایسی چیز اللہ تعالیٰ کے علم میں نہیں آسکتی یہاں تک کہ مخلوق سے وہ اعمال صادر ہوں، سو ایسا کیسے ہے جیسا کہ تم کہتے ہو؟ جبکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، ''ہم تھوڑی دیر عذاب ہٹائیں گے بے شک تم دوبارہ کرنے والے ہو'' اگر انہیں لوٹایا جائے تو ان چیزوں کی طرف دوبارہ لوٹ آئیں ان سے انہیں روکا گیا، بے شک وہ جھوٹے ہیں'' (الانعام ۲۸) اور تم نے اپنی جہالت سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے'' سمجھا کہ مشیت وچاہت اسی میں ہے جو تم گمراہی یا ہدایت پسند کرلو اسے کرلو اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ''تمہاری چاہت کچھ نہیں ہاں جو اللہ رب العالمین چاہے'' (تکویر ۲۹) تو اللہ تعالیٰ کی ان کے لئے جو مشیت تھی اس سے انہوں نے چاہا، اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہتا تو وہ اپنی مرضی سے نہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرسکتے نہ کوئی بات اور عمل ہی کرپاتے، اس لئے جو کچھ اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے اسے بندوں کی ملکیت میں نہیں دیا اور نہ وہ چیزیں انہیں سونپی ہیں جن سے اپنے رسولوں کو روکا ہے، جبکہ رسول تمام لوگوں کی ہدایت کے حریص تھے، سو ان میں سے بھی صرف انہوں نے ہدایت پائی جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی، اور ابلیس تمام لوگوں کو گمراہ کرنے کا متمنی ہے مگر گمراہ وہی ہوا جو اللہ تعالیٰ کے علم میں گمراہ تھا اور تم نے اپنی جہالت سے یہ سمجھ لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس چیز کا علم نہیں کہ جو اعمال معصیت بندے کرتے ہیں ان پر جو چیز انہیں مجبور کرتی ہے اور نہ اس چیز کا علم ہے جو انہیں اس کی فرمانبرداری سے روکے، لیکن یہ تمہارے گمان میں ہے، اللہ تعالیٰ جیسے یہ جانتا ہے کہ وہ اس [illegible] کیا نافرمانی

کریں گے اسی طرح یہ بھی جانتا ہے کہ وہ اس کی کونسی عبادت چھوڑیں گے، تم نے اللہ تعالیٰ کے علم کو لغو وفضول قرار دیا، تم کہتے ہو کہ اگر بندہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے، اگر چہ اللہ تعالیٰ کے علم میں یہ ہو کہ وہ عمل نہیں کرے گا، اور اگر بندہ چاہے تو اس کی نافرمانی ترک کر دے، اگر چہ وہ اللہ تعالیٰ کے علم اس معصیت کو چھوڑنے والا نہ ہو، سو تم جب چاہتے ہو تو اسے درست کہہ دیتے ہو تو وہ علم بن جاتا ہے اور اگر اس کی تردید کر دو تو وہ جہالت بن جاتی ہے، اور اگر چاہو تو اپنی جانب سے علم بنا لیتے ہو جو اللہ تعالیٰ کے علم میں نہیں، تم نے اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا علم کاٹ دیا، اور دیکھو حضرت ابن عباس اس بات کو توحید توڑنے والی شمار کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے: ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل ورحمت کو بغیر تقسیم واختیار کے فضول بنایا ہو اور نہ اپنے رسولوں کو اس چیز کے توڑنے کے لئے بھیجا جو پہلے سے اس کے علم میں تھی، سو تم علم میں ایک بات ثابت کرتے ہو اور دوسری بات توڑتے ہو، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اللہ تعالیٰ کو ان کی سابقہ اور آئندہ باتوں کا علم ہے وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ وگھیراؤ نہیں کر سکتے، ہاں جتنا وہ خود چاہے" (البقرۃ ۲۵۵) ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کے علم کی طرف جا رہی ہے، اور اسی پر اترانے والی ہے، کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کے درمیان پردہ اور حائل بن جائے، وہ علم وحکمت والا ہے۔

اور تم نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اس عمل کے سوا جس کا اللہ نے اپنی کتاب میں کسی قوم کے بارے بتایا، کوئی عمل فرض نہ کرتا، جبکہ ان کے اس کے علاوہ کئی اعمال ہیں جن پر وہ عمل کرتے تھے، ارشاد باری تعالیٰ ہے، "ہم عنقریب انہیں فائدہ اٹھاتے دیکھیں گے پھر ہماری طرف سے انہیں دردناک عذاب پہنچے گا" (ہود ۴۸) تو اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ وہ عمل کرنے والے ہیں اور بتایا کہ وہ انہیں پیدا ہونے سے پہلے عذاب دینے والا ہے۔ اور تم کہتے ہو کہ: اگر وہ چاہتے تو اللہ تعالیٰ کے علم میں وہ عذاب ہے اس سے نکل کر اس رحمت میں چلے جاتے جو اللہ تعالیٰ کے علم میں نہیں، سو جس نے ایسا گمان کیا تو اس نے تردید کے ذریعے کتاب اللہ پر زیادتی کی، تحقیق اللہ تعالیٰ نے رسولوں میں سے بہت سے مردوں کا نام اور ان کے اعمال کا نام لیا جو اس کے علم میں پہلے سے تھا، تو ان کے آباء میں سے کوئی بھی ان ناموں کو تبدیل نہ کر سکا، اور نہ اس فضیلت کو تبدیل کر سکا جو اس کے علم میں ان کے لئے پہلے سے طے ہو چکا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اور یاد کرو ہمارے بندوں کو، ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کو جو طاقت اور بصیرت والے تھے، ہم نے انہیں خالص آخرت کے گھر کی یاد کے لئے خالص کر لیا" (ص ۴۵، ۴۶) اللہ تعالیٰ اپنی قدرت میں غالب اور زیادہ روکنے والا ہے کہ وہ کسی کو اپنے علم میں کسی چیز کے باطل کرنے کا مالک بنائے، وہ ان کا نام اپنی اس وحی کے ذریعے لیتا ہے جس کے آگے اور پیچھے سے باطل نہیں آ سکتا، یا یہ کہ وہ اپنی مخلوق میں کسی کو شریک کرے یا جس کو وہ اپنی رحمت سے نکال چکا اسے داخل کرے، یا جسے داخل کر لے اسے نکال سکے۔

یقیناً اس نے بہت بڑی جہالت کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کو جس کا یہ گمان ہے کہ پیدا کرنے کے بعد علم ہوا، بلکہ اللہ تعالیٰ اکیلا ہی ہر چیز کا علم ہمیشہ سے رکھنے والا ہے اور ہر چیز پر اسے پیدا کرنے سے پہلے نگران ہے، ان کے ابتدا کرنے سے اس کے علم میں کوئی نقص نہیں آیا، اور نہ ان کے اعمال سے اس کے علم میں کوئی اضافہ ہوا، اور نہ ان ضرورتوں کی وجہ سے جن سے ان کے ظلم کی جڑ کاٹی نہ ابلیس اپنے آپ کو ہدایت دے سکا، اور نہ دوسروں کو گمراہ کر سکا، اور تم نے اپنے مقابلے کے ذریعہ اللہ کے اس علم کا ابطال دور کرنے کا ارادہ کیا جو اس کی مخلوق کے بارے

میں ہے، اور اس کی عبادت کو مہمل و بے کار بنانے کا قصد کیا، جبکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب تمہاری بدعت کے توڑنے اور تمہاری تہمت کو ہٹانے کے لئے قائم ہے۔ اور تم یہ جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول بھیجے اور لوگ اس وقت مشرک تھے، تو جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت دینا چاہی تو اس کی گمراہی اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے بغیر نہ اتر سکی، اور جسے ہدایت دینے کا ارادہ نہ کیا اسے کفر میں گمراہ چھوڑا، تو اس کی گمراہی اس کی ہدایت اور گمراہی کو ثابت رکھا، سوتم نے اپنی قدرت سے اس کی طاعت کو اختیار کرلیا اور اپنی قدرت سے اس کی معصیت کو چھوڑ دیا، اور اللہ تعالیٰ اس بات سے خالی ہے کہ وہ کسی کو اپنی رحمت کے ساتھ خاص کرے، یا کسی کو اپنی نافرمانی سے روکے۔

اور تم نے یہ گمان کیا کہ جو چیز مقدر ہے وہ تمہارے نزدیک آسانی، نرمی اور نعمت ہے، اور تم نے نئے اعمال نکال لیے؛ اور اس بات کا انکار کیا کہ پہلے سے کسی کے لئے اللہ تعالیٰ طرف سے ہدایت یا گمراہی ہو، اور تمہی ہو جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اپنے آپ کو ہدایت دی، اور تمہی ہو جنہوں نے اسے (ہدایت کو) اللہ تعالیٰ کی قوت اور اجازت کے بغیر معصیت سے روکا، سو جس نے یہ گمان کیا کہ اس نے اپنی بات میں غلو وانتہا پسندی سے کام لیا، کیونکہ اگر کوئی چیز پہلے سے اللہ کے علم وتقدیر میں نہ ہو تو یوں اللہ تعالیٰ کی بادشاہت میں ایک شریک ہو جائے گا جو اس کی مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے سوا اپنی مشیت نافذ کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ سبحانہ کا ارشاد ہے "تمہارے لئے ایمان کو محبوب و پسندیدہ بنایا اور اسے تمہارے دلوں میں مزین کیا" (الحجرات ۷) جبکہ وہ اس سے پہلے اسے پسند کرتے تھے، ان میں سے کسی چیز پر قدرت نہ رکھتے تھے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے لئے جو درود و مغفرت پہلے سے تھی اس کی خبر دی، فرمایا: وہ کافروں کے مقابلہ میں سخت اور آپس میں نرم گوشہ ہیں (الفتح ۲۹) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی سابقہ اور بعد کی لغزشوں کو بخش دے" (الفتح ۲) اگر اللہ تعالیٰ کا علم نہ ہوتا تو اس پر عمل کرنے سے پہلے نہ بخشتا، فضیلت ان کی پیدائش سے پہلے اللہ تعالیٰ کے علم میں ہو اور ان سے رضامندی ان کے ایمان لانے سے پہلے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے عمل کرنے اور ایمان لانے کی خبر ان کے کام کرنے سے پہلے دی، ارشاد ہے "اے مخاطب! تو انہیں رکوع سجدہ کرتا دیکھے گا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رضا تلاش کرتے ہیں" (الفتح ۲۹) اور تم کہتے ہو کہ انہیں اس بات کی قدرت مل چکی کہ جو اللہ تعالیٰ نے ان کے عمل کرنے کی خبر سے ہٹائیں، اور انہیں یہ اختیار ہے کہ وہ کفر پر قائم رہیں، باوجود یکہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ انہوں نے جس کفر کا ارادہ کیا وہ ہو چکا، اور نہ اللہ تعالیٰ کی وحی میں جو اس نے اختیار کی کوئی تصدیق ہوگی، بلکہ مضبوط دلیل تو اللہ تعالیٰ کی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اگر پہلے سے اللہ تعالیٰ کی نوشت نہ ہو چکی ہوتی تو جو تم نے لیا اس میں تمہیں دردناک عذاب پہنچتا، (الانفال ۶۸) تو ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے معافی مل گئی پیشتر اس کے کہ انہیں اجازت دی جاتی۔

اور تم نے کہا: کہ اگر وہ چاہتے تو علم سے نکل کر اللہ تعالیٰ کی اس مغفرت میں آجاتے جو اس کے علم میں نہیں، یعنی جو انہوں نے لیا اس کا ترک کرنا جو جس کا یہ گمان ہے تو اس نے غلو کیا اور جھوٹ بولا، اور اللہ تعالیٰ نے بہت سے مردوں کا ذکر کیا جو ابھی اپنے باپوں کی پیٹھوں اور ماؤں کے ارحام میں تھے؛ "اور وہ دوسرے جو ابھی تک ان سے

ملے“ (الجمعہ ۳) اور فرمایا جو لوگ ان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش اور جو ہمارے بھائی ایمان کی حالت میں پہلے چلے گئے انہیں بخش“ (الحشر ۱۰) تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت اور ان کے لئے دعائے مغفرت پہلے سے ثابت ہوگئی جو ابھی تک پیدا نہیں ہوئے تھے، بلسبت ان لوگوں کے جو ان سے پہلے ایمان کے ساتھ چلے گئے، ان کے دعا کرنے سے پہلے، اور اللہ تعالیٰ کی ذات کا علم رکھنے والے جانتے ہیں کہ ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کو چاہا تو کسی اور کی مشیت وارادہ اللہ تعالیٰ نے جو چاہا اس کے پہنچنے تک آڑے آجائے، سو اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو ہدایت دینا چاہی تو انہیں کوئی گمراہ نہ کر سکا، اور ابلیس نے ایک قوم کو گمراہ کرنا چاہا وہ ہدایت پا گئے، اور موسیٰ اور ہارون علیہما السلام سے فرمایا: تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ بے شک اس نے سرکشی اختیار کی ہے اس سے نرم لہجہ میں بات کرنا شاید وہ نصیحت حاصل کرے یا ڈر جائے (طہ ۴۳، ۴۴) اور موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو پہلے سے علم تھا کہ وہ فرعون کے دشمن اور اس کے غم کا ذریعہ ہوں گے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور ہم فرعون، ہامان اور ان کے لشکر کو وہ چیز دکھارہے تھے جس سے وہ ڈرتے تھے“ (القصص ۶) اور تم کہتے ہو: اگر فرعون چاہتا تو موسیٰ علیہ السلام کا دوست اور مددگار بن جاتا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے“ تاکہ (موسیٰ علیہ السلام) ان کے لئے دشمنی اور غم کا سبب بنے“ (القصص ۸)

اور تم نے کہا: اگر فرعون چاہتا تو غرق ہونے سے رک جاتا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بے شک وہ غرق ہونے والا لشکر ہے (الدخان ۲۴) یہ بات پہلے لوگوں کے ذکر میں اس کے پاس اپنی وحی میں ثابت شدہ ہے، جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنے سابقہ علم میں جو درباره آدم علیہ السلام تھا کہ میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں“ (البقرۃ ۳۰) تو وہ اس بات تک اس لغزش کے ذریعہ پہنچے جو ان سے سرزد ہوئی، جیسے ابلیس کا اللہ تعالیٰ کے علم میں پہلے سے مذموم اور راندۂ درگاہ ہونا ثابت تھا جس تک وہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے کی پاداش میں مبتلا ہو کر پہنچا، آدم علیہ السلام نے توبہ سیکھی تو ان پر رحم کیا گیا، ابلیس نے لعنت سیکھی تو وہ بہک گیا، پھر آدم علیہ السلام زمین کی طرف اتارے گئے جس کے لئے وہ پیدا کئے گئے تھے، آپ پر رحم کیا گیا، آپ کی توبہ قبول کی گئی، اور ابلیس اپنے نظریے کے مطابق مذموم راندۂ درگاہ اور مغضوب اتارا گیا۔

اور تم نے کہا: کہ ابلیس اور اس کے جن دوست یا اللہ تعالیٰ کے علم کو ٹال سکتے اور جو تقسیم اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے کر رکھی اس سے نکل سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے“ حق بات یہ ہے اور میں حق بات ہی کہتا ہوں کہ میں جہنم کو تجھ سے اور جو تیری پیروی کریں گے سب سے بھر دوں گا“ (ص ۸۴، ۸۵) یہاں تک کہ اس کا علم ان کی مشیت کے بعد نافذ ہوا، سو تم اللہ تعالیٰ کے علم کی تردید کر کے اپنی ہلاکت کے طلب گار کیوں ہو؟ اللہ تعالیٰ نے جب تمہیں پیدا کرنے پر گواہ نہیں بنایا تو تمہاری جہالت اس کے علم کا کیسے احاطہ کر سکتی ہے، جس چیز نے ہونا ہے اس سے اللہ کا علم روکا نہیں جا سکتا، اور نہ کوئی اس کے علم سے آگے بڑھ سکتا ہے کہ اس کی تردید کرے۔ اگر تم ہر گھڑی بندوں کی طرف سے جو فساد فی الارض اور خونریزی اس میں ہوتی ہے اس میں منتقل ہوتے رہو اور جو علم غیب ہیں ان کے لئے ہے اس میں تب بھی اللہ تعالیٰ کے علم میں فساد اور خونریزی ہوگی، اور انہوں (فرشتوں) نے جو کہا تو وہ علم وحکمت والی ذات کی تعلیم سے کہا، یہ ان کی طرف سے سمجھا گیا، جس کے بولنے کی اس نے انہیں قدرت دی، اور تم نے یہ انکار کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کے بلند ہونے سے پہلے اسے ہٹایا، اور ایک قوم کو گمراہ

ہونے سے پہلے گمراہ کیا، یہ ایسی بات ہے جس میں ایمان والے شک نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے پیدا کرنے سے پہلے ان کے کافر ومؤمن کا علم تھا، ان کے نیک وبد کا پتہ تھا، تو ایک بندہ جو اللہ تعالیٰ کے ہاں مومن ہے وہ کیسے کافر ہو سکتا ہے یا وہ عند اللہ کافر ہے تو وہ مؤمن کیسے ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، بھلا جو مردہ (دل) تھا تو ہم نے اسے زندہ کیا اور اس کے لئے ایسا نور بنادیا جو لوگوں میں لئے چلتا ہے، کیا یہ اس شخص کی مانند ہوسکتا ہے جو اندھیروں میں پڑا ہوا ان سے نہ نکل سکنے والا ہے۔ (الانعام ۱۲۲) تو وہ ہمیشہ گمراہی میں رہے گا اس سے نکل نہ سکے گا، ہاں اللہ تعالیٰ کی اجازت سے نکل سکتا ہے پھر اس ہدایت کے بعد لوگوں نے بچھڑے کے جسم کو معبود بنالیا اور اس کی وجہ سے گمراہ ہوگئے، پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کیا تاکہ وہ شک کریں، تو وہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی جماعت ہوگئے۔ وہ جماعت جو حق کے ذریعہ راہ پاتی اور اسی سے عدل کرتے ہیں، تو یہ لوگ اسی طرف پہنچے جو پہلے سے ان کیلئے طے ہو چکا۔

پھر اس ہدایت کے بعد قوم ثمود گمراہ ہوئی، تو اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کیا اور نہ ان پر رحم کیا گیا، تو وہ علم الٰہی کے مطابق ایک چیخ تک جا پہنچے، تو وہ ہلاک ہوگئے، پہلے سے یہ طے ہو چکا کہ ان کا رسول صالح علیہ السلام ہوں گے اور اونٹنی ان کی آزمائش کا باعث ہوگی، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ انہیں کفر کی حالت میں موت دے گا، چنانچہ انہوں نے اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ دیں۔

اور ابلیس جو تسبیح وعبادت کرنے میں ملائکہ کا شریک کار تھا، اس کی آزمائش ہوئی، اس نے نافرمانی کی، تو اس پر رحم نہ ہوا، اور حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش ہوئی تو ان پر رحم کیا گیا، حضرت آدم علیہ السلام نے غلطی کا قصد کیا تو بھول گئے اور حضرت یوسف نے قصد کیا تو بچالیے گئے، تو ایسے وقت میں استطاعت کہاں تھی؟ کیا وہ ان چیزوں میں سے کسی سے بچا سکتی تھی یہاں تک کہ جس نے ہونا تھا ان سے کچھ بھی نہ ہوتا؟ یا اس بات کا فائدہ پہنچا سکتی تھی کہ جو چیز نہ ہوئی وہ ہو جاتی؟ تو اس سے تمہارے لئے یہ دلیل سامنے آگئی کہ جو باتیں تم بیان کرتے ہو اللہ تعالیٰ ان سے زیادہ غالب اور قدرت والا ہے۔

اور تم نے اس بات کا انکار کیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کس کے لئے پہلے ہدایت یا گمراہی مقدر ہو، اور تمہارے گمان کے مطابق اس کا علم حافظ اور مشیت اعمال میں تمہیں سونپی گئی ہے، اگر تم چاہو تو ایمان پسند کر کے جنتی بن جاؤ، پھر تم نے اپنی جہالت سے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنالی جو اہل سنت لیکر آئے وہ کتاب منزل کی تصدیق کرنے والی ہے کہ وہ ایک گناہ جس نے ایک گناہ خبیث کو چلایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول جب آپ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا جو عمل ہم کرتے ہیں اس سے فراغت ہوگئی یا کوئی چیز ہے جسے ہم ناپسند کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بلکہ ہر چیز سے فراغت ہوگئی، تو تم نے جھٹلانے سے اس پر طعن کیا، اور اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے جو اس کے علم کے بارے میں ہے جب تم نے کہا: ہم اس سے نہیں نکل سکتے، تو وہ جبر ہے اور جبر تمہارے نزدیک افسوس وحسرت ہے، سو تم نے اللہ تعالیٰ کا علم جو مخلوق میں نافذ ہوا حیف وافسوس بنالیا، جبکہ حدیث میں آیا ہے۔ "اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا، ان کی اولاد کو ان کے ہاتھ بکھیر دیا، پھر اہل جنت کو لکھا اور جو وہ اعمال کریں گے اہل جہنم کو لکھا اور جو وہ اعمال کریں گے" حضرت سہل بن حنیف صفین کے دن فرماتے ہیں: لوگو! اپنی آراء کو اپنے دین کے بارے میں متہم سمجھو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت

میں مری جان ہے میں نے ابو جندل کے دن اپنے آپ کو دیکھا، اگر ہم چاہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ٹھکرا دیں تو ٹھکرا سکتے تھے، اللہ کی قسم! ہم نے جس کام کے لئے اپنی تلواریں کندھوں سے اتار رکھی تھیں وہ کام ہمارے لئے جسے ہم پہلے جانتے تھے وہ تمہارے اس کام سے زیادہ آسان تھا۔

پھر تم اپنی جہالت سے حق کی دعوت کا اظہار کر کے غلط تاویل سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے علم کی تردید کی طرف بلاتے ہو، تم نے کہا: اچھائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برائی ہماری طرف سے اور تمہارے ائمہ نے کہا جو اہل سنت سے تھے اچھائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برائی ہماری طرف سے دونوں پہلے سے اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں جو پہلے سے علم الٰہی میں ہے، تم نے کہا: یہ چیز اس وقت تک شروع نہیں ہو سکتی یہاں تک کہ اس کا آغاز ہماری طرف سے ہو جیسے برائیوں کا آغاز ہماری طرف سے ہوتا ہے تو یہ تمہاری طرف سے کتاب اللہ کی تردید ہے، دین میں نقض و توڑ ہے، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تقدیر کے متعلق گفتگو ظاہر ہوگی، یہ اس امت کا پہلا شرک ہے، ان کی یہ بری رائے انہیں اس بات تک پہنچائے گی کہ وہ اللہ تعالیٰ کو اس بات سے خارج کر دیں کہ اس نے کوئی شر مقدر فرمائی ہے جیسا انہوں نے اسے اس بات سے خارج کر دیا کہ اس نے کوئی شر مقدر فرمایا، تم اپنی جہالت سے یہ سمجھتے ہو کہ جو اللہ تعالیٰ کے علم میں گمراہ تھا پھر ہدایت یافتہ ہو گیا تو وہ اپنی قدرت سے ہوا یہاں تک کہ اس ہدایت میں پہنچ گیا جو اللہ تعالیٰ کے علم میں نہ تھی، اور جس نے اپنا سینہ اسلام کے لئے کھول دیا تو وہ اس قدرت کے سونپے جانے کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے اس سے سینہ کھولنے سے پہلے سونپی تھی، وہ اگر مومن تھا پھر کافر ہو گیا تو اس کے اپنے نفس کی چاہت ہے تو اس کی مشیت اس کے کفر میں اللہ تعالیٰ کی مشیت جو اس کے ایمان کے بارے میں زیادہ نافذ ہونے والی ہے۔

بلکہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ جس نے بغیر مدد کے کوئی نیکی کی، تو وہ اس کی طرف سے اس پر وبال ہوگی، اور جس نے بغیر دلیل کے کوئی برائی کی، تو اس میں اس کا حصہ ہوگا، اور فضیلت ساری اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے، اگر اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو ہدایت دینے کا ارادہ کرے، تو اللہ تعالیٰ کا حکم ان لوگوں میں بھی نافذ ہوگا جو گمراہ ہیں یہاں تک کہ ہدایت یافتہ ہو جائیں، اور تم نے مشیت کے بارے میں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیوں اور برائیوں کا اختیار تمہیں دے رکھا ہے، تمہارے اعمال میں اپنے سابقہ علم کو تم سے ہٹالیا، اور اپنی مشیت کو تمہاری مشیت کے تابع بنالیا۔ وہ فیصلہ کرتا ہے اللہ کی قسم! بنی اسرائیل کے لئے ان کی مشیت جاری نہیں کی، جب انہوں نے جو کچھ انہیں دیا گیا تھا اسے مضبوط پکڑنے سے انکار کیا، یہاں تک کہ پہاڑ ان پر اٹھایا گیا گویا کہ وہ ایک سائبان ہے کہ تم نے اسے دیکھا کہ اس نے اپنی مشیت اس شخص کے لئے جاری کی ہو جو اپنی گمراہی میں پڑا ہوا اور اپنی ہدایت کا ارادہ کرے، بالآخر وہ اسے تلوار کے زور سے زبردستی اسلام کی ہدایت دے، اس علم کی وجہ سے جو اسے حاصل ہے یا اس نے قوم یونس کی مشیت کو جاری کیا، جب انہوں نے ایمان لانے سے انکار کیا، بالآخر عذاب نے انہیں ڈھانپ لیا، پھر وہ ایمان لے آئے تو ان کا ایمان قبول کیا، اور ان کے غیر پر ایمان کو رد کر دیا قبول نہ کیا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھا تو کہنے لگے ہم اکیلے اللہ پر ایمان لائے اور اس کے علاوہ جن چیزوں کو اس کا شریک ٹھہراتے تھے ان کا انکار کرتے ہیں، تو انہیں ان کے ایمان نے کچھ فائدہ نہ دیا، جب ہمارا عذاب دیکھ لیا، یہی اللہ تعالیٰ کا طریقہ ہے جو اس کے بندوں میں چلا آ رہا

ہے'' (غافر ۸۴، ۸۵) یعنی اللہ تعالیٰ کا وہ علم جو اس کی مخلوق میں جاری ہو چکا، ''وہاں کافروں نے نقصان اٹھایا'' (غافر ۸۵) یہ ان کے عذاب واقعہ ہونے کی جگہ تھی کہ وہ ان سے توبہ قبول کیے بغیر انہیں ہلاک کرے۔

بلکہ ہدایت وگمراہی، کفر وایمان، خیر وشر اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جسے چاہے ہدایت دے اور جسے چاہے اسے اپنی سرکشی میں سرگرداں چھوڑے، اسی طرح ابراہیم علیہ السلام نے کہا: مجھے اور مری اولاد کو بہت پوجنے سے بچا، (ابراہیم ۳۵) انہوں نے کہا: اے ہمارے رب! ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار بنا اور ہماری اولاد سے ایک فرمانبردار امت بنا'' (البقرۃ ۱۲۸) یعنی ایمان واسلام آپ کے ہاتھ میں ہے، اور جو بتوں کی عبادت کرے اس کی عبادت بھی آپ کے ہاتھ میں ہے'' جبکہ تم نے اس کا انکار کیا اور اسے اپنا اختیار سمجھا نہ کہ اللہ کی مشیت۔

اور قتل کے بارے میں تم کہتے ہو کہ وہ بغیر موت کے ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام تمہاری کتاب میں لیا، یحییٰ علیہ السلام کے متعلق فرمایا: اس پر سلام ہو جس دن وہ پیدا ہوا، اور جس دن مرے گا اور جس دن زندہ کر کے اٹھایا جائے'' (مریم ۱۵) یحییٰ علیہ السلام کی وفات قتل سے ہوگی، اور یہی موت ہے جیسے وہ شخص مرتا ہے جو شہید قتل کیا جائے، یا قصداً یا خطاءً قتل ہو، جیسے کوئی بیماری سے یا اچانک مرنے سے مرتا ہے، یہ ساری کی ساری موتیں ہیں جو اپنے وقت پر ہیں جیسے اللہ تعالیٰ موت دے۔ اور جب مرنے والا اپنا رزق پورا کر لے، نشان کو پہنچ جائے، اس کا بستر ظاہر ہو جائے، کوئی متنفس وجاندار اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر نہیں مر سکتا۔ یہ وقت مقررہ کی تحریر ہے'' (آل عمران ۱۴۵) کوئی نفس اس وقت تک نہیں مر سکتا یہاں تک کہ اگر دنیا میں اس کی ایک گھڑی کی عمر ہے تو اسے پہنچے گا، ایک قدم کی جگہ ہے تو وہ اس پر پاؤں مارے گا، رائی برابر کوئی رزق ہے تو اسے پورا کرے گا، اور کوئی لیٹنے کی جگہ ہے، چاہے جہاں ہو اس کے سامنے آجائے گی، اس بات کی تصدیق اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے ہوتی ہے ''ان کافروں سے کہہ دو کہ عنقریب تم مغلوب ہوگے اور جہنم کی طرف جمع کیے جاؤ گے'' (آل عمران ۱۲) تو اللہ تعالیٰ ان کے عذاب کی خبر دی کہ وہ دنیا میں قتل ہوں گے اور آخرت میں آگ کا عذاب ہوگا، جبکہ وہ کہتے ہیں کہ ہم زندہ تھے اور تم کہتے ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس علم کو جو ان دونوں عذابوں کے متعلق تھا جس کی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے خبر دی وہ انہیں ہو کر رہیں گے، رد کر سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ اپنا پہلو پھیرنے والا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کے راستہ سے گمراہ کرے، اس کے لئے دنیا میں رسوائی ہے (الحج ۲۲) یعنی بدر کے دن قتل، اور ہم اسے قیامت کے دن آگ کا عذاب چکھائیں گے، (الحج ۲۲) دیکھو! تمہیں تمہاری رائے نے کیسے ہلاک کیا، اور اس کتاب کو دیکھو جو تمہاری بدبختی میں اس کے علم کے مطابق لکھی گئی کہ وہ تم پر رحم نہیں کرے گا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ اسلام کی بنیاد تین اعمال پر ہے، جہاد اس وقت سے لیکر جب سے اس نے اپنے رسول کو مبعوث کیا قیامت تک جاری رہے گا، اس میں ایک جماعت ایمانداروں کی ہوگی جو دجال کو قتل کرے گی، اسے کسی ظالم کا ظلم اور نہ کسی عادل کا عدل توڑ سکے گا، توحید کے قائل لوگ ان کی تکفیر کریں اور نہ ان کے خلاف شرک کی شہادت وگواہی دیں۔ اچھی اور بری تقدیریں ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ ہیں'' تو تم نے اسلام سے جہاد (کا ستون) توڑ ڈالا، تم ان سے اپنی بدعت کی وجہ سے بری ہو گئے، تقدیروں کا تم نے انکار کیا، اسی طرح موت سے مقررہ وقت کی اعمال اور رزق کی نفی کی، تو اب تمہارے ہاتھ کوئی خصلت وصفت باقی نہ رہی جس پر اسلام کی بنیاد استوار ہے تم نے اسے توڑ دیا اور اس سے نکل گئے۔

۳۲۴۔عبدالملک بن عمر بن عبدالعزیز

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان لوگوں میں سے، بہت ڈرنے والے، سبک وتیز خاطر عمر بن عبدالعزیز کی اولاد ہے، وہ حق نافذ کرنے والے اور باطل کو پچھاڑنے والے ہیں، کسی نے کہا: خطروں سے ڈرنا اور غلط چیزوں سے نفرت کرنے کا نام تصوف ہے۔

۷۴۷۵۔ابو حامد بن جبکہ، محمد بن اسحاق، الفضل بن سہل، یزید بن ہارون، عبداللہ بن یونس الثقفی، سیار ابی الحکم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے ایک بیٹے جن کا نام عبدالملک تھا، وہ عمر پر فضیلت رکھتے تھے۔ کہنے لگے ابا جان! حق کو قائم رکھوا گرچہ دن کی ایک گھڑی میں ہو۔

۷۴۷۶۔عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد ابراہیم الدورقی، یحییٰ بن یعلی محاربی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ شام کے کسی شیخ نے بیان کیا کہ عمر بن عبدالعزیز کو عبادت میں ان کے بیٹے عبدالملک نے لگایا ہے۔

۷۴۷۷۔احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، عیاس بن ولید بن زید، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے وہ اوزاعی سے سلیمان بن محارب، عبدالملک بن عمر بن عبدالعزیز سے روایت کرتے ہیں۔ انہیں طاعون کی بیماری اپنے والد کی خلافت میں لگی جس سے وہ فوت ہوگئے تھے۔ فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے عمر سے زیادہ کوئی شخص عزیز نہیں اور میں جس حالت میں انہیں دیکھ رہا ہوں اس سے زیادہ مجھے ان کی موت محبوب ہے۔

۷۴۷۸۔ابوبکر بن ملاک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، ابن شوذب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبدالملک بن عمر کی بیوی ان کے پاس آئی، اس نے کنگھی کی ہوئی تھی، ازار اور قمیص اور جوتے پہن رکھے تھے، آپ نے جب دیکھا تو فرمایا: عدت گزار، عدت گزار۔

۷۴۷۹۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابی، معمر بن سلیمان الرقی، فرات بن سلیمان، میمون، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبداللہ بن عمر نے ان سے کہا: ابا جان! آپ کو عدل کے نافذ کرنے سے کون سی چیز روکتی ہے جو آپ چاہتے ہیں اللہ کی قسم! مجھے اس کی کوئی پروا نہیں کہ مری اور آپ کی گردن میں ہانڈیوں کے طوق پہنا دئے جائیں، آپ نے فرمایا! بیٹا میں لوگوں کو سختی کی مشق کرا رہا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ عدل کا معاملہ زندہ کروں، تو میں اسے مؤخر کرتا ہوں یہاں تک کہ اس کے ساتھ دنیا کا لالچ نمودار ہو جاتا ہے تو لوگ اس سے نفرت کرنے لگیں گے اور اس کے لئے سکون اختیار کرنے لگیں گے۔

۷۴۸۰۔حسن بن محمد بن کیسان، اسمٰعیل بن اسحاق قاضی، محمد بن ابی بکر، محمد بن مروان، ہشام بن حسان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے غلام مزاحم سے کہا: تمہارے خیال میں مجھے مسلمانوں کا کتنا مال ملتا ہے؟ میں نے کہا: امیر المومنین! آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے عیال کتنے ہیں؟ فرمایا: ہاں اللہ ان کا وارث ہے، میں ان کے پاس سے اٹھ کر ان کے بیٹے عبدالملک سے ملا، میں نے انہیں کہا آپ کو معلوم ہے کہ امیر المومنین نے کیا کہا؟ فرمایا: کیا کہا؟ میں نے کہا: وہ کہہ رہے ہیں، تم جانتے ہو کہ ہمیں مسلمانوں سے کتنا مال ملتا ہے؟ فرمایا: تو تم نے کیا جواب دیا، میں نے کہا: کہ آپ اپنے اہل وعیال کو جانتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی نعمتیں ان کے لئے ہیں، عبدالملک نے کہا: مزاحم تم برے وزیر ہو، پھر اپنے والد کے پاس اجازت مانگنے آئے، آپ نے دربان سے کہا: انہیں اجازت دو، تو دربان نے کہا: آپ کے والد کے لئے دن رات میں یہی وقت ہے، تو انہوں نے فرمایا: ان سے ملنا ضروری ہے۔ حضرت عمر نے

ان کی بات سن لی، آپ نے فرمایا: کون ہے؟ تو دربان نے کہا: عبدالملک ہیں، آنے کی اجازت چاہتے ہیں، پھر وہ اندر آئے، آپ نے فرمایا، اس وقت کیسے آنا ہوا؟ میری رائے یہ ہے کہ آپ اسے جاری کریں، آپ نے فرمایا: آپ کو کیا علم کہ میں نماز تک زندہ رہوں گا؟ آپ نے فرمایا: اسی گھڑی پھر وہ نکلے اور لوگوں میں نماز کا اعلان کیا گیا، اس کے بعد منبر پہ چڑھے اور اس بات کو لوگوں کے سامنے دہرایا۔

۷۴۸۱۔ حسن، اسمٰعیل، محمد بن ابی بکر ح، ابومحمد بن حیان احمد بن حسین الحذاء، احمد الدورقی، سعید بن عامر، جویریہ بن اسماء، اسمٰعیل بن ابی حکیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہم عمر بن عبدالعزیز کے پاس تھے۔ جب ہم منتشر ہوئے تو ان کے منادی نے نداء کی کہ نماز کی جماعت تیار ہے، میں مسجد میں آیا، تو حضرت عمر منبر پر چڑھے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی فرمایا: امابعد! ان لوگوں نے ہمیں ایسے عطیات دیے جو ہمارے لئے لینا مناسب اور ان کے لئے دینا مناسب تھے، میں نے دیکھا کہ اس بارے میں سوائے اللہ تعالیٰ کے محاسب نہیں، میں نے اور میرے اہل بیت نے اس کی ابتدا کی ہے، مزاحم یہ تحریر پڑھو! وہ ایک ایک تحریر پڑھنے لگے، پھر عمر اسے لے لیتے آپ کے ہاتھ میں اون کترنے کی قینچی تھی، آپ اسے کاٹتے جاتے یہاں تک کہ ظہر کی اذان ہوگئی۔

۷۴۸۲۔ محمد بن ابراہیم، ابوعروبہ الحرانی، عمرو بن عثمان، خالد بن یزید، جعونہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبدالملک اپنے والد عمر کے پاس آئے، کہا: امیر المومنین! آپ اپنے رب کے پاس جب جائیں گے تو کیا جواب دیں گے؟ آپ نے حق کو ابھی تک زندہ نہیں کیا اور باطل کو مٹایا نہیں؟ آپ نے فرمایا: بیٹا بیٹھو! تمہارے آباؤ اجداد نے لوگوں کو حق سے دھوکے میں رکھا، بالآخر یہ معاملات مجھ تک پہنچے، تو اس کی برائیاں متوجہ تھیں اور اس کی بھلائیاں منہ پھیرے ہوئے تھیں، لیکن کیا میرا حسب اچھا نہیں کہ جب سورج طلوع ہوتا ہے میں اس میں ایک حق زندہ کرتا ہوں، اور ایک باطل مٹاتا ہوں، یہاں تک کہ مجھے اسی حالت پر موت آجائے۔

۷۴۸۳۔ محمد ابوعروبہ، محمد بن یحییٰ بن کثیر، سعید بن حفص، ابوالملیح، میمون یعنی ابن مہران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے میری طرف، مکحول اور ابوقلابہ کی طرف پیام بھیجا، ہم آگئے تو آپ نے فرمایا: تم لوگوں کا ان اموال کے بارے میں کیا خیال ہے جو میں نے لوگوں سے ظلماً لیے ہیں، تو مکحول نے اس دن کمزور سی بات کی جسے آپ نے ناپسند کیا وہ کہنے لگے: میری رائے یہ ہے کہ آپ از سرِ نو شروع کریں۔

عمر نے مری طرف ایسے دیکھا جیسے وہ مجھ سے مدد مانگ رہے ہیں، میں نے کہا: امیر المومنین! عبدالملک کو بلا بھیجیں، انہیں حاضر کریں کیونکہ وہ مری رائے میں کم نہیں، آپ نے فرمایا: حارث! میرے لئے عبدالملک کو بلا لاؤ، جب آپ کے پاس عبدالملک آئے تو فرمایا: عبدالملک تمہاری ان اموال کے بارے میں کیا رائے ہے جنہیں لوگوں سے میں نے ظلماً لیا ہے۔ وہ لوگ حاضر ہو چکے اور ان کا مطالبہ کر رہے ہیں اور ہمیں ان اموال کی جگہیں بھی معلوم ہیں؟ انہوں نے کہا: میری رائے یہ ہے کہ انہیں واپس کریں اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو لینے والے کے ساتھ آپ بھی شریک ہوں گے۔

۷۴۸۴۔ عبداللہ بن محمد احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سعید بن عامر، جویریہ بن اسماء، اسمٰعیل بن ابی حکیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ وہ مدینہ منورہ میں عمر بن عبدالعزیز کے میر منشی تھے اور شام میں بھی برابر ان کے ساتھ رہتے، فرماتے ہیں کہ عبدالملک اپنے والد عمر کے پاس آئے کہا: مزاحم نے تم سے جو مظالم کے ہٹانے کا ذکر کیا تھا اس میں تمہاری کیا رائے ہے؟ وہ کہنے لگے، مجھے تو انھیں نافذ کرنا ضرور ہے۔

حضرت عمر نے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: الحمدللہ اس ذات نے میری اولاد میں ایسا شخص پیدا فرمادیا جو دینی معاملات میں میری اعانت کرتا ہے۔ بہتر ہے میرے بیٹے! ابھی میں ظہر کی نماز پڑھ کر منبر پر اعلان کر کے لوگوں کے سامنے کہہ دوں گا، عبدالملک کہنے لگے:

امیر المومنین! ظہر تک کی ذمہ داری کون لیتا ہے اور اس کا کون ذمہ دار ہوگا کہ ظہر تک آپ زندہ بھی رہے تو آپ کی نیت سلامت رہے گی؟ تو عمر نے کہا: لوگ قیلولہ (دوپہر کے آرام) کے لئے چلے گئے ہیں، تو عبدالملک نے کہا: آپ اپنے منادی کو حکم دیں وہ لوگوں کی جماعت کا اعلان کرے، تاکہ لوگ جمع ہو جائیں، آپ نے ایسے ہی کیا، لوگ جمع ہو گئے، ایک جامہ دان یا چمڑے کی ٹوکری لائی گئی جس میں یہ کاغذات تھے، عمر کے ہاتھ میں اون کترنے کی قینچی تھی جس سے وہ خط تراشتے رہے یہاں تک کہ ظہر کی اذان ہوگئی۔

۷۴۸۵۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، معمر بن سلیمان الرقی، میمون بن مہران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کسی گھر میں تین شخصوں سے زیادہ شخص نہیں دیکھے، عمر بن عبدالعزیز، ان کے بیٹے عبدالملک اور ان کے خادم مزاحم۔

۷۴۸۶۔ احمد، عبداللہ، ابی، اسمٰعیل بن ابراہیم، زیاد بن ابی حسان ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ وہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس تھے جہاں ان کے بیٹے عبدالملک دفن ہوئے، جب انہیں دفن کر چکے، قبر زمین کے ساتھ برابر کردی گئی، لوگوں نے زیتون کی دو لکڑیاں ان کے پاس رکھیں، ایک سرہانے اور ایک پائنتی کی طرف، پھر آپ نے ان کی قبر کو قبلہ اور اپنے درمیان رکھ لیا، اور آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے، لوگوں نے آپ کے گرد حلقہ بنالیا پھر فرمایا: بیٹا! اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے بے شک تو اپنے باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا تھا، اللہ کی قسم جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے، تم عطا کئے میں تم سے خوش رہا اور اس سے زیادہ خوش اور اللہ تعالیٰ سے اپنا حصہ پانے کا امیدوار اس وقت سے ہوں جب سے میں نے تمہیں اس منزل و گھر میں رکھا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے بنایا ہے، سو اللہ تجھ پر رحم کرے، تمہیں بخشے اور تمہیں تمہارے عمل سے اچھا بدلہ عنایت کرے اور جو حاضر اور غائب تمہارے لئے شفاعت خیر کرے اس پر بھی رحم فرمائے، ہم اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر راضی اور اس کے حکم کو تسلیم کرتے ہیں، الحمد للہ رب العالمین، پھر آپ لوٹ گئے۔

۷۴۸۷۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عفان، یسر بن مفضل، ابی علی بن حصین، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر کو دیکھا ان پر پے در پے مصائب آئے، ان کے بھائی فوت ہوئے، پھر ان کے غلام مزاحم، پھر عبدالملک فوت ہوئے، جب عبدالملک فوت ہوئے تو انہوں نے گفتگو کی، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی، فرمایا: میں نے اسے کپڑے میں عورتوں کے حوالے کیا تو میں ہمیشہ اس میں خوشی اور آنکھوں کی ٹھنڈک آج تک محسوس کرتا رہا اور جتنی میری اس سے آج آنکھ ٹھنڈی ہوئی اتنی کسی کام میں نہیں ہوئی۔

۷۴۸۸۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، علاء بن عبدالجبار، العطار، حزم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ عمر نے عبدالحمید بن عبدالرحمٰن کو اپنے بیٹے عبدالملک کے متعلق لکھا جب ان کی وفات ہوئی، امابعد! اللہ جس کا نام بابرکت اور جس کا ذکر بلند ہے اس نے جب سے مخلوق پیدا کی تو موت ان کے لئے مقدر فرمادی اور موت تک انہیں پہنچنا مقرر کردیا، اس نے اپنی سچی کتاب میں جو باتیں نازل فرمائیں، جس کی حفاظت اس کے علم سے ہے اس کی صداقت وحقانیت پر اپنے فرشتوں کو گواہ بنایا کہ وہی زمین واہل زمین کا وارث ہوگا، پھر وہ اسی کی طرف لوٹ آئیں گے۔

پھر اپنے نبی سے فرمایا: ہم نے آپ سے پہلے کسی بشر کیلئے ہمیشہ کی زندگی نہیں بنائی، تو کیا اگر آپ فوت ہوگئے تو یہ ہمیشہ رہیں گے؟ (الانبیاء ۳۴) پھر فرمایا: ہم نے تمہیں اسی زمین سے پیدا کیا اسی میں لوٹائیں گے اور پھر اسی سے دوسری مرتبہ نکال باہر کریں گے (طہ ۵۵) تو دنیا میں موت لوگوں کے لئے راستہ ہے، اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے کسی نیک اور بدکار کے لئے ہمیشہ کی زندگی نہیں لکھ رکھی، وہ اپنی اطاعت کرنیوالوں کے لئے اس ثواب سے راضی نہیں جو اس کی اطاعت کرنے والوں کو پسند ہو اور نہ اپنی نافرمانی کرنے والوں کو ایسی مصیبت میں آزماتا ہے جو ان کی رسوائی کا سبب ہو، ہر چیز جسے لوگ پسند کریں یا اسے ناپسند کریں، تو ایسی چیز چھوڑ دی گئی، اسی وجہ سے وہ چیز پیدا کیے جانے کے وقت پیدا کی گئی اور جب سے ٹھہری تو ٹھہری ہوئی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا امتحان لے کہ کون اچھے عمل کرتا ہے۔

تو جو دنیا سے نکلتے ہی اللہ تعالیٰ کے فرمانبرداروں اور اس کے پسندیدہ لوگوں یعنی انبیاء اور ائمہ ہدایت کی طرف آیا، جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ ان کی اقتداء کرو، تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ کے گھر میں رہے گا، جہاں نہ اسے تھکاوٹ ہوگی نہ تکان اور جس کی دنیا سے جدائی کسی اور کی طرف ہوگی اور کسی اور کے منازل ومقامات کی جانب ہوگی تو اس نے بڑے لمبے شر کا سامنا کیا اور ایسے کام میں جا پڑا جس کا اس میں بس نہیں، میں اللہ تعالیٰ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ وہ دنیا میں جب تک ہمیں باقی رکھے تو اپنا فرمانبردار بنا کر رکھے، اپنی کتاب کا تابع بنا کر رکھے اور جب ہم دنیا سے نکلیں تو ہمارے نبی کی طرف اور ان برگزیدہ اور نیک لوگوں کی طرف پہنچائے جن کی ہدایت کی اقتداء کا ہمیں حکم دیا ہے۔

اور میں اس کی رحمت سے اس سے سوال کرتا ہوں کہ وہ دنیا میں ہمیں برے اعمال اور آخرت میں برائیوں سے بچائے، پھر عبدالملک اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندہ تھا، اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنا احسان کیا، اور اس کے باپ پر بھی احسان کیا جب تک اللہ تعالیٰ نے اسے زندہ رکھنا چاہا زندہ رکھا۔ اور پھر جب اسے فوت کرنا چاہا اس کی روح کی قبض کر لی، جہاں تک مجھے معلوم ہے وہ موت کا آرزومند تھا جس میں اللہ تعالیٰ سے اچھی امید رکھتا تھا، میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں کہ مجھے کسی کام سے ایسی محبت ہو جو اللہ تعالیٰ کی پسندیدگی کی مخالفت کرے، اس واسطے کہ اس کے خلاف اس کی آزمائش میں مرے پاس صلاحیت نہیں، جو اس کا احسان اور جو اس کی نعمت مجھ پر اس کے خلاف نہیں ہوسکتا۔

میں نے وہی کہا جو اس کا راستہ تھا، الحمدللہ میں ثواب اور اللہ تعالیٰ کی بخشش کے سچے وعدہ کی امید رکھتا ہوں، انا للّٰہ و انا الیہ راجعون، پھر میں نے کوئی مصیبت نہیں پائی سب پر چاہے وہ گزر گئی یا وہ باقی ہے، سب پر اللہ تعالیٰ کی تعریف وحمد ہے، دنیا اور آخرت کے ہر کام میں، میں نے چاہا کہ میں تمہیں اس کے متعلق لکھوں اور تمہیں اللہ تعالیٰ کے فیصلہ سے خبردار کروں مجھے معلوم نہیں کہ تمہاری طرف سے اس کے متعلق کوئی نوحہ نہیں ہوا ہوگا اور نہ لوگ اس بات کے لئے جمع ہوئے ہوں گے، اور نہ تم نے کسی قریبی اور دور کے شخص کو اس کی اجازت دی، مجھے یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی کفایت سے کافی ہے، اور نہ میں تجھے کسی معاملہ میں ملامت کروں گا، ان شاء اللہ۔
والسلام

۷۴۸۹۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عفان بن مسلم، جویریہ بن اسماء، اسمعیل بن ابی حکیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز غصہ ہوئے اور ان کا غضب بڑھ گیا، جس میں تیزی تھی، عبدالملک بن عمر بن عبدالعزیز موجود تھے، جب ان کا غضب فرو ہوا، تو کہا: امیر المومنین! آپ پر اللہ تعالیٰ کی اس قدر نعمتیں ہیں، آپ کو جو مقام عطا کیا اور آپ کو جو اپنے بندوں کے کام کی ذمہ داری عطا کی ان سب باتوں نے آپ کے غصہ کو یہاں تک پہنچادیا جو میں دیکھ رہا ہوں۔

انہوں نے فرمایا: تم نے کیسے کہا؟ تو انہوں نے اپنی بات دہرائی، پھر وہ فرمانے لگے، عبدالملک تم غصہ نہیں ہوتے؟ تو وہ کہنے لگے: میرے پیٹ کی وسعت اس کی مشقت نہیں اٹھاسکتی اگر میں اس میں غصہ کو نہ لوٹاؤں یہاں تک کہ اس سے کوئی ایسی چیز ظاہر نہیں ہوتی جسے میں ناپسند کروں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ بڑے پیٹ والے تھے۔

۷۴۹۰۔ عبداللہ، احمد، احمد بن ابراہیم، منصور بن ابی مزاحم، مروان ابوعمر الجزری، ابن ابی عبلۃ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز ایک دن لوگوں کے لئے تشریف فرما ہوئے، جب دوپہر ہوئی تنگ دل، کمزور اور اکتا سے گئے، آپ نے لوگوں سے کہا: تم لوگ اپنی جگہ ٹھہرے رہو میں تمہارے پاس آتا ہوں، گھر میں تھوڑی دیر ستانے کے لئے داخل ہی ہوئے تھے کہ ان کے بیٹے عبدالملک آگئے، لوگوں سے پوچھا، لوگوں نے کہا: گھر چلے گئے ہیں، یہ گھر پہنچے اجازت چاہی، اجازت مل گئی، اندر آئے، کہا امیر المومنین! آپ

کس وجہ سے اندر آ گئے؟ فرمایا: تھوڑی دیر ستانے کے لئے آیا ہوں، تو انہوں نے کہا: آپ موت کے آنے سے محفوظ ہیں جبکہ آپ کی رعیت آپ کے دروازے پر آپ کی منتظر ہے اور آپ ان سے چھپے ہوئے ہیں؟ حضرت عمر اسی وقت اٹھے اور لوگوں کے پاس چلے گئے۔

۷۴۹۱۔ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق الثقفی، عبداللہ بن محمد، محمد بن فراس ابو ہریرہ، محمد بن مالک العبدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جب عبدالملک بن عمر کا انتقال ہوا، تو لوگوں نے آپ سے تعزیت کی، ایک اعرابی جو بنی کلاب سے تھا اس نے تعزیت میں کہا: تو امیر المومنین سے تعزیت کرتا ہے اس لئے کہ تو کبھی کبھی دیکھتا ہے کہ وہ چھوٹے بچے کو غذا دیتا اور اس کی ولادت کرتا ہے، آپ کا بیٹا حضرت آدم کی اولاد ہے جن میں سے ہر ایک کے لئے موت کے حوض پر گھاٹ بنا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ جتنی وقعت سے اعرابی کی تعزیت کو دیکھا گیا اتنا کسی کی تعزیت کو نہیں دیکھا گیا۔

عمر بن عبدالعزیز بن مروان بن الحکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبدشمس متعدد صحابہ اور کبار تابعین رضی اللہ عنہم اجمعین سے سنداً روایت کرتے ہیں جن میں حضرت انس بن مالک ہیں جن سے آپ نے سنا، عبداللہ بن عمر بن الخطاب، عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب، عمر بن ابی سلمہ المخزومی، سائب بن یزید، یوسف بن عبداللہ بن سلام خولہ بن حکیم انصاریہ شامل ہیں۔

اسی طرح آپ ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام، سالم بن عبداللہ بن عمر، عروۃ بن زبیر، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف، عامر بن سعد بن ابی وقاص، خارجہ بن زید بن ثابت، عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، ابو بردہ بن ابوموسیٰ، ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ، ربیع بن سبرہ الجہنی، محمد بن مسلم بن شہاب زہری، اور ان کے علاوہ صحابہ اور تابعین کے بیٹوں سے بھی روایت کرتے ہیں، اس کتاب کے علاوہ آپ کی مسند روایات جہاں تک ہمیں ملی ہیں ہم نے انہیں جمع کیا ہے جن میں چند یہ ہیں۔

۷۴۹۲۔سلیمان بن احمد، عبیداللہ بن محمد العمری، زبیر بن بکار، یحییٰ بن ابی فتیلہ عبدالخالق بن ابی حازم، ربیعہ بن عثمان تیمی، عبدالوہاب بن بخت، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے عمر بن عبدالعزیز نے بتایا کہ انہوں نے عبدالملک بن مروان کو لکھا: امابعد! بے شک آپ نگہبان ہیں اور آپ سے رعیت کے متعلق سوال ہوگا، مجھ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر نگہبان سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

۷۴۹۳۔محمد بن عمر بن سلام، احمد بن الجعد، محمد بن بکار، محمد بن فضل بن عطیہ سالم افطس، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس نوجوان کو پسند کرتے ہیں جو اپنی جوانی کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں فنا کرے۔

عمر کی غریب حدیث ہے جس میں محمد بن فضل سالم سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

۷۴۹۴۔ابوعبداللہ محمد بن احمد بن علی بن مخلد، احمد بن ہیثم الوزان، ابونعیم، عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز، ہلال مولی عمر، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے وہ عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے مری والدہ اسماء بنت عمیس نے کوئی چیز سکھائی، جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا تھا کہ وہ مصیبت کے وقت کہیں: اللّٰہ اللّٰہ ربی لا اشرک بہ شیئا، اللہ میرا رب ہے میں کسی کو اس کا شریک نہیں بناتی، عمر کی غریب حدیث ہے، جسے ان کے بیٹے ہلال آپ سے نقل کرنے میں منفرد ہیں، اسی روایت کو وسیع محمد بن بشر اور مروان فزاری نے دوسرے لوگوں کے ساتھ عبدالعزیز سے نقل کیا ہے۔

۷۴۹۵۔محمد بن مظفر، ابراہیم بن جعفر بن احمد بن ابی غیاث، حسن بن علی بن عمرو، عبدالکریم بن ابی ہمام، ابراہیم بن ابی یحییٰ، اسمٰعیل بن ابی حکیم، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے وہ عمر بن ابی سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک

کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا جسے آپ نے دونوں کندھوں کے درمیان اوڑھا ہوا تھا۔

عمر کی غریب حدیث ہے، ہم نے صرف عبدالکریم کی حدیث سے لکھا، جس میں حسن منفرد ہیں۔

۷۴۹۶۔ حسن بن علی بن خطاب، محمد بن سلیمان، ابوشعثا علی بن حسن، قاسم بن مالک المزنی، جعیدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو سائب بن یزید سے کہتے سنا: حضرت سائب! کیا آپ نے اصحاب رسول میں سے کسی کو چادر کی تہبند یا چادر اوڑھے دیکھا کہ پھر وہ باہر نکلے ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، اگر آج کوئی ایسا کرے تو لوگ اسے مجنون کہیں۔

عمر کی غریب حدیث ہے، ہم نے صرف قاسم کی حدیث سے لکھا ہے، سائب بن یزید صحابی ہیں۔ آپ ہجرت کے سال پیدا ہوئے آپ نمر کے بھانجے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور برکت کی دعا کی تھی۔

۷۴۹۷۔ ابراہم بن ابی حصین، جدی ابوحصین، عبید اللہ بن یعیش، یونس بن بکیر، محمد بن اسحاق، یعقوب بن عتبہ، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے آپ یوسف بن عبداللہ بن سلام سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ بہت کم ایسے ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بات کرتے وقت آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے۔

عمر کی غریب حدیث ہے جس میں محمد بن اسحاق، یعقوب بن عتبہ سے وہ عمر بن عبدالعزیز سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

۷۴۹۸۔ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید انصاری، ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو فرماتے سنا کہ انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن کو حضرت ابوہریرہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی قوم کے مال سے مال بنایا تو کسی شخص نے اپنا بعینہ سامان پایا وہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔[1]

صحیح ثابت متفق علیہ حدیث ہے جسے ثوری، شعبہ، مالک اور عمرو بن حارث نے دوسرے لوگوں کے ساتھ یحییٰ بن سعید سے روایت کیا ہے اور یزید بن الہاد اور ابن ابی حسین نے ابوبکر بن محمد بن عمرو سے، انہوں نے عمرو سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۷۴۹۹۔ محمد بن عمر بن سالم، محمد بن سہل ابوعبداللہ، مضارب بن بدیل، ابی بشر بن اسمٰعیل، نقل بن ابی الفرات الحلبی، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے وہ سالم وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ ان دو مردوں عمر اور ابوجہل میں سے جو آپ کو زیادہ محبوب ہے اس کے ذریعہ اسلام کو غلبہ بخش دے۔[1]

عمر کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف اسی طریق سے لکھی ہے۔

۷۵۰۰۔ حبیب بن حسن، محمد بن حیان البصری، عمرو بن حصیب، ابن علامہ، ابراہیم بن ابی علیۃ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو فرماتے سنا کہ عروۃ بن زبیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سن کر روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: انسان دنیا میں جس گھڑی اللہ تعالیٰ کا ذکر خیر نہیں کرتا قیامت کے روز اس پر افسوس کرے گا۔[2]

عمر اور ابراہیم کی غریب حدیث ہے جس میں ابن علاقہ منفرد ہیں۔

۷۵۰۱۔ محمد بن عمر بن سلمہ، محمد بن سہل، مضارب بن بدیل، ابی مبشر بن اسمٰعیل، نوفل بن ابی الفرات، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن العزیز سے وہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے آپ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیز تند ہوا سے بھی زیادہ پر مسرت ہوتے جب آپ کے پاس جبرائیل امین علیہ السلام قرآن مجید دہرانے کے لئے نازل ہوتے۔

عمر کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف اسی طریق سے لکھی ہے۔

---

[1] ۔ مسند الامام أحمد ۹۵/۲. ودلائل النبوۃ للبیھقی ۲/۳، ۲۱۶. والدر المنتثرۃ ۱۸۱/ وفتح الباری ۴۸/۷.

[2] ۔ مجمع الزوائد ۸۰/۱۰. والترغیب والترھیب ۴۰۱/۲. والدر المنثور ۱۵۰/۱.

۷۵۰۲۔ ابویعلی حسین بن محمد زبیری، ابوعوانہ یعقوب بن اسحاق اسفرائینی، محمد بن داؤد رملی، ابراہیم بن عمر بن بکر سکسکی، ابی سنان شیبانی، ان کے سلسلہ سند میں عمر سے آپ ابوسلمہ سے وہ عبدالرحمن بن عوف سے وہ ربیعہ بن کعب سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا اور آخرت کا افضل کھانا گوشت ہے۔[1]

ربیعہ اور عمر کی غریب حدیث ہے جس میں محدم بن داؤد رملی منفرد ہیں۔

۷۵۰۳۔ قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم نے بول کر لکھوائی علی بن سعید، طاہر بن خالد بن نزار، ابی محمد بن ابی یحییٰ، عبیداللہ بن عبد الرحمن بن معمر، ان کے سلسلہ سند میں عمر سے وہ عامر بن سعد بن ابی وقاص سے وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیانی علاقے کی سات عجوہ کھجوریں صبح کے وقت کھائے گا شام تک اسے کوئی چیز نقصان نہ دے گی۔[2]

ابوطوالہ عبداللہ بن عبدالرحمن اور عمر کی غریب حدیث ہے جس میں طاہر بن خالد بن نزار اپنے والد سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۷۵۰۴۔ محمد بن عمر بن سلم، محمد بن سہل، مضارب بن بدیل، ابی مبشر بن اسمٰعیل، نوفل بن ابی الفرات، ان کے سلسلہ سند میں عمر سے وہ خارجہ بن زید بن ثابت سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: پس اس دن اس جیسا کوئی عذاب دے گا اور نہ اس جیسا کوئی باندھے گا۔ (الفجر ۳۵، ۳۶)

عمر کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف اسی طریق سے لکھی ہے۔

۷۵۰۵۔ سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، زہری، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے وہ ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ سے آپ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: آگ پر پکی ہوئی چیز کے کھانے کے بعد وضو کیا کرو۔[3]

صحیح ثابت حدیث ہے جسے ابن علیہ، یزید بن ربیع اور عبدالواحد بن زیاد نے معمر سے اسی طرح روایت کیا ہے اور زہری سے صالح کیسان، ابن جریج، ابن مسافر، یونس، شعیب، محمد بن خلید اور محمد بن اسحاق نے دوسرے لوگوں کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۷۵۰۶۔ سلیمان بن احمد، ابراہم بن اسمٰعیل بن عبداللہ بن زرارۃ رقی، ابوجعفر نفیلی، ابودہماء، ثابت بنانی، ان کے سلسلہ سند میں عمر سے وہ ابو بردہ سے وہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کو ایک کھلی وادی میں جمع کرے گا، پھر ہر قوم کو ان کا وہ معبود دیا جائے گا جس کی وہ اللہ کے علاوہ پرستش وعبادت کیا کرتے تھے۔ وہ انہیں آگ میں داخل کردیں گے صرف توحید والے باقی رہ جائیں گے، ان سے کہا جائے گا: تمہیں کس چیز کا انتظار ہے؟ وہ کہیں گے: ہمیں اس رب کا انتظار ہے جس کی ہم بن دیکھے عبادت کرتے تھے، ان سے کہا جائے گا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے: اگر وہ چاہے تو ہمیں اپنی ذات کی پہچان کرادے، اللہ تعالیٰ ان کے سامنے تجلی فرمائیں گے، تو وہ سجدہ ریز ہو پڑیں گے، پھر ان سے کہا جائے گا: اے اہل توحید! اپنے سر اٹھاؤ! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے جنت واجب کردی اور تمہاری جگہ ہر شخص کے بدلے ایک یہودی اور ایک نصرانی کو جہنم میں بھیج دیا ہے۔[4]

عمر اور ثابت کی غریب حدیث ہے جس میں ابودہماء منفرد ہیں نفیلی ابوحاتم ابوزرعہ اور سلمہ بن حبیب سے ائمہ نے نقل کیا۔

۱۔ اللآلی المصنوعة ۲/۱۲۱. و کشف الخفا ۱/۱۷۴. والضعفاء للعقيلی ۳/۲۵۸.

۲۔ مسند الامام احمد ۱/۱۶۸، ۱۷۷. وتاريخ اصبهان ۲/۵۶. والتاريخ الكبير ۴/۲۸. ومجمع الزوائد ۵/۴۱. وشرح السنة ۱۱/۳۲۴. والاحاديث الصحيحة ۲۰۰۰. وكنز العمال ۲۸۲۰۵.

۳۔ صحيح مسلم، كتاب الحيض ۳۵۲، ۳۵۳. وفتح البارى ۱/۳۱۱.

۴۔ تاريخ اصبهان ۱/۲۵۱. وكنز العمال ۲۹۳.

۷۵۰۷۔ابو بکر طلحی ،محمد بن علی بن حبیب رقی ،محمد بن عبداللہ قطان ،عبدالرحمن بن معزی ،محمد بن اسحاق ،زہری ،ان کے سلسلہ سند میں عمر سے وہ ربیع بن سبرہ جہنی سے وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال عورتوں سے متعہ کرنے سے منع فرمایا۔

اسے ابراہیم بن ابی عبلہ نے عمر سے اسی طرح نقل کیا ہے ،یہ عمر کی ربیع سے روایت کردہ عزیز روایت ہے۔ ربیع سے ایک جم غفیر نے اسے نقل کیا ہے۔

۷۵۰۸۔حسن بن غیلان ،محمد بن خلف قاضی وکیع ،علی بن ابی دلامہ ،علی بن عیاش ابو مطیع طرابلسی ،عباد بن کثیر ،ان کے سلسلہ سند میں عمر سے وہ زہری سے وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر دین کے کچھ اخلاق ہیں دین اسلام کا اخلاق حیاء ہے۔[۱]

عمر کی غریب حدیث ہے جس میں علی بن عیاش ابو مطیع سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۷۵۰۹۔ابو بکر محمد بن احمد بن ابراہیم بن تخویہ تستری ،یعقوب بن ابراہیم نیز ،عمر بن محمد بن اسری ،عبداللہ بن ابی داؤد ،عمر بن شبہ ،عیسیٰ بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب یزید بن عمر بن مورق ،ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں شام میں تھا ،عمر بن عبدالعزیز لوگوں میں عطیات تقسیم کررہے تھے ،میں ان کی طرف بڑھا ،تو مجھے کہنے لگے: کس قبیلے سے ہو؟ میں نے کہا: قریشی ہوں ،کہا: قریش کی کونسی شاخ؟ میں نے کہا: بنی ہاشم ،کہا: کون سے بنی ہاشم؟ تو میں خاموش ہوگیا ،پھر کہا: کون سے بنی ہاشم؟ میں نے کہا: علی کا دوست ہوں ،فرمایا: کون سا علی؟ تو میں خاموش رہا ،پھر انہوں نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر رکھ کر کہا: اللہ کی قسم میں بھی علی کا دوست ہوں ،مجھ سے ان متعدد حضرات نے بیان کیا ،جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: کہ جس کا میں دوست اس کا علی دوست ہے ،پھر فرمایا: مزاحم! اس جیسے لوگوں کو کتنا دیتے ہو؟ انہوں نے کہا سو یا دو سو درہم ،فرمایا: اسے پچاس دینار دو ،ابن ابی داؤد فرماتے ہیں: پچاس دینار اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دوستی کی وجہ سے ملے ،پھر فرمایا: حق تیری بستی میں ہے عنقریب تیرے پاس اسی طرح آئے گا۔ جیسے تیرے پاس تیرے دوست آتے ہیں۔

عمر کی غریب حدیث ہے جس میں عمر بن شبہ عیسیٰ سے روایت کرنے والے منفرد ہیں۔

۳۲۵۔کعب الاحبار[۲]

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان بزرگوں میں سے ماہر عالم ،کتب واسفار والے پوشیدہ اور خفیہ باتوں کو پھیلانے والے ،مشاہد اور آثار کی طرف اشارہ کرنے والے ،ابو اسحاق کعب بن ماتع الاحبار ہیں۔ کسی نے کہا: تصوف ،نیک لوگوں سے دوستی اور برے لوگوں سے دوری کا نام ہے۔

۷۵۱۰۔ابی ،ابراہیم بن محمد بن حسن ،احمد بن سعید ،عبداللہ بن وہب ،عبداللہ بن عیاش ،یزید بن قودر ،ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: نیک مؤمن اور نیک غلام دونوں عذاب سے مامون ہیں ،انہیں مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ ان کی ان کے گھروں میں کیسے حفاظت فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جب اپنے مؤمن بندے سے محبت کرتے ہیں تو دنیا کو اس سے دور کردیتے ہیں تاکہ جنت میں اس کے

۱۔ سنن ابن ماجة ۴۱۸۱، ۴۱۸۲. والمعجم الصغير للطبراني ۱/۲۱۲. ومسند الشهاب ۱۰۱۸، ۱۰۱۹. وأمالي الشجري ۲/۱۹۷. والترغيب والترهيب ۳/۳۳۹. ومشكاة المصابيح ۵۰۹۰، ۵۰۹۱، ۵۰۹۲. والعلل المتناهية ۲/۲۲۱.

۲۔ طبقات ابن سعد ۷/۴۴۵. والتاريخ الكبير ۷/ت ۹۶۲. والجرح ۷/ت ۹۰۶. والكاشف ۳/ت ۴۷۲۹. وتهذيب الكمال ۴۹۸۰. (۲۴/۱۸۹)

درجات بلند کریں اور جب کسی کافر سے بغض کرتے ہیں تو اس کے لئے دنیا وسیع کر دیتے ہیں، یہاں تک کہ اسے جہنم کی منزلوں میں تہ در تہ لے جاتے ہیں۔

کعب فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں سے فرماتے ہیں کہ جو صبر کرتے اور فقر پر راضی رہتے ہیں: تم غم نہ کرو، اس لئے کہ اگر دنیا کا وزن تمہارے اس مقام سے جو میرے پاس مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتا تو میں انہیں کچھ بھی نہ دیتا، کعب نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فقراء بندے جب اللہ تعالیٰ کے حضور ضرورت وحاجت کی شکایت کرتے ہیں تو ان سے کہا جاتا ہے: تمہیں خوشخبری ہو غم نہ کرو کیونکہ تم مالداروں کے سردار ہو، قیامت کے دن جنت کی طرف سبقت کرنے والے ہو، کعب نے فرمایا: انبیاء علیہم السلام فقر اور مصیبت پر جتنے خوش ہوتے اتنے نرمی اور آسائش پر خوش نہ ہوتے تھے۔ مصیبت ان کے لئے بڑی ہلکی ہوتی تھی، یہاں تک کہ ان میں سے کسی کو جوں بھی قتل کر دیتی، اور آسائش کو جب دیکھتے تو یہ گمان کرتے کہ کہیں گناہ میں مبتلا تو نہیں ہو گیا۔

کعب فرماتے ہیں: جس نے دنیادار اور مال کے لئے عاجزی کی تو اس کا دین بھی کمزور ہو جائے گا، وہ اس شخص کے پاس فضیلت کا متلاشی ہے جس کے پاس فضل کا اختیار نہیں اور دنیا سے اسے اتنا حصہ ہی ملے گا جو اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے، اللہ تعالیٰ ہر اس سے بغض کرتے ہیں جو مال جمع کرتا ہے خیر سے روکتا اور تکبر کرتا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہر موٹا عالم مبغوض ہے۔

کعب نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تم لوگ کپڑے تو راہبوں جیسے پہنتے ہو مگر تمہارے دل متکبروں اور نقصان پہنچانے والے بھیڑیوں کی طرح ہیں، اگر تم آسمانی بادشاہت تک پہنچنا چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کے ذریعہ اپنے دلوں کو مار دو۔

۷۵۱۱۔ ابوبکر بن خلاد، حارث ابن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، ابو ہلال، عبداللہ بن بریدہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کعب نے فرمایا: جس شخص کی اللہ تعالیٰ کے ہاں قدر و منزلت ہوتی ہے تو اس کی آزمائش میں اضافہ ہو جاتا ہے، جو آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو اس کا مال کم ہو جاتا ہے اور جو زکوٰۃ روک دیتا ہے اس کے مال میں اضافہ ہو جاتا ہے جو شخص چوری کرتا ہے تو اس کے رزق کا حساب اس میں کر لیا جاتا ہے۔

۷۵۱۲۔ حبیب بن حسن ابوالقاسم، عمر بن حفص السدوسی، عاصم بن علی، ابو ہلال، حفص بن دینار، عبداللہ بن ابی ملیکہ ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: کعب! ہم سے کچھ موت کے متعلق بیان کرو! انہوں نے کہا: امیر المومنین! یوں سمجھیں! جیسے کوئی کانٹے دار ٹہنی انسان کے پیٹ میں داخل کر دی جائے، اور ہر کانٹا ہر رگ کو چمٹ جائے پھر سختی سے کھینچنے والا شخص اسے کھینچے، تو دیکھ لیں، کیا اس ٹہنی کے ساتھ لگتا ہے اور کیا باقی بچتا ہے۔

۷۵۱۳۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابان بن مخلد، محمد بن عمرو زنیج، حکم بن بشیر، عمر بن قیس، حکم، ابو خالد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کعب نے فرمایا: جس نے اپنے دل سے اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا اور زبان سے اللہ تعالیٰ کی حمد کی، جو ذات اس کے دل میں ہے وہ فنا نہیں ہوتی یہاں تک کہ اللہ اس میں مزید نازل فرمائے، کیونکہ اللہ تعالیٰ جدل خیر پہنچانے والے اور فضیلت والے ہیں۔

۷۵۱۴۔ ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عمران بن موسیٰ القزاز، عبدالوارث، الجریری، عمر، اسمٰعیل، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے خوف سے آنسو بہائے اور اس کے آنسو بہہ کر زمین پر گر پڑیں تو اسے کبھی بھی جہنم کا عذاب نہیں ہوگا یہاں تک کہ بارش کے قطرے جب زمین پر گریں تو پھر آسمان کی طرف واپس ہو جائیں۔

۷۵۱۵۔ ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عمران بن موسیٰ القزاز، عبدالوارث، الجریری، عباد الجحمی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کعب نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے روؤں اور آنسو میرے رخساروں پر بہہ پڑیں یہ مجھے اپنے ہم وزن سونا صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

۷۵۱۶۔احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل علی بن مسلم، سیار، جعفر، عون عقیلی، ان کے سلسلہ سند میں ان کے کسی ساتھی سے وہ کعب سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے آبدیدہ ہو جاؤں اور آنسو میرے رخساروں پر بہہ پڑیں تو یہ بات مجھے پہاڑ برابر سونا صدقہ کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

۷۵۱۷۔ابو احمد محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، حاجب بن ولید، بقیہ بن ولید، محمد بن زیاد الالہانی ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: وہ ان کے پاس گئے، آپ بیمار تھے کسی نے کہا: ابو اسحاق! آپ اپنے آپ کو کیسے پا رہے ہیں؟ کہنے لگے: ایک جسم جو اپنے گناہوں میں گرفتار ہے، اگر اسی حالت میں اس کی روح قبض ہو گئی تو ایسی ذات کی طرف جانا ہو گا جو رحیم ہے، اور اگر معاف کر دے تو اسے ایسی مخلوق بنائے جس کا کوئی گناہ نہیں۔

۷۵۱۸۔احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، سیار، جعفر بن عون، عبداللہ بن حارث، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: زمین میں کسی آدمی کے لئے اس وقت تک تعریف برقرار نہیں رہ سکتی جب تک آسمان میں برقرار نہ ہو۔

۷۵۱۹۔احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر بن سلیمان، جریری، ابو الورد، ابو محمد، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اپنے گھروں کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے روشن کرو، وہاں نماز کا کچھ حصہ مقرر کرو، اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں کعب کی جان ہے کہ ان لوگوں کا نام لیا جاتا ہے، وہ آسمان والوں میں مشہور ہیں، فلاں جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے اپنا گھر اللہ تعالیٰ کی یاد سے آباد کر رکھا ہے۔

۷۵۲۰۔عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبداللہ بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، اسمٰعیل بن عیاش، ابو سلمہ صنعانی، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: کم گوئی حکمت ہے، خاموشی کی عادت بنالو یہ ایک اچھی کھیتی ہے، بوجھ کی کمی ہے، گناہوں کے لئے خفت ہے بردباری کا دروازہ اچھا بناؤ کیونکہ اس کا دروازہ خاموشی اور صبر ہے۔ اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ بغیر تعجب کے ہنسنے والے کو ناپسند کرتے ہیں، اسی طرح وہ شخص بھی مبغوض ہے جو بے مقصد کام کے لئے جاتے ہیں۔

اور اس والی اور حکمران کو پسند فرماتے ہیں جو چرواہے کی طرح اپنی رعیت سے غافل نہ ہو، خوب جان لو کہ حکمت کی بات مؤمن کی گمشدہ چیز ہے، علم اٹھ جانے سے پہلے اسے حاصل کرو، علم کا خاتمہ اس کے بیان کرنے والوں کے ختم ہونے سے ہوتا ہے۔

۷۵۲۱۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابی، حسین، ابو عیاش، سلیمان بن ابی سلمہ صنعانی، وہ کعب سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۷۵۲۲۔محمد بن معمر، ابو شعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی، ولید بن ہشام، ان کے سلسلہ سند میں کعب احبار سے روایت ہے فرمایا: رعیت والی و حکمران کی درستگی سے درست اور اس کی خرابی سے خراب ہوتی ہے۔

۷۵۲۳۔محمد بن معمر، ابو شعیب، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی، یحییٰ بن ابی عمر، عبداللہ بن دیلمی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کعب نے فرمایا: لوگوں پر ایسا وقت آنے والا ہے جس میں امانت ختم ہو جائے گی، رحمت اٹھالی جائے گی، سوال (بھیک) کی کثرت ہو گی، جس نے اس وقت سوال کیا تو اس کے لئے برکت نہ ہو گی۔

۷۵۲۴۔عبداللہ بن احمد بن محمد، جعفر بن محمد فریابی، عبدالاعلیٰ بن حماد، وہیب، ابو سعود جریری، ابو سلیل، غنیم بن قیس، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی، تم میں کا ہر شخص اس جہنم پر سے گزرے گا، اس بات کا فیصلہ تیرے رب کے ہاں حتمی طور پر ہو چکا (مریم ۷۱) پھر فرمایا: جانتے ہو اس پر سے کیسا گزرنا ہو گا؟ جہنم لوگوں کے سامنے ظاہر ہو گی، گویا کہ وہ کسی گول دائرے کی پیٹھ ہے یہاں تک کہ اس پر نیک و بد ہر قسم کے لوگوں کے پاؤں ٹک جائیں گے، اتنے میں ایک منادی ندا کرے گا۔ اپنے دوست لے لے اور میرے دوست چھوڑ دے، تو وہ اپنے ہر دوست کو دھنسا دے گی، وہ ان کو آدمی کے اپنے بیٹے سے زیادہ جاننے والی ہو گی،

مومن اس طرح نکلیں گے کہ ان کے کپڑے تر ہونگے۔

ابو محمد بن حیان، ابو رستہ، عباس نرسی نیز، عبداللہ بن محمد بن سلام، داؤد بن ابراہیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ وہیب نے ہم سے اسی طرح بیان کیا۔

۷۵۲۵۔ عبداللہ بن محمد، جعفر بن محمد، محمد بن حسن، عبداللہ بن مبارک، صفوان بن عمرو، شریح بن عبید الحضرمی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کعب سے حضرت عمر نے کہا: اے کعب ہم کو ذرا ڈراؤ، وہ فرمانے لگے: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے فرشتے ہیں جب سے وہ پیدا ہوئے تب سے کھڑے ہیں، ان کی کمریں دہری نہ ہوئیں، کچھ اور ہیں جو رکوع میں ہیں انہوں نے اپنی پیٹھوں کو اٹھایا نہیں، اور بعض دوسرے سجدہ ریز ہیں، انہوں نے اپنے سر نہیں اٹھائے، یہاں تک کہ جب نرسنگے میں دوبارہ پھونکا جائے گا تو وہ سب مل کر کہیں گے: تیری ذات پاک اور تمام تعریفیں تیرے لئے، جیسی تیری عبادت کرنا مناسب تھی ہم نے نہ کی پھر آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اس دن کی شدت وسختی اتنی ہوگی کہ ایک شخص جس کا عمل ستر انبیاء کے برابر ہوگا وہ بھی اس دن اپنے عمل کو کم سمجھے گا، اللہ کی قسم! جہنمیوں کے دھوں کا ایک ڈول سورج کے طلوع ہونے کی جگہ ڈال دیا جائے تو ان کے مغرب میں کھوپڑیاں جوش مارنے لگیں، اللہ کی قسم! جہنم ضرور ایک پھونک مارے گی، اس وقت مقرب فرشتہ کیا ہر ایک گھٹنے ٹیک کر گر پڑے گا اور کہے گا: اے رب! مری جان بچا مری جان بچا، یہاں تک کہ ہمارے نبی اور حضرت ابراہیم اور اسحاق علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

راوی کا بیان ہے کہ آپ نے قوم کو رلا دیا، یہاں تک کہ وہ چیخنے لگے، حضرت عمر نے جب یہ حالت دیکھی تو کعب سے کہا: کعب! ہمیں بشارت سناؤ، تو انہوں نے کہا: خوشخبری ہو، اسکے لئے کہ اللہ تعالیٰ کی ۳۱۴ شریعتیں ہیں، ان شریعتوں میں سے جو شخص بھی ایک شریعت کو اخلاص کے کلمہ کے ساتھ لایا تو اسے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کریں گے، اگر تمہیں اللہ تعالیٰ کی ہر رحمت کا علم ہو جائے تو تم نیک عمل میں سستی کرنے لگو۔

اللہ کی قسم! اگر ایک جنتی عورت اندھیری رات میں آسمان سے جھانکے تو زمین روشن ہو جائے اللہ کی قسم! اگر آج جنت کا کوئی کپڑا دنیا میں پھیلا دیا جائے تو جو اس کو دیکھ لے بے ہوش ہو جائے لوگوں کی آنکھیں اس کا تحمل نہ کر سکیں گی۔

۷۵۲۶۔ عبداللہ بن محمد بن احمد بن جعفر، جعفر بن محمد بن مستفاض، حسن بن عمر بن شقیق، بلخ میں سن ۲۲۶ میں بیان کیا، نیز، یوسف بن یعقوب، حسن بن مثنی، عفان، جعفر بن سلیمان، علی بن زید، مطرف بن عبداللہ بن مشخیر، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: میں حضرت عمر کے پاس تھا، آپ نے مجھے فرمایا: کعب! ہمیں ڈراؤ، میں نے کہا: امیر المومنین! کیا آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمت نہیں؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں، ہمیں ڈراؤ! فرماتے ہیں: میں نے کہا: امیر المومنین اس شخص کے عمل کی طرح عمل کریں، اگر آپ اس عمل کا ستر نبیوں کے عمل سے موافق پائیں تو پھر آپ اسے کم سمجھیں، فرماتے ہیں: حضرت عمر نے اپنا سر جھکا لیا، پھر افاقہ ہوا تو کہا: کعب! ہمیں مزید ڈراؤ! میں نے کہا: امیر المومنین! اگر مشرق میں بیل کے نتھنے کے بقدر جہنم کو کھول دیا جائے اور ایک شخص مغرب میں ہو تو بھی اس کا دماغ کھول کر اسکی گرمی سے بہنے لگے گا، حضرت عمر نے کافی دیر سر جھکائے رکھا، پھر افاقہ ہوا تو فرمایا: کعب ہمیں مزید ڈراؤ! میں نے کہا: قیامت کے دن جہنم دھاڑے گی جس کی وجہ سے مقرب فرشتہ اور بھیجے ہوئے رسول بھی گھٹنوں کے بل گر پڑیں گے یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جو اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں وہ گھٹنے ٹیک کر کہیں گے: اے میرے رب آج میں صرف اپنی جان کا سوال کرتا ہوں، آپ نے کافی دیر سر جھکائے رکھا، میں نے کہا: امیر المومنین! کیا آپ یہ بات کتاب اللہ میں نہیں پاتے؟ حضرت عمر نے کہا: کیسے؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، جس دن ہر جان اپنی جان کے متعلق جھگڑے گی، ہر جان کو اس کے کیے کا پورا بدلہ دیا جائے گا ان پر ظلم نہ ہوگا، تو حضرت عمر خاموش ہو گئے۔

۷۵۲۶۔ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ، اللیث، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر نے کعب سے فرمایا: ہمیں ڈراؤ پھر اسی طرح کی روایت ذکر کی۔

۷۵۲۷۔عبداللہ بن محمد جعفر بن محمد فریابی، عبداللہ بن عبدالرحمٰن سمرقندی، یزید بن ہارون، جریری، ابو سلیل، غنیم بن قیس، ابو العوام، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کعب نے فرمایا: جہنم کے ایک داروغہ کے دونوں کندھوں کے درمیان ایک سال کا فاصلہ ہے، ان میں سے ہر ایک کے پاس لوہے کا ایک گرز ہے جس کے دو حصے ہیں جس سے وہ ایک دفعہ مارتا ہے تو آدمی سات لاکھ میل کی مسافت جہنم میں اوندھے منہ چلا جاتا ہے۔

۷۵۲۸۔عبداللہ بن محمد، ابوبکر فریابی، یحییٰ بن خلف، منجاب، علی بن مسہر، ابو مصعب، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے وہ کعب سے نقل کرتے ہیں: فرمایا: قیامت کے روز متکبرین چیونٹی کی طرح آدمی کی صورت میں اٹھائے جائیں گے، ان پر ذلت ورسوائی چھائی ہوگی، یا یہ فرمایا: ان کے پاس ذلت ورسوائی آئے گی، ہر طرف سے آگ کے راستوں میں چلیں گے، طینۃ الخبال جو اہل جہنم کا لہو اور پیپ ہوگی، پلائی جائے گی۔

۷۵۲۹۔عبداللہ بن جعفر، سوید، حفص بن میسرۃ، موسیٰ بن عقبہ، عطاء، بن ابی مروان، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے وہ کعب سے روایت کرتے ہیں: فرمایا: اس بات کی قسم کھا کر کہا: اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کے دریا کو پھاڑا، تورات میں یہ لکھا ہے، کہ متکبر لوگ کے قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے پھر اسی طرح ذکر کیا۔

ابراہیم بن حجاج، حماد بن سلمہ موسیٰ عقبہ نے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۷۵۳۰۔عبداللہ بن جعفر، سوید، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبۃ نیز، احمد بن یحییٰ ابو حامد فریابی، علی بن محمد المنجو رانی بلخی، ابو جعفر رازی، ربیع بن انس، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد، جس دن زمین تبدیل کردی جائے گی جو اس زمین اور آسمان کے علاوہ ہوگی۔(ابراہیم ۴۸) فرمایا: آسمان تبدیل ہوکر باغات بن جائیں گے اور زمین تبدیل ہوگی تو سمندروں کی جگہ آگ ہوگی۔

۷۵۳۱۔ابی محمد بن احمد بن حسن بغدادی، عیسیٰ بن سلیمان فہری، اسمٰعیل بن عیاش، عبداللہ بن دینار، ان کے سلسلہ سند میں کعب احبار سے روایت ہے فرمایا: میں نے توریت میں لکھا پایا، جس شخص کی آنکھ سے مکھی کے سر برابر بھی، اللہ تعالیٰ کے خوف سے آنسو نکلے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھیں گے۔

۷۵۳۲۔ابو محمد بن حیان، محمد بن حسن بن علی بن بحر، محمد بن معمر، روح، عثمان بن غیاث، عکرمہ، ان کے سلسلہ سند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کعب نے کہا: جہنم میں جو ٹھنڈک ہے وہ زمہریر ہے اس کی وجہ سے ہڈیوں سے گوشت گر جائے گا، یہاں تک کہ وہ لوگ جہنم کے سمندر سے مدد مانگیں گے۔

۷۵۳۳۔ابو بکر عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل ح، ابو محمد عبداللہ بن محمد بن احمد، جعفر فریابی ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان نیز، ابی، عبداللہ بن محمد بن عمران، عمر بن علی، ابو داؤد، ہمام، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: قیامت کے روز سردار ورئیس کو اچھی حالت میں لایا جائے گا، اس سے کہا جائے گا اپنے رب کے حضور پیش ہو، چنانچہ اسے دربار الٰہی میں لایا جائے گا، جہاں کوئی پردہ نہ ہوگا، اس کے بعد اسے جنت میں جانے کا حکم ہوگا تو وہاں وہ اپنی فرودگاہ اور اپنے ان دوستوں کی جگہوں کو دیکھے گا جو بھلائی کے کاموں میں اس کے پاس جمع ہوتے اور اس کی مدد کرتے تھے، اسے کہا جائے گا یہ فلاں کی جگہ ہے یہ فلاں کا مکان ہے، تو وہ اس عزت وشرافت کو دیکھے گا جو اللہ تعالیٰ نے تیار کر رکھی تھی، وہ اپنے مکان کو ان کے مقامات سے افضل دیکھے گا، اسے جنت کے کپڑے پہنائے جائیں گے، اس کے سر پر تاج سجایا جائے گا جس کے گرد جنت کی خوشبو ہوگی، اس کا چہرہ ایسے چمکے گا جیسے چاند ہوتا ہے۔

ہمام کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے چودہویں کا چاند کہا تھا، فرماتے ہیں، جب اسے باہر نکالا جائے گا تو جس مجلس کے پاس سے بھی وہ گزرے گا تو وہ لوگ کہیں گے: اے اللہ! اسے ان کے ساتھ شامل کردے، یہاں تک کہ وہ اپنے ان دوستوں کے پاس آئے گا جو بھلائی اور خیر کی باتوں پر اس کے ساتھ جمع ہوتے اور اس کی مدد کرتے تھے، وہ ان سے کہے گا: اے فلاں اے فلاں تمہیں خوشخبری ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے یہ یہ نعمت تیار کر رکھی ہے، وہ انہیں اللہ تعالیٰ کی تیار کردہ عزت وکرامت کے بارے میں خبر دار کرتا رہے گا، یہاں تک کہ ان کے چہرے اس کے چہرے کی طرح سفیدی سے کھل اٹھیں گے، تو لوگ انہیں ان کے چہروں کی سفیدی سے پہچان لیں گے وہ کہیں گے یہ ہیں اہل جنت''

اسی طرح ایک برائی میں مبتلا رئیس وسردار کو لایا جائے گا، اسے کہا جائے گا اپنے رب کے حضور حاضری دے، وہ وہاں پہنچایا جائے گا۔ وہاں کوئی پردہ حائل ہوگا، پھر اسے جہنم جانے کا حکم ہوگا، وہاں وہ اپنے اور اپنے ساتھیوں کی جگہوں کو دیکھے گا، اور جو جو ذلت ورسوائی اللہ تعالیٰ نے تیار کر رکھی ہے وہ بھی دیکھے گا، وہ اپنی جگہ کو ان کی جگہوں سے خوفناک پائے گا، فرماتے ہیں اس کا چہرہ سیاہ اور آنکھیں نیلی ہوجائیں گی، اس کے سر پر آگ کی ٹوپی رکھی جائے گی، پھر اسے باہر لایا جائے گا تو وہ جس گروہ کے پاس سے بھی گزرے گا وہ اس سے اللہ کی پناہ مانگیں گے، پھر وہ اپنے ان دوستوں کے پاس آئے گا جو اسکے ساتھ برائی کے کاموں میں جمع ہوتے اور اس کی مدد کرتے تھے، تو وہ مسلسل انہیں جہنم کے ان کے مقامات سے آگاہ کرتا رہے گا جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے تیار کیے، یہاں تک کہ ان کے چہروں پر سیاہی چڑھ جائے گی، جیسی سیاہی اس کے چہرے پر ہوگی، لوگ انہیں ان کے چہروں سے پہچان کر کہیں گے: یہ جہنمی لوگ ہیں۔

۷۵۳۴۔ ابوبکر عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، یونس، حمید بن ہلال، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ مجھے کعب کے حوالہ سے بتایا گیا کہ انہوں نے فرمایا کہ جہنم میں ایسے تنور ہیں، جن کی تنگی تمہارے نیزے کے پھل کی طرح ہوگی جو ہر قوم کے اعمال پر منطبق آجائیں گے۔

۷۵۳۵۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، محمد بن عمرو، یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب، ان کے سلسلۂ سند میں ان کے والد سے روایت ہے، فرمایا کہ ہم مسجد میں کعب احبار کے پاس بیٹھے تھے، وہ بیان کر رہے تھے، اتنے میں حضرت عمرؓ آگئے، مسجد کے کونے میں بیٹھ گئے، وہاں سے بیٹھے بیٹھے آپ نے انہیں پکار کر کہا: ارے کعب! ہمیں ڈراؤ!

فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، بے شک روز قیامت جہنم ضرور قریب ہوگی۔ اس کی آواز گدھے کی آواز جیسی ہوگی، وہ دھاڑ رہی ہوگی، یہاں تک کہ جب وہ انتہائی قریب ہوجائے گی تو زور سے دھاڑے گی تو اللہ تعالیٰ نے جو نبی، جو صدیق اور شہید پیدا کیا وہ گھٹنوں کے بل گر کر کہے گا: اے اللہ! آج میں صرف آپ کو اپنی جان بچانے کا کہوں گا۔ اے ابن خطاب! اگر آپ کے پاس ستر انبیاء جتنا عمل بھی ہوا تو آپ گمان کریں گے کہ آپ نجات نہیں پاسکتے، حضرت عمر نے فرمایا: اللہ کی قسم! معاملہ بڑا سخت ہے۔

۷۵۳۶۔ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عبداللہ بن یزید المقری، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ ایک قوم کعب کے پاس گئی، وہ شام سے لے کر رات بھر چلتے رہے، اس میں آئندہ دن بھی گزر گیا یہاں تک کہ انہوں نے کعب سے اپنی سیر وسفر کی شکایت کی، تو آپ نے فرمایا: تم نے کسی جہنمی آدمی کی جگہ کو نہیں دیکھا۔

۷۵۳۷۔ عبداللہ بن محمد، اسحاق بن ابراہیم علی بن مسلم، سیار، حماد بن زید، ابی، ان کے سلسلۂ سند میں ایک آدمی سے روایت ہے کہ کعب ایک ریت کے ٹیلے کے پاس سے گزرے، وہاں ٹھہر کر آپ نے کہا: جتنا یہ ٹیلہ گیلا ہو لوگ اس سے زیادہ روئیں گے، پھر وہ اتنا روئیں گے کہ پسینہ ناک تک پہنچ جائے گا۔

۷۵۳۸۔عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن ہارون، ابوغسان، عبدالوہاب، سعید، قتادہ، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ کعب نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں کعب کی جان ہے۔ اگر تو مشرق میں ہو اور جہنم مغرب میں ہو پھر اس کے دروازے کھول دیئے جائیں، تو اس کی گرمی کی شدت سے تمہارا دماغ نتھنوں سے باہر نکل آئے گا، اے قوم! کیا تم اس کا اقرار کرتے ہو؟ یا تم اس پر صبر کر سکتے ہو؟ لوگو! تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی عبادت آسان ہے سو اس کی اطاعت کرو۔

۷۵۳۹۔ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوربیع، ابن وہب، ابن لہیعہ، عمارہ بن غزیہ، عبداللہ بن دینار، عطاء بن یسار، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جہنم میں چار پل ہیں، پہلے پل پر ہر وہ شخص ہوگا جو رشتہ داری ختم کرنے والا ہوگا، دوسرے پر ہر وہ شخص ہوگا جو قرض کے بوجھ تلے ہوگا یہاں تک کہ اسے ادا کردے، تیسرے پر خیانت کرنے والے ہوں گے اور چوتھے پل پر متکبر ہوں گے اور رحمت کہے گی، اے پروردگار! سلامت رکھ، سلامت رکھ۔

۷۵۴۰۔عبداللہ بن محمد، ابویعلی الموصلی، محمد بن صباح، اسمٰعیل بن زکریا، عاصم الاحول، عبداللہ بن شقیق، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ کعب نے فرمایا: اس جہنم پر انیس فرشتے ہوں گے" ہر فرشتے کے پاس لوہے کا ایک گرز ہوگا جس کے دو حصے ہوں گے، ایک دفعہ مارے گا تو آدمی ستر ہزار ہاتھ آگ میں دھنس جائے گا۔

۷۵۴۱۔عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین الحذاء، علی بن المدینی، وہب بن جریر، ابی، یحیٰی بن ایوب، یزید بن ابی حبیب، شعیب بن زرعہ، حنش، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے "پس وہ گھاٹی میں نہ گھسا" (البلد ۱۱) فرمایا: اس کے جہنم میں ستر درجے ہیں۔

۷۵۴۲۔ابی، احمد بن محمد بن حسن البغدادی، ابراہیم بن عبداللہ بن جنید، عبیداللہ بن عائشہ، سلام الخواص، فرات بن سائب، زاذان، ان کے سلسلۂ سند میں کعب احبار سے روایت ہے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اولین وآخرین کو ایک میدان میں جمع کرے گا، پھر فرشتے نازل ہو کر صفیں بنالیں گے، جبرائیل سے فرمائیں گے جہنم کو لے آؤ، جبرائیل علیہ السلام اسے ایک ہزار لگاموں سے ہنکا کر لائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ لوگوں سے ایک سال کے فاصلے پر ہوگی تو زور سے دھاڑے گی، جس کی وجہ سے مخلوق کے دل ہوا س باختہ ہو جائیں گے، پھر دوسری دفعہ زور سے دھاڑے گی جس میں ہر مقرب فرشتہ اور مرسل نبی گھٹنوں کے بل بیٹھ جائے گا۔

پھر وہ تیسری دفعہ دھاڑے گی تو دل سینوں تک پہنچ جائیں گے، عقلیں کام کرنا چھوڑ دیں گی، ہر آدمی کو اپنے عمل کی گھبراہٹ ہوگی، یہاں تک کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام فرمائیں گے: اے پروردگار میں اپنی دوستی کی وجہ سے صرف اپنی جان بخشی چاہتا ہوں، اور موسیٰ علیہ السلام عرض کریں گے: اے پروردگار میں اپنی مناجات وسرگوشی سے صرف اپنی خلاصی چاہتا ہوں، اور عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: اے پروردگار جو عزت مجھے آپ نے بخشی اس سے صرف اپنی گلوخلاصی چاہتا ہوں، (اپنی ماں) جس مریم نے مجھے جنا ان کے بارے سوال نہیں کرتا، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہیں گے اے پروردگار مری امت، مری امت بچادے، میں اپنی جان کا سوال نہیں کرتا، میں تو آپ سے صرف اپنی امت کا سوال کرتا ہوں۔

اللہ جل جلالہ آپ کو جواب دیں گے، آپ کی امت کے جو مرے اولیاء ہیں ان کو نہ کوئی خوف اور نہ وہ غمگین ہوں گے، مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! میں آپ کی امت کے بارے میں آپ کی آنکھیں ٹھنڈی کردوں گا، اس کے بعد فرشتے اللہ تعالیٰ کے سامنے اس انتظار میں کھڑے رہیں گے کہ انہیں کیا حکم ملتا ہے، تو رحمٰن تعالیٰ فرمائیں گے، زبانیہ کی جماعت! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت کے ان لوگوں کو جہنم کی طرف لے چلو جو کبیرہ گناہوں پر جمے رہتے تھے، کیونکہ دنیا میں ان کی مرے حکم سے سستی وکاہلی کی وجہ سے مرا غضب بڑھ گیا۔ انہوں نے مرے حق کو کم سمجھا، انہوں نے مرے حرام کردہ احکام میں دست اندازی کی، لوگوں سے چھپتے پھرتے اور مرے سامنے آتے باوجودیکہ میں نے انہیں عزت بخشی، انہیں تمام امتوں پر فضیلت عطا کی، وہ مرا فضل اور مری بڑی نعمت کو نہ پہچانتے تھے تو اس

وقت زبانیہ فرشتے، مردوں کو داڑھیوں سے اور عورتوں کو مینڈھیوں سے پکڑیں گے اور جہنم میں لے جائیں گے، ان کے بعد اس امت کا کوئی شخص جہنم کی طرف نہیں لے جایا جائے گا ماسوائے اس شخص کے جس کا چہرہ سیاہ ہوگا، بیڑیاں اس کے پاؤں میں ہوں گی، گردن میں طوق ہوگا، مگر جو اس امت کے ہوں گے وہ اپنے رنگوں کے ساتھ لے جائے جائیں گے، جب یہ مالک فرشتہ جہنم کے پاس پہنچیں گے، تو وہ ان سے کہے گا: اے بدبختوں کی جماعت! تم کس امت کے لوگ ہو؟ ان سے زیادہ خوبصورت رنگ والا کوئی جہنمی بھی نہ ہوگا، وہ کہیں گے، مالک! ہم قرآن والی امت ہیں، مالک کہے گا: کیا بدبختوں کی جماعت! قرآن (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پہ نازل نہیں ہوا؟ تو وہ چیخ و پکار سے رو کر اپنی آوازیں بلند کریں گے، اور کہیں گے: ہائے محمد! اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی امت کے ان لوگوں کے لئے شفاعت کیجئے جنہیں جہنم میں جانے کا حکم مل چکا، فرماتے ہیں: کہ مالک کو انتہائی سختی اور غصہ سے پکارا جائے گا، اے مالک! تمہیں کس نے حکم دیا کہ انہیں بدبخت کر کے عتاب کرو اور ان سے یوں بات کرو اور عذاب میں داخل کرنے سے روکنے کا کس نے کہا ہے، اے مالک! ان کے چہرے سیاہ نہ کرنا، کیونکہ یہ دنیا میں مجھے سجدے کیا کرتے تھے، اے مالک! ان کے چہرے سیاہ نہ کرنا، کیونکہ یہ دنیا میں مجھے سجدے کیا کرتے تھے، اے مالک! انہیں طوق نہ ڈالنا کیونکہ یہ غسل جنابت کیا کرتے تھے۔ اے مالک! انہیں بیڑیاں نہ پہنانا کیونکہ یہ مرے بیت الحرام کے ارد گرد طواف کرتے تھے، انہیں کولتار کے کپڑے نہ پہنانا کیونکہ انہوں نے احرام کے کپڑے اتار دیے، اے مالک! آگ سے کہہ دو ان کی زبانیں نہ جلائے کیونکہ یہ قرآن پڑھا کرتے تھے، مالک! آگ سے کہہ دو انہیں ان کے اعمال بقدر پکڑے۔

جہنم ان سے اور ان کے استحقاق کی مقدار سے، جتنی ماں اپنے بچہ سے واقف ہوتی ہے اس سے زیادہ واقف ہوگی، کسی کو ٹخنوں تک، کسی کو گھٹنوں تک، کسی کو ناف تک اور کسی کو سینہ تک عذاب میں گرفتار کرے گی، جب اللہ تعالیٰ ان سے کبیرہ گناہوں، ان کی سرکشی اور ان کے اصرار کا انتقام لے لیں گے، تو مشرکین اور ان کے درمیان ایک دروازہ کھولا جائے گا، تو وہ جہنم کے اوپر والے درجہ میں دیکھیں گے جس میں کوئی ٹھنڈی چیز چکھ سکیں گے اور نہ پینے کی کوئی شے، رو رو کر کہیں گے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی امت کے بدبختوں پر رحم کیجئے! ان کے لئے شفاعت کریں، آگ نے ان کا گوشت کھالیا، ان کا خون چوس لیا، ان کی ہڈیاں توڑ دیں۔

پھر وہ پکاریں گے ہائے ہمارے رب! ہائے ہمارے مالک! اس پر تو رحم فرمایئے جو دنیا میں آپ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا تھا، اگرچہ اس نے برائی اور غلطی کر کے حد سے تجاوز کیا ہو، اس وقت مشرکین انہیں کہیں گے: تمہیں تمہارے اللہ تعالیٰ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لانے نے کیا فائدہ دیا، تو اللہ تعالیٰ غضبناک ہو کر فرمائیں گے: جبرائیل جاؤ! اور امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا جو شخص بھی جہنم میں ہے اسے باہر نکال لاؤ، جبرائیل علیہ السلام انہیں جوق در جوق نکالیں گے وہ جل کر خاکستر ہو چکے ہوں گے، جبرائیل علیہ السلام انہیں جنت کے دروازے پر بہتی ایک نہر میں جسے نہر حیات کہتے ہیں ڈالیں گے، وہ اس میں اتنی دیر ٹھہریں گے کہ پہلے سے زیادہ سندر ہو جائیں گے، پھر انہیں جنت میں داخل کرنے کا حکم ہوگا، ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوگا، یہ وہ جہنمی ہیں جنہیں امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے رحم تعالیٰ نے آزاد کیا ہے، وہ جنتیوں میں اسی سے پہچانے جائیں گے۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے عاجزی کریں گے کہ اس نشان کو مٹا دیا جائے، تو اللہ تعالیٰ اس کو مٹا دیں گے اس کے بعد وہ جنتیوں میں اس علامت سے نہ پہچانے جائیں گے۔

۷۵۴۳۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل علی بن مسلم، سیار، جعفر، ابوعمران الجونی، عبداللہ بن رباح، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "بے شک ابراہیم نرم دل تھے" (التوبہ ۱۱۴) کے متعلق منقول ہے، فرمایا کہ حضرت ابراہیم کو جب جہنم یاد آتی تو فرماتے اوہ جہنم اوہ جہنم۔

۷۵۴۴۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حارث، سفیان بن فروخ، نافع ابو ہرمز، نافع، ابوعمر، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ کسی

شخص نے حضرت عمر کے پاس یہ آیت پڑھی، جب ان کی کھالیں جل کر پک جائیں گی تو ہم ان کھالوں کے علاوہ اور کھالیں تبدیل کردیں گے تا کہ وہ عذاب چکھیں (النساء ۵۶) تو حضرت عمر نے فرمایا: دوبارہ پڑھو، وہاں کعب بھی موجود تھے، وہ کہنے لگے: امیر المومنین! اس کی ایک تفسیر مجھے بھی یاد ہے جو میں نے اسلام سے پہلے پڑھی تھی، حضرت عمر نے فرمایا: سناؤ! اگر تم نے ایسے بیان کی جیسی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تو ہم تمہاری تصدیق کریں گے، ورنہ اس میں غور کریں گے، وہ کہنے لگے: میں نے اسے اسلام سے پہلے پڑھا ہے: ''جب ان کی کھالیں پک جائیں گی تو ان کھالوں کو دوسری کھالوں میں بدل کردیں گے، یہ سب کچھ ایک گھڑی میں ۱۲۰ بار ہوگا، حضرت عمر فرمانے لگے: میں نے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

۷۵۴۵۔ عبداللہ بن محمد، اسحاق بن ابراہیم، ابن عساکر، عبدالرزاق، بکار بن عبداللہ، ابن ابی ملیکہ، عبداللہ بن حنظلہ، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ''ایک زنجیر جس کی لمبائی اور پیمائش ستر ہاتھ ہے اسے اس میں جکڑو (الحاقہ ۳۲) کے متعلق روایت ہے، فرمایا کہ اگر دنیا کا تمام لوہا اس کی ایک کڑی سے تولا جائے تب بھی اس کے وزن کے برابر نہ ہو سکے گا۔

۷۵۴۶۔ ابومحمد بن حیان، ابویحیی رازی، ہناد بن السری، قبیصہ، سفیان، یزید بن ابی زیاد، عبداللہ بن الحارث، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: ایک آدمی کو جہنم میں لے جانے کا حکم ہوگا تو اس کی طرف ایک ہزار یا اس سے زیادہ فرشتے لپکیں گے۔

۷۵۴۷۔ عبداللہ بن محمد بن احمد، جعفر فریابی، ابوبکر بن ابی شیبہ، غندر، عثمان بن غیاث، عکرمہ، ان کے سلسلۂ سند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: وہ سمندر ہوگا جسے بڑھکایا جائے گا تو وہ جہنم بن جائے گی۔

۷۵۴۸۔ محمد بن علی، ابوالعباس بن قتیبہ، نوح بن حبیب، مؤمل بن اسمٰعیل، حماد بن سلمہ، ثابت، عبداللہ بن رباح، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: ملک الموت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی روح قبض کرنے آیا تو انہیں گھر نہ پایا، اتنے میں حضرت ابراہیم آگئے، آپ نے اسے گھر میں دیکھا تو فرمایا: تم کون ہو؟ تو اس نے کہا: میں ملک الموت ہوں، آپ نے فرمایا: جھوٹ ہے ملک الموت کی ایک علامت ہے جس سے وہ پہچانا جاتا ہے، تو ملک الموت نے اپنا چہرہ گدی کی طرف پلٹا، جسے ابراہیم علیہ السلام دیکھ کر بے ہوش ہوگئے، جب افاقہ ہوا تو وہ رونے لگے، حضرت ابراہیم، حضرت سارہ اور حضرت اسحاق علیہم السلام بھی رونے لگے، وہ فرشتہ اپنے رب کے سامنے حاضر ہوکر کہنے لگا، اے پروردگار! آپ نے مجھے ایسی روح کے قبض کے لئے روانہ کیا کہ اس کے بعد اہل زمین کے لئے کوئی خیر و بھلائی باقی نہ رہے گی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندے کی حالت سے تجھ سے زیادہ واقف ہوں، جاؤ! ان کی روح قبض کرلو، وہ آپ کے پاس بیمار بن کر ایک طرف جھکتے ہوئے آیا، آپ اسے باغ میں لے گئے، وہ انگور کھانے لگا، انگور کا پانی اس کے دونوں ہونٹوں سے بہنے لگا، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس سے کہا، تمہاری کتنی عمر ہے؟ وہ کہنے لگا ابراہیم علیہ السلام کی عمر کے بقدر، حضرت ابراہیم فوت ہونا چاہتے تھے اس نے ایک پھول انہیں سنگھایا اور ابراہیم علیہ السلام کی روح قبض کرلی۔

۷۵۴۹۔ ابی، عبداللہ بن محمد بن عمران، ابومسعود، ابوداؤد، حماد بن سلمہ، عاصم بن بہدلہ، مغیث، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: تم لوگ قرآن مجید کو اپنے لیے لازم کرلو، کیونکہ اس میں عقل کی سمجھ، حکمت کا نور اور علم کے چشمے ہیں۔ رحمٰن کی کتب میں سے سب سے نیا عہد ہے۔

۷۵۵۰۔ ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکیم ابن وہب، عبداللہ بن عیاش قتبانی، یزید بن تودر، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جبکہ ان کے پاس ایک شخص آیا جو عامل بالحدیث تھا، اللہ تعالیٰ سے ڈر اور اونچی جگہ بیٹھنے کے بغیر راضی رہ، کسی کو اذیت مت پہنچاؤ، اس واسطے کہ اگر تیرا علم آسمان وزمین کے خلا کو بھردے اور تم میں عجب وخود پسندی ہوگی تو ایسے علم سے اللہ تعالیٰ تمہاری کمی اور نیچائی میں ہی اضافہ فرمائیں گے۔

تو وہ شخص کہنے لگا! ابو اسحق! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے! وہ مجھے جھٹلاتے اور اذیت پہنچاتے ہیں، آپ نے فرمایا: انبیاء کی تکذیب کی گئی انہیں تکلیفیں پہنچائی گئیں وہ صبر کرتے، سوتم بھی صبر سے کام لو ورنہ پھر تمہاری ہلاکت ہے۔

۷۵۵۱۔محمد بن احمد، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، ابن عبدالحکم، ابن وہب، عبداللہ بن عیاش، یزید بن قودر، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''میں اس شخص کو انبیاء اور ان کے ساتھ رہنے والے لوگوں میں سے بنانے والا ہوں جو اچھی بات کرے، اس پر عمل کرے اور اللہ تعالیٰ کے احکام سکھائے'' آپ نے فرمایا: لوگ جمع ہوئے، جماعت سے علیحدہ ہوئے علان سے اعراض اور ان پر طعن کرنے کے لئے، پھر وہ کہنے لگے، یہ کام کرو، یہاں تک کہ ان میں عجب داخل ہوگیا، سوتم عجب سے بچو کیونکہ وہ ذبح اور ہلاکت ہے۔

کعب نے فرمایا: جوشخص آخرت کے شرف تک پہنچنا چاہے تو وہ غور وفکر خوب کرے، عالم ہوجائے گا، آج کے روز ینے پر راضی ہوجائے مالدار بن جائے گا، اپنی خطاؤں کو یاد کر کے کثرت سے روئے، اللہ تعالیٰ اس سے جہنم کے بھڑکنے والے سمندر بجھادے گا، کعب فرماتے ہیں: اچھی روش اور عمل صالح کے ساتھ علم کی طلب نبوت کا جزء ہے، کعب کا ارشاد ہے، عالم مؤمن، ابلیس اور اس کے لشکر کے لئے ایک لاکھ عابد مؤمن سے زیادہ سخت ہے، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے حرام سے محفوظ رکھتا ہے، کعب کا ارشاد ہے، عنقریب تم جاہل لوگوں کو دیکھو گے کہ وہ علم میں ایک دوسرے سے آگے بڑھیں گے اور اس کے بارے میں ایسے غیرت کریں گے جیسے عورتیں، مردوں کے بارے میں غیرت کرتی ہیں، بس اتنا ہی ان کے علم کا حصہ ہوگا، کعب نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے پروردگار! آپ کے بندوں میں سے کون زیادہ عالم ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: علم کا بھوکا شخص، کعب نے فرمایا: علم کا طالب اس شخص کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جانے اور آنے والا ہو، فرمایا: علم طلب کرو، اس میں تواضع کرو، اس واسطے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع کرتے ہیں۔

۷۵۵۲۔احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن علی الابار، منصور بن ابی مزاحم، اسمٰعیل بن عیاش، عقیل بن مدرک، ولید بن عامر یزنی، یزید بن خمیر، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: کچھ لوگ ایسے قرآن مجید پڑھیں گے، جن کی آوازیں گانے والی عورتوں اور حدی خوانوں سے زیادہ اچھی ہوں گی، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کی طرف نہ دیکھے گا اور لامحالہ کچھ لوگ سیاہ خضاب کریں گے جن کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہیں دیکھے گا۔

۷۵۵۳۔ابی، ابراہیم، محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، عبداللہ بن عیاش، یزید بن قودر ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جس نے کتاب اللہ کو اپنی آواز سے آراستہ کیا۔

۷۵۵۴۔ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن عبدالملک، عبداللہ بن عبدالوہاب، محمد بن جعفر ورکانی، ابوالصباح، ابوعلی، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جس شخص نے دنیا میں قرآن مجید کے پڑھنے میں اپنی آواز کو اچھا کیا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں موتیوں کا بنا گنبد عطا کریں گے یا یہ فرمایا: کہ وہ گنبد زبرجد کا ہوگا جو اللہ تعالیٰ اسے دے گا جو جنت میں اپنی آواز اچھی کرے گا جب تک اہل جنت اس کی زیارت کرتے رہیں گے وہ اس کی آواز سنیں گے۔''

یہ ابوالصباح کے الفاظ ہیں۔

۷۵۵۵۔عبداللہ بن محمد، احمد بن سلیمان بن ایوب، سعید بن یحییٰ، عبید بن سعید، ان کے سلسلۂ سند میں اہل واسط کے کسی شخص سے روایت ہے جسے ابن صباح کہا جاتا تھا۔ وہ ابوعلی سے وہ کعب سے روایت کرتے ہیں، سبقت کرنے والے، (کیا ہی اچھے ہیں) سبقت کرنے والے (الواقعہ ۱۰) وہ قرآن والے ہیں۔

۷۵۵۶۔ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، رشدین بن سعد، صخر بن عبداللہ، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جب بندہ اللہ اکبر کہتا ہے تو آسمان وزمین کا خلا بھر جاتا ہے۔

۷۵۵۷۔ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، قزعہ بن سوید، اسمٰعیل بن امیہ، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اگر وہ کلمات جنھیں میں صبح وشام کہتا تھا نہ کہتا تو یہود مجھے بھونکنے والے کتے یا رینگنے والے گدھوں کے ساتھ شامل کردیتے، وہ کلمات یہ ہیں، میں اللہ تعالیٰ کے ان کامل کلمات کے ذریعے پناہ چاہتا ہوں جن سے کوئی نیک وبد تجاوز نہیں کرسکتا، وہ اللہ جو آسمان کو زمین پر گرنے سے تھامے ہوئے ہے۔ ہاں وہ اس کی اجازت سے ہی گریں گے، ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی اور پھیلائی، شیطان اور اس کے لشکر سے پناہ چاہتا ہوں۔

۷۵۵۸۔ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، ابومحمد المکی، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے۔ فرمایا کرتے تھے، جب چالیس آدمی ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں، ظلم اور قطع رحمی کی دعا نہ کریں تو اللہ تعالیٰ انہیں ان کا سوال عطا فرماتے ہیں۔

۷۵۵۹۔ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعید، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے کے عذاب میں جلدی کرتے ہیں جو والدین کا نافرمان ہو اور بے شک اللہ تعالیٰ بندے کی عمر میں اضافہ فرماتے ہیں، جب وہ والدین سے اچھا سلوک کرے تاکہ وہ نیکی اور بھلائی میں بڑھ جائے۔

۷۵۶۰۔عمر بن محمد بن حاتم، جدی محمد بن عبیداللہ بن مرزوق، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ میں نے کعب سے سنا فرماتے ہیں: تورات کی فاتحہ (آغاز) سورۂ انعام کا آغاز ہے اور تورات کا خاتمہ سورۂ ہود ہے۔

۷۵۶۱۔ابومحمد بن حیان، اسحاق بن احمد، ابن وارہ، حجاج، حماد، ابوعمران الجونی، عبداللہ بن رباح، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے کہ تورات کو اس آیت پر ختم کیا گیا، تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے نہ کوئی بیٹا بنایا اور نہ بادشاہت میں اس کا کوئی شریک ہے۔

۷۵۶۲۔عمر بن محمد بن حاتم، جدی، عفان، حماد بن سلمہ، علی بن زید، مطرف، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ تین لوگوں سے ہوا کو روک دیں تو آسمان وزمین کی فضا بدبودار ہوجائے۔

۷۵۶۳۔عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن ابراہیم بن بشار، ابوایوب، جعفر بن سلیمان، مالک بن دینار، معبد الجہنی، ابوالعوام، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: کہ دو شخص مسجد کے دروازے پر آئے ایک داخل ہوگیا اور دوسرا داخل نہ ہوا، وہ کہنے لگا مجھ جیسا آدمی اپنے رب کے گھر میں داخل نہیں ہوسکتا، اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کی طرف وحی بھیجی کہ میں نے اسے اپنا دوست بنالیا ہے کہ اس نے اپنے آپ کو گھٹیا سمجھا۔

۷۵۶۴۔ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر سے اسی طرح کی روایت ہے کہ اس شخص نے کہا: مجھ جیسا شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اللہ تعالیٰ کے گھر میں داخل نہیں ہوسکتا۔

۷۵۶۵۔عبداللہ، ابوالحریش، محمد بن میمون الخیاط، منصور بن عمار، عبداللہ بن لہیعہ، عقبہ الحضرمی، ابوقبیل، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ گناہ بھلایا نہیں جاتا، غلبہ پانے والا مرتا نہیں اور نیکی پرانی نہیں ہوتی۔

۷۵۶۶۔ابوبکر عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، یحییٰ الحمانی، شریک، سعید بن مسروق، عکرمہ ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ حضرت ابن عباس

اور کعب کی ملاقات ہوئی، کعب نے کہا: ابن عباس! جب دیکھو کہ تلواریں نیام سے باہر آگئیں اور خون بہادیئے گئے تو جان لینا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ضائع کردیا گیا، اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک دوسرے کو ٹکرا کر انتقام لے گا اور جب دیکھو کہ وبا پھیل گئی، تو جان لینا کہ زنا پھیل گیا ہے اور جب دیکھو کہ بارشیں روک دی گئیں، تو جان لینا کہ زکوٰۃ روک دی گئی، جو کچھ لوگوں کے پاس (قابل ادا تھا) اسے روکا تو اللہ تعالیٰ کے پاس جو قابل عطا تھا اس نے اسے روک لیا۔

۷۵۶۷۔عمر بن محمد بن حاتم، جدی محمد بن عبداللہ بن مرزوق، عفان، حماد بن سلمہ، علی بن زید بن مطرف، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ کعب اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ''بستر ہوں گے بلند'' (الواقعہ ۳۴) کے متعلق فرماتے ہیں: چالیس سال کی مسافت کے لمبے بستر ہوں گے۔

۷۵۶۸۔محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حسن بن موسیٰ اشیب، ابوعوانہ، یزید بن ابی زیاد، عبداللہ بن حارث، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب بھی جنت کی طرف دیکھتے ہیں تو اسے فرماتے ہیں، اپنے لوگوں کے لئے اچھی ہوجا، فرماتے ہیں اس کی اچھائی میں اضافہ ہوتا رہے گا یہاں تک کہ اہل جنت اس میں داخل ہوجائیں گے۔

۷۵۶۹۔عبداللہ بن محمد، فضل بن عباس، عبداللہ بن عمر قواریری، فضیل بن عیاض، سفیان بن سعید، یزید بن ابی زیاد، عبداللہ بن حارث، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: ہردن اللہ تعالیٰ جنت عدن کی طرف دیکھتے ہیں اور فرماتے ہیں: اپنے لوگوں کے لئے اچھی ہوجا تو وہ پہلے سے دوگنا بچ دھج جائے گی۔

۷۵۷۰۔عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلام، ہناد بن السری، محمد بن عبید، سلمہ بن نبیط، عبید بن ابی الجعد، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اللہ کا ایک گھر ہے جس میں موتی کے اوپر موتی ہوگا یا لعل کے اوپر لعل جس میں ستر ہزار محل ہوں گے، ہر محل میں ستر ہزار گھر، ہر گھر میں ستر ہزار کمرے، جس میں نبی، صدیق، شہید، امام عادل اور اپنے نفس کو مضبوط رکھنے والا رہے گا۔

۷۵۷۱۔عبداللہ بن محمد، محمد بن حسن بن علی بن بحر، محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی محمد بن ثور، معمر، ابان، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: ان کے پاس سونے کے ستر ہزار پیالے پھیرائے جائیں گے۔ ہر پیالے میں ایسا رنگ اور کھانا ہوگا جو دوسرے میں نہ ہوگا، قتادہ فرماتے ہیں: ایک ہزار غلام ہوں گے، ہر غلام ایسے کام پر ہوگا کہ دوسرا اس میں مشغول نہ ہوگا۔

۷۵۷۲۔ابومحمد بن حیان، ابویحییٰ الرازی، ہناد، بن السری، قبیصہ، قیس بن سلم عنبری، جواب بن عبیداللہ، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جنت میں سرخ یاقوت کا ایک ستون ہے، اس کی بلندی پر ستر ہزار کمرے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے لوگوں کی منزلیں ہیں، ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوگا ''اللہ کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے'' ان میں سے جب کوئی شخص اہل جنت کو جھانکے گا تو ان کے لئے ایسے ہی روشنی ہوجائے گی جیسے آفتاب نکلنے سے دنیا والوں کے لئے روشنی ہوجاتی ہے، وہ کہیں گے: یہ شخص اللہ کی خاطر محبت کرنے والوں میں سے ہے۔

۷۵۷۳۔ابی محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، عبداللہ بن وہب، عبداللہ بن عیاش جو یزید بن قودر کے چچا ہیں۔ ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اللہ کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے سرخ یاقوت کے ستون پر ہوں گے، ستون کے بالائی حصہ میں ایک ہزار کمرے ہوں گے جو اہل جنت کی طرف جھانکیں گے تو ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوگا، یہ اللہ کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے ہیں'' ان میں سے جب کوئی جھانکے گا تو اس کا حسن اہل جنت کو اس طرح روشن کردے گا جیسے سورج سے زمین والے روشن ہوجاتے ہیں تو اہل جنت کہیں گے، یہ آدمی اللہ تعالیٰ کی خاطر آپس میں محبت کرنے والوں میں سے ہے، وہ اس کے چہرے کی طرف دیکھیں گے، وہ ایسے چمکے گا جیسے چودھویں کا چاند ہوتا ہے۔

۷۵۷۴۔ ابو محمد، محمد بن یحییٰ بن مندہ، ابو ہشام رفاعی، یحییٰ بن یمان، شیخ قیس، ابو العوام، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جنت فردوس میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنے والے ہوں گے۔

۷۵۷۵۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، اعمش، کسی آدمی سے کعب سے روایت ہے فرمایا: ادنیٰ درجہ جنتی کے لئے قیامت کے دن دوپہر کا کھانا ستر ہزار برتنوں میں لایا جائے گا۔ ہر برتن کا رنگ دوسرے سے مختلف ہوگا، دوسرے میں پہلے کی لذت پائے گا، جس میں کوئی قباحت وحقارت نہیں ہوگی۔

۷۵۷۶۔ عبداللہ بن محمد بن احمد، جعفر فریابی، عثمان بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، میسرہ، عکرمہ، ان کے سلسلۂ سند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے کعب سے جنت الماویٰ کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے کہا: وہ ایسی جنت ہے جس میں سبز پرندے ہوں گے۔ ان میں شہداء کی ارواح اٹھائی جائیں گی، جعفر فرماتے ہیں سند یوں ہے میتب، ابو اسحاق فزاری، زائدہ سے اسی طرح روایت ہے۔

۷۵۷۷۔ یوسف بن یعقوب نجوہی، حسن بن مثنیٰ، عفان، حماد بن سلمہ، حمید مورق عجلی، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ جاریہ بن قدامہ بیت المقدس آئے اور عامر بن عبداللہ کے پاس آ کر بیٹھ گئے، آپ نے انہیں مرحبا کہا، فرمایا: کیسے آنا ہوا، وہ کہنے لگے، اس مسجد میں نماز پڑھنے اور کعب سے ملاقات کے لئے آیا ہوں، عامر کہنے لگے: وہ تمہارے پاس بیٹھے ہیں، کعب نے فرمایا: کیا تم صرف اس مسجد میں نماز پڑھنے آئے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں، کعب نے فرمایا: جو بندہ رات کو اٹھ کر وضو کرے اور دو رکعت ادا کرے تو وہ گناہوں سے ایسے ڈھل جاتا ہے جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا اور جو بیت المقدس میں نماز پڑھنے آیا، تجارت، بیع وشراء کی غرض سے نہیں آیا وہ واپس لوٹے گا تو ایسے جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا، عمرہ دو دفعہ بیت المقدس آنے سے افضل ہے اور ایک حج دو عمروں سے افضل ہے۔

۷۵۷۸۔ یوسف بن یعقوب، حسن بن مثنیٰ، عفان، حماد، ثابت، بکر، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: میں تورات میں لکھا پاتا ہوں، اگر یہ بات نہ ہوتی کہ مرا مؤمن بندہ غمگین ہوگا تو میں کافر کے سر پر لوہے کی دو پٹیاں باندھتا کہ وہ کبھی بیمار نہ ہوتا۔

۷۵۷۹۔ عبداللہ بن محمد، احمد بن روح، عبداللہ بن قیس، محمد بن حسن، یحییٰ بن بسطام اسحاق بن نوح شامی، عبداللہ بن ضمرہ ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: میں اس امت میں ایک قوم کی صفات پاتا ہوں جو رہبانیت کے درجہ میں ہوگی، ان کے دل نور سے منور ہوں گے، حکمت کے نور سے ان کی زبانیں بولیں گی، فرشتوں کو ان کی کوشش اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے ساتھ ملنے پر تعجب ہوگا، کسی نے کہا: ابو اسحاق! وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ ایسے لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے لئے بھوکا اور پیاسا رکھا ہوگا، قیامت کے دن پکارا جائے گا، آگاہ! بھوکے اور پیاسے لوگ کھڑے ہو جائیں، تو وہ صفوں کے درمیان سے اٹھ کر ایک ایسے لگے دسترخوان پر آ جائیں گے کہ اس جیسا دسترخوان آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا ہوگا وہ دسترخوان پر بیٹھ جائیں گے اور لوگ حساب کتاب میں مشغول ہوں گے۔

۷۵۸۰۔ ابراہیم بن عبداللہ بن محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، خالد بن عبداللہ، حصین، ہلال بن سیاف، جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ماسوائے انسانوں اور جنوں کے تمام مخلوق گھبرا جاتی ہے، اس میں نیکیاں اور برائیاں دو چند ہو جاتی ہیں۔

۷۵۸۱۔ حسن بن محمد بن علی، ابو کثیر محمد بن ابراہیم بن ابی الجہیم، بحر بن نصر، ابن وہب، عبداللہ بن عیاش، یزید بن قودر، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے اور جس دن ان کا روزہ جمعہ کے موافق ہوتا تو اس میں زیادہ صدقہ کرتے، پھر فرماتے اس دن کا روزہ پچاس ہزار سال روزوں کے برابر ہے۔ جنتی قیامت کے دن کی طوالت ہے

اسی طرح تمام اعمال کا اجراس میں دوگنا ہو جاتا ہے۔

۷۵۸۲۔ابومحمد بن حیان، محمد بن حسن حضرمی، ابونعیم، مطیع ابوعبداللہ، فضل بن عمر، فقیم، مجاہد، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جمعہ کے متعلق ہمیں کچھ بتاؤ! اس کے بارے میں آپ کیا لکھا ہوا پاتے ہیں، انہوں نے فرمایا: اس کی وجہ سے سات آسمان اور سات زمین گھبرا جاتی ہیں پھر اسی طرح کی بات نقل کی۔

۷۵۸۳۔حسین بن محمد بن علی بن اسحاق مادرانی، محمد بن یونس، عون بن عمارہ، روح بن قاسم، عبداللہ بن زید، حسن، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں تمہیں شہوات کے کھانے سے روکتا ہوں، اس واسطے کہ دل دنیا کی شہوات سے لگے بندھے ان کی عقلیں مجھ سے چھپی ہوئی ہیں، حضرت آدم نے کہا: روح القدس! میں کیا کہوں؟ انہوں نے کہا: آپ کہیں: اے اللہ! آپ دنیا کی ذمہ داری اور آخرت کے دن کی خوفنا کیوں میں میری کفایت کریں۔ مجھے اس جنت میں داخل کریں جس سے مجھے نکالنے پر آپ قادر ہیں، آدم علیہ السلام نے وہی بات کہی، جبرائیل علیہ السلام نے کہا: واجب ہوگئی، پھر کہا: آدم! کہو، آپ نے فرمایا: روح القدس! کیا کہوں؟ کہا: کہو: اے اللہ! مجھے عافیت کا لباس پہنا تا کہ میری معیشت آسان ہو، آدم علیہ السلام نے وہی بات کہی، جبرائیل علیہ السلام نے کہا واجب ہوگئی، پھر جبرائیل نے کہا: آدم کہو، آپ نے فرمایا: روح القدس! کیا کہوں؟ کہا: یوں کہو! اے اللہ! مغفرت پر خاتمہ فرما، یہاں تک کہ ہمیں گناہ کوئی ضرر نہ پہنچا ئیں، حضرت آدم نے اسی طرح کہا: جبرائیل علیہ السلام نے کہا: واجب ہوگئی۔

۷۵۸۴۔سلیمان بن علی بن عبدالعزیز، حازم، ابو ہلال نیز، ابواسحاق، محمد بن عباس، عمرو بن علی محمد بن سوار، سعید ح، ابواحمد محمد غطریفی، ابو بکر نجار، ابراہیم جوہری، عبدالوہاب بن عطاء، قتادہ، عمر بن غیلان ثقفی، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ سعید نے اپنی بات میں کہا: وہ مدینہ کے امیر تھے کہ ہم سے اس نیک شخص کعب احبار نے بیان کیا: اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں اور سات زمینوں کی بنیاد اس سورت پر رکھی ہے، کہو وہ اللہ ایک ہے۔

حدیث کے الفاظ سعید سے ہیں، اصل روایت عبدالوہاب بن عطاء عن سعید ہے۔

۷۵۸۵۔احمد بن اسحاق، محمد بن عباس، محمد بن مثنیٰ، وہب بن جریر، ابی، یحییٰ بن ایوب، یزید بن ابی حبیب، مرثد بن عبداللہ، عبیداللہ بن عدی بن خیار، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ میں نے کعب کو یہ آیت پڑھتے سنا: کہو! آؤ میں تمہارے سامنے وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جو تمہارے رب نے تمہارے لئے حرام کی ہیں۔ (الانعام ۱۵۱) فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں کعب کی جان ہے، یہ تورات کی پہلی آیت ہے جو تا آخر آیات نازل ہوئی۔

۷۵۸۶۔احمد بن اسحاق، محمد بن عباس، یعقوب بن اسمٰعیل، احمد زبیدی، یونس بن ابی اسحاق، ابوسفر، عقیل ابی عبدالرحمٰن، ان کے سلسلۂ سند میں کعبؓ سے روایت ہے فرمایا: جس نے چار درہم کا کپڑا پہن کر اللہ تعالیٰ کی حمد کی تو اس کی بخشش کر دی جائے گی۔

۷۵۸۷۔ابومحمد عبداللہ بن اسحاق، جدی عیسیٰ بن ابراہیم، آدم بن ایاس، ابومحمد، مقاتل بن سلیمانؒ، علقمہ بن مرثد، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جو شخص کسی رات اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرے کہ اسے دیکھ کر کوئی پہچان نہ سکے تو وہ گناہوں سے ایسے ہی نکلے گا جیسے اپنی اس رات سے نکلے گا۔

۷۵۸۸۔عبداللہ بن محمد، جدی عیسیٰ، آدم، ابوداؤد واسطی، ابوعلی، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اے بیٹے! اگر تجھے اس بات سے خوشی ہو کہ صف بستہ تسبیح کرنے والے تم پر رشک کریں تو چاشت کی نماز کی حفاظت کرنا کیونکہ یہ اوابین رجوع کرنے والوں کی نماز ہے اور وہ تسبیح کرتے ہیں۔

۷۵۸۹۔عبداللہ،عیسیٰ،آدم،ضمرہ،السری،اس شخص سے جو کعب سے روایت کرتے ہیں کہ کعب نے فرمایا:اگر ایک شخص مسجد کے دروازے پر اللہ تعالیٰ کے راستے میں چتکبرے گھوڑے پر سواری کرے،بہت سا مال دے اور دوسال مسجد میں بیٹھ کر صبح کی نماز کے بعد سورج کے طلوع تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے،تو ذکر کرنے والے کا اجر بڑھ جائے گا۔

۷۵۹۰۔عبداللہ،جدی عیسیٰ،آدم،محمد بن الفضل،زید العمی،بشر العدوی،ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ میں نے کعب کو فرماتے سنا،اس امت کے بہترین لوگ،سابقہ لوگوں کے بہترین لوگ ہیں،ان میں سے ایک شخص برابر اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ ریز رہے گا۔وہ اس وقت تک سر نہیں اٹھائے گا یہاں تک کہ اس کی فضیلت کی وجہ سے اس کے بعد والوں کی بخشش نہ کردی جائے۔

۷۵۹۱۔عبداللہ،جدی عیسیٰ،آدم،عدی بن فضل،سعید الجریری،ابوالورد بن تمامہ،ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا:اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت مری جان ہے اللہ تعالیٰ نیکیوں سے برائیاں ایسے مٹاتے ہیں جیسے پانی میل کچیل کو ختم کرتا ہے،اور وہ پانچ نمازیں ہیں،فرمایا:اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں مری جان ہے،اللہ تعالیٰ کا ارشاد''بے شک اس میں پہنچادینا ہے عبادت کرنے والی قوم کے لئے''(الانبیاء۱۰۶) پانچ نمازیں پڑھنے والوں کے لئے ہے،اللہ تعالیٰ نے ان کا نام عابدین رکھا ہے،اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں مری جان ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد''بے شک فجر کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے''یعنی اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں ؀(الاسراء۷۸) فجر کی نماز میں قرات کرنا۔

۷۵۹۲۔عبداللہ،جدی عیسیٰ آدم ابوداؤد واسطی،ابوعلی بن کعب،ان کے سلسلۂ سند میں ہے فرمایا:جسے یہ بات پسند ہو کہ فرشتوں کے لشکر اس کی صحبت میں رہیں اس کے لئے استغفار کریں،اس کی حفاظت کریں،اس کے اہم کاموں میں اس کی کفایت کریں،تو وہ جتنا چاہے اپنے گھر میں خفیہ،پوشیدہ طور پر نماز پڑھے،کعب نے فرمایا:ان لوگوں کے لئے خوشخبری ہے وہ اپنے گھروں کو قبلہ یعنی سجدہ گاہ بناتے ہیں،فرمایا:مساجد زمین میں متقین کے گھر ہیں،اللہ تعالیٰ پوشیدہ نماز پڑھنے والے،صدقہ کرنے والے اور روزہ رکھنے والے کی وجہ سے فرشتوں پر فخر کرتے ہیں۔

۷۵۹۳۔عبداللہ،جدی عیسیٰ،آدم،محمد بن فضل،علی بن زید،سعید بن مسیب،ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا:اگر تم میں سے کسی کو دو رکعت نفل کا ثواب معلوم ہوجائے تو اسے مضبوط پہاڑوں سے عظیم جانے،اور رہی فرض نماز تو اس کا اجر تو جتنا کوئی بیان کرسکے اس سے بھی زیادہ ہے۔

۷۵۹۴۔عبداللہ،جدی عیسیٰ،آدم،شیبان ابومعاویہ،علی بن زید،سعید بن میتب،ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ جب کعب نے فرض نماز کا سلام پھیرا تو ان کے پاس ایک آدمی آیا،اس نے آپ سے بات کی،آپ نے دو رکعت پڑھنے تک اسے جواب نہ دیا،پھر فرمایا:میں تمہیں جواب دے سکتا تھا مگر ہر نماز کے بعد کی نماز جن کے درمیان لغو گفتگو نہ ہو علیین کا اعمالنامہ ہے۔

۷۵۹۵۔ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق،محمد بن اسحاق،قتیبہ،رشدین بن سعد،سعید بن عبدالرحمٰن معافری،ان کے سلسلۂ سند میں ان کے والد سے روایت ہے کہ کعب احبار نے ایک یہودی عالم کو روتے دیکھا،آپ نے اس سے کہا:کیوں روتے ہو؟ اس نے کہا:مجھے کوئی بات یاد آگئی تھی،کعب نے کہا:میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ اگر میں تجھے تیرے رونے کی وجہ بتادوں تو تو مری تصدیق کرے گا،اس نے کہا:ہاں،آپ نے فرمایا میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ کیا تو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ اس کتاب میں لکھا دیکھتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں دیکھا،عرض کیا:اے مرے رب! میں ایک ایسی بہترین امت کا ذکر تورات میں پاتا ہوں جو لوگوں کے لئے نکالی جائے گی،نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرے گی،پہلی اور پچھلی کتابوں پر ایمان لائے گی،گمراہوں سے جنگ کرے گی،یہاں تک کہ کانے دجال کو قتل کریں گے،موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا اے رب! مجھے اس امت میں سے بنادے،تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:موسیٰ!

وہ احمد علیہ السلام کی امت ہے، اس یہودی عالم نے کہا: ہاں، کعب نے کہا: میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں لکھا پاتے ہو کہ موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں دیکھا، عرض کیا اے مرے رب! میں تورات میں ایک ایسی امت کا تذکرہ پاتا ہوں جو حمد کرنے والے، سورج کی دیکھ بھال کرنے والے، اپنے ارادے مضبوط رکھنے والے ہوں گے وہ کہیں گے ان شاءاللہ ہم یہ کام کریں گے، انہیں مری امت بنادے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ! وہ احمد علیہ السلام کی امت ہے، یہودی عالم نے کہا: ہاں، کعب نے فرمایا: میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں لکھا پاتے ہو کہ موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں دیکھا، عرض کیا: اے رب! میں ایک ایسی امت کا حال لکھا پاتا ہوں جو اپنے کفاروں اور صدقوں کو کھائے گی، اور پہلے لوگ زکوٰۃ کو جلاتے تھے، البتہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی زکوٰۃ جمع کر کے کسی مملوک غلام اور لونڈی کو خرید لیتے اور پھر اس صدقہ وزکوٰۃ کے ذریعے آزاد کردیتے اور جو باقی بچتا اسے گہرا کنواں کھود کر اس میں ڈال دیتے، پھر اوپر سے مٹی ڈال دیتے تا کہ وہ اسے واپس نہ نکالیں، وہ اور ان کی دعائیں قبول ہوں گی ان کی اور ان کے بارے میں شفاعت قبول ہوگی۔

موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! اسے میری امت بنادے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ! وہ تو احمد علیہ السلام کی امت ہے، اس یہودی عالم نے کہا: ہاں کعب نے فرمایا: میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں لکھا پاتے ہو کہ موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں دیکھا عرض کیا: ربا! میں ایک ایسی امت کا حال دیکھتا ہوں کہ جب وہ بلند مقام پر چڑھیں گے تو اللہ اکبر کہیں گے اور جب نیچے اتریں گے تو الحمد للہ کہیں گے، کھلا میدان ان کے لئے پاکی کا سبب ہوگا، زمین ان کے لئے مسجد ہوگی چاہے وہ جہاں بھی ہوں، جنابت سے پاک ہوں گے، جہاں وہ پانی نہ پائیں گے تو مٹی سے ان کی پاکی ایسے ہی ہوگی جیسے پانی سے ہوتی ہے، ان کے سر اور پاؤں وضو کے نشانات کی وجہ سے چمک رہے ہوں گے، انہیں مری امت بنادیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ! وہ احمد علیہ السلام کی امت ہے

یہودی عالم نے کہا: ہاں، کعب نے فرمایا: میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں پاتے ہو موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں دیکھا، عرض کیا رب! میں ایک ایسی امت کو پاتا ہوں کہ جب وہ کسی نیکی کا قصد کرے گی تو ان کے لئے نیکی لکھ دی جائے گی، اور اگر عمل کرے گی تو وہ دس گنا سے بڑھا کر سات سو گنا کردی جائے گی اور جب وہ کسی برائی کا قصد کرے گی تو جب تک اس کا ارتکاب نہ کرے گی تو اس وقت تک نہ لکھی جائے گی، اور برائی بھی بقدر برائی لکھی جائے گی، انہیں میری امت بنادیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ! وہ احمد کی امت ہے، یہودی عالم نے کہا: ہاں، کعب نے کہا: میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں پاتے ہو کہ موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں دیکھا: عرض کیا: اے رب میں ایک ایسی امت پاتا ہوں جو رحم کی گئی ہے، کمزور لوگ جو کتاب کے وارث ہوں گے جنہیں آپ نے چن لیا، ان میں سے بعض اپنے آپ پر ظلم کرنے والے اور کچھ میانہ رو اور بعض بھلائی کے کاموں میں آگے بڑھنے والے ہیں، مجھے ان میں سے ہر ایک بخشا ہوا ملتا ہے، انہیں میری امت بنادے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ! وہ احمد علیہ السلام کی امت ہے، یہودی عالم نے کہا: ہاں، کعب نے کہا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں پاتے ہو کہ موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں دیکھا، عرض کیا اے رب! تورات میں ایک امت کا حال پاتا ہوں ان کے مصاحف ان کے سینوں میں ہوں گے، وہ جنت کے کپڑوں کے ہم رنگ کپڑے پہنیں گے، ان کی نمازوں کی صفیں ملائکہ کی صفوں کی طرح ہوں گی، مساجد میں ان کی آواز شہد کی مکھیوں کی طرح ہوگی، ان کا جہنم میں وہی شخص داخل ہوگا جو نیکیوں سے اس طرح بری ہوجائے جیسے پتھر درخت کے پتوں سے بری ہو، موسیٰ علیہ السلام نے کہا: انہیں میری امت بنادیں، فرمایا: موسیٰ وہ احمد علیہ السلام کی امت ہے، یہودی عالم نے کہا: ہاں، جب موسیٰ علیہ السلام اس خیر و بھلائی سے متعجب ہوئے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ

کی امت کو عطا فرمائی تو عرض کیا اے کاش! میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے میں سے ہوتا، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی، جس میں تین آیات تھیں جن کے ذریعے آپ کو راضی کرنا مقصود تھا، اے موسیٰ! میں نے تمہیں تمام لوگوں میں سے اپنی رسالت اور اپنے کلام کیلئے چن لیا ہے جو ہم نے آپ کو دیا اسے لیجیے اور شکر گزار بنیے! اور ہم نے ان کے لئے الواح میں ہر چیز کو لکھا نصیحت کے لئے "دار الفاسقین" تک فرمایا: موسیٰ علیہ السلام کی قوم سے ایک جماعت ہے جو حق کی رہنمائی کرتی اور اس کے ذریعے عدل کرتی ہے فرماتے ہیں موسیٰ علیہ السلام پوری طرح راضی ہو گئے۔

۷۵۹۶۔ ابرہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ، لیث بن سعد، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، عبداللہ بن عمرو، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: مجھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کی علامات بتاؤ، تو انہوں نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کی کتاب میں لکھا پاتا ہوں کہ حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت حمادون ہیں۔ ہر خیر وشر میں اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے، بلند جگہ چڑھتے ہوئے اللہ اکبر اور نیچے اترتے وقت سبحان اللہ کہیں گے، ان کی اذان فضا میں ایسے گونجے گی جیسے چٹان میں شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے، ملائکہ کی طرح وہ نماز میں صفیں باندھیں گے، جنگ میں ان کی صفیں نماز کی صفوں جیسی ہوں گی، جب وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کریں گے تو فرشتے انکے آگے اور پیچھے سخت مضبوط نیزے لئے ہوں گے۔ جب اللہ تعالیٰ کی راہ میں صف میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان پہ سایہ فگن ہوں گے، آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا جیسے گدھ اپنے گھونسلے کو سایہ فگن ہوتے ہیں۔ وہ بھاگ کر کبھی پیچھے نہیں ہٹیں گے یہاں تک کہ ان کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آجائیں گے۔

۷۵۹۷۔ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب بن حارث، ابومحیات، عبداللہ ملک بن عمیر ان کے سلسلہ سند میں کعب کے بھتیجے سے روایت ہے۔ فرمایا ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت پاتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت حمادون ہیں۔ ہم ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے بلند جگہ چڑھتے ہوئے اللہ اکبر کہیں گے سورج کی رعایت کریں گے، پانچ نمازیں اپنے اوقات میں ادا کریں گے کمر پہ ازار باندھیں گے، اپنے اطراف کو دھویں گے (یعنی وضو کریں گے) ان کی آسمان میں ایسی ہی گونج ہوگی جیسے شہد کی مکھیوں کی اور ہم محمد مختار کی صفت یہ پاتے ہیں کہ وہ نہ سخت گر ہوں گے نہ سخت دل نہ بازاروں میں شور کرنیوالے اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیں گے بلکہ معاف کر دیں گے اور بخش دیں گے ان کی پیدائش مکہ میں، ہجرت مدینہ طیبہ میں اور ان کی بادشاہت شام میں ہوگی۔

۷۵۹۸۔ احمد بن یعقوب بن مرجان، یوس القاضی، محمد بن عبدالملک بن ابوشوارب، ابوعوانہ، عبدالملک بن عمیر، بواسطۂ ایک آدمی، ذکوان، کعب نیز، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، محمد بن اسحاق شریک، عاصم بن بھدلۃ، ابوصالح، کعب ح محمد بن علی بن حبیش، عبد اللہ بن صالح، لوین، اسمٰعیل بن زکریا، علاء بن مسیب، ان کے والد سے کعب سے روایت ہے فرمایا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نہ سخت گو ہے اور نہ سخت دل، اور نہ بازار میں شور مچانے والا اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیگا، لیکن معاف کریں گے اور بخش دیں گے، ان کی پیدائش مکہ میں ہجرت مدینہ کی طرف اور ان کی حکومت ملک شام میں ہوگی پھر اسی طرح کی روایت ذکر کی۔

۷۵۹۹۔ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، وہیب بن بقیہ، خالد، زیاد بن ابی عمر، ابوخلیل، ان کے سلسلہ سند کعب سے روایت ہے۔ فرمایا کہ بنی اسرائیل کے علماء مجھے اس بات پر ملامت کرتے ہیں کہ میں ایک ایسی امت میں داخل ہوا جسے اللہ تعالیٰ نے جدا کیا پھر جمع کیا پھر ان سب کو جنت میں داخل کر دے گا، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "پھر ہم نے ان لوگوں کو کتاب کا وارث بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں سے چنا" یہاں تک کہ "عدن کے باغات جن میں وہ داخل ہوں گے"۔ (فاطر ۳۲،۳۳)

۷۶۰۰۔ محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن یونس، سندل بن علی، اعمش، ابوصالح، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کعب نے عمر

بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: ہم آپ کو امام عادل پاتے ہیں اور آپ کے متعلق یہ بھی لکھا پاتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے، آپ نے فرمایا: یہی بات ہے میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتا۔

۷۶۰۱۔محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب، علی بن مسعر، عبد الملک بن عمیر، مصعب بن سعد، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: سب سے پہلے جو شخص جنت کے دروازے کے دستہ کو پکڑ کر کھولے گا وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، پھر ہمارے سامنے تورات کی ایک آیت پڑھی، ہم پچھلے لوگوں میں سے پہلے آنے والے ہیں۔

۷۶۰۲۔محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں نقل کیا، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز، حاجب بن ولید، بنان بن حازم نے بعلبک میں بیان کیا۔ انہیں عبد السلام کہا جاتا ہے، ثور بن یزید، مدرک بن عبد اللہ کلاعی، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اس امت کے بہترین لوگ پہلوں اور پچھلوں سے بہتر ہوں گے، وہ ایسے لوگ ہوں گے کہ ان میں سے ایک شخص برابر سجدہ میں رہے گا یہاں تک وہ اپنا سر نہیں اٹھائے گا کہ اس کی فضیلت سے اس کے بعد والے لوگوں کو بخش دیا جائے، کعب پچھلی صفوں میں جگہ تلاش کرتے تھے اس امید سے کہ ان لوگوں میں شامل ہوں۔

۷۶۰۳۔ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن نائلہ، عثمان بن طالوت، عمران قطان، ابو عمران الجونی، عبد اللہ بن رباح، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اس امت میں رزق اور عطا کی مثال ایسے ہے جیسے بنی اسرائیل میں من وسلویٰ تھا۔

۷۶۰۴۔ابی، حامد بن محمود بن عیسیٰ، حسن بن عبد اللہ، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ نیشاپوری، وہب بن سماک، عبد العزیز بن ابی داؤد، ان کے سلسلۂ سند میں کعب احبار سے روایت ہے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے کہا: میں تورات کی تختیوں میں لکھا پاتا ہوں کہ ایک ایسی قوم ہوگی کہ ان کے دل مضبوط پہاڑوں کی طرح منور ہوں گے، نور کی وجہ سے پہاڑ اور ریت کے تودے انہیں سجدہ کرنے کے لئے گرنے کے قریب ہو جائیں گے، آپ نے رب تعالیٰ سے سوال کیا، اے اللہ! انہیں میری امت بنا دیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ! میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت کو چن لیا ہے اور انہیں ہدایت کا امام بنایا ہے، یہ گروہ ان کی امت سے ہوگا'' اے رب! وہ کس وجہ سے اس درجہ کو پہنچے کہ میں بنی اسرائیل کو ان کے عمل کی طرح عمل کرنے کا حکم اور نعمت تک پہنچوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ! میں نے جو کچھ امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو عطا کیا، انبیاء اس سے عاجز ہوں گے، موسیٰ! وہ اس مقام کو اس طرح پہنچے کہ انہوں نے جو کچھ میرے پاس ہے اس میں رغبت کرنے کی وجہ سے جو کھانے کی چیزیں میں نے ان کے لئے حلال کیں انہیں چھوڑ دیا، ان کی زندگی دنیا میں روٹی ٹکڑوں اور پھٹے پرانے کپڑوں میں گزری، وہ دنیا سے اور دنیا ان سے مایوس ہوگی۔ ان میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب اور میرے نزدیک زیادہ قرب والا وہ شخص ہے جو سخت بھوکا اور سخت پیاسا ہو، موسیٰ! مرے نزدیک جب بھی کوئی ہوا تو وہ بھوکے اور پیاسے جگر کی وجہ سے ہوا، موسیٰ! بھوک کا ثواب مرے ہاں جنت ہے، موسیٰ! صبر کرو اور مجھ پر بھروسہ کرو، یہ مرے نزدیک سب سے اعلیٰ عمل ہے، موسیٰ! جو دنیا میں مرے خوف اور خشیت سے بھوکا اور پیاسا رہا تو اسے آخرت میں سیراب اور سیر کیا جائے گا، موسیٰ! بنی اسرائیل سے کہہ دو کہ چربیوں اور گوشت کو پگھلا کر دنیا میں مرا قرب حاصل کریں اور کم کھانے کے ساتھ کہ یہ مجھے زیادہ پسند ہے۔ موسیٰ! خوشخبری اس کے لئے جوان کے پاس اور وہ ان کے پاس صبح کرے جو مرا سب سے قریب ہے، اور لوگوں میں مجھے سب سے مبغوض وہ شخص ہے جو بھوکے ننگے سے مرے خوف کی وجہ سے بغض رکھے۔

۷۶۰۵۔ابراہیم، عبد اللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، جریر، منصور، عطاء بن ابی مروان، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے بنی اسرائیل کا دریا پھاڑ دیا ہے، تورات میں لکھا ہے اے ابن آدم! اپنے رب سے ڈر، والدین سے نیک

سلوک کرو، رشتہ داروں سے جوڑو، میں تمہاری عمر دراز کر دوں گا، تمہارے لیے آسانی پیدا کروں گا اور تمہاری مشکل تم سے دور کر دوں گا۔

۷۶۰۶۔ ابراہیم، محمد، قتیبہ، جریر، منصور، مجاہد، عبداللہ بن ضمرہ سلولی، ان کے سلسلۂ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: کہ بندہ جب اپنے گھر سے نکلے اور یوں کہے بسم اللّٰہ و لا حول و لا قوۃ الا باللّٰہ توکلت علی اللّٰہ، تو اسے کہا جاتا ہے تیری حفاظت و کفایت کی گئی، تیری رہنمائی کی گئی، فرماتے ہیں: جب وہ نکلتا ہے تو شیطان اسے ملتا ہے، وہ کہتا ہے تمہارے لئے اس کے خلاف کوئی تدبیر نہیں، اس کی حفاظت کی گئی، کفایت کی گئی اور اس کی رہنمائی کی گئی، کوئی اور ڈھونڈو، چنانچہ وہ اس سے ہٹ جاتے ہیں۔

۷۶۰۷۔ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ، لیث، خالد بن ابی یزید، سعید بن ابی ہلال، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ کعب حضرت عمر کے پاس سے گزرے اس وقت آپ کوڑے سے ایک شخص کو مار رہے تھے۔ کعب نے کہا: عمر ٹھہر جائیے، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں مری جان ہے تورات میں یہ لکھا ہے کہ زمین کے بادشاہ کے لئے آسمان کے بادشاہ کی طرف سے ہلاکت ہے، حاکم زمین کے لئے حاکم آسمان کی طرف سے ہلاکت ہے تو حضرت عمر نے کہا: مگر جو اپنے نفس کا محاسبہ لے، کعب کہنے لگے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں مری جان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں یہی لکھا ہے کہ جو اپنے نفس کا محاسبہ لے، اس سے آگے پیچھے کوئی حرف نہیں۔

۷۶۰۸۔ ابراہیم، محمد، قتیبہ، لیث، خالد، سعید، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر نے ایک دن کسی شخص کو کوڑے مارے، اس وقت کعب بھی وہاں موجود تھے، جب اس شخص کو کوڑا لگا تو اس نے کہا: سبحان اللہ، آپ نے جلاد سے کہا، اسے چھوڑ دو، کعب ہنس پڑے، آپ نے پوچھا: کیوں ہنس رہے ہو؟ انہوں نے کہا اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے کہ سبحان اللہ سزا میں کمی کا باعث ہے۔

۷۶۰۹۔ ابراہیم، محمد، قتیبہ، لیث، خالد بن سعید، نبیہ بن وہب، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ کعب نے فرمایا: ہر فجر میں ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں اور قبر مبارک کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ اپنے پر مارتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں، یہاں تک کہ جب وہ مامون ہو جاتے ہیں تو آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں، پھر انہی کی طرح اور نازل ہوتے ہیں اور وہی کام سرانجام دیتے ہیں یہاں تک کہ جب زمین پھٹے گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی خاطر ستر ہزار فرشتے نکلیں گے۔

۷۶۱۰۔ ابراہیم، محمد، قتیبہ، لیث، خالد، سعید، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ ایک دن حضرت عمر نے کعب سے کہا: کعب ہمیں ڈراؤ! کعب نے کہا: امیر المؤمنین آپ لوگ بخشی ہوئی امت ہیں، دوسری اور تیسری مرتبہ پھر یہی جملہ کہا، اس کے بعد کعب نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں مری جان ہے، اگر آپ قیامت کے دن میں پہنچادیے جائیں، اور جہنم کو دیکھ لیں اور آپ کے پاس ستر انبیاء کا عمل بھی ہو تب بھی آپ اپنی نجات مشکل سمجھیں گے، اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں مری جان ہے جہنم اس دن دھاڑے گی، ہر مقرب فرشتہ اور مرسل نبی گھٹنوں کے بل گر کے کہے گا اے رب میری جان، میری جان، یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام بھی کہیں گے، اے میرے رب! میں آپ کو اپنی دوستی کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے بچا، حضرت عمر رو پڑے اور بہت روئے، کعب نے کہا: امیر المؤمنین! کیا میں آپ کو خوشخبری نہ سناؤں، اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں مری جان ہے اس دن اللہ تعالیٰ اپنی رحمت، مہربانی اور بردباری میں اس طرح جلوہ افروز ہوں گے کہ اگر آپ کا عمل چالیس طاغوتوں جیسا بھی ہوا تب بھی آپ کو نجات کا یقین ہوگا، اس دن ابلیس اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وجہ سے بڑھ بڑھ کر طمع کرے گا۔

۷۶۱۱۔ ابواحمد غطریفی، ابوخلیفہ، محمد بن عبداللہ خزاعی، حسان بن زرین، ابن عجلان، ان کے سلسلۂ سند میں ہے کہ کعب نے ایک شخص کو دیکھا: پوچھا، یہ شخص کون ہے؟ اس نے کہا: عراقی ہوں، ان کے دین کے بارے میں تو اس نے اچھی خبر نہ دی، کعب نے کہا سبحان اللہ! کیا

وہ نماز نہیں پڑھتے؟ اس نے کہا کیوں نہیں، لیکن انہیں اس کا فائدہ نہیں ہوتا، جبکہ وہ یہ کام بھی کرتے ہیں، کعب نے کہا: ہم اس کے سر اور جسم کے بالوں کا حساب لگاتے ہیں؟ اس نے کہا: انہیں کون گن سکتا ہے؟ کعب نے کہا: وہ ذات شمار پر قادر ہے جو اس کی طرح طرح کی خطائیں معاف کرتا ہے جب وہ سجدہ کرتا ہے۔ اٹھ جاؤ تم! غلو وانتہا پسند کرنے والے ہو۔

۷۶۱۴۔ احمد بن محمد بن موسیٰ، اسحاق بن احمد بن زریک، طاہر بن عبداللہ، محمد بن کرام، عبداللہ بن مالک، ان کے والد سے، اسرائیل، طارق بن عبدالرحمن، مسروق عبداللہ بن مسعود، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کعب احبار کے پاس تھا، اور وہ امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، کعب نے کہا: امیر المؤمنین! کیا میں آپ کو وہ عجیب بات نہ سناؤں جو میں نے انبیاء کی کتب میں پڑھی ہے کہ ایک الو حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آیا، اس نے کہا السلام علیک یا نبی اللہ آپ نے کہا وعلیک السلام، اے الو! یہ بتاؤ تم کھیتی کیوں نہیں کھاتے؟ اس نے کہا: اے اللہ کے نبی! حضرت آدم سے اسی کی وجہ سے بھول ہوئی، آپ نے فرمایا: پانی کیوں نہیں پیتے؟ اس نے کہا: قوم نوح اس میں ہلاک وغرق ہوئی اس وجہ سے نہیں پیتا، آپ نے فرمایا: آباد جگہوں کو چھوڑ کر ویران جگہوں میں کیوں رہتے ہو؟ اس نے کہا: ویران جگہیں اللہ تعالیٰ کی میراث ہیں اور میں اللہ تعالیٰ کی میراث میں رہتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا: کتنی بستیاں ہیں جو ہم نے ہلاک کردیں، جن کی معیشت اچھی تھی، یہ ان کے گھر ہیں جن میں ان کے بعد بہت تھوڑے لوگ رہے اور ہم ہی وارث ہیں۔ (القصص ۵۸) ساری دنیا اللہ تعالیٰ کی میراث ہے، سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: جب تم ویران جگہ بیٹھتے ہو تو کیا کہتے ہو؟ اس نے کہا: میں کہتا ہوں: وہ لوگ کہاں ہیں جو دنیا میں عیش وعشرت اور نعمتوں میں زندگی گزارتے تھے؟ سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: گھروں میں تمہاری کیا آواز ہوتی ہے جب تم وہاں سے گزرتے ہو؟ اس نے کہا: میں کہتا ہوں: انسانوں کے لئے ہلاکت ہو کیسے سو رہے ہیں جبکہ ان کے آگے بڑی سختیاں ہیں۔

آپ نے فرمایا: دن کے وقت تم کیوں نہیں نکلتے؟ اس نے کہا: انسانوں کے اپنی جانوں پر کثرت ظلم کی وجہ سے، آپ نے فرمایا: تمہاری آواز کیا ہوتی ہے؟ اس نے کہا: میں کہتا ہوں، اے غافلو! توشہ تیار کرلو، اپنے سفر کے لئے تیار ہو جاؤ، نور کو پیدا کرنے والی ذات پاک ہے، سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: الو انسان کے بارے زیادہ خوفزدہ اور ڈرنے والا ہے اور اس کے بارے شفقت کرنے والا ہے۔ پرندوں میں انسان کے لئے الو سے زیادہ کوئی شفیق پرندہ نہیں اور جاہلوں کے دلوں میں الو سے زیادہ کسی سے بغض نہیں۔

الحمد للہ آج شب ۸ محرم ۱۴۲۶ھ "حلیۃ الاولیاء" کی پانچویں جلد پوری توجہ اور صحیح تحقیق وترجمہ ———— کے ساتھ مکمل ہوگئی، جہاں کہیں کوئی کمی پائیں اطلاع فرما کر ممنون فرمائیں۔

عامر شہزاد علوی
فاضل دار العلوم کراچی